مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

المواہب الرضویہ فی الفتاوی الازہریہ

کتاب الوقف
کتاب البیوع
کتاب الطلاق
کتاب النکاح
کتاب الحج
کتاب الصوم
کتاب الزکوۃ
کتاب الصلوۃ
کتاب الطہارۃ
کتاب العقائد
کتاب المیراث
کتاب الشتی
کتاب السیر
کتاب الحظر والاباحۃ

فتاوی تاج الشریعۃ

جلد پنجم

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعۃ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ

المواهب الرضوية في الفتاوى الأزهرية

فتاوى تاج الشريعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَن یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّینِ (الحدیث)

المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریۃ

۲۰۱۴ء

کتاب الطہارۃ — کتاب الصلوٰۃ — کتاب الزکوٰۃ — کتاب الصوم — کتاب الحج — کتاب النکاح — کتاب الطلاق — کتاب البیوع — کتاب الوقف — کتاب العقائد — کتاب الحظر والاباحۃ — کتاب السیر — کتاب الشتی — کتاب المیراث

فتاوی تاج الشریعۃ

جلد پنجم

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعۃ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین (الحدیث)

المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریۃ

۲۰۱۴ء

فتاوی تاج الشریعہ

جلد پنجم

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الزکوٰۃ . الصوم . الحج . النکاح

کتاب : المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریۃ

۱۴ ء ۲۰

المعروف بـــ فتاویٰ تاج الشریعہ (جلد پنجم)

تصنیف : فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت مفتی **محمد اختر رضا** قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان

باہتمام : شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی ابوحسام **محمد عسجد رضا** قادری زید مجدہ

قاضی القضاۃ فی الہند وناظم اعلی جامعۃ الرضا بریلی شریف

جامعۃ الرضا مرکز نگر متھرا پور بریلی شریف

نظر ثانی : یادگار اسلاف استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد صالح صاحب قبلہ

شیخ الحدیث جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف

وخلیفۂ تاج الشریعہ فقیہ عصر حضرت مفتی قاضی شہید عالم صاحب

جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

تصحیح وترتیب : مفتی محمد مطیع الرحمن نظامی، تلمیذ وخلیفہ حضور تاج الشریعہ

سابق استاذ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

تحقیق وتخریج : ابوحنظلہ مفتی محمد بلال انور رضوی پلاموی، مفتی محمد شاعر رضا دار جلنگوی،

مفتی عبدالباقی کشنگنجوی، مفتی غلام مرتضی بنارسی، مفتی محمد فیصل رضا فرخ آبادی

تلامذہ وخلفائے تاج الشریعہ

جامعۃ الرضا مرکز نگر متھرا پور بریلی شریف

کمپوزنگ / فائنل سیٹنگ : مولانا محمد افضل مرکزی مظفر پوری، جامعۃ الرضا، بریلی شریف

سن اشاعت (بار اوّل) : ۱۴۴۴ھ/ ۲۰۲۲ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف

شرف انتساب

ہم شبیہ غوث اعظم مجدد ابن مجدد اعظم ابوالبرکات محی الدین

آل الرحمان سرکار مفتی اعظم حضرت العلام الشاہ

محمد مصطفی رضا خان نوری

قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

وشہزادۂ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی

محمد ابراہیم رضا خان قادری

جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام!

تهديه

سراج الائمہ کاشف الغمہ قطب زمانہ حضرت
(۱) اِمَامِ اَعْظَمْ اَبُوْ حَنِیْفَہ نُعْمَان بِنْ ثَابِتْ رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۸۰ ھ]

غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی سرکار غوث اعظم محی الدین
(۲) شَیْخْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِی رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۵۶۱ ھ]

عطائے رسول سلطان الہند خواجۂ خواجگان معین الملۃ والدین
(۳) خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۶۲۷ ھ]

امام اہل سنت مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت
(۴) اِمَامْ اَحْمَدْ رَضَا قَادِرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ [م ۱۳۴۰/۱۹۲۱ء]

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت العلام مفتی
(۵) مُحَمَّدْ حَامِدْ رَضَا قَادِرِی رحمۃ اللہ علیہ [م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء]

سید العلما حضرت مولانا شاہ اولاد حیدر سید میاں
(۶) سَیِّدْ اٰلِ مُصْطَفٰی حُسَیْنِی بَرْکَاتِی مَارْہَرْوِی رحمۃ اللہ علیہ [م ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء]

احسن العلما حضرت مولانا شاہ
(۷) سَیِّدْ مُصْطَفٰی حَیْدَرْ حَسَنْ مِیَاں قَادِرِی بَرْکَاتِی مَارْہَرْوِی رحمۃ اللہ علیہ
[م ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء]

برہان ملت حضرت علامہ مفتی
(۸) عَبْدُ الْبَاقِی مُحَمَّدْ بُرْہَانُ الْحَق قَادِرِی رَضْوِی جَبَلْپُوْرِی رحمۃ اللہ علیہ
[م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء]

کی خدمات عالیہ رفیعہ میں!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ۔

اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں ہمارے دیے میں سے خرچ کرو۔(۱)

کتاب الزکوٰۃ

(۱) البقرۃ:۲۵۴/کنزالایمان

کتاب الزکوٰۃ

مسئلہ-۱

کن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

مولانا صاحب! السلام علیکم

ہمیں آپ ایک مسئلہ بتائیں اور چٹھی بھیج دیں ہمارے یہاں۔

(۱) جن پیسوں سے کاروبار کرے اسی کی زکوٰۃ دینی چاہئے یا جس روپیہ کو کاروبار میں خرچ نہیں کرتا ہے اس کی بھی زکوٰۃ نکالنی چاہئے؟ ایک مرتبہ جن پیسوں کی زکوٰۃ ٹھیک سے نکال دیا تو ان پیسوں کی دوبارہ زکوٰۃ نکالنی چاہئے یا نہیں؟ روپیہ کسی بھی کام میں لایا نہیں گیا ہے، یا پرانے سکے جس کی زکوٰۃ ایک یا کئی مرتبہ سہی نکل چکی ہے، اس کی بھی نکالنا پڑے گی یا نہیں؟

(۲) دوسرا جو زیور استعمال میں ہو زکوٰۃ اسی کی نکالنا چاہئے یا جس زیور کی زکوٰۃ ایک مرتبہ نکل چکی اور اس زیور کو استعمال میں نہیں لایا گیا، زکوٰۃ اس کی بھی نکالنا چاہئے یا نہیں؟

(۳) کیا جو سامان ڈیلی کام میں آتا ہو زکوٰۃ اس کی بھی نکلے گی یا نہیں؟ جیسے گھڑی، ریڈیو، سائیکل، موٹر سائیکل، کئی مکان، برتن، ان کے علاوہ ایک سال کھانے کا غلہ، کیا زکوٰۃ سب سامان کی دینا پڑیگی یا نہیں؟

المستفتی: محمد حسین، وکیل احمد

گلہ بھڑی، نیپال گنج، پوسٹ روپائی ڈیہہ، ضلع بہرائچ

الجواب:

(۱) روپیہ جبکہ بہ قدر نصاب ہو اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہو، اس پر زکوٰۃ واجب ہے، کاروبار میں لگایا ہو یا نہ لگایا ہو، جب تک نصاب بھر روپیہ رہے گا، زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی۔ پرانے سکے اگر سونے یا

چاندی کے ہوں تو ان کی بھی زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ نصاب بھر ہوں یا سونے چاندی یا روپے سے مل کر نصاب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲، ۳) زیور اپنی ملک میں ہو، اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، استعمال کرے یا نہ کرے، سامان تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے، جو سامان تجارت کی غرض کے لئے نہ رکھا ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ غلہ پر عشر یا نصف عشر واجب ہے اور نصف عشر اس وقت جبکہ سینچائی میں لاگت خرچ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۲

زکوٰۃ صرف سونے اور چاندی میں واجب ہے؟ کھیتی میں عشر ہے، احتکار ممنوع ہے!

بخدمت عالی جناب ریحان رضا خاں صاحب! السلام علیکم

بعد سلام کے گزارش حال یہ ہے کہ:

ہم زیورات اور برتن وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ہر سال، مگر استعمالی چیزوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں مثلاً ریڈیو، سائیکل وغیرہ اور جو زیورات سال میں ایک بار بھی پہنا جاتا ہے یا جو برتن سال میں ایک بار بھی کھانے کے کام میں آجاتا ہے یا دودھ کا جانور جس کا گھی، دودھ خرچ میں لیا ہے مثلاً سال میں دو تین بار پیدا ہوتا ہے، کیا ہر فصل میں زکوٰۃ دینا ہوگا یا سال کی زکوٰۃ دینی ہوگی؟ کل حالات سے آگاہ کیجئے گا، مہربانی ہوگی۔ اور آپ ہمارے نام تین عدد کتابیں روانہ کردیں پارسل فوراً چھڑا لیں گے، لہو کی بوندیں، بُرا نہ کہو، چلو نماز پڑھیں۔ اگر کوئی فہرست کتابوں کی موجود ہو تو روانہ کردینا تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون سی کتاب کس کام میں آتی ہے۔ کیا اناج وغیرہ تیزی کی امید سے رکھ سکتے ہیں کہ گراں ہونے پر فروخت کریں گے کیا گورنمنٹ سے روپیہ سود پر لینا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: خلیل احمد خاں، ریگز مرچینٹ

موضع لکیر پورواں کلاں، پوسٹ جولگرجپور، ضلع شاہجہانپور

الجواب:

زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے۔ سونا، چاندی کیسے بھی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے، سکہ ہو یا ورق یا برتن، دوسرا چرائی پر چھوٹے جانور، تیسرے تجارت کا مال، باقی کسی چیز پر نہیں۔ جو زیورات سونے چاندی کے ہوں، ان پر زکوٰۃ واجب ہے، اگرچہ سال میں ایک مرتبہ پہنے، لوہے، پیتل، اسٹیل المونیم وغیرہ کے برتنوں میں زکوٰۃ واجب نہیں جبکہ برتنے کے لئے ہوں، اسی طرح ریڈیو، سائیکل، دودھ پینے والے جانور پر بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کھیت کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہے، زکوٰۃ نہیں، عشر میں سال گزرنا شرط نہیں بلکہ سال میں چند بار ایک کھیت میں زراعت ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے، اس میں نصاب بھی شرط نہیں، تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

احتکار ممنوع ہے، اور اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ کھانے کی چیز کو اس لئے روکنا کہ گراں ہونے پر فروخت کرے گا، احتکار ہو جائے گا جبکہ اس کا غلہ روکنا وہاں والوں کے لئے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرانی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضے میں ہے اس کے روکنے سے قحط پڑنے کا اندیشہ ہے، دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا، اپنی زمین کا غلہ روک لینا احتکار نہیں ہاں مگر یہ شخص گراں یا قحط کا منتظر ہے تو اس بُری نیت کی وجہ سے گنہ گار ہوگا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳

ہر قسم کے اناج، میوہ جات، ترکاری وغیرہ میں عشر یا نصف عشر واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

عشر کا کیا حکم ہے؟ مختلف قسم کے اناج پیدا ہوتے ہیں، ہر ایک میں عشر واجب ہے، یا نہیں؟ تفصیل سے بیان فرمائیں اور گنا جو پیدا ہوتا ہے اس میں بھی عشر واجب ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس طرح ادا کیا جائے؟ وزن کے اعتبار سے یا قیمت کے اعتبار سے؟ اور جو کھیتیاں نہر، ٹیوب ویل، کنوؤں سے

سیراب کی جاتی ہیں اور جو بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہیں ان کے عشر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ وضاحت سے بیان فرمائیں اور جو شخص جانتے ہوئے عشر ادا نہ کرے اور ادا کرنے سے انکار کردے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ بستی یا محلے والے اس کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد حنیف خاں رضوی
ساکن بھوگپور، تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی شریف

الجواب:

گیہوں، جو، باجرا، دھان اور ہر قسم کے غلے- السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے- روئی پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری- سب میں عشر واجب ہے، تھوڑی پیدا ہو یا زیادہ، یہ اس وقت ہے جبکہ کھیت نہر نالے یا بارش کے پانی سے سینچا جائے اور ٹیوب ویل وغیرہ سے پانی مول لے کے سینچا تو اس میں بیسواں حصہ ہے اور جو عشر نہیں دیتا، گنا ہگار ہے، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴

بے عذر شرعی ادائے دین میں تاخیر گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید پر عمر کا کچھ روپیہ آتا ہے کیونکہ زید وعمر کا کام شرکت میں ہوا کرتا تھا اور زید اپنے آپ کو متبع شریعت بنتا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: بشیر احمد، موضع پدارتھپور، ضلع بریلی

الجواب:

زید پر جو روپیہ عمر کا آتا ہے وہ زید دے اور اس میں باوصف قدرت تاخیر نہ کرے ورنہ اشد گنہگار ہوگا اور اگر تاخیر بہ عذر شرعی ہو تو ملزم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۷/ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵

بینک میں جمع کیے گئے روپوں اور زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کے کئی چھوٹی لڑکی اور لڑکے ہیں، اس نے اپنے پیچھے کچھ روپئے اور زیور وغیرہ چھوڑے۔ اب اگر اس کی بیوی ان روپوں کو بینک میں اپنی بچی اور بچوں کے لئے جمع کروا دیتی ہے اور کسی طرح اپنی گزر اوقات کرتی ہے تو آیا ایسی صورت میں اس روپیہ اور زیور پر زکاۃ واجب ہے یا نہیں؟ اگر زکاۃ دی جاتی ہے تو دس یا پندرہ برس میں سب روپیہ زکاۃ میں ہی نکل جائے گا۔ پھر ایسی صورت میں زکاۃ دی جائے یا نہیں؟ شرع کا کیا حکم ہے؟ جواب سے مستفیض فرمائیں۔

المستفتی: قلندر علی

محلہ صوفی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب:

روپیہ وزیورات اگر اپنی ملک پر باقی رکھتے ہوئے بینک میں جمع کرے گی تو زکاۃ لامحالہ واجب ہوگی، اس سے چھٹکارا نہیں۔ ہاں اگر اپنی نابالغ اولاد کو وہ مال دے دے تو اس پر تاوقت بلوغ زکوٰۃ

واجب نہ ہوگی، بعد بلوغ زکاۃ واجب ہوگی جبکہ ہر بچہ کے حصہ میں نصاب بھر آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۶

زکوٰۃ وفطرہ کا مستحق کون؟ مسجد مدرسہ کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ہم لوگوں نے رمضان شریف کے مہینہ میں ایک دینی مدرسہ قائم کرنے کے لئے صدقہ وزکوٰۃ کا پیسہ چندہ کیا مگر وہ مدرسہ قائم نہ ہوسکا، لہٰذا کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ پیسہ مسجد میں لگا دیا جائے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ وہ پیسہ مسجد میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟ یا کسی دوسرے دینی مدرسہ میں دے دیا جائے؟ اگر مسجد میں لگ سکتا ہے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟ قرآن وحدیث کی رو سے جواب عنایت فرمایا جائے، عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام!

المستفتی: بدرالدین انصاری

بہیڑی، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم کا مستحق فقیر مسلم ہے، مسجد و مدرسہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، انہیں دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مسجد وغیرہ کو دینا چاہیں تو حیلۂ شرعی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی فقیر کو دے کر مالک بنا دیں پھر اس سے کہیں کہ تم اپنی خوشی سے یہ رقم مسجد یا مدرسہ کو دے دو۔ صورت مسئولہ میں وہ رقم چندہ دہندگان کو واپس کی جائے وہ بلا حیلہ شرعی جہاں چاہیں لگائیں، یا ان کی اجازت سے حیلۂ شرعی کر کے ان کے حسب منشا صرف کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۷

ایک ناقص سوال پر چند سوالات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

دو شخص، زید وعمر-ان میں سے زید زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ کے مال کھانے کا اہل ہے اور لیکن عمر اس کا اہل نہیں ہے مگر دونوں کھاتے ہیں۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ان دونوں میں کس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ یا دونوں کے پیچھے نماز کی اقتدا جائز ہے؟ اس کا جواب مفصل طریقہ پر احادیث وقرآن کی روشنی میں عنایت فرمائیں!

المستفتی: صدیق عالم

مسکونہ گچینگر، تھانہ گوالپوکھر، ضلع مغربی دیناجپور (بنگال)

الجواب:

سوال تفصیل طلب ہے، عمر اُن صدقات کا سوال کرتا ہے یا لوگ اس کو خود دیتے ہیں؟ اور دیتے ہیں تو صدقات واجبہ دیتے ہیں یا صدقات نافلہ؟ اور زکوٰۃ وفطرہ اگر بے سوال لیتا ہے تو کس سے لیتا ہے؟ زکوٰۃ دینے والوں سے یا فقراء اسے ہدیہ دیتے ہیں؟ ان باتوں کا جواب جب ہوگا تو جواب دیا جائے گا۔ فقط!

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸ رصفر المظفر ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۸

مسجد کی رقم سے خادم مسجد، مؤذن، امام کا وظیفہ یا تنخواہ مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ:

(۱) ایک شخص ضعیف العمر ۱۹۷۸ء سے آج تک مسجد میں خادم مسجد ومؤذن کی حیثیت سے خدمت

کرتا چلا آرہا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو باتفاق رائے سرپرست مسجد اور ممبران کمیٹی کے اس شخص کو مسجد کا خادم اور خزانچی چنا گیا۔ بعد انتخاب شخص مذکور نے زبردست محنت اور جدوجہد کرتے ہوئے ممبران کمیٹی کے تعاون سے مسجد کی تعمیر کے لئے قوم سے چندہ کیا اور مسجد کی تعمیر میں بڑی زبردست محنت سے کام کیا اور مسجد کی تعمیر و ترقی کا کام اب بھی کر رہے ہیں۔ شروع میں مسجد ویران تھی تو شخص مذکور نے اذان دیتے اور نماز پڑھنے کی تبلیغ کرتے ہوئے جماعت کو قائم کیا اور عارضی طور پر پیش امام کے فرائض بھی انجام دیتے رہے جو آج بھی پیش امام کی عدم موجودگی میں انجام دیتے ہیں۔

(۲) قوم سے چندہ مہیا ہو جانے پر اس کا باقاعدہ حساب رکھا ہے جس کو کہ ممبران اور کمیٹی چیک کرتے ہیں، دستخط کرتے ہیں اور مطمئن ہیں اور شخص مذکور عرصہ پانچ برس سے مسجد کا مؤذن ہے، جماعت کا اہتمام کرتا ہے، منتظم کار کی حیثیت سے کام کر رہا ہے، جمعہ کے دن اور بعد عصر اللہ تعالیٰ اور اس کے نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی سب کو بتلاتا ہے اور نماز کی طرف دھیان دلاتا ہے، اس شخص کی محنت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ہم لوگ ممبران کمیٹی اور قوم کے لوگ حق المحنت وظیفہ کے طور پر ۱۰۰/روپے ماہوار دینا چاہتے ہیں۔ یہ رقم قوم کے چندے سے مسجد ہی سے دی جاوے گی۔

(۳) رقم بطور وظیفہ دینا اور لینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

(۴) کیا اس طرح کے کام اور ذمہ داریوں کے عوض لینے دینے سے ثواب میں کمی واقع ہوگی یا کیا؟

(۵) کیا وظیفہ دینا شخص مذکور کو یا تنخواہ دینے سے نوکری کی صورت پیدا ہوگی؟

(۶) کیونکہ شخص مذکور کا اپنا خیال ہے کہ اس طرح کا وظیفہ لینا تنخواہ یا نوکری کی ہم شکل صورت نہ بن جائے، اسے معلوم نہیں کہ اس طرح کا وظیفہ لینا کیسا ہے؟ از راہ کرم شرع متین سے واضح طور پر مطلع فرمائیں تاکہ طرفین مطمئن ہوسکیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: ممبران کمیٹی وقوم کے افراد

الجواب:

شخص مذکور کو مذکورہ رقم دینے میں مضایقہ نہیں اور جبکہ وہ عوض لینے کی نیت نہیں رکھتا ہو تو ثواب میں کمی نہ ہوگی پھر یہ محض انعام ہے، تنخواہ نہیں جبکہ شخص مذکور کی جانب سے مطالبہ نہیں بلکہ وہ لینے سے

انکار کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹/ جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۹
اگر قرض پورے نصاب کو گھیرے نہیں ہے تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی؟

علمائے دین بتائیں کہ:
اگر کسی آدمی کے پاس قرض ہے اور وہ آدمی صاحب نصاب ہے تو وہ زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟ ساتھ ہی ساتھ اس کے پاس کاشتکاری بھی ہے، اس میں غلہ بھی ہوتا ہے جس غلے سے سال کا پورا خرچ مکمل طور پر پورا ہوجاتا ہے لیکن خرچ کے بعد غلہ نہیں بچتا ہے تو ایسی حالت میں وہ آدمی غلہ کا عشر دے سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبدالمصطفیٰ رضوی
مقام و پوسٹ بھوتہی، ضلع سیتامڑھی (بہار)

الجواب:

اگر قرض پورے نصاب کو گھیرے نہیں ہے، نصاب حاجت اصلیہ سے فاضل ہے تو اس پر زکوٰۃ ہے، غلہ کا عشر بھی اس پر لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳/ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۰
عالم پر لازم ہے کہ زکوٰۃ وعشر کی تلقین عوام کو کرے! زکوٰۃ کا منکر کافر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص علم دین کی قابلیت رکھتے ہوئے فرض کو چھوڑ کر واجب کو ادا کرانے میں اپنا پورا وقت دے رہا ہے، یہ واجب صرف چند افراد اور سرمایہ دار لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے میں ہزاروں روپے دینا پڑیں گے اور عشر دینے میں ان سرمایہ دار لوگوں کو صرف ایک غریب سے بھی کم دینا پڑ رہا ہے، اس طرح یہاں پر کئی بار لڑائی جھگڑا بھی ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہونے کا خطرہ ہے، وہ شخص صرف اپنی نوکری کو بچانے کے لئے سرمایہ دار لوگوں کے کہنے پر چلتا ہے اور صحیح مسئلے کو ڈر کی وجہ سے نہیں رکھتا اور واجب کو بھی ادا کرنے میں کہتا ہے: ''جو چاہو سو دے دو'' جبکہ وہ خوب اچھی طرح یہ جانتا ہے کہ عشر پورا نہ دینے پر عشر ادا نہ ہوگا۔ ایسے گمراہ کرنے والے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟ جب یہاں کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ زکوٰۃ دینے پر کیوں نہیں زور دیتے؟ کیا سرمائے دار لوگوں سے ڈرتے ہیں؟ اس کے باوجود زکوٰۃ دینے کو نہیں کہتا جبکہ ہم جانتے ہیں مسلمان بننے کے لئے زکوٰۃ دینا صاحب نصاب کے لئے ضروری ہے، تبھی ہم مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے اوپر زکوٰۃ دینا فرض ہوتے ہوئے بھی اگر ہم زکوٰۃ نہیں دیتے اور عشر دے دیتے ہیں تو کیا ہمارا روپیہ پاک ہے؟ اور ہم مسلمان ہیں؟

المستفتی: امیر احمد

محلہ جنا پور نیوریا، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

بر تقدیر صدق سوال وصورت واقعہ اس پر زکوٰۃ دینے کی تلقین بھی لازم ہے جو صاحب نصاب ہیں ان سے حتی المقدور زکوٰۃ دینے کو کہے اور یہ اس نے غلط کہا کہ ''جو چاہو دے دو''۔ عشر ایک واجب شرعی مقدار ہے، اس سے کم کرنا جائز نہیں اور سائل نے یہ کیا لکھا کہ ''مسلمان بننے کے لئے الخ''۔ صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ضرور ہے مگر یہ نہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والا مسلمان نہ رہے گا، گنہگار ضرور ہے۔ ہاں جو زکوٰۃ کو فرض نہ جان کر زکوٰۃ نہ دے البتہ کافر ہے مگر یہ بات مسلمان سے بعید ہے اور اس کا گمان حرام۔ سائل پر اس جملہ سے توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲ رصفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۱

صدقۂ فطر واجب کیوں؟ قربانی وزکوٰۃ کن پر واجب ہے؟ نصاب کسے کہتے ہیں؟

بخدمت شریف جناب قبلہ مفتی صاحب!　　السلام علیکم

گزارش یہ ہے کہ عید الفطر کے فطرے کا کیا مسئلہ ہے؟ اس کو برائے مہربانی وضاحت کے ساتھ تحریر فرمائیں اور کون شخص فطرہ دینے کا مستحق ہے؟ اور قربانی وزکاۃ کے بارے میں بھی اصلاح فرمائیے گا اور نصاب کیا چیز ہوتی ہے؟ برائے مہربانی دلیل کے ساتھ اور کتاب کے حوالے بھی دیجئے گا۔ اس سے قبل ایک خط آپ کی خدمت میں روانہ کر چکا ہوں

المستفتی: خادم صابر حسین برکاتی
قدوائی نگر، پوسٹ گرسہائے گنج، ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب:

صدقۂ فطر ایسے شخص پر واجب ہے جو حاجت اصلیہ اور دین سے فاضل نصاب بھر کا مالک ہو، اس پر لازم ہے کہ اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے فطرہ دے اور مالک نصاب پر زکوٰۃ وقربانی بھی ہے اور نصاب ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی مقدار کی قیمت ہے۔ دیکھو بہار شریعت وفتاویٰ رضویہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲

مال تجارت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ!

بخدمت شریف نبیرۂ حضور مفتی اعظم ہند، اختر رضا خاں صاحب مدظلہ العالی! السلام علیکم

بعد سلام کے واضح ہو کہ ہم لوگ تاجر پیشہ لوگ ہیں، سال کے آخر یعنی رمضان شریف میں زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ کچھ مال ہم لوگ اُدھار بھی فروخت کرتے ہیں جو بعد میں کچھ رقم ملتی ہے اور کچھ رقم ڈوب بھی جاتی ہے۔ کچھ روپیہ ہم لوگ پارٹی کو مال لے آنے کے لئے ایڈوانس بھی دیتے ہیں اس رقم میں سے کچھ روپیہ پارٹی کے پاس رہ بھی جاتا ہے اور کچھ وصول ہوتا ہے۔ اس بارے میں ہم لوگ زکوٰۃ کس طرح نکالیں؟ دوسری صورت زید کا کہنا ہے کہ جتنی رقم سال کے آخر میں آپ کے پاس رہ جائیگی اسی پر زکاۃ نکالنا ضروری ہے؟ دوسری صورت عمر کا ایک مکان ہے کسی دوسرے شہر میں اس مکان کو عمر کے بھائی نے رمضان کی ۲۹ رتاریخ کو ایک لاکھ میں فروخت کر کے اس کے عوض عمر کو ایک لاکھ دیا، اس پر زکوٰۃ نکلے گی یا نہیں؟ تیسری صورت بینک سے کچھ روپیہ لے کر عمر نے اپنی تجارت میں لگایا ہے۔ سال کے آخری تک اس روپیہ کو عمر نے بینک میں نہیں دیا۔ تجارت میں کس طرح سے حساب لگا کر زکاۃ نکالا جائے؟

المستفتی: سید محمد نعیم الدین

بدھان روڈ، سلی گوری، دارجلینگ

الجواب:

سال تمام پر اصل مال اور جو منافع اس پر دوران سال ہوا، ضم کر کے کل کی زکوٰۃ نکالیں اور جو رقم پارٹی پر دین ہے اس کی زکوٰۃ سال بہ سال ذمہ پر واجب ہے مگر ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب کہ دین ادا کرنے والا زندہ ہو اور وہ قرض کل یا نصاب کے ایک بٹا پانچ کے بمقابل مل جائے- اور جو مال ڈوب گیا اس پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں بعد تمامی سال زکوٰۃ واجب ہوگی۔

اس قرض لیے گئے روپوں پر زکوٰۃ واجب نہیں، تجارت سے جو منافع حاصل ہوگا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ نصاب بھر ہو اور حاجت اصلیہ و دین سے فاضل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴۳

صدقات وفطرہ بعد حیلہ شرعی مسجد ومدرسہ میں باذن دہندگان لگا سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) ایک مدرسہ میں زکوٰۃ کی رقم جمع کی گئی ہے لیکن ابھی تک زکوٰۃ کا مصرف نہ ہونے کی وجہ سے وہ رقم صرف نہیں کی جاسکی ہے، مصرف ہونے پر صرف کی جائے گی۔اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگئی یا خرچ ہونے پر ادائیگی ہوگی؟

(۲) بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مسجد کی کچھ دکانیں شکستہ ہیں، مدرسہ کی اس رقم کو تملیک کر کے مسجد کی دکانیں بنوانے میں صرف کر دیا جائے۔ یہ خیال رہے کہ مدرسہ مسجد ہی کی جگہ میں تعمیر ہے لیکن مدرسہ اور مسجد کا آمد وخرچ بالکل الگ الگ ہے تو کیا مدرسہ کی مذکورہ بالا رقم سے مسجد کی دکانیں تعمیر کرنا درست ہے؟

(۳) اگر مدرسہ کی رقم مذکورہ بالا صورت سے مسجد کی دکانیں تعمیر کرنے میں صرف کی جاسکتی ہے تو کرایہ کا مستحق کون ہوگا؟ مدرسہ یا مسجد؟ یا دونوں؟

(۴) کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مدرسہ کی یہ رقم مسجد کی دکانیں تعمیر کرنے کے لئے مسجد کو قرض دے دی جائے تو کیا ذمہ داران مدرسہ کے لئے یہ درست ہے کہ مدرسہ کی صدقات واجبہ کی رقم مسجد کو قرض دے دیں؟ مفصل تحریر فرما کر ممنون فرمایا جاوے۔

المستفتی: محمد عمر باغ احمد علی خاں
بریلی شریف (اتر پردیش)

الجواب:

اگر ان رقوم کو فقیر مسلم کو دے کر مالک بنادیا پھر ان کی خوشی سے مدرسہ کو اُن سے لے کر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے فقیر مسلم کو مالک بنادینا شرط ہے جو ہو چکی اور اب وہ رقم مدرسہ کی ہے جس سے مسجد کی دکانیں بنانا مطلق ناجائز ہے خواہ قرض لے کر ہو۔اور اگر وہ رقم ہنوز فقیر کو نہ دی گئی تو زکوٰۃ اصلاً ادا نہ ہوئی، وہ رقم اس کے مالکان کی ہے نہ کہ مسجد یا مدرسہ کی۔اس صورت میں اس رقم کو مسجد یا مدرسہ میں بے اجازت مالکان صرف کرنا جائز نہیں اور ادائے زکوٰۃ کے لئے وہی تملیک فقیر مسلم شرط

ہے لہٰذا زکوٰۃ دہندہ کی اجازت سے اگر مہتمم مدرسہ فقیر کو دے کر مدرسہ کے لئے لے لے تو یہ رقم مدرسہ کی قرار پائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۸ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ ۱۴
غیر مالک نصاب کو زکوٰۃ وفطرہ و چرم قربانی لینا کیسا؟

محترم جناب ازہری صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعدہٗ گزارش یہ ہے کہ ہماری بستی میں ایک امام ہیں جن کو ایک سو روپیہ تنخواہ دی جاتی ہے مگر کچھ ان کو مدد کے طور پر فطرہ چرم قربانی زکوٰۃ وغیرہ کی رقم سے کچھ مدد کرتے ہیں مگر ایک سے دوسرے شخص نے کہا کہ جو زکوٰۃ فطرہ کھاتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟ جواب سے مطلع کریں۔

المستفتی: محمد زکریا
چاند پالی، کشور پور، ضلع سیوان

الجواب:

امام مذکور اگر صاحب نصاب نہیں اور لوگ اس کو زکوٰۃ وفطرہ خود بے اس کے سوال کے دیتے ہیں تو اسے لینا جائز ہے اور چرم قربانی بے سوال کے لینا بہر حال جائز ہے اس صورت میں اس کی امامت مکروہ نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۱ر شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵

صدقات واجبہ بے حیلہ شرعی مسجد و مدرسہ میں لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

جو مدرسہ مکتب کی شکل میں چل رہا ہو یعنی جس میں قرآن ناظرہ اور اردو کی تیسری چوتھی اور فارسی کی پہلی، آمدنامہ وغیرہ پڑھایا جاتا ہو اور مدرسہ میں لڑکوں کے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہو ایسے مدرسہ میں فطرہ اور چرم قربانی اور زکوٰۃ، صدقات، خیرات وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ مکتب میں اس قسم کے پیسے لگ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب سے مطلع فرمائیں!

المستفتی: محمد یونس عالم رضوی

پیش امام جامع مسجد، شریف گنج، کٹیہار (بہار)

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وغیرہ صدقات واجبہ کسی مدرسہ میں نہیں دیے جاسکتے اور دیے سے زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہوگی۔ مدرسہ کو دینا ہو تو حیلہ شرعیہ ضروری ہے جو یہ ہے کہ کسی فقیر مسلم کو دے کر مالک بنادیں پھر اس کی خوشی سے مدرسہ کے لئے لے لیں، چرم قربانی کا تصدق واجب نہیں لہٰذا اس میں حیلہ شرعیہ کی ضرورت نہیں مگر جبکہ اسے اپنے نفع کے لئے بیچے تو اب اس رقم کا تصدق واجب ہے لہٰذا ایسی صورت میں حیلہ ضرور ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۶

لقطہ کا حکم، زکوٰۃ فطرہ کا مستحق کون؟ اذانِ خطبہ اور خطبہ کے مسائل؟

محترم قبلہ! السلام علیکم، مزاج گرامی!

گزارش یہ ہے کہ چند مسائل دریافت طلب ہیں، براہ کرم جواب سے مطلع فرمائیے گا۔

(۱) یہ کہ اگر بازار میں کچھ رقم زیور پڑا ہوا ملے تو اس کے واسطے شریعت کا کیا حکم ہے؟
(۲) عید کی چرم قربانی کی رقم تعمیر مدرسہ یا طلباء کے واسطے دے دی جائے تو اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے؟
(۳) جمعہ کے خطبہ کی اذان امام کے روبرو پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں؟
(۴) یہ کہ جمعہ کے خطبہ کے درمیان ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟
(۵) سجدہ میں پیر کی انگلیاں زمین سے نہ لگنے پر نماز ہوگی یا نہیں؟

براہ کرم ان مسائل سے آگاہ فرمائیے گا۔ جوابی کارڈ ارسال خدمت ہے۔ فقط والسلام!

المستفتی: اشرف علی رضوی، رامپور

الجواب:

(۱) اس چیز کا اعلان کرے اور اس کے مالک کو تلاش کرے۔ مالک مل جائے تو خیر ورنہ اتنی مدت گزر جانے کے بعد غالب گمان ہو کہ اب وہ اس چیز کو تلاش نہ کرتا ہوگا۔ فقیر مسلم پر صدقہ کر دے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۲) فطرہ وزکوٰۃ کا مستحق فقیر ہے، اسے مدرسہ یا مسجد میں دینا جائز نہیں، مسجد و مدرسہ کو دینا چاہیں تو فقیر کو دے کر مالک بنا دیں پھر اس کی خوشی سے اس سے لے کر مدرسہ یا مسجد کو دے دیں۔ کھال میں یہ شرط نہیں، اسے بلا حیلہ تعمیر مدرسہ وغیرہ کے لئے دے سکتے ہیں۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۳) امام کے روبرو خارج مسجد کہی جائے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۴) منع ہے کہ خلاف سنت متوارثہ ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۵) ایک انگلی کا پیٹ لگانا فرض ہے، بغیر اس کے نماز نہ ہوگی اور اکثر کا لگانا واجب اور کل کا لگانا سنت ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۷

صدقات واجبہ کا حقدار مسلم فقیر ہے!

فضیلۃ الشیخ محترم مفتی مولانا اختر رضا خاں صاحب، ضلع بریلی!

سائل درسگاہ جہاد و شہادت کا بانی وامیر ہے۔ درسگاہ کے زیر نگرانی مسلمانوں کو دینی ماحول میں حفاظت خود اختیاری کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ اپنی اور ملت کی جان ومال اور عزت وآبرو اور قرآن حکیم اور مساجد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دین کی بقا و قیام ہو سکے، تنظیم سے وابستہ ہونے والوں پر نماز کی پابندی لازمی ہے، تربیت پانے والے غریب اور متوسط لوگ ہیں، چند سے معمولی فیس لی جاتی ہے اور چند کی فیس معاف ہے۔ تنظیم کے ہمدرد پانچ دس روپے ماہانہ چندہ دیتے ہیں، تنظیم کے برانچوں میں شہر حیدرآباد و سکندرآباد کے علاوہ اضلاع وتعلقہ جات اور بیرون ریاست میں بعد نماز فجر عملی کام ہوتا ہے، ہفتہ واری ماہانہ اجتماع اور سالانہ دوتین یوم کیمپ بھی ہوتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی زندگی مجاہدانہ ہو، تنظیم کو جو فیس اور چندہ وصول ہوتا ہے وہ ناکافی ہے، مسلمانوں سے زکوٰۃ اور بقرعید کے موقعہ پر چرم قربانی وصول کی جاتی ہے، تربیت پانے والے مسلمانوں میں اور تنظیم کو چلانے والے منتظمین میں حنفی، شافعی، اہلحدیث حضرات ہیں۔ کیا زکوٰۃ اور چرم قربانی کی رقم تنظیم کے حسب ذیل امور پر خرچ کی جاسکتی ہے؟

(۱) دفتری امور انجام دینے کے لئے ایک چھوٹا سا کمرہ کرایہ پر لیا جاسکتا ہے؟

(۲) شرکت فارم، شناختی کارڈ، رسید بک چھپوائی جاسکتی ہے؟

(۳) دینی مذہبی تعلیم کے لئے ضروری مذہبی کتابیں خریدی جاسکتی ہیں؟

(۴) اپنے ملک اور دنیا کے حالات سے واقف ہونے کے لئے ایک اخبار خریدا جاسکتا ہے؟

(۵) دور دراز مقامات پر تربیت دینے کے لئے یا وہاں کے مسلمانوں کی ناگہانی پریشانیوں پر مدد کے لئے جانے کے واسطے سائیکل، موٹر سائیکل، موٹر کار خریدی جاسکتی ہے؟

(۶) بس یا ریل سے سفر کی صورت پر ان کا کرایہ دیا جاسکتا ہے؟

(۷) جو حضرات روزانہ تربیت دینے جاتے ہیں ان کو ضروری الاؤنس یا ماہانہ معاوضہ بشکل پیسہ دیا جاسکتا ہے؟

(۸) تربیت کے لئے ضروری آلات خریدے جاسکتے ہیں؟

(۹) حفاظت خود اختیاری کے لئے ضروری آلات خرید کر دیے جاسکتے ہیں؟ کیا فرماتے ہیں علمائے دین از روئے شرع؟ کیا حکم ہوتا ہے؟ (جبکہ تربیت پانے والوں میں اور تنظیم کے ذمہ داروں میں حنفی، شافعی، اہلحدیث مسلک کے مسلمان ہیں) حکم فرمانے پر ہماری تنظیم کو چلانے میں بڑی آسانی ہوگی۔ اللہ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ حافظ۔

سائل: محبوب علی (بانی وامیر درسگاہ جہاد وشہادت)

معید آباد، حیدرآباد (آندھرا پردیش) پن 50065

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ صدقات واجبہ ہیں، ان کا مصرف فقیر مسلم ہے، اسے دے کر مالک بنادیا جائے تو زکوٰۃ وفطرہ ادا ہوجائیں گے، وہ اپنی خوشی سے ان کاموں کے لئے دے دے تو مضائقہ نہیں، فقیر مسلم کو بغیر دیے ابتداءً ان کاموں میں صرف کرنا جائز نہیں ہے اور اس صورت میں زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوگا۔ البتہ آلات وسامان فقرا کو دے کر مالک بنادیں تو جائز ہے اور نام نہاد اہلحدیث غیر مقلد وہابی گمراہ بے دین ہیں، ان کی شرکت اور ان پر زکوٰۃ صرف کرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۸

بے حیلہ شرعی مسجد یا مدرسہ میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

اس قصبہ میں ایک مدرسہ اسکول کی شکل میں عرصہ دراز سے چلتا ہے جس میں حافظ ومولوی کی تعلیم

دی جاتی ہے اور پرائمری اردو کی تعلیم بھی دی جاتی ہے، شعبہ پرائمری میں قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے، پرائمری کو گورنمنٹ سے معمولی ایڈ بھی ملتی ہے اور معمولی فیس پرائمری کے بچوں سے لی جاتی ہے اور معمولی طور پر امدادی چندہ بھی کچھ آجاتا ہے مگر یہ مذکورہ رقم سے مدرسین کی تنخواہ پوری نہیں ہو پاتی ہے جس کی بنا پر صدقہ، فطرہ، چرم قربانی، زکوٰۃ وغیرہ کی رقم وصولی جاتی ہے لہٰذا یہ رقم مدرسین و حافظ و مولوی صاحبان کی تنخواہ میں دی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ اور دارالاقامہ کی تعمیر پر بھی صرف کی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ اور اگر ان کاموں میں صرف نہیں کی جاسکتی ہے تو پھر اس کے صرف کرنے کا کیا مصرف ہے؟

برائے کرم کتب فقہ وحدیث کی روشنی میں جواب ارشاد فرما کر مطمئن فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔فقط!

محمد جعفر قادری رضوی/لعل محمد شوق اشرفی

مقام و پوسٹ کھیتا سرائے، ضلع جون پور

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وعشر صدقات واجبہ ہیں جن کا مصرف فقیر مسلم ہے، اسے دے کر مالک بنادینا زکوٰۃ وفطرہ کی ادائیگی کے لئے ضرور ہے، پھر فقیر بخوشی مدرسہ کو دے دے تو جائز، چرم قربانی کی رقوم میں یہ حیلہ ضروری نہیں لہٰذا مدرسہ یا مسجد کو دینا جائز ہے مگر جبکہ چرم اپنے لئے بیچی ہو تو اسے فقیر پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۹

فقیر اپنی خوشی سے صدقہ واجبہ لے کر مسجد یا مدرسہ میں دے سکتا ہے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) کیا ایک وقفی جائیداد کی آمدنی دوسری وقفی جائیداد یا مسجد مدرسہ میں صرف کی جاسکتی ہے؟ صحیح حکم اور طریقہ سے آگاہ فرمائیں!

(۲) [الف] جن مدرسوں میں نادار و یتیم بچے نہیں پڑھتے ہوں، [ب] جن مدرسوں کی مستقل آمدنی خرچہ سے زیادہ ہو، [ج] جو مدارس کل مصارف کا تین بٹا چار یعنی بارہ آنے گورنمنٹ سے امداد کی رقم حاصل کرتے ہوں۔ ایسے مدرسوں میں زکوٰۃ کی رقم یا چرمہائے قربای دینا چاہئے یا نہیں؟ صحیح طریقہ اور حکم کیا ہے؟ آگاہ فرمائیں!

(۳) کیا مدارس اور دارالعلوم کی تعمیر کے لئے زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟ اس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وعشر وغیرہ صدقات واجبہ کا مصرف فقیر مسلم ہے، جب تک اسے دے کر مالک نہ بنا دیں، زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہوگی، مدرسہ کو دینے سے بری الذمہ نہ ہوں گے۔ ہاں فقیر مسلم کو دے دیں اور وہ اپنی خوشی سے مدرسہ کے لئے واپس کردے تو مدرسہ کو دینا جائز ہے اور اب زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ر رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۲۰

چرم قربانی کو کسی باقی رہنے والی چیز سے بدلنا یا غنی کو دینا جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

صاحب نصاب عالم دین کسی مسجد میں امامت کا کام انجام دیتے ہیں، ایسے امام کو قربانی کی کھال بطور ہدیہ یا اعانت دینا جائز ہے یا ناجائز؟ جناب محمد علی صاحب کا کہنا ہے کہ ایسے امام کو جو صاحب نصاب ہو، قربانی کی کھال دینا اور ایسے امام کو قربانی کی کھال لینا دونوں صورتیں ناجائز ہیں؟ جناب عالم دین صاحب کا کہنا یہ ہے کہ امام مسجد کو خواہ وہ صاحب نصاب ہو یا نہ ہو، دونوں کو قربانی کی کھال بطور ہدیہ واعانت دے سکتے ہیں کیونکہ یہ صدقہ نافلہ ہے واجبہ نہیں۔ اگر واجبہ ہوتا تو کھال اپنے کام میں نہیں

لگا سکتے جیسا کہ قانون شریعت و بہار شریعت و عالمگیری میں لکھا ہے کہ کھال و گوشت کا حکم ایک ہے، جس طرح گوشت کو اپنے اہل و عیال و اہل نصاب کو دے سکتے ہیں اور کھال کو اپنے کام میں لا سکتے ہیں، اسی طرح امام مسجد کو بھی دے سکتے ہیں؟ جواب جلد مرحمت فرمائیں۔ آپ کا کرم ہوگا، عنایت ہوگی!

المستفتی: عبدالصمد اشرفی، مقام ڈھالیہ،
پوسٹ فتح پور، وایا نیونان گڑھ، ضلع گنگانگر (راجستھان)

الجواب:

فی الواقع کھال میں اختیار ہے، خواہ اس کی عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے خود فائدہ اٹھائیں مثلا اس کا مصلیٰ یا جلد وغیرہ بنالیں یا اس کے بدلے باقی رہنے والی چیز لے لیں۔ مثلا کھال دے کر کتاب وغیرہ جو باقی رہے، خرید لیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں خواہ اسے یا اس کی قیمت کو صدقہ کر دیں اور وہ صدقہ نافلہ ہوگا جس کا حکم وہی ہے کہ غنی کو بھی دے سکتے ہیں، عالم دین کا قول صحیح ہے اور اس کا خلاف غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۲۱

فطرہ کسے دیں؟ بے وجہ شرعی مسلمان سے دشمنی حرام!

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

بعد سلام کے گزارش کہ مزاج شریف بخیر ہوگا۔ کچھ سوال خدمت میں پیش ہیں، جواب دینے کی زحمت گوارا کریں۔

(۱) اگر کوئی پیش امام اپنے پیر و مرشد سے دلی دشمنی رکھتا ہو تو اس پیش امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(۲) پیش امام اپنے پیر و مرشد کے داماد و سجادہ نشین کو زندہ شیطان بتائے، ایسی حالت میں سجادہ نشین پیش امام کے پیچھے نماز پڑھے؟

(۳) فطرہ کے روپئے مسجد میں لگانا چاہئے؟ وہ روپئے پیش امام اپنے خرچ میں لگاتا ہے۔

المستفتی: محمد اقبال خاں
ریاض احمد خاں، امیر نگر

الجواب:

(۱،۲) بے وجہ شرعی کسی مسلمان سے دشمنی حرام ہے اور اس پر جامع شرائط بیعت سے دشمنی بہت سخت ہولناک ہے اور بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو شیطان کہنا بھی حرام ہے، امام مذکور پر اگر یہ جرم شرعاً ثابت ہو تو اسے امام بنانا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) فطرہ کا مستحق فقیر مسلم ہے، امام اگر صاحب نصاب نہیں تو وہ فقیر شرعاً ہے۔ اسے وہ رقم حلال ہے جبکہ اس کا سوال بے ضرورت نہ کرے۔ مسجد میں وہ رقم لگانا جائز نہیں اور اگر مسجد میں لگانا چاہیں تو کسی فقیر مسلم کو دے کر مالک بنائیں پھر اس کی خوشی سے مسجد کے لئے مانگ لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۶/ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۲

زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟ سندور لگانا کیسا؟ پرساد کا کیا حکم ہے؟ ابراہیم علیہ السلام کا ذبیحہ کہاں سے آیا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جو شخص ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی رقم کا مالک نہ ہو لیکن آرام کی زندگی بسر کرتا ہے تو کیا اس شخص پر بھی فطرہ واجب ہے یا نہیں؟

(۲) شادی بیاہ کے موقعوں پر بہت جگہ دولہا کے ہاتھوں سے دلہن کے سر پر جو سندور رکھوایا جاتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳) ہندوؤں کے پوجا پاٹ کی مٹھائی کھانا درست ہے یا نہیں؟

(۴) ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو دنبہ جو بھیجا گیا تو کیا وہ جنت سے بھیجا گیا تھا؟ اگر جنت سے بھیجا گیا تو اس کے گوشت کو کہاں پکایا گیا؟

المستفتی: محمد صغیر علی

۶ رمل مادھب سین لین جلواٹولی، کلکتہ ۷۳

الجواب:

(۱) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہ چاہئے کہ مشرکین سے مشابہت ہے جس سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہاں اور اس کا گوشت پکایا نہ گیا کہ پہلے قربانی کا گوشت کھایا نہ جاتا تھا بلکہ قربانی مقبول ہوتی تو اوپر اٹھالی جاتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۲ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۳

صدقۂ فطر کا وزن کیا ہے؟ سنی صحیح العقیدہ کو فاسق کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) صدقہ فطر کا وزن کتنا ہے؟ فی آدمی کتنا دینا چاہئے؟

(۲) اگر کسی نے پونے دو سیر وزن فی آدمی بتایا اور لوگوں سے دلوایا تو کیا غلط بتانے پر وہ فاسق ہو جائے گا؟ کیا نکاح ٹوٹ جائے گا؟ پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت پڑے گی؟

(۳) ایک سنی انسان صحیح العقیدہ کو فاسق کہا جائے تو کہنے والے کو کیا کہا جائے گا؟

المستفتی: محمد شفاعت اللہ

ایما سنگین پور، اٹاوہ سنگین پور، ضلع ایٹاوہ

الجواب:

(۱،۲) دوکلو ۵۴رگرام گیہوں یا اس کے دونے جو اور پونے دوسیر پرانی کی تول سے اٹھنی بھر اوپر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ موجودہ تول سے نہیں تو اس شخص نے بے محل بات کہی اور وزن بھی کم بتایا، توبہ کرے مگر اس بات سے اس پر تجدید نکاح لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے وجہ شرعی کہا تو گناہ گار ہوا، توبہ کرے اور وجہ شرعی سے کہا تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۴

امام کو تنخواہ میں زکوٰۃ فطرہ دینا کیسا؟

محترم المقام جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہماری بستی میں امام صاحب سے اپنے بچوں کو لوگ پڑھواتے ہیں اور تنخواہ میں زکوٰۃ وفطرہ کی مد سے مشاہرہ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا شریعت کے اعتبار سے کیسا ہے؟ شریعت کی روشنی میں مفصل طور سے بیان کیجئے۔

المستفتی: ابن حسن

تمرٹیا کلاں، جہانگیر پور، مرادآباد

الجواب:

تنخواہ میں زکوٰۃ وفطرہ دینا جائز نہیں، اگر زکوٰۃ وفطرہ ہی کی رقوم دینا چاہیں تو کسی فقیر مسلم کو مالک بنا کر اس کی خوشی سے امام صاحب کے لئے لے لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴رربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۲۵

ملک مسلم میں مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کیسا؟

جناب مولانا مفتی صاحب! السلام علیکم

بعد آداب کے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوال کا حکم شریعت سے بیان کرنے کی زحمت گوارہ کریں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔ ایک گاؤں کی آبادی کے پاس میں ایک سنی مسلمان کا کھیت ہے جو کہ اس کو چک بندی میں ملا، اس سے پہلے بھی اس کا مالک مسلمان ہی تھا، اس کھیت میں ایک پیپل کا درخت اُگ رہا تھا وہاں کے چند ہندو لوگ اس کی پوجا کرنے لگے تھے، کھیت کے مالک نے درخت کے نیچے تھوڑی جگہ چھوڑ دی تھی اور جب وہ کھیت چکبندی میں دوسرے مسلمان مالک کے اختیار میں آیا تو اس نے بھی وہ جگہ چھوڑی رہنے دی کیونکہ درخت کاٹنے سے فساد کا اندیشہ تھا مگر اب ایک سال ہوئے وہ درخت سوکھ گیا اور وہ جگہ خالی ہوگئی تو اب وہ مسلمان مالک اس جگہ کو کاشت کے کام میں لینا چاہتے ہیں اور ہندو وہاں پر مندر بنوانا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں مسلمانوں میں سے ہی کچھ لوگ ہندوؤں کی مدد کر رہے ہیں تو ان مسلمانوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

ٹھریا نجابت خاں، ضلع بریلی شریف

الجواب:

اگر واقعہ یہی ہے جو درج سوال ہوا تو وہ قطعہ زمین اسی مسلم کی ملک ہے اس میں کسی مسلم و غیر مسلم کو کوئی تصرف کا حق نہیں پہنچتا۔ جو لوگ اس کے جائز ملک میں اس کے مزاحم ہیں وہ عند اللہ سخت گناہ گار ہیں، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۲۶

بٹائی پر دی ہوئی زمین کی پیداوار میں عشر ہے کہ نہیں؟ جانور کی زکوٰۃ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) سائل نے پونے دو بیگھہ زمین میں گنا بویا ہے اس میں پانچ سوتیس روپے آبپاشی اور ڈھلائی فیکٹری تک دو روپے فی کونٹل تک خرچ اور ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں گنے کی کل قیمت فیکٹری سے لاکر عشر نکالا جائے گا یا کل قیمت میں سے خرچہ مذکورہ کاٹکر جو رقم بچے اس میں سے عشر نکالا جائے گا۔ بینوا توجروا

(۲) مذکورہ صورت میں عشر کا دسواں حصہ نکالا جائے گا یا بیسواں حصہ؟

(۳) کسی شخص کے آلات آبپاشی اپنے ذاتی ہیں مثلا ہاتھ سے چلانے والا ہل کھیت میں لگوالیا ہے، یا پمپوسیٹ یا ٹیوب ویل وغیرہ خود اپنا ہے اس سے آبپاشی کے لئے کم از کم خرچہ نوکر یا مزدور کی اجرت اور تیل پٹرول کا خرچہ تو اپنی جیب سے کرنا پڑتا ہے تو ایسی صورت میں پیداوار پر نصف عشر ہے یا پورا عشر؟

(۴) موجودہ دور کے آلات مزدوری ٹرک، ٹریکٹر، بس، دھان مشین، آٹا مشین، تیل مشین، رائس مل (چاول مل، تانگہ ڈنلپ وغیرہ دودھ بیچنے کے واسطے ایک یا ایک سے زائد بھینس ہونا، دیگیں کرایہ پر چلنے والی اور ٹنیٹ ہاؤس کا سامان بھی کرایہ پر چلتا ہے۔ اس طرح کے مالوں پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ تفصیل سے جواب دیں۔

(۵) بٹائی پر زمین کی کاشتکاری پیداوار میں سے بٹائی دار نے نصف زمیندار کو دے دیا، زمیندار نے اپنے اسی حصہ مذکورہ میں پورا عشر یا نصف عشر واجبہ نکال دیا، یہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا یا نہیں؟ اور بٹائی دار ہندو ہے یا مسلمان جاہل دیہاتی گنوار ہے اس پر حکم نافذ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا اس لئے اس پیداوار میں سے جو کہ بٹائی دار نے اپنا حصہ اپنے قبضہ میں کرلیا ہے اس کا عشر نہیں نکل سکا ہے تو ایسی صورت میں زمیندار پر کوئی گرفت شرعی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سائل: محمد ولی خاں
محلہ شیخو پورہ، بہیڑی، بریلی شریف

الجواب:

(۱) کل پیداوار پر عشر نکالنا لازم ہے اور خرچہ کو مجرا کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر مول کے پانی سے سیراب کیا ہو تو بیسواں ورنہ دسواں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جس صورت میں آبیاری پر خرچ کرنا پڑتا ہے اس میں نصف عشر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ان سامانوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، ہاں روپے پر زکوٰۃ فرض ہے جبکہ نصاب بھر ہو اور سال گزر جانے سے اور بھینس اگر چرائی کی ہیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ نصاب بھر ہوں اور سال کے اکثر حصہ میں مباح گھاس پر گزارہ کرتی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) یہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۸/شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۲۷

قرضہ پر دی گئی رقوم کی زکوٰۃ کا حکم

بخدمت جناب محترم مفتیٔ وقت! السلام علیکم

بعد سلام و آداب کے التماس ہے کہ برائے کرم میں چند سوال آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، سو امید ہے کہ مجھ ناچیز کو اس کا خاطر خواہ جواب دے کر راہ مستقیم سے آگاہ فرمائیں گے۔

(۱) اس وقت میرے پاس قریب بیس ہزار روپیہ کی نقد رقم موجود ہے، یہ رقم میرے پاس چار سال سے ہے جس کی زکوٰۃ میں حسب شرع ۲۵/روپیہ فی ہزار ہر سال دیتا آرہا ہوں مگر اس وقت میری نوکری تھی تو مجھ کو یہ رقم دینے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی مگر اب میں رٹائر ہو چکا ہوں اور ابھی میری کوئی آمدنی نہیں رہی ہے سو حکم شرع سے واقف فرمائیں، رقم اس طرح سے ہے۔

(۲) گیارہ ہزار روپئے میری دو بچی کے ہیں، ان کی شادی کے لئے کچھ چھوڑے ہیں اس میں سے میں نے ایک عزیز کو دس ہزار روپیہ بطور قرض حسن دیا ہے جس سے مجھ کو کوئی فیض نہیں ہے اس نے ایک موٹر خریدی ہے، اس میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس میں سے ایک ہزار میرے پاس ہے۔

(۳) دو ہزار میں نے اپنے بھائی کو مکان بنانے میں مدد کی تو اس کو قرض حسن دیے ہیں۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) چھ ہزار بینک میں جمع ہیں۔

(۵) ایک ہزار میں نے اپنے کفن کے لئے رکھ دیے ہیں میرے بعد مرنے کے چال چلاوے کے لئے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ برائے کرم اس کا جواب حسب پتہ ارسال فرمائیں۔

المستفتی: عبدالرزاق
محلہ خانجی پیر، اودے پور (راجستھان)

الجواب:

جتنی رقم قرض میں دی ہے اس کی زکوٰۃ ابھی واجب نہیں، جب وہ رقم حاصل ہو یا اس میں نصاب کا ایک بٹا پانچ مل جائے تو سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ دے کر اگر نصاب بھر بچے تو سال موجودہ کی زکوٰۃ ادا کرے ورنہ اس سال کی زکوٰۃ ساقط، باقی رقوم کی زکوٰۃ اس سال واجب الادا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۸

اپنے قریبی کو زکوٰۃ دینا افضل! بیوی کے زیور کا مالک کون اور زکوٰۃ کس پر؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جائے یا نہیں؟ جیسے داماد، بہنوئی، بھانجی، ان کی جائیداد یا رہائشی مکان بیچے جائیں تو صاحب نصاب ہو سکتے ہیں یا داماد اپنی بیوی کے زیور کی رقم سے صاحب نصاب تو ہوسکتا ہے ویسے نہ کوئی کاروبار ہے نہ علاوہ مکان سے جائیداد ہے تو انہیں زکوٰۃ دلائی جائے یا نہیں؟ کہ جس سے کاروبار کریں۔ فقط!

خادم: مسعود احمد خاں قادری رضوی غفرلہٗ

الجواب:

داماد، بہنوئی، بھانجی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ صاحب نصاب نہ ہوں بلکہ انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ ثواب ہے کہ صلہ قرابت ہے اور اگر صاحب نصاب ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں نہ انہیں دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی، بیوی کا زیور بیوی کی ملک ہے جبکہ شوہر نے بیوی کو دے کر نصاً یا دلالۃً ہبہ کردیا ہو، اس کی زکوٰۃ بیوی ہی پر ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲۹

فطرہ جمع کر کے تاخیر سے فقیر کو دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

پچھلے سال ہم لوگوں نے سارے محلہ کا فطرہ اکٹھا کرلیا تھا وہ ابھی تک کام میں نہیں لایا گیا ہے۔ لہٰذا آپ شرعی حکم سے ہمیں آگاہ کریں کہ اتنی دیر تک فطرہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کن کن پر فطرہ واجب ہوتا ہے؟ اور کون کون اس کے لینے کے حقدار ہیں؟ لہٰذا تفصیل سے اس کا جواب جلد از جلد بھیجنے کی تکلیف کریں۔

آپ کا نظام الدین (پان والا)

محلہ قصابان، جمعہ مسجد، بیکانیر (راجستھان)

الجواب:

فطرہ اکٹھا کرنے کے بعد اس کو فقرا و مساکین پر تقسیم میں تعجیل لازم تھی، بے عذر شرعی اس میں تاخیر ناجائز ہے، صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو، واجب ہے، اس میں عاقل بالغ مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔ (بہار شریعت) فطرہ کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ

کے مصارف ہیں سوائے عامل کے اس کے لئے زکات ہے، فطرہ نہیں یعنی فقیر مسکین رقاب عازم فی سبیل اللہ ابن السبیل کو فطرہ دے سکتے ہیں، مصارف مذکورہ کی تعریف بہار شریعت میں دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۱۵ رنومبر ۱۹۷۱ء

مسئلہ-۳۰

نصف صاع کا جدید وزن!

قبلہ محترم جناب اختر رضا خاں صاحب ازہری قادری! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض خدمت ہے کہ ہمارا قصبہ شیگن پور بہت پرانی آبادی ہے جس میں شاہ جہاں کے وقت کی ایک عالی شان مسجد ہے جس میں پنجوقتہ نماز پابندی سے صلوٰۃ وسلام کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اور شاہی وقت سے جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے اور مستقل پیش امام رہتا ہے اور بحمد اللہ تمام قصبے کے لوگ سنت و جماعت فقہ حنفیہ کے سختی سے پابند ہیں، قصبے میں ایک بھی کوئی متنفس بدعقیدہ وہابی دیوبندی نہیں رہتا۔ پچھلی عید الفطر میں خطبہ علمی و مسائل ضروریہ جو حسب ارشاد پیر روشن ضمیر حضرت مولانا مقتدا میاں فضل الرحمن صاحب نقشبندی قادری گنج مرادآباد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر پوسٹر مثلاً یتیم خانہ صفویہ کرنیل گنج گونڈہ اس جانکاری کے مطابق جو سال وسال سے حاصل ہوتی رہی ایک صاحب نے صدقۂ فطر میں پونے دوسیر گندم یا اس کی قیمت کا اعلان کیا تھا جس کا پیش امام صاحب سے کوئی واسطہ نہیں تھا لیکن ایک صاحب نے پیش امام صاحب کو فاسق گردان کر تجدید نکاح کی فہمائش کی اور پیش امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے سے مسلمانوں کو منع کیا، چنانچہ اس کے فوراً ہی بعد مفتی اعظم کانپور مولانا محمد دانش علی فریدی صاحب سے فتویٰ حاصل کیا تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت کی رو سے فی الواقع صدقۂ فطر دو کلو ۵۰ رگرام واجب الادا ہے لیکن دیگر کتب اہلسنت وجماعت سے صدقۂ فطر پونے دوسیر بتانے والا گنہگار نہ ہوگا۔

اس کے بعد ایک دوسرے صاحب تشریف لائے اور بہار شریعت کا بہانہ اور الزام لگا کر جس کا کوئی تعلق دور کا بھی پیش امام صاحب سے نہیں تھا فتویٰ اول الذکر کی تجدید فرمادی اور کہا کہ پیش امام کے

پیچھے نماز نہیں ہو سکتی اور اس طرح مسلمانوں کے اندر جو ایک ہی عقیدے اور ایمان کے لوگ ہیں اور ہمیشہ سے ایک ساتھ رہے اور نمازیں پڑھتے آئے ہیں، کافی انتشار اور پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کے نتیجہ میں شیگن پور سے ملے ہوئے پرانے موضع اکبر پور میں جس کے درمیان محض ایک نالہ ہے، دو فرلانگ کا بھی فاصلہ نہیں، جہاں کوئی کوچہ و بازار کیا معنی معمولی ایک پرچونی دوکان تک نہیں، تمام لوگ شیگن پور موضع صبی میں بازار کرتے ہیں، اذان کی آواز بخوبی پہنچتی ہے، دوسرا جمعہ قائم کر کے کچھ لوگ نماز جمعہ پڑھنے لگے جبکہ بہار شریعت کے ہی مطابق شہر و قصبہ کے علاوہ کسی گاؤں میں جمعہ نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ہذا پیش کر کے التجا ہے کہ سوالات ذیل کے جوابات سے آگاہی بخشی جائے تا کہ تعمیل احکامات شرعی میں کوئی کوتاہی نہ ہو اور مسلمان تمام انتشار اور پریشانی سے بچ جائیں۔ خدارا جواب سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(۱) صدقۂ فطر از روئے شرع بہار شریعت فی شخص دو کلو پچاس گرام واجب الادا ہے، اگر کسی شخص نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے دیگر کتب شرعیہ عقیدہ سنت و جماعت سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت بتا دیا تو کیا غلطی سے بتانے والا فاسق ہو جائے گا؟ اور کیا اسے تجدید نکاح اور تجدید ایمان کی ضرورت پڑے گی؟

(۲) اگر کسی پیش امام صحیح العقیدہ سنت و جماعت کے پیچھے نماز پڑھنے سے بلا وجہ شرعی اپنی دنیاوی مصلحتوں کے پیش نظر نماز پڑھنے سے منع کیا جائے اور اس کو محض ذلیل و رسوا کرنے کے لئے دوبارہ نکاح پڑھنے کے لئے حکم دیا جائے، از روئے شرع کیسا ہے؟

(۳) ایک ایسی آبادی جس میں کوئی کوچہ و بازار اور حتی کے معمولی پرچونی کی دوکان تک نہیں، ایسے قصبے میں ملی ہوئی محض ایک نالہ بیچ میں ہے اذان کی آواز برابر آتی جاتی ہے جہاں کہ ہمیشہ دور سلطانی سے نماز جمعہ ہوتی رہی ہے ایسے ملے ہوئے پردے میں دوسری علیحدہ سے نماز جمعہ قائم ہو سکتی ہے؟ جبکہ بہار شریعت کی رو سے منع ہے۔

المستفتی: عبد الحمید خاں (ریٹائر انسپکٹر)، ایجا شیگن پور، پوسٹ شیگن پور، ضلع اٹاوہ

الجواب:

(۱، ۲) نصف صاع کا وزن پرانی تول یعنی سو کے سیر سے ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ہے اور نئی تول

سے دوکلو پینتالیس گرام ہے۔اس شخص نے پرانی تول بتائی اوراس میں بھی اٹھنی بھر کم بتایا اس کوتاہی پر اسے توبہ ورجوع کا حکم ہے مگروہ کافر نہ ہوگیا کہ تجدید نکاح کا حکم ہوتو تجدید نکاح کا حکم بیجا ہے، جس سے توبہ ضروراور فی الواقع اگر امام سے اس کا تعلق نہیں تواسے اس وجہ سے مطعون کرنا گناہ جس سے توبہ لازم اورامام سے معذرت بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۱

زکوٰۃ کسے دے سکتے ہیں؟ جواری، شرابی کے نذرانے اوردعوت سے بچنالازم!

ہمیں دینی اعتبار سے کچھ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔ برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کے جوابات ارسال فرمائیں۔آپ کا مدرسہ اہلسنت وجماعت کا مدرسہ ہے اس لئے جلد اور صحیح جواب ملیں گے، ایسی امید ہے۔

(۱) زید کا بھانجہ جس پر بینک کا قرض ہے اور وہ مکان رکھتا ہے چوڑیاں بیچتا ہے لیکن گزارہ مشکل سے ہوتا ہے، عنقریب بینک مکان نیلام کرادے گی اور قرض بھی باقی رہے گا لیکن زید معمول کے مطابق صاحب نصاب ہے، وہ اپنی زکوٰۃ کی رقم میں سے اس کا قرض ادا کرنا چاہتا ہے، زید اس کی مدد زکوٰۃ کی رقم دے کر کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) زید کی لکڑی کی دوکان ہے، اس کی دوکان میں تین یا چار مسلم مزدور کام کرتے ہیں، زید ان مزدوروں کو ان کی بیوی بچوں کو اپنے طریقے کے مطابق زکوٰۃ میں سے اچھے لباس کے کپڑے دے سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) مسجد کے امام صاحب حافظ جی جن کی آمدنی تنخواہ، نذرانہ وغیرہ اچھے ہونے کے باوجود وہ جوا، شراب

اور سٹے کی دکان والوں کی بہترین دعوت کا کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور نذرانہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: جمشیر خاں، نظر خاں (لکڑی مرچنٹ)
مقام و پوسٹ چالیس گاؤں، ضلع جل گاؤں، مہاراشٹر

الجواب:

(۱) زید اسے زکوٰۃ کی رقم دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دے سکتا ہے مگر اجرت میں شمار نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) انہیں ان سے پرہیز ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۸/ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۲

بے حیلہ شرعی مصارف کے علاوہ امور میں زکوٰۃ صرف کرنے سے ادا نہ ہوگی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) آفتاب، محمود پور لوہتہ بنارس جو عرصہ دس سال سے مسجد میں خالص دین متین کی خدمت کو انجام دے رہا ہے، جس میں امیر و غریب سبھی طرح کے بچے زیر تعلیم ہیں اس کی کوئی مستقل آمدنی علاوہ چرم قربانی کے نہیں ہے وہ بھی اتنا کافی نہیں کہ مدرسین کی تنخواہ و دیگر ضروری کام پورے کیے جا سکیں۔ کیا زکوٰۃ و فطرہ کی رقم سے مدرسین کی تنخواہ یا دیگر ضروری کام کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں تو کیا صورت ہوگی؟

(۲) اس وقت مدرسہ کے لئے ایک مکان مبلغ ساٹھ ہزار روپے میں طے کر لیا گیا ہے، غریب بنکر مزدوروں کی بات نہیں کہ اتنی کثیر رقم کو فوری طور پر چندہ سے پورا کر سکیں، کچھ مالدار حضرات ہیں جن کے پاس زکوٰۃ کی رقم موجود ہے لیکن کیا زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کے لئے زمین یا مکان خرید سکتے ہیں؟ اگر خرید

سکتے ہیں تو اس کی کیا صورت ہوگی؟ براہ کرم مندرجہ بالا سوالوں کے جوابات ازروئے شرع بحوالہ کتب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ کرم ہوگا۔ فقط والسلام!

حاجی نصر اللہ، نائب صدر مدرسہ ہٰذا

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وعشر ونذر شرعی صدقات واجبہ ہیں، ان کا مستحق فقیر مسلم ہے لہٰذا ایسے کام میں صرف کرنا کہ تملیک فقیر مسلم نہ ہو درست نہیں مثلاً تعمیر مدرسہ تنخواہ مدرسین مالدار لڑکوں کی خوراک وغیرہ، مدرسہ کو یہ رقم دینا جائز نہیں اور اسے دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوں گے۔ البتہ فقیر مسلم کو دے کر مالک بنادیں پھر اس کی خوشی سے، مدرسہ خواہ کسی کار خیر کے لئے لے لیں تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور کار خیر میں ان رقوم کا لگانا بھی جائز ہوگا اور فقیر مسلم اور اسے کار خیر کا حکم کرنے والے مستحق اجر بھی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب!

مہتمم مدرسہ کو زکوٰۃ وفطرہ وصدقات واجبہ دے کر وکیل بنادیں، وہ حیلہ شرعی کرکے مدرسہ کے جملہ مصارف میں خرچ کرے اور چرم قربانی کو مدرسہ کے مصارف میں بے حیلہ صرف کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۳

نصف صاع کا وزن، غلط مسئلہ بتانے والے کا حکم، غیر فاسق کو فاسق کہنا کیسا؟ جمعہ کہاں پڑھنا جائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

خادم ایک قصبہ کے مکتب میں بچوں کو کلام اللہ اور اُردو کی تعلیم دیتا ہے، اور امامت بھی کرتا ہے،

گزشتہ رمضان المبارک میں یتیم خانہ صفویہ کرنیل گنج گونڈہ (جو کہ ایک سنی ادارہ ہے اور مخدوم صفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفی پور شریف ضلع اناؤ سے منسوب ہے اور حضرت مولانا بقاء اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محمد علیم شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قائم کردہ ہے) کے اشتہار و دیگر کتابوں میں صدقۂ فطر پونے دو سیر لکھا دیکھ کر نماز عید الفطر کے وقت مسجد کے ایک رکن عبد الحمید خاں نے پونے دو سیر فطرہ ادا کرنے کا اعلان کر دیا زید کی موجودگی میں تو صورت مسئولہ میں:

(۱) صدقۂ فطر کا وزن کتنا ہے؟ فی الواقع آدمی کو کتنا دینا چاہئے؟

(۲) اگر کسی نے پونے دو سیر فی آدمی فطرہ بتایا اور لوگوں سے دلوایا تو غلط بتانے پر فاسق ہو جائے گا؟ اور امام بھی فاسق ہو جائے گا؟ کیا نکاح ٹوٹ جائے گا؟ اور دونوں کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت پڑے گی؟ اور تجدید ایمان لازم ہے؟ اور امام کے پیچھے نماز نہ ہوگی؟

(۳) ایک سنی صحیح العقیدہ کو اگر کوئی فاسق کہے تو کہنے والے کو کیا کہا جائے گا؟ اور غلط الزام لگانے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) ایک قصبہ کی مسجد (جہاں بجلی، تھانہ، عدالت، اسپتال اور ضروریات کی مکمل چیزیں نہ ملتی ہوں) وہاں جمعہ کی نماز دو ہو سکتی ہیں؟ جبکہ جامع مسجد ہی خالی رہتی ہے۔ براہ کرم جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: محمد شفاعت اللہ

شگن پور، معرفت احمد میاں رضوی، بانسمنڈی، کانپور

الجواب:

(۱) پرانی تول (سو کے سیر سے) ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اور نئی تول سے ۲ رکلو ۴۵ رگرام یہ نصف صاع کا وزن ہے اور صاع اس کا دونا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس نے مسئلہ بتانے میں کوتاہی برتی جس سے توبہ لازم ہے اور امام نے اس کے بتائے کو مقرر رکھا تو وہ بھی توبہ کرے اور بے توبہ اس کی اقتدا منع مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ آدمی اس سے کافر ٹھہرے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہو۔ جو لوگ تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دے رہے ہیں، بر سر غلط

ہیں، انہیں لازم ہے کہ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے وجہ شرعی کہے گا تو وہ خود فاسق ٹھہرے گا اور سخت عذاب نار کا مستحق ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) وہ جگہ قصبہ نہ ہوگی جہاں حاکم نہ رہتا ہو اور وہاں ایک جمعہ بھی صحیح نہیں بلکہ ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے سر سے نہ اترے گا مگر جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہیں وہاں انہیں روکنا مصلحت نہیں اور نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب یکم ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۴

صدقات واجبہ کو مدارس ومدرسین پر خرچ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مدرسہ جس کا نام مدرسہ اہل سنت فیض العلوم ہے اور حال یہ ہے کہ شہر کے ہر مدرسہ سے زیادہ غریب ہے، بلڈنگ بھی اس کی اپنی نہیں ہے بلکہ یہ مدرسہ کرایہ کا ہے، سبب غربت کے یہ مدرسہ باہر کے طالب علم کو رکھ نہیں پاتا اس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے صرف رمضان المبارک اور بقرعید میں چرم قربانی سے وصولیابی کر کے صرف کیا جاتا ہے، یعنی مدز کوٰۃ سے جو لوگ امداد فرماتے ہیں، حیلہ شرعی کر کے صرف کیا جاتا ہے، اس میں جو مدرسین ہیں، ان کے پاس نہ ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور نہ ساڑھے باون تولہ چاندی ہے اور نہ وہ کوئی کاروبار کرتے ہیں، بس یہی ہے جو لوگ مدز کوٰۃ سے امداد کرتے ہیں اس کا حیلہ شرعی کر کے لیتے ہیں جیسا کہ عموماً مدارس میں ہوتا ہے بلکہ ان میں سے ایک مدرس آنکھوں سے نابینا بھی ہے، شہری بچے بھی غریب ہیں، ان سے کوئی فیس نذرانہ نہیں لیا جاتا ہے جو مدز کوٰۃ سے امداد کرتے ہیں۔ اس کا حیلہ شرعی کر کے لینا کیا درست ہے؟ یہی معلوم کرنا ہے؟ والسلام مع الاکرام

احقر قادری ارشاد احمد قادری عفی عنہ

مدرسہ اہل سنت فیض العلوم، آزاد نگر، ہلوائی منڈی، نینی تال (یوپی)

الجواب:

درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۵

صدقات واجبہ کا صرف جائز امور میں کب جائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

فی الحال پوربندر میں سیلاب آنے کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے، شہر کی میمن جماعت کے افراد کو بھی تھوڑا بہت نقصان ہوا ہے، ایسا نقصان نہیں ہے کہ سب کچھ تاراج ہو گیا ہو، ان افراد کی امداد کے لئے میمن جماعت کے اراکین نے پوربندر میں جماعت ریلیف کمیٹی کی بنیاد ڈالی ہے اور انہوں نے دیسی پردیسی بسنے والے مالدار سخی حضرات کو مدد کے لئے اپیل کی، نتیجہ یہ ہوا کہ سخی میمن حضرات نے زکوٰۃ کی بہت بڑی رقم امداد کے لئے ریلیف کمیٹی پر بھیج دی۔ دیوبند کی میمن جماعت میں زکوٰۃ لینے کے حقدار ہوں، ایسے بہت تھوڑے افراد ہیں، ان لوگوں کو ان کی ضرورت کے مطابق امداد کر کے باقی رقم کا ریلیف کمیٹی نے حیلہ کروالیا اور حیلہ شدہ رقم کا دو طریقوں پر استعمال کیا۔

☆ جو حضرات صاحب نصاب تھے اور ان کو پیسوں کی ضرورت تھی، ایسے لوگوں کو بخشش دی گئی۔

☆ رقم میں سے صاحب نصاب حضرات کو ایک ہزار روپے سے پندرہ ہزار روپے تک بغیر سود کے قرض کے طور پر لون دی گئی۔ ریلیف کمیٹی والوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے زکوٰۃ کی رقم کا حیلہ کروالیا ہے۔ لہٰذا اب ضرورتمند صاحب نصاب حضرات کو دینے میں کوئی جرم نہیں؟ زید کا کہنا ہے کہ یہ جواب معقول نہیں ہے، مجبوری کے وقت زکوٰۃ کی رقم کا حیلہ کیا جا سکتا ہے، یہاں ایسی کوئی سخت مجبوری نہیں ہے لہٰذا زکوٰۃ کی رقم ان کے حقداروں کو ہی ملنی چاہئے، صاحب نصاب کو ہرگز نہ دی جائے۔

لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) زکوٰۃ کی باقی شدہ رقم کا حیلہ کرواکے اس رقم کو صاحب نصاب حضرات کو بخشش یا بطور قرض دینے سے جن لوگوں نے زکوٰۃ کی رقم بھیجی ہے، ان کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

(۲) زکوٰۃ کی باقی شدہ رقم کا حیلہ کرواکے اراکین صاحب نصاب حضرات کو بطور بخشش یا بطور قرض دے سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) صاحب نصاب حضرات حیلہ شدہ زکوٰۃ کی رقم بطور بخشش یا بطور قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) زید کا کہنا درست ہے یا نہیں؟ ان تمام حضرات کے لئے شرعا کیا حکم ہے؟ جلد از جلد مفصل جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔عین نوازش ہوگی!

المستفتی: عبدالوحید حاجی محمد صبدیہ
بی صبدیہ میمن واڑا، پوربندر، ضلع جوناگڑھ

الجواب:

زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اور مسئولہ صورت میں جائز ہے بشرطیکہ وہ فقراء جن سے ان رقوم کا حیلہ کیا گیا انہوں نے ان رقوم کو لے کر بخوشی ان کاموں کے لئے جماعت کو دیا ہو یا ہر کارِ خیر میں صرف کرنے کی اجازت دی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۱ر ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۶

دینی ودنیوی امور میں زکوٰۃ وفطرہ خرچ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ:

موضع موہن پور ضلع مظفر پور میں اسکول پرائمری اردو ہے جس میں چار مسلم ملازمین مسلم بچے کو تعلیم گورنمنٹی دیتے ہیں، اسکول غریب نادار بچوں کی کفالت نہیں کرتا۔ ایسے اسکول میں زکوٰۃ وفطرہ، چرم قربانی کے رقوم صرف کرنے کی اگر کوئی صورت ہوتو بالتفصیل مطلع فرمائیں۔ یہاں بعض لوگ صدقات

واجبات کے رقوم کواس طرح حیلہ شرعی کرتے ہیں کہ وہ رقوم کسی غریب کو یہ کہہ کردیا کہ اس میں سے کچھ رکھ کر واپس کردو تا کہ گاؤں کے دوسرے مصارف میں خرچ کیے جائیں۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مذکورہ سے حیلہ شرعی کا ثبوت ہوا یا نہیں؟ جان بوجھ کران رقوم کو ایسے اسکول میں خرچ کرنے کی اگر کوئی صورت ہو، مدلل تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا فقط!

المستفتی: اخلاق احمد

موہن پور میرا پور ضلع مظفر پور بہار

الجواب:

بے حیلہ شرعیہ زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم اسکول وغیرہ میں صرف نہیں ہوسکتی اور حیلہ شرعی سے زکوٰۃ و فطرہ ادا ہوجانا اپنی جگہ مگر دنیوی تعلیم کے اسکول پر یہ رقوم خرچ کرنا نیکی نہیں لہٰذا نہ دیا جائے، چرم قربانی کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ ررمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۷

کیا صدقات نافلہ میں حیلہ شرعی کی ضرورت ہے؟ صدقات واجبہ کے مصارف مساجد ومدارس ہیں یا نہیں؟

علمائے دین کیا فرماتے ہیں مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) بکر نے ایک دینی مدرسہ میں صدقے کا جانور یعنی بکرا دیا، وہاں کے مولوی صاحبان نے اس کا شرعی حیلہ کر کے ذبح کیا اور مستحق اور جو مستحق نہیں تھے، سب نے اس کو کھایا۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح سے سب چیز درست ہوسکتی ہے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں!

(۲) شرعی حیلہ کر کے فطرہ، زکوٰۃ کو مدرسہ یا مسجد میں لگا سکتے ہیں کہ نہیں؟ اور اس کی خدمت کرنے والوں کو مثلاً مدرسہ کے مدرسین و مؤذن اور مسجد کے امام کو تنخواہ میں دے سکتے ہیں کہ نہیں؟

(۳) چرم قربانی کو بغیر حیلہ کیے ہوئے مسجد کے امام کی خدمت کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ جب امام صاحب نصاب ہے اور مسجد کی طرف سے کوئی تنخواہ نہیں دی جاتی اور اگر تنخواہ بھی دی جاتی ہو تو بھی چرم قربانی دے سکتے ہیں کہ نہیں؟ شریعت کے حکم سے مطلع فرمائیں!

(۴) اگر کوئی گاؤں کا امام ہے اور لوگ اس سے اپنی خدمات لیتے ہوں اور اس کی خدمت نہ کرتے ہوں اور اپنی طاقت کے بل بوتے پر امام صاحب سے اپنی خدمات کراتے ہوں حالانکہ دل خدمت کرنے کو گوارہ نہ کرتا ہو لیکن امام صاحب اپنی کمزوری کی بنا پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ شریعت کے حکم سے وہ لوگ جو امام کے دل کو تکلیف پہنچا کر اپنا کام کراتے ہیں ان کو اپنا کام کرانا جائز ہے کہ نہیں؟ اور شریعت کے حکم سے وہ لوگ گناہ گار ہیں کہ نہیں؟ مطلع فرمائیں!

الجواب:

(۱) وہ بکرا اگر نذر شرعی کا نہ تھا تو حیلہ کی ضرورت نہ تھی اور حیلہ شرعی سے صدقہ واجبہ مثلاً زکوٰۃ وفطرہ وغیرہا غیر مستحق کو حلال ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لگا سکتے ہیں کما فی الدر المختار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) دے سکتے ہیں کہ چرم قربانی کا تصدق واجب نہیں کہ بے حیلہ شرعی غیر فقیر کو نہ دے سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جائز نہیں اور وہ لوگ گناہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸

بارش کے پانی اور مول کے پانی سے پیداوار کا عشر، حکم شرع پر عمل نہ کرنے والے کا حکم!

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ جناب مفتی اختر رضا خاں صاحب، بریلی شریف! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

اس سال ربیع کی فصل خاص کر گیہوں کی فصل بہت بہتر ہے، پانی کی سینچائی زیادہ تر قدرتی ہوئی ہے اور بہت سے لوگوں نے بینک سے بھی قرضے لے کر کھیتوں میں کھاد بھی ڈالی اور سینچائی کی ہے۔ گیہوں کے کتنے کلوگرام پر زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے؟ اور اگر نہیں نکالے گا تو کیا حرج ہے؟ اور جو انسان مسئلہ کو سن کر غور نہ کرے تب اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور یہ رقم جو زکوٰۃ کی نکالی جائے وہ کس جگہ استعمال کی جائے؟ جواب صاف تحریر فرمائیں!

المستفتی: ڈاکٹر انیس الحسن خاں

نزد جامع مسجد، سمنٹ روڈ، پورنپور

الجواب:

جن کی اکثر وبیشتر پیداوار بارش کے پانی سے ہوتی ہے ان پر غلہ کا دسواں حصہ نکالنا لازم ہے اور جن کی زیادہ تر پیداوار مول کے پانی سے ہوتی ہے وہ بیسواں حصہ نکالیں اور یہ حصے یا ان کی رقوم فقراء مسلمین کو دینا ضروری ہے اور جو حکم شرع پر عمل نہ کرے، گناہ گار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۹

غلہ بیچ کر رقم نصاب کو پہنچی تو اُس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

کاشتکار کے یہاں جو فصل پیدا ہوتی ہے اس میں سے دسواں یا بیسواں حصہ ادا کرتا ہے اور فصل کا بیشتر حصہ گھر والوں کے خرچ سے بچ رہتا ہے یعنی سو کوئنٹل غلہ پیدا ہوا، دس یا پانچ کوئنٹل عشر کے بطور ادا کر دیا، باقی بچا ہوا غلہ سالہا سال اس کے پاس رکھا رہے یا وہ اس غلے کو فروخت کر کے قیمت حاصل کر لے اور قیمت آئندہ ضرورت کے لئے سالہا سال اس کے پاس موجود رہے تو کیا اس رقم پر زکوٰۃ

واجب ہے؟ برائے کرم فتاویٰ رضویہ جلد چہارم کے صفحہ ۴۵ ۴/ پر جو مسئلہ بیان کیا ہے اس کی روشنی میں واضح فرمائیں!

المستفتی: عبدالعزیز خاں/ محمد صدیق قریشی ولد حاجی جھکن
محلہ اونچا فرید پور/ ساکن محلہ قصابان قصبہ فرید پور ضلع بریلی

الجواب:

ہاں اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ نصاب بھر ہو اور حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۴۰

ضرورت کے سامان، قرض میں مشغول پیسے اور بکریوں پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

میرے پاس ایک آٹا چکی ہے جس کی قیمت اس وقت آٹھ ہزار روپیہ ہے، دو گائے، دو بکری، دو کوئنٹل گندم ہے اور ایک ہزار روپیہ نقد موجود ہے اور چھ ہزار روپیہ مجھ پر قرض ہے۔ اب مجھ پر اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرنا ہے؟ مطلع فرمایا جاوے، عین نوازش ہوگی!

المستفتی: احقر امجد علی قدیری
قصبہ مادھوٹانڈہ، تحصیل پورنپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

چکی پر زکوٰۃ نہیں۔ یوں ہی بکریوں پر جبکہ چرنے والیاں نہ ہوں اور روپیہ قرض میں مشغول ہے تو

اس پر زکوٰۃ نہیں یوں ہی چرنے والی بکریوں پر بھی اسی وجہ سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۱

حاجت مند مسلمان کی تفصیل! زکوٰۃ کی ادائیگی کی ایک شرط! جس مدرسے میں خائن ہوں وہاں زکوٰۃ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین:

(۱) زکوٰۃ کے مال کا کون کون حقدار ہوتا ہے؟ اور کون کون نہیں حقدار ہوتا ہے؟ اگر زکوٰۃ کا مال مدرسہ میں دیا جائے تو کون سا مال دینا جائز ہے؟

(۲) جس مدرسہ میں کھانے پینے کا انتظام معقول نہ ہو اس مدرسہ میں دینا کیسا ہے؟ صریح جواب سے نوازنے کی مہربانی فرمائیں!

نیازمند: عبدالخالق

بھوانی پور، مالدہ (بنگال)

الجواب:

(۱) مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجتمند ہے جسے اپنے مال سے اس مقدار نصاب پر جو اس کی حاجت اصلیہ سے فارغ ہو دسترس میں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم، تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد چہارم دیکھئے!

(۲) زکوٰۃ کی ادائیگی میں تملیک فقیر مسلم شرط ہے، بغیر اس کے مدرسہ میں دینا جائز نہیں نہ یوں زکوٰۃ ادا ہوگی بلکہ فقیر کو دے کر اسے مالک بنا دے پھر وہ اپنی خوشی سے مدرسہ کو دے دے۔ جس مدرسہ میں زکوٰۃ کی رقم دیانتداری کے ساتھ صحیح خرچ نہیں کی جاتی ہے اس میں زکوٰۃ نہ دے کر کسی اور طرح اس کی مدد کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲

صدقہ فطر کس پر فرض ہے؟ نماز میں ثنا مسنون مگر ترک کی عادت گناہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) کہتے ہیں کہ جو صدقۂ فطر ادا نہ کرے تو اس کے روزے زیر آسماں معلق رہتے ہیں۔ زید بہت غریب اور مزدور ہے، اپنے دو سیر کا خرچ ہے، گزارا اس کا ایسے ہوتا ہے کہ مزدوری کر کے گزر بسر کرتا ہے اور صدقہ فطر دینے کے لئے موقع نہیں اور کہتے ہیں کہ جو صدقہ فطر نہیں دیتا ہے تو اس کے روزے زیر آسماں معلق رہتے ہیں تو اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

(۲) زید وضو بنا رہا ہے، ادھر جماعت کھڑی ہوگئی، زید جماعت میں شامل ہوگیا، اس سے ثنا نہیں پڑھ ملا تو لوگ کہتے ہیں کہ تم نے ثنا نہیں پڑھی، نماز نہیں ہوگی کیونکہ ثنا تو امام کے ساتھ شرکت ہی پر پڑھ لیتے ہیں اور بغیر امام بھی پڑھتے ہیں۔ اور آپ کے یہاں حقیقت نماز ہو تو لکھ دیجئے۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد ادریس احمد

ساکن مقام و پوسٹ گردھر پور

الجواب:

(۱) صدقۂ فطر مالک نصاب پر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے واجب ہے۔ یہ صحیح ہے کہ روزہ معلق رہتا ہے جب تک کہ یہ صدقہ نہ دیا جائے، زید اگر مالک نصاب نہیں تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(۲) ثنا پڑھنا مسنون ہے، بغیر اس کے نماز ہو جائے گی مگر ترک کی عادت ڈالنا گناہ اور ثنا اس وقت تک پڑھ سکتا ہے جب تک کہ امام نے قرأت شروع نہ کی ہو، جب پڑھنا شروع کر دیا تو اب نہیں پڑھ سکتا، جس کو ثنا کی فرصت امام کے ساتھ نہ ملے وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت میں ثنا پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۵؍شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۴۳

زمین کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب! نصاب سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زمین وغیرہ کافی ہیں اور اتنی آمدنی نہیں کہ سال بھر کھائیں۔ کیا ایسے شخص کو صاحب نصاب کہیں گے یا نہیں؟

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ زمین وغیرہ سے غلہ وغیرہ پیدا ہوجاتا ہے اور فروخت بھی کیا جاتا ہے، صاحب نصاب ہے یا نہیں؟

المستفتی: منشی محمد قائم الدین
ساکن: نوادہ، مغربی دیناجپور

الجواب:

فی الواقع اگر آمدنی بقدر نصاب اصلاً نہیں تو زمین بے کار پڑی رہیں یا بقدر نصاب آمدنی ہوتی ہے مگر سال اس پر نہیں گزر پاتا کہ ختم ہوجاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ نہیں اور وہ اس وقت صاحب نصاب نہیں۔ بہ صورت دیگر صاحب نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ ہے جبکہ آمدنی بقدر نصاب فاضل عن الحوائج الاصلیہ وفاضل عن الدین ہو اور اس پر سال ختم ہو گیا ہو، غلہ میں عشر یا نصف عشر حسب تفصیل معروف در کتب فقہ بہر صورت دینا لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۴

ساڑھے سات تولے اور ساڑھے باون تولے میں زکوٰۃ کتنی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور بکر کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی ہے جس پر سال پورا گزر چکا ہے۔ اب زید اپنے سونے اور بکر اپنی چاندی میں سے زید کتنا سونا اور بکر کتنی چاندی زکوٰۃ نکالے؟ سائل کو جواب سے مع حوالہ جات کے نوازا جائے۔

المستفتی: عبدالاحد صدیقی

الجواب:

سونے کی زکوٰۃ سوا دو ماشہ اور چاندی کی زکوٰۃ ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی نکالی جائے کہ مذکورہ مقادیر دونوں نصابوں کا چالیسواں حصہ ہیں اور مسئلہ خود اتنا واضح ہے کہ جزئیات لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ درمختار و مراقی الفلاح و کنز و تبیین و فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت میں نصاب و مقدار زکوٰۃ مسطور ہے۔ فلیراجع ثمہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۳؍شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴۵

حربی سے بے غدر جو کچھ ملے مباح ہے! حیلہ شرعی کو ٹھگ بازی کہنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ذیل میں؟

(۱) اس کا جواب مدلل بحوالہ کتب تحریر فرمائیں، افریقہ میں ایک ملک پرتغالیوں سے آزاد ہوا ہے جس میں اکثریت غیر مسلموں کی ہے اور حکمران کمیونسٹ جماعت ہے، وہاں پر جماعت ہے، وہاں پر جو زیادتی جس کو بینک کے محاورہ میں انٹرسٹ کہا جاتا ہے یعنی بینک کے پاس جمع رقم کی زیادتی، کیا اس زیادتی کا لینا اور اپنے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس قسم کی رقم کو مستحقین زکوٰۃ کو بطور زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲) مسجد یا مدارس یا سادات کرام جو مصرف زکوٰۃ نہیں ہیں، مصرف زکوٰۃ کو زکوٰۃ دے کر مالک بنانا نیز حیلہ کروا کر یہ رقم دینا اور ایسا حیلہ کروانا درست اور صحیح ہے یا نہیں ہے؟ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تو

ٹھگ بازی کا حیلہ ہے تو اس کا جواب بھی عنایت فرمائیں۔

المستفتی: عنایت رضا خاں
رضوی مسجد جام جودھپور سوراسٹر

الجواب:

(۱) لے سکتے ہیں، جائز ہے اور جس جائز مصرف میں چاہیں خرچ کر سکتے ہیں اس لئے کہ وہ زیادتی سود نہیں بلکہ خالص مباح ہے۔ سود کی شرط دونوں جانب مال کا معصوم ہونا ہے اور حربی کافر کا مال معصوم نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

''ومن شرائط الربا عصمة البدلين'' (۱)

تو حربی کافر سے بے بدعہدی اور بے ذلت نفس کے جو ملے، جائز ہے اور حربی کی قید سے ذمی کافر نکل گیا کہ اس سے یہ معاملہ جائز نہیں۔

ہدایہ میں ہے: ''لا ربا بين المسلم والحربی فی دار الحرب لان مالهم مباح فی دارهم فبأی طريق اخذه المسلم أخذ مالا مباحاً اذا لم يكن فيه غدر'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حیلہ مذکورہ صحیح ہے۔

درمختار میں ہے: ''قدمنا ان الحيلة ان يتصدق علىٰ فقير ثم يأمره بفعل هٰذه الاشياء وهل له ان يخالف امره والظاهر نعم'' (۳)

اور اسے ٹھگ بازی کہنا مسئلہ شرعیہ کی توہین ہے، توبہ لازم ہے، ٹھگ بازی کسی کا مال زبردستی لینے کو کہتے ہیں، یہاں فقیر کو مالک بنا کر اس سے کارِ خیر کے لئے رقم زکوٰۃ واپس لی جاتی ہے اس طرح فرض بھی ادا ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ دینے اور لینے والے کو کارِ خیر کی طرف رہنمائی اور اس کو انجام دینے پر ثواب ہاتھ آتا ہے۔

---

(۱) ردالمحتار، ج۷، کتاب البیوع، باب الربوٰ، ص ۳۹۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الهداية، ج۲، کتاب البیوع، باب الربوٰ، ص ۷۰، مجلس برکات

(۳) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

حدیث میں ہے:''الدال علیٰ الخیر کفاعله''(۱)

بھلائی کا کام بتانے والا کرنے والے کے مثل ہے۔

ایسے نیک کام کو ٹھگ بازی بتانا بدکام اور عقل دشمنی ہے۔حیلہ مذکورہ کو مسئلہ شرعیہ جان کر ایسا کہا تو شریعت کی توہین کا مرتکب ہوا،توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرے۔شرح فقہ اکبر میں ہے:

''من اهان الشریعة او المسائل التی لا بد منها فقد کفر''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

الجواب صحیح۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۴۶

جس مدرسے میں خلاف شرع کام ہوتے ہوں،اس میں زکوٰۃ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مدرسہ محلہ دمدمہ دار العلوم انصاری قائم ہے جس میں زکوٰۃ وفطرہ اور چرم قربانی اور ادارہ مدرسہ کے اراکین وصول کرتے ہیں اور مدرسہ پر خرچ کرتے ہیں لہٰذا کچھ مدرسہ کے اراکین نے ان بچوں سے جو تعلیم حاصل کرتے ہیں جن میں عربی اردو ہندی تعلیم دی جاتی ہے ان سے ایک روپیہ لے کر۔اور ایک چلتی پھرتی مشین فلم دکھانے والی کو کرایہ پر لا کر اور پھر ایک روپیہ ٹکٹ اس پر لگا کر لوگوں سے وصول کیا اور دار العلوم کی چہار دیواری کے اندر شب میں سنیما دکھایا گیا اور یہ کہا گیا ہے ایسے لوگوں پر جو کہ مدرسہ میں تعلیم بھی دیتے ہیں،وہ بھی اس میں ملوث ہیں تو کیا سنیما کی آمدنی کو ایسے مدرسہ پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟اور ان لوگوں پر جو مدرسہ کے اراکین ہیں،کیا ایسا فعل جائز ہے؟ لہٰذا ان اراکین پر اور جنہوں نے سنیما لا کر دکھایا اور لوگوں نے دیکھا،ان پر کیا شرعی حکم ہے؟

---

(۱) جامع الترمذی،ج ۲،ابواب العلم،ص ۴۱،مجلس برکات

(۲) شرح الفقہ الاکبر،ص ۲۱۵

مطلع فرمایئے گا!

المستفتی: محمد ایوب رضوی، شمع ٹیلرس
محلہ مرزا منڈی، کالپی شریف، ضلع جالون (یوپی)

الجواب:

وہ رقم مدرسہ پر خرچ نہ کرنا چاہئے۔

حدیث میں ہے:

''ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب'' (۱)

اللہ پاک ہے، وہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے

اور وہ لوگ سخت گناہ گار مستوجب نار ہیں ان سب پر توبہ فرض ہے، ایسے مدارس میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۸/ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ درسفر

مسئلہ-۴۷

زمینی پیداوار میں عشر واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ شعرِ ابرو کا صفایا جائز ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ دلیل کے ساتھ واضح فرمائیں!

(۲) زکوٰۃ زمین اور اس کی پیداوار سے کس طرح ادا کی جائے گی؟ اس کا نصاب کیا ہے؟ اس دور میں زمین کا لگان بھی دیا جاتا ہے اور آبپاشی بھی مقررہ شرح پر دی جاتی ہے، ایسی زمین پر عشر کی کیا حالت ہوگی؟

(۳) جہاں دیہات میں جمعہ پڑھا جاتا ہو، وہاں پر ظہر با جماعت پڑھی جائے گی یا الگ الگ لوگ

---

(۱) سنن الدارمی، کتاب الرقائق، باب فی اکل الطیب، ص ۲۰۷، دار الفکر بیروت

احتیاطی ظہر پڑھیں؟ از راہ کرم جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ فقط!

غیور احمد میاں رضوی

الجواب:

(۱) شعرِ ابرو کا صفایا ناجائز ہے کہ تغییر خلق اللہ ہے اور یہ حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ الآیۃ(۱)

اور غلط مسئلہ بتانا حرام ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زمین کی پیداوار اگر بارش یا ندی وغیرہ کے پانی سے ہوئی تو اس پر دسواں اگر مول کے پانی سے ہوئی ہے تو اس پر بیسواں حصہ ہے۔ لگان وغیرہ خراج شرعی نہیں جو عشر معاف ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ظہر با جماعت پڑھیں اور ظہر یقینی فرض ہے، احتیاطی ظہر بہ شرائط ان خواص کے لئے ہے جنہیں کسی جگہ کے شہر ہونے میں شک ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۸

صدقات واجبہ مساجد و مدارس میں لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

انجمن مظہر اسلام نے ایک مدرسہ اسلامیہ مظہر العلوم کے نام سے ۱۹۷۸ء میں قائم کیا ہے۔ اس مدرسہ میں ذاتی یا انجمن کی کوئی زمین نہیں تھی، اب ایک جگہ لی گئی ہے اور اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ مدرسہ کو ترقی دی جائے، جہاں باہر کے لڑکے اور شہر کے بچے پڑھیں اور اس وقت دو مدرس بچوں کو تعلیم و تربیت دے رہے ہیں اور نادار غریب بچوں کو کتابیں بھی مدرسہ ہی کی طرف سے دی جاتی ہیں اور اس وقت مدرسہ کو کافی روپیوں کی ضرورت ہے، جو زمین لی گئی ہے مدرسہ کے لئے اس کا پیسہ دوسرے سے لے کر دیا گیا ہے یا ابھی باقی ہے تو اس صورت میں اس مدرسہ کو زکوٰۃ یا فطرہ یا قربانی کی کھالیں یا ایسا

---

(۱) سورۃ النساء: ۱۱۹

روپیہ لینا چاہئے یا نہیں؟ یہ کسی صرفے میں آسکتا ہے یا نہیں آسکتا ہے؟ اس کی رسیدیں بھی چھپ چکی ہیں جو ابھی تک چندہ سے کام ہوا بنا ہے۔ جواب عنایت فرما کر قوم کو راہ ہدایت کی ترغیب دے کر رہنمائی فرمائیں۔ فقط والسلام!

خادم: محمد ہاشم چمن رضوی کانپوری

الجواب:

زکوٰۃ، فطرہ و جملہ صدقات واجبہ کا مصرف فقیر مسلم ہے لہٰذا اس کی ادائیگی کے لئے فقیر مسلم کو مالک بنا دینا شرط ہے ورنہ زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہوگی۔ مدرسہ کے لئے حیلہ شرعی یہ ہے کہ فقیر کو مالک بنا کر اس کی خوشی سے مدرسہ کے لئے لے لیں۔

درمختار میں ہے: ''**قدمنا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم**''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ ؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۴۹

مسجد مدرسہ کے لئے زکوٰۃ کی رقم وصول کرنا کیسا؟

مسجد میں زکوٰۃ فطرہ عشر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر کسی مسجد میں یہ رقم لگائی گئی تو نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر اس کی رقم مسجد میں لگائی ہو تو اس کے مستحقین کو واپس کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر رقم واپس نہیں کی گئی تو اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟ زید نے اعتراض کیا کہ زکوٰۃ وغیرہ کی رقم مسجد میں

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

نہیں لگا سکتے اور یہ رقم لگا کر ہم مسجد کو کباڑہ نہیں بنانے دیں گے جس پر بکر نے جواب دیا یہ رقم مسجد میں لگائیں گے یہ میری مرضی ہے، زید و بکر پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے؟

الجواب:

زکوٰۃ، فطرہ، عشر کا مستحق فقیر مسلم ہے، مسجد و مدرسہ کو دینے سے زکوٰۃ وغیرہ صدقات واجبہ ادا نہ ہوں گے اور یہ رقوم مسجد وغیرہ کے لئے لینا جائز نہیں، دینے والے کو اختیار ہے کہ واپس لے لے یا وہ رقوم واپس نہ لے اور زکوٰۃ وغیرہ اپنے مال سے ادا کردے، مسجد وغیرہ کو زکوٰۃ کی رقم دینا ہو تو حیلہ یہ ہے کہ فقیر مسلم کو مالک بنا دیں پھر اس کی خوشی سے مسجد وغیرہ کے لئے لے لیں۔

درمختار میں ہے: ''**قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم**'' (۱)

اور نماز اس مسجد میں جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۰

فطرہ ادا کرنے میں کس دن کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا؟

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ رمضان المبارک کا صدقہ فطر اگر پیسوں سے ادا کرے گا تو جس وقت گیہوں کا جو نرخ ہوگا اسی حساب سے ادا کرے گا۔

(۲) عمرو کہتا ہے کہ شروع رمضان المبارک یا رمضان شریف کے آخری عشرہ میں صدقہ فطر ادا کرے تو ٹھیک ہے مگر عید کے روز یا عید سے ایک یوم قبل جو بھاؤ ہو اور اس کا لحاظ رکھے شروع ماہ یا آخر عشرہ میں وہی بھاؤ تھا جو عید کے روز تھا یا عید سے ایک یوم قبل تھا جب تو ٹھیک ہے اور اگر اتفاق سے عید کے روز یا عید سے ایک یوم قبل کو بھاؤ گیہوں کا گراں تھا اور زید نے شروع رمضان شریف یا نصف رمضان المبارک

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

میں ادا کیا اور گیہوں کا نرخ ارزاں تھا تو زید کو باقی پیسے ادا کرنے ہوں گے، گیہوں کے حساب سے فطرے کے واسطے عید کے روز یا عید سے ایک یوم قبل کا اعتبار کیا جاوے گا۔ عمرو کہتا ہے کہ جس روز فطرہ ادا کرے اس روز کا جو بھاؤ ہو اسی حساب سے دے، عید کے روز یا عید سے ایک یوم قبل کا اعتبار کیا جاوے گا۔ زید پھر کہتا ہے کہ جس روز فطرہ ادا کرے اس روز کا جو بھاؤ ہو اسی حساب سے دے، عید کے روز یا عید سے ایک یوم قبل کی کوئی قید نہیں۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں زید صحیح ہے یا عمرو صحیح ہے؟ بحوالہ کتب معتبرہ سے جواب مرحمت فرمایا جاوے۔ بینوا توجروا

المکلف محلہ شیر محمد پیلی بھیت

الجواب:

زید کا قول صحیح وصواب ہے بلا شبہہ جب فطرہ دے اسی وقت کے بازار بھاؤ کا اعتبار ہوگا، شریعت مطہرہ کا یہ احسان ہے کہ اس نے فطرہ دینے کا وقت واسع رکھا امت مسلمہ پر یہ آسانی فرمائی تو کیا اس کے باوجود ایسی تکلیف متصور ہے کہ اس بھاؤ کا لحاظ رکھا جائے جس کا ابھی علم بھی نہیں؟ پھر وقت کا واسع ہونا خود مدعائے زید پر روشن دلیل ہے بخلاف دعوائے عمرو کے، اس میں وقت کی تضییق لازم آتی ہے کما لا یخفی ورنہ اس قول کے کیا معنی کہ ''مگر عید کے روز یا عید سے ایک روز قبل الخ'' حالانکہ وسعت وقت کو وہ خود بھی مانتا ہے جیسا کہ پہلی سطر سے ظاہر ہے۔ حاشا وکلا۔ قرآن فرماتا ہے:

مَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ (۱)

عمرو کا قول باطل ہے۔ کتب معتبرہ میں اس کی تصریح نہیں، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۱

فطرہ یا زکوٰۃ امام مسجد پر خرچ کرنا کیسا؟ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم! قربانی یا عقیقہ میں نام کے ساتھ والد کا نام لیا جائے!

حضرت علامہ ازہری صاحب دامت برکاتہم ! سلام مسنون

---

(۱) سورۃ الحج، ۷۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) لاؤڈ اسپیکر پر نماز عیدین و جمعہ وغیرہ پڑھانا یا پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟

(۲) فطرہ یا زکوٰۃ کے روپیہ سے مسجد کے امام کے واسطے کپڑا یا مسجد میں رہنے کے واسطے کمرہ بنانے میں خرچ جائز ہے یا نہیں؟

(۳) قربانی یا عقیقہ جو مرد یا عورت کے نام سے ہوتا ہے اس میں ولدیت کا نام لیا جاتا ہے تو کیا مرد کے باپ کا نام لیا جائے گا یا ماں کا نام لیا جائے گا؟ اور عورت کے نام سے قربانی یا عقیقہ ہوتا ہے اس میں کس کا نام لیا جائے گا؟ ماں کا یا باپ کا نام لیا جائے گا؟ حضور سے گزارش ہے کہ تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام!

طالب دعا: محمد زکریا

چاند پالی مسجد، ضلع سیوان (بہار)

الجواب:

(۱) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بے حیلہ شرعی جائز نہیں۔ حیلہ شرعی یہ ہے کہ زکوٰۃ وفطرہ کی رقم فقیر مسلم کو دے کر مالک بنا دیں پھر اس کی خوشی سے مسجد وغیرہ کے لئے لے لیں۔

درمختار میں ہے: ''**قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم**'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) دونوں کے عقیقہ میں باپ کا نام لیا جائے گا کہ نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍شوال المکرم ۱۳۹۹ھ

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۵۲

زکوٰۃ کا پیسہ کن مدوں میں خرچ نہیں کر سکتے اور کن لوگوں کو نہیں دے سکتے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زکوٰۃ کا پیسہ کن کن چیزوں پر خرچ نہیں کیا جا سکتا؟

(۲) زکوٰۃ کن کن لوگوں کو نہیں دی جاسکتی؟

(۳) لگانی زمین پر سرکاری ٹیکس، بیج، آبپاشی کو مجرا کر کے عشر کی رقم واجب ہے یا بغیر مجرا؟

(۴) عشر کی رقم ادا کرنے کے بعد جو غلہ کاشتکار کو بچتا ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

(۵) سائل نے ۱۹۸۱ء میں ایک ہزار روپیہ بچایا، اس پر ۲۵/روپیہ زکوٰۃ ادا کیا اور ۹۷۵/روپیہ بند کر کے رکھ دیا۔ اب پھر ۱۹۸۲ء میں اپنی محنت سے اس ایک ہزار روپیہ پر زکوٰۃ دینا ہے یا اس پارسال کی زکوٰۃ کی ہوئی رقم کو شامل کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ہے؟ مفصل طریقہ سے جواب سے مطلع فرمائیں۔

المستفتی: حاجی نواب محمد شمس الحسن خاں
شیر پور کلاں، سنہری مسجد، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

(۱) مسجد و مدرسہ یا میت کے کفن یا میت کے قرض یا غلام کی قیمت میں زکاۃ فطرہ صدقات واجبہ کا روپیہ خرچ کرنا جائز نہیں کہ اس کا مصرف فقیر و مسکین ہے اور ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو حیلہ یہ ہے کہ فقیر مسلم کو دے کر مالک بنا دیں پھر وہ اپنی خوشی سے کسی کام کے لئے دے دے۔ مراقی الفلاح میں ہے:

''و کفن میت و قضاء دینه و ثمن قن یعتق'' (۱)

اسی کے تحت طحطاوی میں ہے:

''قال فی الدر نقلا عن حیل الاشباہ و حیلة التکفین بها التصدیق علیٰ فقیر ثم هو یکفن فیکون الثواب لهما و کذا فی تعمیر المساجد الخ'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الزکوٰۃ، ص ۲۶۳، مکتبہ اسعدی، کانپور

(۲) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الزکوٰۃ، ص ۷۲۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) کافر، مسلم مالک نصاب یا قیمت نصاب (جبکہ حوائج اصلیہ اور دین سے فاضل ہو)، غنی کا بچہ نابالغ لڑکا ہو یا لڑکی، بنو ہاشم اور ان کے موالی اور زکوٰۃ دہندہ کے ماں باپ، دادی دادا، نانی نانا، جملہ اصول اور اس کے بیٹے بیٹی، پوتے پوتی، نواسے نواسی، جملہ فروع اس کی زوجہ، اس کا غلام، اس کا غلام مکاتب، اس کا غلام معتق، ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور دے گا تو ادا نہ ہوگی۔

مراقی الفلاح میں ہے:

”ولا یصح دفعها لکافر وغنی یملک نصابا او ما یساوی قیمته من ای مال کان فاضل عن حوائجه الاصلیة وطفل غنی و بنی هاشم و موالیهم واصل المزکی و فرعه و زوجته ومملوکه ومکاتبه ومعتق بعضهٖ“ (۱)

طحطاوی میں ہے:

”قوله (وطفل غنی) ذکرا کان او انثی فی عیاله او لا علی الاصح لانه یعد غنیا بغنی ابیه والمراد بالطفل الذی لم یبلغ بخلاف ولده الکبیر ولو زمنا“ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بغیر مجرائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ملا کر زکوٰۃ ادا کرے مگر جبکہ اس ایک ہزار پہ سال نہ گزرا تھا اور اس نے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دی تو سال گزشتہ کی رقم کو ملانا ضرور نہیں کہ اس کی زکوٰۃ ادا ہو چکی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری

---

(۱) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الزکوٰۃ، ص ۲۶۳، مکتبہ اسعدی، کانپور

(۲) حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الزکوٰۃ، ص ۷۲۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۵۳

صدقات واجبہ کا مصرف فقیر مسلم ہے، سید کو زکوٰۃ وفطرہ وغیرہا دینا حرام!

علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں بحوالہ کتب فقہ کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) غلہ عشر مساکین میں تقسیم یا اسے بیچ کر انہیں کپڑا خرید دینا، ان کی شادی میں بطور امداد دینا یا حج بیت اللہ کے لئے اسی غلہ عشر سے اس کے تمام سفر خرچ کی کفالت کرنا یا تعمیر مسجد کے کام میں لگانا یا صدقۂ جاریہ کی نیت کرتے ہوئے کنواں یا ٹیوب ویل تیار کرا دینا کیسا ہے؟

(۲) دیگر تعمیر مدرسہ بھی اس کے ذریعہ کرا سکتے ہیں یا نہیں؟ یا وہ مزدور جس کی کمائی اس کی اولاد پر کفایت نہ کرتی ہو اس کے مومن ہونے کی شرط پر غلہ عشر سے دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یا مسلمان ہے تو مگر شیعہ ہے تو پھر اس کا کیا حکم ہوگا؟ مزید وہ مدارس عربیہ جس کی کفالت گورنمنٹ نے قبول کر لی ہو اور اس میں کچھ دنیاوی تعلیمات بھی ہو رہی ہوں۔

(۳) ایک اور مسئلہ یہ کہ باپ سید ہے اور ماں شیخ کی لڑکی ہے، مفلسی حد درجہ کو پہنچ گئی ہو تو ایسی صورت میں ان کی اولاد زکوٰۃ کی مستحق ہوں گی یا نہیں؟ مزید دینے والے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد سالم رضا

متعلم مدرسہ عربیہ فیض العلوم، محمد آباد، گوہنہ، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

الجواب:

(۱،۲) زکوٰۃ وفطرہ وعشر صدقات واجبہ ہیں جن کا مصرف فقیر مسلم ہے۔ قال تعالیٰ:

''اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ-الآیۃ'' (۱)

اور مزدور کہ صاحب نصاب نہ ہو وہ بھی فقیر ہے اور زکوٰۃ وغیرہ کا مصرف ہے، فقیر کو دے کر مالک بنا دینا (خواہ کسی طرح دے) ادائے واجب کے لئے بس ہے، مسجد ومدرسہ وغیرہ پر یہ رقوم بغیر حیلہ شرعی خرچ نہیں ہو سکتی۔ حیلہ شرعی یہ ہے کہ فقیر کو دے دیں اور وہ اپنی خوشی سے مسجد یا مدرسہ یا کسی نیک کام کے لئے دے دے۔

---

(۱) سورۃ التوبۃ:٦

درمختار میں ہے: ''قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱)

شیعہ مسلمان نہیں، اسے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سید کو زکوٰۃ وفطرہ وغیرہا دینا حرام ہیں، ان کو دیے سے ادا نہ ہوگی۔ سیدوں کی خدمت ان رقوم سے کرنا چاہیں تو وہی حیلہ شرعی بروئے کار لائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵۴

پریشانی میں مبتلا شخص کے لئے ایک دعا کی نصیحت!

مکرمی سیدی مرشدی نبیرۂ حضور مفتی اعظم ہند حضور اختر رضا خاں صاحب ازہری!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض گزارش یہ ہے کہ میں تاریخ ۱۸/اگست ۱۹۸۳ء دن جمعرات سے پریشانی میں مبتلا ہوں۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ جس رقم کی زکوٰۃ دی جائے اس پیسے میں کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے لیکن میں جب سے صاحب نصاب ہوا ہوں تب سے میں اس کی صحیح طور پر زکوٰۃ دیتا چلا آرہا ہوں اس کے باوجود ۱۸/اگست کی رات میں بیس ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپے چوری ہو گئے اور اس کی خبر میں تھانہ کو دے چکا ہوں لیکن اس کا کوئی حل نہیں نکلا۔ میں جس جگہ رہ رہا ہوں وہاں کے لوگ طعنہ زن ہیں، مجھے راستہ بتا دیا جائے کہ آخر زندگی کس طرح گزاری جائے؟ راستہ چلنا دشوار ہو گیا ہے۔ اس لئے حضور سے

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

التماس ہے کہ اس واقعہ پر خاص طور سے دھیان دیا جائے اور مجھے راستہ بتایا جائے کہ میں اب کیا کروں؟

المستفتی: سید عبدالحق، روٹن شاپ

نسیوان ڈیہہ، مارا پر یہہ، بی ایس ٹی، ضلع دھنباد (بہار)

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

صبر کریں، انشاء اللہ! جو گیا ہے اس سے دونا ملے گا اور طعنہ زنوں کی بات پر کان نہ دھریں اور یہ دعا پڑھیں: "**یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد اللهم اجمع بینی و بین ضالتی**"۔ والسلام!

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ رصفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ نزیل گنگٹی

مسئلہ-۵۵

زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم کا مصرف!

مزاج اقدس!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ:

رقوم صدقہ، فطرہ، زکوٰۃ علاوہ مدارس دینیہ ایسے اداروں پر جن کا مقصد اولین اشاعت اسلام و فروغ مذہب اہلسنت ہو، استعمال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ جواب مکمل دلائل و براہین کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ جلد عنایت فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔ والسلام!

المستفتی: احقر فاروق رضوی

نیو بلاک، نیو ہال، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ)

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم کا مصرف فقیر مسلم ہے، مدرسہ و مسجد کو یہ رقوم دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ

ہوں گے، مدرسہ یا کسی ادارہ خیر کے لئے ان رقوم کو دینے کا حیلہ یہ ہے کہ فقیر مسلم کو مالک بنا کر اس سے مدرسہ وغیرہ کے لئے لیں۔

درمختار میں ہے: ''قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۶

مدرسہ گورنمنٹ سے ملحق ہو تو زکوٰۃ وفطرہ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے گاؤں میں زمانہ قدیم سے دینی مدرسے قائم ہیں، بہت سے لوگ یہاں سے پڑھ کر علماء ہوئے، اب اس ادارہ کو گورنمنٹ سے الحاق کر دیا ہے۔ اس ادارہ میں صدقہ فطر و چرم قربانی دینا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ صدقہ فطر دیں اس لئے کہ مدرسہ گورنمنٹی ہے، زید کا کہنا ہے کہ مطبخ وغیرہ نہیں ہے اس لئے جائز نہیں۔ بحکم شریعت خلاصہ جواب لکھیں!

المستفتی: مولوی یعقوب صاحب

موضع شیخ پورہ، ضلع کٹیہار، (بہار)

الجواب:

مدرسہ گورنمنٹ سے ملحق ہو یا نہ ہو، زکوٰۃ وفطرہ وغیرہ صدقات واجبہ مدرسے وغیرہا کو دینا جائز نہیں اور ایسی صورت میں زکوٰۃ وغیرہا ادا نہ ہوں گے۔ مدرسہ کی خدمت اگر رقوم زکوٰۃ سے کرنا چاہیں تو

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

فقیر مسلم کو مالک بنادیں پھر وہ اپنی خوشی سے دوسرے کے لئے واپس کردے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اور مدرسہ کی امداد بھی ہوجائے گی۔

درمختار میں ہے: ''قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۷

حیلہ شرعی کے بعد زکوٰۃ کی رقم مدرسین یا امام کو دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ہمارے ہاں رمضان شریف میں جو فطرہ زکوٰۃ کی رقم جمع ہوتی ہے اس کو ہم لوگ ایک فقیر کے سپرد کردیتے ہیں، اس میں سے وہ کچھ لے کر کہہ دیتا ہے کہ آپ لوگ جس مصرف میں چاہیں، جائز طور پر لگا سکتے ہیں، اس رقم سے ہم لوگ مدرسہ کی عمارت بنواتے ہیں اور مدرس کی تنخواہ بھی دیتے ہیں، وہی مدرس امام مسجد بھی ہے اور بچے جو تعلیم پاتے ہیں وہ ہم لوگوں کے ہی ہیں جو اس رقم سے مدد چاہتے ہیں، باہری بچہ ایک بھی نہیں ہے۔ لہٰذا آپ حضرات اس فعل کو کیا کہتے ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی!

(۲) نماز جنازہ کے وضو سے پنجوقتہ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

(۱) یہ فعل جائز ہے۔

درمختار میں ہے: ''قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب!

عوام میں یہ غلط مشہور ہے، مسئلہ یہ ہے کہ جو تیمم جنازے کے لئے اس غرض سے کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہو گا تو یہ نماز فوت ہو جائے گی اور اس تیمم سے اس نماز جنازہ کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں، وضو کا یہ حکم نہیں ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۵۸

زکوٰۃ وفطرہ کی رقم فقیر کو دینا ضروری ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

ہم لوگوں نے ایک مدرسہ قائم کر رکھا ہے جس کے لئے ہم لوگ ماہانہ چندہ وصول کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی روپیہ پورا نہیں ہوتا کیونکہ قصبہ چھوٹا ہے، مسلمانوں کی آبادی تھوڑی ہے۔ مولوی صاحبان بھی کم تنخواہ پر آنے کو تیار نہیں ہوتے اور آتے بھی ہیں تو تھوڑے دن تک رہتے ہیں، جب وہ اپنا انتظام دوسری جگہ کر لیتے ہیں تو فوراً چلے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بچوں کی تعلیم میں فرق آتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں صدقہ فطر، زکوٰۃ کے روپے سے مولوی صاحبان کی تنخواہ دی جاسکتی ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ کیا اس رقم کو مدرسہ کی عمارت یا مسجد کی آراضی میں صرف کر سکتے ہیں؟ مہربانی کر کے صاف صاف مفصل تحریر کر دیجئے گا، مہربانی ہوگی۔ جواب جلد از جلد روانہ کر دیجئے گا!

المستفتی: محمد ابراہیم (شوز مرچنٹ)

قصبہ کھوٹا، ڈاکخانہ خاص، ضلع شاہ جہان پور (یوپی)

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ کی رقم تنخواہ مدرسین ودیگر مصارف مدرسہ وغیرہ پر خرچ نہیں ہوسکتی، فقیر کو یہ رقم دینا ضروری ہے، اس سے ان امور کے لئے مانگ لیں اور وہ بخوشی دے دے تو ان امور میں صرف کر سکتے ہیں۔

درمختار میں ہے:

''قدمنا ان الحیلۃ ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۵۹

سفیر کو زکوٰۃ دینے سے ادا ہوگی کہ نہیں؟

حضور قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام وقدمبوسی عرض یہ ہے کہ بنگال میں ''بڑاکر'' کے نزدیک ایک جگہ بنام ''ڈیسر گڑھ'' ہے، وہاں کے ایک مولوی صاحب جن کا نام جلال الدین ہے، نے چوراہوں پر یہ لکھ کر اعلان کے طور پر آویزاں کر دیا ہے کہ:

(۱) کمیشن والے سفراء کو زکوٰۃ وفطرہ کی رقم دینے سے ادا نہیں ہوتی۔ حضور مفتی اعظم ہند کا فتویٰ ہے جس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ مولوی صاحب کا یہ اعلان درست ہے؟ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے اس طرح کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ کمیشن اور حق المحنت میں کوئی فرق ہو تو آگاہ فرمائیں۔ فقط!

المستفتی: محمد سلطان القادری حبیبی

مدرسہ خیریہ نظامیہ، سہسرام، روہتاس

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وغیرہ صدقات واجبہ کا مصرف فقیر مسلم ہے، جب تک اسے دے کر مالک نہ بنا دیا جائے، یہ صدقات اصلاً ادا نہ ہوں گے، سفیر ہو خواہ کوئی اور۔ غیر فقیر کو بے حیلہ شرعی زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہیں۔ حیلہ شرعی یہ ہے کہ فقیر مسلم کو زکوٰۃ دے کر مالک بنا دیں پھر اس کی خوشی سے مدرسہ وغیرہ کے لئے

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

لے لیں۔ درمختار میں ہے:

’’قد منا ان الحیلۃ ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء و ھل لہ ان یخالف امرہ و الظاھر نعم‘‘ (۱)

ہاں! مہتمم یا سفیر کو زکوٰۃ ادا کرنے کا وکیل بنا دے، یہ بھی اختیار ہے پھر مہتمم یا سفیر حیلہ مذکورہ کرلیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ حضور مفتی اعظم ہند کمیشن کو ناجائز فرماتے تھے، ہاں اجرت مقررہ پر کام کرے یا بلا اجرت کرے پھر اسے بطور انعام دیا جائے، اس میں حرج نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۶۰

حیلہ شرعی کے بعد زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم ہر کارِ خیر میں صرف کی جاسکتی ہیں!

کیا ارشاد گرامی ہے علمائے کرام کا مسئلہ ذیل میں کہ:

مدرسہ اسلامیہ محی العلوم شکل ٹولی علی گنج سیوان جو مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمان ہے اور ایک طویل مدت سے دینی اور علمی خدمت انجام دے رہا ہے اور جہاں علوم شرعیہ کی جملہ تعلیم یعنی اردو، فارسی، نحو، صرف، تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ اور عربی ادب وغیرہ کی تعلیم ہو رہی ہے اور جہاں غریب و نادار چالیس بچوں کے قیام و طعام کے نظم کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت ۸ مدرسین بریلی شریف و عربی یونیورسٹی مبارک پور وغیرہ کے فارغ ہیں تعلیمی معیار کے اعتبار سے اس ضلع کا یہ سب سے بڑا مدرسہ ہے یعنی یہاں ہدایہ آخرین و ترمذی شریف وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ ضرورت زندگی کے لئے انگریزی وحساب وغیرہ بھی پڑھایا جاتا ہے اور جس طرح یوپی کے مدارس الٰہ آباد بورڈ سے منظور ہیں اور لڑکے امتحان دیتے ہیں اسی طرح یہ مدرسہ بھی مدرسہ بورڈ پٹنہ سے منظور ہے اور لڑکے امتحان دیتے ہیں لیکن یوپی کے الٰہ آباد سے منظور شدہ مدرسوں کو حکومت سے شاید ایڈ بھی ملتی ہے

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اور مدرسین کو روپے بھی ملتے ہیں مگر اس مدرسہ کو حکومت سے کچھ نہیں ملتا، صرف مدرسین کو محض مختصر سے روپے ملتے ہیں۔ باقی مدرسین کی تنخواہیں اس مدرسہ سے حیلہ شرعی کے بعد دی جاتی ہے اور اس مدرسہ میں قیام کے اعتبار سے روم کی قلت ہے اس لئے اس کی قید اور وسیع عمارت اس مدرسہ کے زیر انتظام غوث الوریٰ عربی کالج کے نام سے بن رہی ہے اور اس میں حیلہ شرعی کی بنیاد پر تملیک کے بعد لڑکوں کی اجازت سے روپے صرف ہوتے ہیں اور جس طرح یہ مدرسہ مدرسہ بورڈ پٹنہ سے منظور ہے، اسی طرح بہار کے بہت سے مدارس اس مدرسہ بورڈ پٹنہ سے منظور ہیں جہاں زکوٰۃ وفطرہ کی رقم دی جاتی ہے جیسے علامہ ارشد القادری صاحب کا مدرسہ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، مدرسہ شمسیہ تیغیہ انوار العلوم بڈھریا، سیوان، مدرسہ دادا پٹی، مظفر پور، مدرسہ جامع العلوم جلال پور جہاں کے منتظمین شدت سے امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے مسلک کے پابند ہیں۔ اب ایسی صورت میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدرسہ اسلامیہ محی العلوم شکل ٹولی علی گنج سیوان کو جو قومی مدد اور زکوٰۃ وفطرہ کی رقم سے چل رہا ہے، اس میں اور ان مذکورہ مدرسوں میں زکوٰۃ فطرہ کی رقمیں دی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ اور اگر دی جاتی ہیں تو جو لوگ مدرسہ اسلامیہ محی العلوم شکل ٹولی علی گنج سیوان اور ان مذکورہ مدرسوں میں زکوٰۃ وفطرہ کی رقم دینے سے منع کرتے ہیں ان پر شریعت مطہرہ کا کونسا دفعہ لاگو ہوگا؟ بینوا توجروا

المستفتی: غلام محمد شیخ

ساکن محلہ علی گنج، سیوان

الجواب:

ہاں، حیلہ شرعی سے یہ رقوم مدرسہ اور ہر کار خیر میں صرف کی جاسکتی ہیں اور حیلہ وہی ہے کہ مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر اس کی خوشی سے مدرسہ یا کسی کار خیر کے لئے لے لیں۔ درمختار میں ہے:

''قدمنا ان الحیلۃ ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱)

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

جو لوگ منع کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں کہ کار خیر سے روکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۶/ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۶۱

بے حیلہ شرعی مدارس و مساجد کو دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی!

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

ایسے مدارس جن میں غریب و نادار بچہ ایک بھی نہیں، اگر ایک یا دو ہیں بھی تو گاؤں والے ان کی کفالت کرتے ہیں۔ ایسے مدارس میں فطرہ وزکوٰۃ و چرم قربانی کی رقوم دینا اور لے کر مدرسین کی تنخواہ یا دوسری ضروریات میں صرف کرنا کیسا ہے؟ نیز مصارف زکوٰۃ و چرم قربانی وفطرہ تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: محمد عثمان، مقام و پوسٹ ملنکوا، مشن پور (نیپال)

الجواب:

مدارس و مساجد میں زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم بے حیلہ شرعی دینا ناجائز ہے اور مدارس و مساجد کو بے حیلہ شرعی دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوں گے۔ حیلہ شرعی یہ ہے کہ کسی فقیر مسلم کو زکوٰۃ وفطرہ کی رقم دے کر مالک کر دیں پھر اس سے مدرسہ یا مسجد کے لئے اس کی رضا سے لے لیں۔

درمختار میں ہے: ”قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمره بفعل هٰذه الاشیاء وهل له ان یخالف امره والظاهر نعم“ (۱)

چرم قربانی یا اس کی رقم مدرسہ و مسجد اور ہر نیک کام میں صرف ہوسکتی ہے اور مصارف زکوٰۃ اس آیۂ کریمہ میں مذکور ہیں:

”اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ-الآیة“ (۲)

آیت کریمہ کا ترجمہ (ترجمہ رضویہ) میں دیکھ لیا جائے۔ ان مصارف میں مؤلفۃ القلوب بھی

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰة، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت
(۲) سورة التوبة: ۶۰

مذکور ہوئے جو بعد زمان نبوی ساقط ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۲

صدقۂ فطر تنخواہ میں دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) جہاں پر کسی اپنے ادارے کا انتظام نہ کیا گیا ہو اور نہ جگہ خریدی گئی ہو اور نہ مدرسہ کی بنیاد پڑی ہو اور مسجد میں تعلیم ہوتی ہو اور کسی مدرسہ کو صدقہ فطر کی رقم دی جائے، جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) جس میں گاؤں کے لڑکے تعلیم پاتے ہوں یا غربا مساکین ایک بھی نہ ہوں، ان مدرسوں میں صدقہ فطر دینا جائز ہے یا نہیں؟

طالب علم، پیلی بھیت

الجواب:

صدقہ فطر کو تنخواہ میں دینا جائز نہیں، اگر تنخواہ میں دے گا تو صدقہ فطرہ سر سے نہ اترے گا۔ طریقہ یہ ہے کہ کسی فقیر کو دے کر مالک بنا دیں پھر اس سے کہیں کہ وہ فلاں مدرس یا مدرسہ کو اپنی خوشی سے دے دے، یہی حیلہ طلبہ ومدرسہ کے لئے درکار جبکہ وہ غنی ہوں۔

درمختار میں ہے: **"قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمره بفعل هٰذه الاشیاء وهل له ان یخالف امره والظاهر نعم"** (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ مدارس دینیہ میں ضرورت ہو تو صدقات واجبہ کی رقم

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

حیلہ شرعیہ کر کے صرف کر سکتے ہیں خواہ امیر و غنی طلباء پڑھتے ہوں یا غریب مسکین۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۳

صاحب نصاب یا انکی نابالغ اولاد پر زکوۃ وفطرہ صرف نہیں ہو سکتے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

ایک دینی مدرسہ جو بورڈ سے الحاق شدہ ہے جس میں عربی دینیات کے علاوہ حساب اور انگریزی کی تعلیم بورڈ کے قانونی اصول وضوابط کے ساتھ دی جاتی ہے، طلباء وطالبات گاؤں پڑوس کے باشندے ہیں جس میں اہل نصاب وغیر نصاب کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں، بورڈ کا کوئی انتظام نہیں ہے، دیہات کی وجہ سے دھان کے وقت دھان اور پاٹ کے وقت پاٹ (یعنی سن) جو عشر نکالتے ہیں مدرسے کے سکریٹری یا دیگر ذمہ داروں کو دیتے ہیں، قربانی کا چمڑا اور صدقہ فطر بھی دیتے ہیں پھر اسے دینے والے اہل نصاب اور غیر نصاب دونوں کے بچے خود اسی میں تعلیم پاتے ہیں، ایسے لڑکے بہت کم ہوں گے بلکہ نہیں کے برابر جو کچھ نہ دیا سو مذکورہ صورتوں میں رہنے والے بچوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور دینے والا اس صورت میں زکوٰۃ وعشرہ سے بری الذمہ ہوگا یا نہیں؟ لاعلمی میں دینے کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم کا مستحق فقیر و مسکین مسلم ہے، صاحب نصاب لوگوں پر اور ان کی نابالغ اولاد پر یہ رقوم خرچ نہیں ہو سکتی ہیں، نہ انہیں دینے سے زکوٰۃ وغیرہ ادا ہوگی۔ فقراء کے بچوں پر وہ رقوم خرچ کر سکتے ہیں اور سب پر خرچ کرنا چاہیں تو حیلہ یہ ہے کہ کسی فقیر یا مسکین کو دے کر اسے مالک بنا دیں پھر اس سے مدرسہ کے لئے لے لیں اور لینا اس کی خوشی سے ہو۔

درمختار میں ہے: ”قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمره بفعل ھٰذه الاشیاء

وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم‘‘ (۱)

چرم قربانی مدرسہ میں بلا حیلہ بھی دے سکتے ہیں مگر جبکہ اپنے لئے چرم بیچی ہو تو اس کی رقوم بے حیلہ مدرسہ کو نہیں دے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۴

زکوٰۃ کم نکالنے والا گنہ گار ہے! بغیر فقراء ومساکین کو دیے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوں گے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں دریں مسئلہ کہ:

(۱) زکوٰۃ بالکل نہ نکالنے والا اور زکوٰۃ کم نکالنے والا (جیسے دس ہزار میں دو ہزار نکالی اور آٹھ ہزار کی نہیں نکالی) ان دونوں شخصوں میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ واضح فرمایا جاوے۔ عین مہربانی ہوگی!

(۲) فطرہ وزکوٰۃ پہلے قریب والوں کو و یتیموں مسکینوں کو دینا چاہئے یا ان سب کو محروم کر کے سب کا سب مدرسے کو دینا چاہئے؟ کس میں زیادہ ثواب ہے؟

(۳) امام صاحب یہاں ایک نئے مدرسہ کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں، اس کے لئے یہ اعلان کرادیا کہ فطرہ کا کل پیسہ و اناج کا دانہ دانہ اور زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ جمع کریں اور کسی کو نہ دیں اور باہر کے مدرسوں کو گاؤں کے غریب یتیموں مسکینوں کو تھوڑا بہت دے دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور فطرہ وزکوٰۃ ایک ہی جگہ جمع کرائی گئی ہے نہ کسی مدرسے کو کوئی پیسہ اب تک بھیجا ہے اور نہ کسی مسکین وغیریب کو دیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ بغیر مرکز کی اجازت لئے درست ہے یا نہیں؟ یہ سب کچھ کیا اور کیسا ہے؟ واضح فرمایا جاوے۔ نوازش ہوگی!

سائل: حبیب احمد وکمال

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

(۱) دونوں گنہ گار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زکوٰۃ وفطرہ کا مصرف فقیر و مسکین ہیں، مدرسہ و مسجد میں دینے سے زکوٰۃ وغیرہ صدقات واجبہ ادا نہ ہوں گے۔ مدرسہ وغیرہ کو دینا چاہیں تو طریقہ یہ ہے کہ مستحق کو دے کر مالک بنادیں پھر اس کی خوشی سے مدرسہ کے لئے لے لیں۔ اس طرح دونوں کو ثواب ملے گا اور معطی زکوٰۃ کو دوہرا، ایک فرض زکوٰۃ کا دوسرا بھلے کام کی رہنمائی کا۔ حدیث میں ہے:

''الدال علیٰ الخیر کفاعله'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اوپر گزرا کہ زکوٰۃ وفطرہ بغیر فقراء و مساکین کو دیے ادا نہ ہوں گے، انہیں دے کر مالک بنائیں پھر وہ اپنی خوشی سے مدرسہ کے لئے دے دیں اور یہ بہتر ہے کہ انہیں ضرورت بھر چھوڑ دیں۔ یہ امر گاؤں والوں کی رائے پر ہے، وہ دیگر مدارس کو بھیجیں یا نہ بھیجیں۔ جیسی مصلحت ہو، کریں۔ اس میں کسی کو کسی پر جرح کا حق نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۸ر شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۶۵

کیا زکوٰۃ کی رقم قبرستان میں لگا سکتے ہیں؟ فاتحہ کے واسطے جمع کیا ہوا پیسہ قبرستان میں لگا سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید روزانہ گیارہویں شریف کی فاتحہ کے واسطے کچھ روپے جمع کرتا ہے۔ فی الوقت یہاں قبرستان میں چہار دیواری نہیں جس کی وجہ سے لوگ نجاست پھیلاتے ہیں نیز سور وغیرہ آجاتے ہیں۔ اس صورت میں مذکورہ روپیہ قبرستان کے کام میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) ترمذی شریف، ج ۲، ص ۹۱، باب العلم، مجلس برکات

(۲) ایک صاحب زکوٰۃ کا روپیہ قبرستان میں لگانا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ مہربانی فرما کر جواب سے نوازیں

(نوٹ) اس کے علاوہ آمدنی کی کوئی صورت ممکن نہیں۔

المستفتی: قطب الدین خاں، پریسیڈینٹ مسلم جماعت کمیٹی

مقام وپوسٹ نواپارہ، ضلع کالاہانڈی (اڑیسہ)

الجواب:

(۱) لگ سکتا ہے، یہ بھی کارثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کسی فقیر مسلم کو دے کر زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنادیں پھر اس سے کہیں کہ قبرستان کے لئے دے دو، وہ اپنی خوشی سے جب دے دے تو قبرستان میں لگانا جائز ہوگا اور اس طرح زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اور قبرستان میں وہ رقم لگانے کا ثواب زکوٰۃ دہندہ اور فقیر دونوں پائیں گے۔ حدیث میں ہے:

''الدال علی الخیر کفاعله'' (۱)

کارثواب کی طرف رہنمائی کرنے والا ایسا ہے جیسے نیکی کرنے والا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۶

نصاب بھر سونا ہو اور چاندی نصاب بھر نہیں تو کیا کریں؟

عالی جناب مولانا مولوی مفتی نائب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

---

(۱) ترمذی شریف، ج ۲، ص ۹۱، باب العلم، مجلس برکات

جناب خدمت عالی میں ذیل سوال پیش خدمت ہے، براہ کرم جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔
زید ایک سرکاری ملازم ہے۔ اس کے پاس رہائش کا مکان وارثانہ کے علاوہ زیورات طلاء ۲۶۸ر گرام و چاندی ۳۰۰ر گرام وزن کے ہیں، ساتھ ہی ملازم ہونے کے اس کے جی پی ایف (بچت کھاتے) میں قریب ۲۰ر ہزار روپیہ جمع ہے۔ تو کیا...

(۱) زید صاحب نصاب ہے؟

(۲) اگر ہاں تو کتنے نصاب کا مالک ہے؟

(۳) سالانہ زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ہوگی؟

المستفتی: سمیع اللہ خاں (ریوینیو انسپکٹر)
اسلام پورہ جوہٹ ضلع جھایوں (ایم پی)

الجواب:

ہاں زید صاحب نصاب ہے اور اس کے پاس سونے کی تین نصابیں ہیں کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور چاندی بھی سونے کے ساتھ ضم ہوکر نصاب بھر ہوجاتی ہیں پھر ایسی صورت میں جبکہ سونا بقدر نصاب ہے بلکہ اس سے زائد اور چاندی نصاب بھر نہیں کہ وہ تقریباً ۲۸ر تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے تو یہ کل سونا ہی سمجھا جائے گا یعنی اتنی چاندی کا جتنا سونا بنے اسے ۲۶۸ر گرام سونے میں شامل مانیں گے پھر کل سونے کی زکوٰۃ نکالیں گے اور زکوٰۃ میں کل عین اور رقم کا چالیسواں حصہ نکالنا ضروری ہے جبکہ حاجت اصلیہ اور دین سے فاضل ہو۔

”ولو بلغ باحدهما نصابا دون الآخر تعين مايبلغ به كذافى الدر المختار“(۱)

نیز ردالمحتار میں ہے: **”قوله (تعين التقويم به) اى اذا كان يبلغ به نصابا لمافى النهر عن الفتح يتعين ما يبلغ نصابا دون مالا يبلغ فان بلغ بكل منهما واحدهما اروج**

---

(۱) الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص ۲۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

تعین التقویم بالا روج اھ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۱ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۶۷

زکوٰۃ کی رقم مساجد و مدارس وغیرہ میں لگانے کا شرعی حیلہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) ہمارے محلہ میں ایک مدرسہ ہے، ہم لوگوں نے اس کو قریب دو سال سے قائم کیا ہے جس کا نام نامی اسم گرامی مدرسہ دیوان موسیٰ انوار العلوم رکھا ہے، اس مدرسہ میں غریب اور امیر سب کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس مدرسہ میں جو مدرس ہیں، ان کی تنخواہ ہم لوگ محلہ والے آپس میں چندہ کر کے دیتے ہیں لیکن وہ مدرسہ جو تعمیر کیا گیا اس میں کچھ زکوٰۃ وفطرہ چرم کا پیسہ لگایا گیا ہے تو کیا اس حالت میں مدرسہ کی تعمیر درست ہے یا نہیں؟ شریعت کے قانون سے جواب عنایت فرمائیں۔ اگر درست ہے تو ٹھیک ہے اگر درست نہیں ہے تو ہم لوگ کس طرح کیا کریں؟ یہ معلوم کرائیں!

(۲) امسال بھی ہم لوگوں نے کچھ پیسہ زکوٰۃ وفطرہ چرم قربانی کے جمع کیے ہیں اور ہمارے مدرسہ میں دو بچے یتیم یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ اس جمع کیے ہوئے پیسے سے ان دو یتیم بچوں کو کپڑا بنا کر دے دیں اور ان لوگوں کے پڑھنے کی جو کتاب وغیرہ ہے، اسے بھی دیں گے باقی جو کچھ پیسہ بچے گا اس پیسہ کو ہم لوگ مدرسہ کے کام میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا بھی شریعت کے قانون سے جواب عنایت فرمائیں۔ یہ یاد رہے کہ ہم لوگ ان دو یتیم بچوں سے مدرس کی تنخواہ کا بھی چندہ نہیں لیتے ہیں۔

المستفتی: حافظ شیخ الٰہی بخش قادری
پیش امام گراپور مسجد، کٹوہ، (اڑیسہ)

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص ۲۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

(۱) زکوٰۃ وفطرہ کا مستحق فقیر مسلم ہے۔ تعمیر مدرسہ ومسجد میں زکوٰۃ وفطرہ کی رقم لگانا جائز نہیں نہ ان مصارف میں خرچ کیے سے زکوٰۃ وغیرہ ادا ہو۔ ان مصارف میں خرچ کرنا چاہیں تو حیلہ یہ ہے کہ کسی مستحق کو دے کر مالک بنادیں پھر اس سے کہیں کہ تم اپنی خوشی سے اسے مدرسہ یا مسجد کو دے دو۔

درمختار میں ہے: ''قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء وھل لہ ان یخالف امرہ والظاھر نعم'' (۱)

صورت مسئولہ میں اگر زکوٰۃ وفطرہ کی رقم اس حیلہ سے تعمیر کے لئے دی یا مہتمم کو وکیل بنادیا کہ وہ حیلہ کر کے مدرسہ میں لگائے اور اس نے حیلہ مذکورہ کرلیا تو زکوٰۃ وفطرہ ادا ہو گئے ورنہ ادا نہ ہوئے اور مہتمم کو وکیل کرنے کی صورت میں اگر اس نے حیلہ مذکورہ نہ کیا تو اس پر ان رقوم کا تاوان لازم ہے۔ چرم قربانی کے پیسہ کو مدرسہ میں بے حیلہ دے سکتے ہیں جب کہ وہ اپنے لئے چرم کو نہ بیچا ہو ورنہ فقیر پر صدقہ کرنا لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جتنا ان نادار یتیموں کو دے کر مالک بنادیں اتنا بھر زکوٰۃ یا فطرہ ادا ہو جائے گا باقی حیلہ شرعی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۶۸

مہتمم مدرسہ کو زکوٰۃ دے کر وکیل بنانا کیسا؟ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) فطرہ، چرم قربانی، زکوٰۃ اور عشر کی رقم مدرسہ کی تعمیر، تنخواہ، فرش، قاعدے اور سیپارے وغیرہ پر خرچ ہوتا رہا اس سال رمضان شریف سے قبل مدرسہ کے خزانچی اور چند ممبر لوگوں نے ادھار لے کر مسجد

---

(۱) الدر المختار، ج ۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کے لئے لاؤڈ اسپیکر خرید لائے، رمضان میں بجایا اور کہتے ہیں کرایہ پر اٹھے گا۔ ہندوؤں کی باراتوں میں کرایہ پر اٹھانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں بہت رقم آئے گی، مدرسہ کو فائدہ ہو جائے گا۔ اعتراض کیا کچھ مسلمانوں نے تو کہتے ہیں ہم پوچھ چکے ہیں، تم غلط کہتے ہو۔ اب فطرہ کی رقم تین سو پچاس روپیہ کے قریب آئی تو قرض کو ادا کر دیں گے۔ کیا فطرہ، زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کا پیسہ ایسے مدرسوں میں خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) لاؤڈ اسپیکر پر اس سال ہمارے موضع خیر پور وملکی پور میں نماز عید پڑھائی گئی، کیا جائز ہے؟ حاجی صاحب نے اعتراض کیا تو کہا کہ دہلی آگرہ وغیرہ میں نماز عید لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہے، ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جواب سے سرفراز فرمائیں۔ فقط والسلام!

سائل: حاجی علیم اللہ خاں
ملکی پور، تحصیل تلہر، ضلع شاہجہانپور

الجواب:

(۱) زکوٰۃ وفطرہ وعشر صدقات واجبہ کا مصرف فقیر ہے، بلا حیلہ شرعی مدرسہ کے مہتمم کو دینا یا مدرسہ کے مصالح میں اس رقم کو صرف کرنا جائز نہیں۔ نہ ایسی صورت میں یہ صدقات واجبہ سر سے اتریں گے۔ مدرسہ کو دینا چاہے تو صورت یہ ہے کہ وہ کسی فقیر کو دے کر مالک بنادے پھر اس سے کہے کہ تم اپنی خوشی سے یہ رقم مدرسہ یا مسجد کو دے دو۔ اس طرح زکوٰۃ وغیرہ سر سے اتر جائے گی اور زکوٰۃ دہندہ وفقیر دونوں ثواب کے مستحق ہوں گے۔

درمختار میں ہے: ”**قد منا ان الحیلة ان یتصدق علیٰ فقیر ثم یأمره بفعل هٰذه الاشیاء وهل له ان یخالف امره و الظاهر نعم**“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نماز لاؤڈ اسپیکر پر جائز نہیں کہ اس میں ایک گروہ یا کل کی نماز کو فاسد کرنا ہے کہ جو لوگ محض اس آلے کی آواز پر بغیر دوسرے مقتدیوں کو دیکھے یا امام کی اصل آواز کو بے سنے رکوع وسجود کریں گے، ان کی نماز فاسد ہوگی اور اگر وہ آلہ ایسا ہے کہ اس میں عمل کثیر سے آواز ڈالنا پڑے تو سب کی نماز فاسد ہوگی۔

---

(۱) الدر المختار، ج ۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۳، ۲۹۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

غنیّۃ میں ہے:

’’لو سمعها عن الطائر او الصدی لاتجب لانه محاکاة ولیس بقراءة‘‘ (۱)

تنویر ودرمختار میں ہے:

’’یفسدها کل عمل کثیر لیس من اعمالها ولا لاصلاحها‘‘ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح وصواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۹

بینک میں جمع رقم کی زکوٰۃ ہر سال فرض ہے! بینک کا منافع سود نہیں!

مخدومی حضرت علامہ رحمانی میاں صاحب قبلہ دام ظلکم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مرسلہ گرامی نامہ مع رسید دستیاب ہو کر نظر نواز ہوا، آپ نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت کی ابتدائے خریداری دسمبر ۱۹۷۲ء سے مقرر فرمائی ہے حالانکہ دسمبر کا شمارہ روانہ نہیں کیا گیا۔ مجھے خط کا شدید انتظار تھا کیونکہ دسمبر کے شمارہ میں رویت ہلال سے متعلق اہم مضمون موجود ہے اسی ضرورت کے تحت میں نے دسمبر ۱۹۷۲ء سے خریدار ہونے کے لئے لکھا تھا لیکن وہ ماہنامہ دسمبر کا دستیاب نہ ہوا اور خریدار آپ نے دسمبر ہی سے قرار دیا ہے اور ختم خریداری ماہ نومبر ۷۳ء ہو گی۔ بہر حال عرض کرنے کا مطلب یہ ہے دسمبر کا شمارہ ارسال فرمائیں یا ماہ جنوری ۷۳ء سے آپ مجھے خریدار نامزد فرمائیں۔ امید کہ تسلی بخش جواب سے ضرور نوازیں گے۔ ایک ضروری استفتاء ترسیل خدمت ہے اگر ممکن ہو تو بواپسی ڈاک جواب عنایت

(۱) غنیة المستملی شرح منیة المصلی، ص ۵۰۰، سھیل اکیڈمی، لاھور

(۲) الدر المختار، کتاب الصلوٰة، باب ما یفسد الصلوٰة، ج ۲، ص ۳۸۵، ۳۸۴، دار الکتب العلمیة بیروت

فرمائیں۔ورنہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں مع سوال وجواب شائع فرمادیں۔عین نوازش ہوگی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک شخص کا دس ہزار روپیہ ڈاکخانہ یا بینک میں جمع ہے تو اس جمع شدہ رقم کی زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ نکالی جائے تو سال میں کتنے روپے ادا کرنے ہوں گے؟ اور یہ رقم چند سال بینک یا ڈاکخانہ میں جمع رہے گی تو کیا ہر سال زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے؟

(۲) ڈاکخانہ میں جو رقم محفوظ کی جاتی ہے، اس رقم پر ڈاکخانہ کی طرف سے کچھ روپئے اضافہ شدہ (سودی) روپیہ جو اس شخص کو ملے گا کیا وہ روپیہ اپنے مصرف میں لاسکتا ہے؟ اگر نہیں تو وہ سودی روپیہ کس مصرف کا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد صدیق، موضع قاضی پور، کشنی، ضلع سلطان پور

الجواب:

(۱) بلاشبہہ وہ روپیہ جو بینک میں جمع ہے اس روپیہ کی زکاۃ ہر سال گزرنے پر فرض ہے۔کل رقم کا چالیسواں حصہ نکالا جائے۔ وھوتعالیٰ اعلم

(۲) اضافہ شدہ رقم پر زکاۃ نہیں، ڈاکخانہ یا بینک سے جو رقم زائد ملتی ہے وہ سود نہیں، اپنے مصرف میں خرچ کرسکتا ہے۔ہدایہ میں ہے:

”لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب“ (۱) وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰/ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

مسئلہ-۷۰

وجوب صدقۂ فطر کے لئے مال کا نامی ہونا اور سال گزرنا شرط نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

---

(۱) الھدایۃ، ج ۲، کتاب البیوع، باب الربوٰ، ص ۷۰، مجلس برکات

زید کہتا ہے کہ صدقۂ فطر واجب ہے جو سونے یا چاندی کے نصاب کا مالک تو نہیں ہے نہ اس کی قیمت کا مالک ہے مگر اس کے پاس حاجت اصلیہ سے زائد اتنا سامان ومال وغیرہ ہے جس کی قیمت سونے یا چاندی کی زکوٰۃ کے نصاب تک پہنچ سکتی ہے۔ کیا یہ قول صحیح ہے؟

الجواب:

صحیح ہے اور ہم نے باعتبار احکام نصاب کی تین قسمیں لکھیں، اس میں نصاب کی ایک قسم وہ ہے جس سے احکام اربعہ واجب ہوتے ہیں۔ ازانجملہ وجوب صدقۂ فطر اور اس میں تجارت کے ذریعہ سے نمو مال اور حولان سال شرط نہیں۔

ہمارے فتویٰ سابقہ میں طحطاوی سے تھا:

''نصاب تجب به احکام اربعة حرمة الصدقة ووجوب الاضحية وصدقة الفطر ونفقة الاقارب ولا يشترط فيه النمو بالتجارة ولا حولان الحول'' (۱)

اسی میں درمختار سے تھا: ''تجب علیٰ كل حر مسلم ولو صغیرا مجنونا ذا نصاب وان لم ینم اهملتقطا'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۷

مدرسہ میں زکوٰۃ وفطرہ دینے سے ادا نہیں ہوں گے! جس کی بیوی بیٹیاں پابند شرع نہ ہوں اس کی امامت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ:

(۱) جس مدرسہ میں اردو، ہندی اور عربی یعنی قرآن شریف ناظرہ پڑھایا جاتا ہو اور بچوں سے

---

(۱) الطحطاوی علی المراقی، باب صدقة الفطر، ص ۷۲۳، دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) الدر المختار، كتاب الزكوة، باب صدقة الفطر، ج۳، ص ۳۱۲، دار الكتب العلمية، بيروت

ماہواری فیس وغیرہ لی جاتی ہو، مثلاً ۱۰۰ ربچوں میں دو چار بچے غریب یا یتیم ہوں ان کی کتابوں کا انتظام مدرسہ سے ہی ہے اور فیس وغیرہ بھی معاف ہے اس مدرسہ یا اسکول کا خرچ کمیٹی کے لوگوں سے ماہواری چندہ اور عوام سے بھی وصول چندہ کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ سے تعاون کے لئے کوشش کی جارہی ہے اور زکوٰۃ، فطرہ اور قربانی کی کھال وغیرہ بھی کوشش کر کے وصول کیا جاتا ہے۔ لہٰذا امر طلب یہ ہے کہ زکوٰۃ و فطرہ وقربانی کی کھال وغیرہ صاحب مال کا ایسی جگہ دینے سے فرض واجب ادا ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مسجد کے پیش امام صاحب کے پانچ بچے ہیں، دو لڑکے جن کی عمر ۲۰ رسال اور تین لڑکیاں جن کی عمر ۱۶ / ۱۷ رسال ہے، سب کے سب مع بیوی بچوں کے آزاد ہیں، کوئی پابندی شریعت کی نہیں ہے۔ پیش امام صاحب کے دوست یا ملنے والے حضرات اہل تشیع یعنی خارجی یا کھٹمل یعنی شیعہ ہیں، ان کے ساتھ اپنی لڑکی جو بالغ ہے، سولہ سترہ سال کی ہے، ان کی سپردگی میں عرصہ دراز سے کر دیا ہے۔ اس لئے کہ کہیں مناسب جگہ شادی کر دیں۔ قریب قریب آٹھ سال کے عرصے سے لڑکی شیعہ کی سپردگی میں ہے، کبھی کبھی پیش امام صاحب ملنے کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ مقتدی حضرات سب کچھ جانتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ مولانا صاحب سے بھی کہا گیا لیکن پھر بھی فجر کی نماز روز ہی پڑھتے ہیں اور دوسرے وقتوں میں بھی جماعت ہو رہی ہے تو بھی جماعت میں شرکت کر لیتے ہیں۔ لہٰذا امر طلب یہ ہے کہ ایسے عالم اور مقتدی کے لئے شریعت کا حکم کیا نافذ ہوتا ہے؟ فقط بینوا الحق!

المستفتی: فقیر محمد، رات پور، کانپور

الجواب:

(۱) زکوٰۃ وفطرہ کسی مدرسے کو دینے سے ادا نہیں ہوتے بلکہ فقیر مسلم کو دینے سے ادا ہوتے ہیں پھر فقیر بخوشی مدرسہ یا مسجد کو دے دے تو حرج نہیں، چرم قربانی دینی مدارس کو یونہی بے حیلہ دے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ امام (اگر اس پر وہ باتیں جو درج سوال ہوئیں، شرعاً ثابت ہیں) سخت گناہ گار مستحق نار دیوث ہے، اس کی اقتدا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔

غنیّۃ میں ہے:

''لو قدموا فاسقا یاثمون'' (۱)

درمختار میں ہے:

''کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا'' (۲)

اس کی اقتدا کرنے والا عالم ہو خواہ غیر عالم، گناہ گار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۷۲

بیت المال کی تعریف اور اس کی چار قسمیں-ایک تحقیقی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) بیت المال شرع میں کسے کہتے ہیں؟ اس کا تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حیات طیبہ میں جو بیت المال تھا اس میں کس قسم کا مال جمع ہوتا تھا؟ اور کن لوگوں پر خرچ کیا جاتا تھا؟ مکمل طور پر شریعت مصطفیٰ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) آج کے دور میں جو اسلامی مدارس ہیں۔ جہاں زکوٰۃ، فطرہ وصدقہ وچرم قربانی سے ادارے چل رہے ہیں جو اپنے گھر سے خوشحال ہیں لیکن ان کی بھی دینی ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ خود کفالت کرتا ہے۔ کیا ایسے تمام اسلامی ادارے کو بیت المال کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) بیت المال چلانے کے لئے متقی پرہیزگار کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ یا وہ لوگ بھی چلا سکتے ہیں جو فاسق وفاجر اور بے نمازی ہیں؟

(۴) آج جمشید پور کی سرزمین میں چند اسلامی ادارے عرصہ دراز سے چل رہے ہیں اور اس میں بخاری تک کی تعلیم ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً پچاس ساٹھ علماء، حفاظ وقراء نکلتے ہیں لیکن کچھ حضرات ایک

(۱) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۰۰، سہیل اکیڈمی، لاہور

(۲) الدر المختار، ج ۲، ص ۱۴۸، ۱۴۷، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کمیٹی بنام بیت المال قائم کر کے اس میں چرم قربانی زکوٰۃ وفطرہ وصول کرتے ہیں جس میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مسائل شرعیہ سے بالکل ناواقف ہیں، اس کو وصول کر کے ایسی ٹیکنیک یا کوئی ہنر سکھانے کے لئے جیسے سلائی وغیرہ یا اور کوئی ہنر جس سے بیوہ، غریب، مفلس، نادار، بے روزگار، یتیم کام کریں گے اور اس کو اس کی آمدنی سے تنخواہ دی جائے گی۔ کیا ایسا کرنا شرع میں جائز ہے؟ اسلامی ادارے کا حق مارنا کہاں تک صحیح ہے؟ زکوٰۃ وفطرہ چرم قربانی کی رقم کن لوگوں میں خرچ کی جائے؟ اور کس طریقے سے خرچ کی جائے؟ مکمل جواب بحوالہ عنایت فرمائیں!

المستفتی: محمد اشرف علی خاں، گولمودی مسجد، جمشید پور، بہار

الجواب:

بیت المال شرعاً اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مسلمانوں کے مصالح وحوائج کے لئے سلطان اسلام رقم رکھتا ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) چوپایوں اور عشر کی زکوٰۃ اور ان رقموں کا بیت المال جو عشر وصولنے والا اس کے سر سے گزرنے والے تاجروں سے لے۔ (۲) غنیمت اور معادن ودفینہ کے خمس کا بیت المال جس کا مصرف یتیم مسکین اور مسافر ہیں۔ (۳) خراج وجزیہ وغیرہ کا بیت المال اور اس رقم کا مصرف مجاہدین اسلام وحفاظت میں حدود وراستہ وبناء وقلعہ ہے، سرائے ومساجد وغیرہ رفاہ عام مسلمین ہے۔ (۴) گری پڑی چیزوں اور لاوارث ترکہ کا بیت المال کہ رقم محتاجوں کے نفقہ اور ان کی دوا علاج اور فقراء اموات کے کفن اور لاوارث بچہ کی پرورش وغیرہ میں خرچ ہوگی۔

ہندیہ میں ہے: ”حصل مایوضع فی بیت المال اربع انواع، (الاول): زکوٰۃ السوائم والعشور وما اخذہ العاشر من تجار المسلمین الذین یمرون علیه و محله ما ذکرنا من المصارف، (والثانی): خمس الغنائم والمعادن والرکاز ویصرف الیوم الیٰ ثلٰثة اصناف: الیتامی والمساکین وابن السبیل، (والثالث): الخراج والجزیة وما صولح علیه الخ“ اسی میں ہے: ”وتصرف تلک الیٰ عطایا المقاتلة وسد الثغور وبناء الحصول ثمة والی مراصد الطریق فی دار الاسلام الخ“ اسی میں ہے: ”الرابع اللقطات ھٰکذا فی محیط السرخسی وما اخذ من ترکة المیت الذی مات ولم یترک وارثا او ترک زوجا و زوجة وھٰذا النوع

یصرف الیٰ نفقۃ المرضی و ادویتھم وھم فقراء والیٰ کفن الموتیٰ الذین لا مال لھم والیٰ اللقیط وعقل جنایتہ والی نفقۃ من ھو عاجز عن الکسب ولیس لہ من تجب علیہ نفقتہ وما اشبہ ذلک کذافی شرح الطحطاوی'' (۱)

اور امام پر لازم ہے کہ ہر نوع مال کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ بیت المال مقرر کرے۔

ہندیہ وغیرہا میں ہے:

''(واللفظ للھندیۃ) فعلی الامام ان یجعل بیت المال اربعۃ لکل نوع بیتاً'' (۲)

اور صحابہ کرام کے زمانے کے بیت المال کی تفصیل نہ دیکھی اور عبارت کتب سے اندازہ لگانا آسان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) متقی وصاحب امانت ودیانت ہونا لازم ہے، زکوٰۃ، فطرہ، عشر، صدقات واجبہ کا مستحق فقیر مسلم ہے۔ کسی مدرسہ یا اسکول کو یہ رقم دینا جائز نہیں اور دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہ ہوں گے۔ مدرسہ وغیرہ کو دینا ہو تو حیلہ شرعی کرلیں اور حیلہ شرعی یہ ہے کہ فقیر مسلم کو دے کر مالک بنادیں پھر اس کی خوشی سے مدرسہ وغیرہ کے لئے لے لیں۔

ہندیہ میں ہے: ''ولا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکریٰ الانھار والحج والجھاد وکل ما لا تملیک فیہ ولا یجوز ان یکفن بھا میت ولا یقضی بھا دین المیت کذافی التبیین'' (۳)

درمختار میں ہے:

''لا یصرف الیٰ بناء نحو مسجد ولا الی کفن میت وقضاء دینہ لا الیٰ ثمن یعتق لعدم التملیک وھو الرکن قدمنا ان الحیلۃ ان یتصدق بھا علی الفقیر ثم یامرہ بفعل ھٰذہ الاشیاء

(۱) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، باب المصارف، ج ۱، ص ۲۵۳، ۲۵۲، دار الفکر، بیروت

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، باب المصارف، ج ۱، ص ۲۵۳، دار الفکر، بیروت

(۳) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، باب المصارف، ج ۱، ص ۲۵۰، دار الفکر، بیروت

وھل لہ ان یخالف امرہ لم ارہ والظاھر نعم" (۱)

اور چرم قربانی کی رقم بے حیلہ شرعی مسجد و مدرسہ وغیرہ کار خیر میں دے سکتے ہیں کہ اس کو صدقہ کرنا واجب نہیں البتہ چرم قربانی اپنے اوپر یا اپنے عیال کے خرچ کے لئے بیچی تو اسے فقیر مسلم کو دینا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور سوال اخیر کا جواب ماسبق سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۰؍صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرکزی دار الافتاء ۸۲؍سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۷۳

سادات کو صدقات واجبہ لینا جائز نہیں! رافضیوں کا ردّ بلیغ!

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع اس مسئلہ پر کہ:

شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ سیدوں کو "خمس" لینا جائز ہے اور مندرجہ ذیل آیات کریمہ کا بھی حوالہ دیتے ہیں:

نام سورۃ	نام پارہ	نمبر شمار
الانفال	قال الملأ	۹
بنی اسرائیل	سبحان الذی	۱۵
الروم	اتل ما اوحی	۲۱
الحشر	قد سمع اللہ	۲۸

برائے کرم اس مسئلہ کا جواب قرآنی آیات کریمہ سے عنایت فرمائیں کہ سیدوں کو خمس لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر نا جائز ہے تو کون کون سی آیات کریمہ اور کون کون سے پارے میں باری تعالیٰ نے

(۱) الدر المختار، ج ۳، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ص ۲۹۱-۲۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ناجائز قرار دیا ہے؟ سیدوں کو "خمس" لینا کس حالت میں جائز ہے؟

شیخ محمد عبداللہ، از بمبئی۔ ۳

الجواب:

ہمارے ائمہ اعلام حنفیہ قدست اسرارہم الزکیہ کا مذہب مہذب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا حصہ خمس بوجہ وصال مبارک آنجناب علیہ السلام ساقط ہوگیا اس لئے کہ حضور علیہ السلام کو استحقاق خمس بوجہ رسالت تھا اور گو کہ رسالت آنجناب علیہ السلام اب بھی باقی ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں کہ اس وجہ سے اسے خمس کا استحقاق ہو۔

درمختار میں ہے: "وسهمه عليه الصلاة والسلام سقط بموته لانه حكم علق بمشتق وهو الرسالة كالصفي الذي كان عليه الصلاة والسلام يصطفيه لنفسهٗ" (۱)

ردالمحتار میں ہے: "قوله لانه حكم علق بمشتق وهو الرسالة عبارة النهر وهو الرسول فيكون مبدء الاشتقاق علة وهو الرسالة ولا رسول بعدهٗ" (۲)

اسے یوں سمجھئے کہ اگر یہ کہا جائے کہ تمہیں عالم ملے تو اس کی عزت کرو اور اگر فاسق سے ملاقات ہو تو اس کی توہین کرنا تو مخاطب کے ذہن میں معاً یہ بات حاصل ہوگی کہ جب عزت و اہانت کا حکم عالم و فاسق پر معلق ہے تو اس حکم کی علت عالم کا علم اور فاسق کا فسق ہے جو عالم و فاسق کا مبدأ اشتقاق ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول: "فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ-الآية" (۳) میں اخذ خمس کا حکم اس ذات کے لئے ہے جو موصوف بہ رسالت ہو اور بہ نص قرآنی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے بعد کوئی نیا رسول نہیں ہوسکتا۔ قال تعالیٰ:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ-الآية" (۴)

تو خمس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ساتھ خاص تھا تو یہ خاص بآنجناب رسالت

---

(۱) الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج۶، ص ۲۴۹، ۲۵۰، دار الکتب العلمية، بيروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج۶، ص ۲۴۹، ۲۵۰، دار الکتب العلمية، بيروت

(۳) سورة الانفال: ۴۱

(۴) سورة الاحزاب: ۴۰

مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی اور کے لئے کیونکر جائز ہوگا اور کیونکر دیا جائے گا؟ اور یہ دعویٰ کہ خمس رسول علیہ السلام بوجہ امامت ہے لفظ رسول کو اس کے ظاہر سے بے ضرورت پھیرنا اور یہ ممنوع ہے تو دعویٰ مذکورہ ممنوع پھر اس مذہب کی تقلید شیعہ کو کیا مفید کہ اس کے قائل امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ اس خمس میں امام وقت حضور کا قائم مقام ہوگا نہ یہ کہ وہ خمس سادات کو دیا جائے گا شیعہ اگر گمان کرتے ہوں کہ سادات اہل قرابت حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں تو بوجہ وراثت خمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پائیں گے تو یہ گمان فاسد ہے کہ حدیث نبوی میں صاف ارشاد ہوا کہ

''انامعاشر الانبیاء ولا نورث ماتر کناہ صدقۃ'' (۱)

ہم نبی لوگ کسی کو وارث نہیں بناتے جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے

اور بغرض صحت جریان وراثت بھی خمس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سادات کو دینا بجہت ارث نہیں ہوسکتا کہ یہ شے خاص بہ آنجناب علیہ السلام بہ حالت حیات ظاہری تھی چنانچہ ہم ثابت کرآئے اور خاص بہ آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے متجاوز نہیں ہوسکتا پھر وراثت کے لئے قیام میراث ضرور ورنہ میراث جاری کاہے میں ہوگی؟ اور وہ بلاشبہ قائم نہیں تو کیا لیا جائے گا اور کیا دیا جائے گا؟ اور اگر مراد خمس ذوی القربیٰ ہے تو ذوی القربیٰ کے فقراء ویتامی ومساکین کو ہمارے مذہب میں بھی دینے کا حکم ہے اور اغنیاء کو نہیں دیا جائے گا پھر تمام مصارف مذکورہ کو دینا واجب نہیں بلکہ ایک مصرف پر اکتفاء بھی جائز ہے کہ بیان خمس کی آیت میں مصارف مذکورہ کا بیان تعیین مصرف کے لئے ہے نہ کہ ہر مصرف کو دینا واجب فرمانے کے لئے جس طرح کہ زکوٰۃ کے مصارف کی تعیین ''اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ - الآیۃ'' (۲) سے فرمادی پھر یہ واجب نہیں کہ تمام مصارف کو زکوٰۃ دی جائے بلکہ ایک ہی صنف پر بھی اکتفاء جائز ہے۔

درمختار میں ہے: ''والخمس الباقی یقسم اثلاثا عندنا للیتیم والمسکین وابن السبیل وجاز صرفہ لصنف واحد، فتح: وفی المنیہ: لو صرفہ للغانمین لحاجتھم جاز وقد حققتہ فی

(۱) صحیح البخاری، کتاب الجھاد، ج ۲، ص ۹۹۶، مجلس برکات

(۲) سورۃ التوبۃ: ۵۰

شرح الملتقی اھ" (۱)

ردالمحتار میں ہے: "قوله (لليتيم) ای بشروط فقره وفائدة ذكره دفع توهم ان اليتيم لا يستحق من الغنيمة شيئا لان استحقاقها بالجهاد واليتيم صغير فلا يستحقها ومثله ما فی التاويلات للشيخ ابی منصور لما كان فقراء ذوی القربیٰ يستحقون بالفقر فلا فائدة فی ذكرهم فی القرآن اجاب بان افهام بعض الناس قد تفضی الیٰ ان الفقير منهم لا يستحق لانه من قبيل الصدقة ولا تحل لهم بحر" (۲)

ردالمحتار میں ہے: "قوله (وجاز صرفه) علله فی البدائع بان ذكر هؤلاء الاصناف لبيان المصارف لا لايجاب الصرف الیٰ كل صنف منهم شيئا بل لتعيين المصرف حتی لا يجوز الصرف الیٰ غير هؤلاء اھ شرنبلالية اھ" (۳)

نیز درمختار میں ہے:

"ولا حق لاغنيائهم عندنا" (۴)

یہاں سے ظاہر کہ سہم ذوی القربیٰ غنی وفقیر سب کے لئے نہیں بلکہ ان کے فقراء اور حاجتمندوں کے لئے ہے اور زمانہ حضور علیہ السلام میں جو سہم ذوی القربیٰ کو بے امتیاز غنی وفقیر ملتا تھا وہ بوجہ فقدان علت کہ نصرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھی۔ خمس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم جو اخراج خمس سے پہلے حضور علیہ السلام لے لیتے تھے اسی کی طرح ہم حنفیہ کے نزدیک ساقط ہو گیا۔ اور یہ جو ہم نے کہا کہ سہم مذکورہ ذوی القربیٰ کا زمانہ حضور علیہ السلام کے بعد بوجہ فقدانِ علت نصرت ساقط ہو گیا، اس پر دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے سہم مذکورہ بنو ہاشم وبنو عبد المطلب کو عطا فرمایا اور بنو نوفل وعبد شمس کو نہ دیا حضرت عثمان غنی نے انہیں محروم فرمانے کا سبب دریافت کیا تو حضور صلی

---

(۱) الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المغنم، ج ۶، ص ۲۴۷-۲۴۴، دار الکتب العلمية، بيروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المغنم، ج ۶، ص ۲۴۷، دار الکتب العلمية، بيروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المغنم، ج ۶، ص ۲۴۷، دار الکتب العلمية، بيروت

(۴) الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المغنم، ج ۶، ص ۲۴۸، دار الکتب العلمية، بيروت

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اور بنوعبد المطلب ایک ہی چیز ہیں اور اپنے انگشتان مبارک کو ایک دوسرے میں پیوست فرمایا یعنی وہ میرے ساتھ جاہلیت و اسلام میں رہے اور میری مدد کی جیسا کہ ایک روایت میں وارد ہوا تو ثابت ہوا کہ قرابت سے مطلق رشتہ نسب مراد نہیں بلکہ رشتہ نصرت مراد ہے ورنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنوہاشم و بنوعبد المطلب کو خاص نہ فرماتے بلکہ چاہئے تھا کہ بنوعبد المطلب پر بنو نوفل و بنوعبد شمس کو مقدم فرماتے کہ نوفل و عبد شمس ہاشم کے عینی بھائی ہیں اور مطلب ہاشم کے علاتی بھائی تھے تو ظاہر کہ یہ خصوصیت بوجہ نصرت تھی اور نصرت وفات حضور علیہ السلام سے منتہی ہوگئی تو وہ سہم ذوی القربیٰ بھی سہم رسول کی طرح ساقط ہوگیا اور اس کے متوسط پر فعل خلفائے راشدین اور عدم اعتراض صحابہ کی وجہ سے اجماع ہوگیا۔ تفسیر روح المعانی میں الوسی رقمطراز ہے:

''واريد بهم بنو هاشم وبنوا المطلب المسلمون لانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وضع سهم ذوى القربىٰ فيهم دون بنى اخيهما شقيقهما عبد شمس واخيهما لابيهما نوفل مجيبا عن ذلك حين قال له عثمان وجبير بن مطعم هٰولاء اخوتك بنوهاشم لا ينكر فضلهم لمكانك الذى جعلك الله تعالىٰ منهم ارأيت اخواننا من بنى عبد المطلب اعطيتهم وحرمتنا وانما نحن وهم بمنزلة نحن وبنو المطلب شئ واحد وشبك بين اصابعه رواه البخارى اى لم يفارقوا بنى هاشم فى نصرته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جاهلية ولا اسلاما وكيفية القسمة عند الاصحاب انها كانت علىٰ عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ علىٰ خمسة اسهم سهم له عليه الصلوٰة والسلام وسهم للمذكورين من ذوى القربىٰ وثلاثة اسهم للاصناف الثلٰثة الباقية واما بعد وفاته عليه الصلاة والسلام فسقط سهمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما سقط الصفى وهو ما كان يصطفيه لنفسه من الغنيمة مثل درع وسيف وجارية بموته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لانه كان يستحقه برسالته ولا رسول بعده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكذا سقط سهم ذوى القربىٰ وانما يعطون بالفقر وتقدم فقراء هم علىٰ فقراء غيرهم ولا حق لاغنياء هم لان الخلفاء الاربعة الراشدين قسموه كذالك وكفى بهم قدوة'' (۱)

---

(۱) تفسیر روح المعانی، ج ۱۰، ص ۳، تحت قولہ تعالیٰ: فان للہ خمسہ وللرسول، دار احیاء التراث العربی، بیروت

اسی میں حضرت زید بن علی سے ہے، انہوں نے فرمایا:

''لیس لنا ان نبنی منه القصور ولا ان نرکب منه البراذین''(۱)

اسی میں ہے:

''ولان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انما اعطاهم للنصرة لا للقرابة وهو یدل علیٰ ان المراد بالقربیٰ فی النص قرب النصرة لاقرب القرابة وحیث انتهت النصرة انتهی الاعطاء لان الحکم ینتهی بانتهاء علته الخ''(۲)

ردالمحتار میں ہے:

''قوله (ولاحق لاغنیائهم عندنا) وعند الشافعی یستوی فیه فقیرهم وغنیهم ویقسم بینهم للذکر کالانثیین لانه لم یفرق فی الآیة بین الفقیر والغنی ولنا ان الخلفاء الراشدین قسموه کما قلناه بمحضر من الصحابة فکان اجماعا والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یعطیهم للنصرة لا للفقر لقوله علیه السلام انهم لم یزالوا معی هٰکذا فی الجاهلیة والاسلام وشبک بین اصابعه حین اعطی بنی هاشم والمطلب لانهم قاموا معه حین ارادت قریش قتله علیه الصلاة والسلام ودخل بنو نوفل وعبد شمس فی عهد قریش ولو کان لاجل القرابة لما خصهم لانّ عبد شمس ونوفلا اخوان لهاشم لابیه وامه والمطلب کان اخاه لابیه فکان اقرب والمراد بالنصرة کونهم معه یوانسونه بالکلام والمصاحبة لا بالمقاتلة ولذا کان لنساءهم فیه نصیب ثم سقط ذلک بموته علیه الصلاة والسلام لعدم تلک العلة وهی النصرة یستحقونه بالفقر زیلعی ملخصا وحاصله انه کما سقط سهمه صلی اللہ علیه وسلم بموته عندنا سقط سهم ذوی القربی بموته ایضا لفقد علة استحقاقهم-الخ''(۳)

---

(۱) تفسیر روح المعانی، ج۱۰، ص۳، تحت قوله تعالیٰ: فان للہ خمسه وللرسول، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) تفسیر روح المعانی، ج۱۰، ص۳، تحت قوله تعالیٰ: فان للہ خمسه وللرسول، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المغنم، ج۶، ص۲۴۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

بالجملہ ہمارے نزدیک سہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی طرح سہم ذوی القربیٰ بھی بعد وفات رسول علیہ السلام ساقط ہوگیا اور فقراء و یتامیٰ و مسافرین کا سہم باقی ہے اور ذوی القربی کے فقراء کو ان کے غیر کے فقراء پر مقدم کیا جائے گا اور سادات اغنیاء کے لئے اس میں کوئی حق نہیں اور یہ کہ آیت میں مصارف کا بیان ہے نہ یہ کہ ہر صنف کو حصہ دینا واجب فرمایا ہے تو امام کو اختیار ہے کہ اپنی صوابدید کے موافق ایک یا دو صنف کو دے دے اور باقی کو نہ دے اور یہی مذہب شیعہ امامیہ کا ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''طعن ہشتم آنکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ اہل بیت از خمس کہ بہ نص قرآنی ثابت است قولہ تعالیٰ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ -الآیۃ [سورۃ الانفال: ۴۱] بایشاں نہ داد پس خلاف حکم قرآں نمود جواب آنکہ ایں طعن پیش مذہب امامیہ درست نمی شود زیرا کہ نزد ایشاں ایں آیت برائے بیان مصرف خمس است نہ برائے استحقاق پس اگر امام وقت راصواب دید چناں افتد کہ یک فرقہ را خاص کند ازیں چہار فرقہ کہ در قرآن مجید مذکور اند روا باشد وہمین است مذہب جمیع از امامیہ چنانچہ ابو القاسم صاحب شرائع الاحکام کہ ملقب بہ محقق است نزد امامیہ وغیر او از علماء ایشاں بایں معنی تصریح کردہ اند و برایں مذہب سندی نیز از ائمہ روایت می کنند پس اگر یک دو سال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذوی القربی چیزے از خمس ندادہ باشد بنا بر استغناء ایشاں از مال خمس یا بنا بر کثرت احتیاج اصناف دیگر نزد ایشاں محل طعن نمی تواند شد و مدلول آیت نیز ہمیں است کہ ایں ہر چہار فرقہ یعنی ذوی القربیٰ و یتیماں و مساکین و مسافران لیاقت آں دارند کہ خمس باینہا دادہ شود خواہ بہ ہر ایک از ینہا برسد خواہ بہ یک دو فرقہ حضرت امیر نیز در امام خلافت خواہ حصہ ذوی القربیٰ خود نگرفتہ کہ بقول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقراء و مساکین بنی ہاشم را ازاں داد و آنچہ باقی می ماند بدیگر فقراء و مساکین اہل اسلام تقسیم نمود پس چوں فعل عمر موافق فعل معصوم باشد چہ قسم محل طعن تواند شد۔ روی الطحاوی والدار قطنی عن محمد ابن اسحاق انہ قال سالت ابا جعفر محمد ابن علی ابن الحسین ان امیر المومنین علی ابن ابی طالب لما ولی امر الناس کیف صنع فی سہم ذوی القربیٰ فقال سلک بہ واللہ مسلک ابی بکر و عمر زاد الطحاوی فقلت فکیف انتم تقولون قال واللہ ما کان اہلہ یصدرون الا عن رأیہ وفعل عمر در تقسیم خمس آں بود کہ اول بفقراء و یتامی

از اہلبیت می رسانید و باقی در بیت المال می داشت و در نصرت بیت المال خرج می کرد ولہٰذا روایات دادن اہلبیت نیز از عمر متواتر و مشہور است روی ابو داؤد عن عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ عن علی ان ابا بکر و عمر قسم سھم ذوی القربیٰ لھم اخرج ابو داؤد ایضا عن جبیر بن مطعم ان عمر کان یعطی ذوی القربیٰ من خمسھم وایں حدیث صحیح است و تحقیق ایں امر آنچہ از تفحص روایات معلوم مشہور آنست کہ ابوبکر و عمر حصہ ذوی القربیٰ از خمس می برآوردند و بفقراء و مساکین ایشاں می دادند و دیگر مہمات ایشاں را ازاں سرانجام می کردند نہ آنکہ بطریق توریث غنی و فقیر و محتاج و غیر محتاج ایشاں را بدہند چنانچہ در حضور پیغمبر نیز ہمیں معمول بود و حالا ہم مذہب حنفیہ و جمع کثیر از امامیہ ہمیں است کما سبق نقلہ عن الشرائع قال فی الھدایۃ واما الخمس فیقسم علیٰ ثلثۃ اسھم سھم للیتامیٰ وسھم للمساکین و سھم لابناء السبیل یدخل فقراء ذوی القربیٰ فیھم ویقدمون ولا یدفع الی اغنیائھم''(۱)

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۴۷

۵۲ر تولہ سونا اور ۱۲۵ر تولہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ نکلے گی؟ کمپنی میں شیئر خریدنا کیسا؟ بینک سے قرض لینے کا حکم!

جناب مفتی صاحب، دار الافتاء بریلی شریف!

(۱) تحفہ اثنا عشریہ، ص ۶۳۵-۶۳۳

محترم جناب مفتی اختر رضا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مولیٰ عزوجل سے امید ہے کہ حضرت کے مزاج اچھے ہوں گے۔حضور مفتی اعظم صاحب کی بھی صحت عمدہ ہوگی۔کچھ عرصہ پہلے استفتاء عرض کیا تھا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اگر پہلے خط کا جواب دیا جاچکا تو مزید جواب کی حاجت نہیں ورنہ کرم فرما کر مسائل کے جوابات بھیجیں۔

(۱) ۵۲ ر تولہ سونا اور ۱۲۵ ر تولہ چاندی پر زکوۃ کتنی دی جائے گی؟ سونا اور چاندی کا الگ الگ حساب گرام میں لکھیں۔

(۲) بینک میں اپنی رقم جمع ہے اس رقم پر مزید قرض لے جس پر بینک کے اخراجات (یا سود) وصول کرے تو کیا اس طرح قرض لے کر کوئی تجارت کرنا جائز ہے؟ جائز ونا جائز دونوں صورتوں میں کتنی فیصد رقم بینک سے لے سکتے ہیں؟

(۳) کمپنی (شرکتہ) میں شیئر (Share) خریدنا کیسا ہے؟ جبکہ اس کمپنی کے خود کے سرمایہ کے علاوہ مختلف لوگوں (بلا امتیاز مذہب وملت) کے شیئر کی رقم سے بھی سرمایہ بنتا ہے۔آیا اس کمپنی میں بطور شیئر ہولڈر شرکت کرنا کیسا ہے؟ جبکہ دیگر شیئر ہولڈرز کی رقم جائز آمدنی کی ہے یا نہیں؟ یا کمپنی کا خود کا سرمایہ کیسا ہے؟ وہ معلوم کرنا ممکن نہیں پھر اس کمپنی کا منافع بصورت ڈوڈنڈ مالکان شیئر میں تقسیم ہوتا ہے تو یہ منافع لینا جائز ہے؟ یا پھر شیئرز کے دام گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں جس کا دارو مدار کمپنی کے نفع نقصان پر ہے اور یہ بغرض آمدنی ومنافع خرید وفروخت ہوتے رہتے ہیں تو یہ کاغذی مشن کے شیئر میں خرید وفروخت کیسی ہے؟ فقط!

المستفتی: عبدالرشید باوزیر ایکسپورٹ اینڈ امپورٹس

مکان نمبر ۵۴،محمد علی روڈ،بمبئی (مہاراشٹر) 400003

الجواب:

(۱) مقدار زکوۃ درج ذیل ہے۔

سونا:	ایک تولہ	تین ماشہ	پانچ رتی
چاندی:	تین تولہ	ایک ماشہ	چار رتی

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بلاضرورت شرعیہ کافر حربی کو نفع پہنچانا حرام تو بے ضرورت ایسا قرض لینا جائز نہیں مگر جبکہ مسلم کو نفع کثیر ہو اور کافر کو تھوڑا نفع ہو تو اپنے نفع کے لئے اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) منافع جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۶؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵

زکوٰۃ وفطرہ وقربانی کس پر واجب؟ نصاب کی قسمیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید ایک مدرسہ اسلامیہ میں مدرس ہیں، انہوں نے عید الفطر کے موقع پر یہ اعلان کردیا کہ ہر شخص جو اچھی طرح خوشحالی انداز میں کھا پی لیتا ہے اور نہ کسی قسم کا کوئی مقروض ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے؟ وہ ادا کرے لیکن اس آبادی کے امام نے بعد میں یہ اعلان کیا کہ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ضرورت اصلیہ سے باہر ہو تو واجب ہے، کم اشیاء ہیں تو واجب نہیں۔ وہ فطرہ اور قربانی نہیں دے سکتا ہے۔ جواب عنایت فرمائیں!

(۲) زید کہتا ہے کہ ضرورت اصلیہ کے بعد بھی جو روپیہ وغیرہ بچے، چاہے وہ کثیر ہو یا قلیل؟ بچے ہوئے مال پر زکوٰۃ فرض ہے، وہ اتنے مال کی زکوٰۃ دے۔ یہاں اختلاف کا اندیشہ ہے، جواب عجلت سے دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز نصاب کی قسمیں وغیرہ ہیں تو تفصیل سے تحریر کردیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: سید اقبال علی، بدھونہ، اٹاوہ

الجواب:

زکوٰۃ وفطرہ وقربانی اس پر واجب ہیں جو سونے یا چاندی کے نصاب یا اس کی قیمت کا (جو حوائج

اصلیہ و دین سے فاضل ہو) مالک ہو۔

مراقی الفلاح میں ہے:

''فرضت علی حر مسلم مکلف مالک لنصاب من نقد ولو تبرا او حلیا او آنیة او مایساوی قیمته من عروض تجارة فارغ عن الدین وعن حاجته الاصلیة'' (۱)

درمختار میں ہے:

''وسببه ای سبب افتراضها ملک نصاب حولی تام فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد و فارغ عن حاجة الاصلیة نام ولو تقدیرا-ملخصاً'' (۲)

مگر زکوٰۃ سے فطرہ اس امر میں مختلف ہے کہ اس میں تجارت کے ذریعہ نصاب نامی ہونا شرط نہیں۔لہٰذا فطرہ نصاب بھر اسباب پر بھی واجب ہوگا جبکہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو، اگرچہ وہ سامان تجارت نہ ہو۔زید صحیح کہتا ہے۔

اسی کے باب صدقۃ الفطر میں ہے:

''تجب علیٰ کل حر مسلم ولو صغیرا مجنونا ذی نصاب فاضل عن حاجته الاصلیة کدینه و حوائج عیاله وان لم ینم کما مر وبهذا النصاب تحرم الصدقة کما مر وتجب الاضحیة ونفقة المحارم علی الراجح-ملخصاً'' (۳)

اور نصاب تین قسم ہے۔ایک وہ جس میں نامی ہونے کی شرط ہے اور اس سے وجوب زکوٰۃ اور تمام احکام متعلقہ بالمال النامی متعلق ہوتے ہیں دوسرا وہ جس سے چار احکام واجب ہوتے ہیں اس کے مالک پر صدقہ واجبہ حرام ہونا قربانی کا واجب ہونا، صدقہ فطر و نفقہ اقارب محتاجین کا واجب ہونا اور اس میں تجارت کے ذریعہ نامی ہونا اور سال گزرنا شرط نہیں اور تیسرا وہ ہے جس سے سوال حرام ہوجاتا ہے اور وہ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی کے پاس دن بھر کی روزی ہو اور بعض نے کہا کہ پچاس درہم کا مالک

---

(۱) مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص ۷۱۳، کتاب الزکوٰۃ، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۱۷۹-۱۷۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقة الفطر، ج ۳، ص ۳۱۳-۳۱۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

ہو۔طحطاوی میں ہے:

"اعلم ان النصب ثلثة نصاب يشترط فيه النماء و تتعلق به الزكاة وسائر الاحكام المتعلقة بالمال النامي و نصاب تجب به احكام اربعة حرمة الصدقة و وجوب الاضحية وصدقة الفطر و نفقة الاقارب ولا يشترط فيه النمو بالتجارة ولا حولان الحول و نصاب تثبت به حرمة السوال وهو ما اذا كان عنده قوة يومه عند بعض وقال بعضهم هو ان يملك خمسين درهما ذكره العلامة نوح" (۱)

سونے یا چاندی کے نصاب یا اس کی قیمت کا مالک نہ ہو نہ اس کے پاس نصاب بھر اسباب کی تجارت ہو نہ چرائی کے جانوروں کا نصاب ہو، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور یہیں سے اقسام نصاب کی طرف اشارہ ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۷۶

زکوٰۃ کی رقم سے جماعت خانہ بناسکتے ہیں یا نہیں؟

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ:

زکوٰۃ کی رقم سے جماعت خانہ بناسکتے ہیں یا نہیں؟ جماعت خانہ کا مقصد برادری کے لوگوں کو شادی اور بیاہ میں سہولت دینا ہے۔ اگر شادی والا صاحب مال ہو تو کرایہ بھی وصول کیا جائے ورنہ نہیں۔

الجواب:

بناسکتے ہیں مگر حیلہ شرعی سے۔ حیلہ شرعی یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی فقیر کو دے کر اس کی خوشی سے اس کام کے لئے اسی سے لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

(۱) حاشية الطحطاوی علی المراقی، باب صدقة الفطر، ص ۷۲۳، دار الكتب العلمية، بيروت

مسئلہ-۷۷

سید کو زکوٰۃ وصدقات واجبہ وغیرہ دینے سے ادا نہ ہوں گے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) سید خاندانی ہو چاہے امیر ہو یا غریب مگر ہے سید تو کیا سید کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ زکوٰۃ وفطرہ کا مال لے؟ اور کیا سید کو دسواں چالیسواں کا کھانا جائز ہے؟ اور اسی طرح ہر امیر کے لئے کیا جائز ہے کہ وہ دسواں چالیسواں کا کھانا کھائے؟ دسواں چالیسواں زکوٰۃ فطرہ کا صحیح مستحق کون ہے؟

(۲) کسی شرابی کے گھر نیاز کا کھانا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ اس کی تجارت بھی صرف شراب ہے پھر ایسے کے گھر نیاز کا کھانا کھانے کے لئے جانا چاہئے یا نہیں؟

(۳) بازار میں کوئی مر گیا مگر کسی کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ مسلمان ہے پھر اس کو پولیس کے ہاتھوں مرگھٹ یا کسی اور دوسری جگہ دفن کر دیا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مرنے والا مسلمان تھا تو اب کیا کیا جائے؟ بینوا توجروا

المستفتی: حافظ عبدالغفور رضوی

نگینہ مسجد وارڈ نمبر ۴، ضلع ریوت محل، مہاراشٹر

الجواب:

(۱) سید کو زکوٰۃ وفطرہ لینا حلال نہیں اور سید کو دینے سے زکوٰۃ وفطرہ اور کوئی صدقہ واجبہ ادا نہ ہوگا اور دسویں چالیسویں کا کھانا سید کو دے سکتے ہیں مگر کھانا اگر عام آدمی کا ہو تو غنی کو نہ دینا چاہئے، سید ہو خواہ کوئی اور۔ اور بزرگان دین کی نیاز ہو تو تبرک ہے، غنی وفقیر سب کھائیں۔ زکوٰۃ وفطرہ کا مستحق فقیر ومسکین غیر سید ہے جو نہ دینے والے کی اولاد ہو نہ دینے والا اس کی اولاد میں ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کھانا جائز ہے مگر اس کے یہاں جانا اور اس سے میل جول حرام ہے تو اس کے یہاں جانے کی اجازت ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تین دن سے زائد اگر دفن ہوئے ہو گئے ہوں تو دعائے مغفرت پر اقتصار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍ رجمادی الآخرہ ۰۴ ۱۴ھ

مسئلہ-۷۸

مال غیر کی زکوٰۃ بلا اجازت وتوکیل ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

میرے یہاں دیگیں کرائے پر چلتی ہیں وہ دیگیں کئی لوگوں کی ہیں ان میں میرے چچا کی ایک دیگ ہے، چچا کا انتقال ہوگیا ان کا لڑکا پاکستان میں تھا اس کا بھی انتقال ہوگیا، دیگ کا کرایہ جمع کر رہا ہوں، چچا کے چار پوتے ہیں اور تین پوتیاں ہیں اور ایک ان کے لڑکے کی بیوی، وہ کرایہ میں کس کو دوں؟ پوتوں کو یا پوتوں کی ماں کو؟ وہ سب بھی پاکستان ہیں، جب پاکستان جاؤں گا تو ان کو دوں گا، یا وہ ہندوستان آئیں تو یہیں پر دوں گا۔اب یہ بتایا جائے جو کرایہ ان کا جمع ہے تقریباً دوڈھائی ہزار روپے، اس کی ہر سال زکوٰۃ انہی روپوں میں سے نکال دیتا ہوں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ چچا نے تو مجھ سے کہا نہیں تھا، اب جو میں نے زکوٰۃ نکالی ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اور اگر نہیں تو میرے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور میں کیا کروں؟ ایسی صورت میں تحریر فرمائیں۔

المستفتی: ہدایت رسول
محلہ بھورے خاں، پیلی بھیت

الجواب:

وہ کرایہ اس کو دیا جائے جو تمام ورثہ میں متدین ثقہ معتمد ہو کہ وہ دیانت داری سے جملہ ورثہ پر تقسیم کردے اور جب کہ آپ کے چچا نے آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا وکیل نہ بنایا تھا تو اس رقم سے جو آپ نے زکوٰۃ دی ان کی زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اور آپ پر تاوان لازم ہوا۔لہٰذا اتنی رقم بھی شامل کر کے ورثہ کو دے دیجئے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۹

زکوٰۃ سونے کے اعتبار سے نکالی جائے یا چاندی کے اعتبار سے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

ہمارے یہاں سونے اور چاندی کے بھاؤ میں بہت کچھ کمی بیشی ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ساڑھے باون تولہ چاندی کا اعتبار کریں یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کے اعتبار سے ادا کریں؟ دونوں میں اولیٰ کیا ہے؟ اقوی دلائل کے ساتھ قلمبند فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: عبد الستار احمد القادری نوری

مقام رہرہ، پوسٹ پرسابلہری، ضلع بستی (یوپی)

الجواب:

جس کے پاس سونے کا نصاب ہو وہ سونے کی قیمت کا اعتبار کرے اور جس کے پاس چاندی کا نصاب ہو وہ چاندی کی قیمت لگا کر زکوٰۃ دے اور دونوں میں کوئی نصاب بھر نہ ہو تو قیمت لگا کر جس صورت میں نصاب بن جائے، زکوٰۃ دیں اور اگر دونوں کو ملانے کی صورت میں چاندی بنانے میں زکوٰۃ زیادہ ہو اور سونا بنانے میں کم تو وہ صورت اختیار کریں جس میں فقیروں کا زیادہ فائدہ ہو اور تفصیل تجلی المشکوٰۃ میں ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے۔(۱)

کتاب الصوم

(۱) البقرۃ:۱۸۳/کنزالایمان

کتاب الصوم

مسئلہ-۱

تِل نگل جانے سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟
رمضان میں شیطان مقید ہوتے ہیں تو گناہ کیوں؟

کرم طراز قبلہ حضرت مخدومی شاہ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد عرض سلام و قدمبوسی تعظیماً عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل کے جواب باصواب عنایت فرما کر بندوں کی رہبری وہدایت فرمائیں:

(۱) روزہ رکھا ہوا آدمی عمداً ایک چنا یا اس سے کم ایک دانہ گیہوں ٹوکری سے نکال کر کھایا یا اس سے کم مثلاً ایک تل یا رائی کا دانہ تھیلے سے نکال کر کھایا۔ اتنی چھوٹی وقلیل غذا سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

(۲) آبدست کے لئے بہتے ہوئے نہر یا ندی کے پانی میں بیٹھ کر خوب کھل کر مخرج کو دھویا، روزہ فاسد ہوگا یا مکروہ؟ اگر مکروہ تو کون سا مکروہ؟

(۳) زید کہتا ہے کہ رمضان المبارک میں شیاطین زنجیروں میں بند کیے جاتے ہیں تو بندہ ماہ رمضان المبارک میں خطا و گناہ کیوں کرتا ہے؟ اور محتلم وغیرہ کیوں ہوتا ہے؟

(۴) حالت روزہ میں کسی کو لعاب (تھوک) بہت نکلتا ہے اور کبھی پڑھتے پڑھتے منہ کا تھوک ہونٹوں کے ظاہری حصہ تک آجاتا ہے اس کے نگل جانے کا کیا حکم ہے؟

(۵) مولانا زاہد القادری دہلوی سنی ہیں یا وہابی؟

المستفتی: محمد عبدالغنی سنی حنفی رضوی
کارپنٹر، مقبول نگر، ہانگل شریف (کرناٹک)

الجواب:

(۱) عمداً کھانا پینا بلاشبہہ روزہ کو فاسد کرتا ہے۔

درمختار میں ہے: ”وان جامع المکلف آدمیا مشتھی او اکل او شرب غذاءً او دواءً عمداًقضی و کفر“ (۱)

ردالمحتار میں ہے: ”قولہ (مایتغذی بہ) ای ما من شانہ ذلک کالحنطۃ والخبز واللحم وانماعدالماءمنہ وھو لایغذو لبساطتہ لانہ معین للغذاء“ (۲)

اور کفارہ بھی واجب ہوگا جبکہ ایسی چیز کھائے جو بطور غذا یا دوا استعمال ہوتی ہو اور مصلح بدن ہو کمامرآنفامن الدر المختار اور مقدار یہاں مطلق رکھی جس کا صریح مفاد یہ ہے کہ عمداً کچھ کھانا اگر چہ چنے بھر سے کم ہو، مفسد صوم ہے لاجرم اسی درمختار میں تصریح فرمائی:

”لو اکل لحما بین اسنانہ ان مثل حمصۃ فاکثر قضی فقط وفی اقل منھا لا یفطر الا اذااخرجہ من فمہ فاکلہ“ (۳)

یہیں سے تل وغیرہ کا حکم ظاہر اور وہ یہ کہ تل وغیرہ منہ میں رکھ کے اگر بے چبائے نگل جائے تو روزہ ضرور فاسد ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا۔ اسی درمختار میں ہے:

”واکل مثل سمسمۃ من خارج یقطع ویکفر فی الاصح“ (۴)

اور چنے بھر کی قید اس چیز کے لئے ہے جو دانتوں کے درمیان ہو یا منہ کے اندر ہو کما ھو ظاہر من ما تلونا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) روزہ دار کو استنجا میں مبالغہ مکروہ ہے کہ مظنۂ وصول آب بمقام حقنہ ہے اور حقنہ کے مقام تک پانی پہنچنا مفسد صوم ہے تو مبالغہ کی صورت میں روزہ کو فساد کے لئے معرض کرنا ہے لہٰذا اس میں کراہت تحریمی

---

(۱) الدر المختار، ج۳، کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم، ص ۳۸۸-۳۸۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، ج۳، کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم، ص ۳۸۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الدر المختار، ج۳، کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم، ص ۳۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الدر المختار، ج۳، کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم، ص ۳۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہوگی۔جس طرح بوس وکنار جبکہ انزال کا اندیشہ ہو،مکروہ تحریمی ہیں۔

مراقی الفلاح میں ہے: **''ویبالغ فی التنظیف حتیٰ یقطع الرائحة الکریهة وفی ارخاء المقعدة ان لم یکن صائما''** (۱)

اوراس صورت میں اگر پانی موضع حقنہ تک پہنچ گیا تو روزہ جاتا رہا۔طحطاوی میں ہے:

''قوله حفظا للصوم عن الفساد وانما یفسد اذا وصل الماء الیٰ موضع الحقنة'' (۲)

یہاں سے صورت مسئولہ کا جواب ظاہر۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) گناہ نفس عمارہ کے سبب کرتا ہے اور احتلام بہ سبب شہوت ہوتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ایسا کرنے سے روزہ نہیں جاتا۔مراقی الفلاح میں ہے:

''وفی الخانیة ترطب شفتاه ببزاقه عند الکلام ونحوه فابتلعه لا یفسد صومهٗ'' (۳)

اور یہی صحیح ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) مدعی سنیت ہیں وبس۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۴؍شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

روزے کا فدیہ کون دے سکتا ہے؟ ایک فتوے کی اصلاح! داعی الی اللہ کون؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل میں مندرج تیروں سے نشان کردہ سطور کے تراجم کے سلسلہ میں، کیا ایسے ترجمے کی اشاعت جائز ہے؟ کیا اس سے گمراہی پھیلنے کا اندیشہ ہے؟ نیز

---

(۱) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ص ۴۲، مکتبة المدینة

(۲) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ص ۴۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) مراقی الفلاح مع الطحطاوی، باب فی بیان ما لا یفسد الصوم، ص ۲۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

لفظ داعی الی اللہ کا اطلاق قرآن کی روشنی میں وداعیاً الیٰ اللہ باذنہ الخ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے علاوہ کسی دوسرے کو بھی اس خطاب سے نوازا جا سکتا ہے؟ تیروں سے نشان کردہ صفحات منسلک ہیں؟۔ بینوا توجروا، والسلام!

المستفتی: نیاز قیس

الجواب:

(۱) ترجمہ دیکھا، غلط پایا اور روزہ کے متعلق ترجمہ وتفسیر میں غلط مسائل درج ہوئے چنانچہ وہ لکھتا ہے: ''جن لوگوں کو قضا روزہ کی طاقت ہے، ان پر فدیہ ایک **مسکین کا کھانا**'' جبکہ اس کا صحیح ترجمہ یوں ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک **مسکین کا کھانا**'' اور مترجم نے جو ترجمہ کیا ہے اس کی تقدیر پر آیت کریمہ کا حکم باقی نہیں ہے بلکہ منسوخ ہو گیا یعنی اب یہ نہیں ہو سکتا کہ صحت مند آدمی اگر روزہ نہ رکھنا چاہے تو فدیہ دیدے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور صحت مند پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا البتہ بہت بوڑھا جس کے لئے آئندہ صحت کی کوئی امید نہیں ہے اور ہنوز اسے روزے کی طاقت نہیں اس کے حق میں اس آیت کا حکم باقی ہے۔

تفسیر خازن میں ہے: ''**واختلف العلماء فی حکم هذاه الآية فذهب اكثرهم الیٰ انها منسوخة وهو قول عمر ابن الخطاب وسلمة ابن الاكوع وغيرهما وذلك انهم كانوا فی ابتداء الاسلام مخيرين بين ان يصوموا وبين ان يفطروا او يفدوا وانما خيرهم اللہ تعالیٰ لئلا يشق عليهم لانهم كانوا لم يتعودوا الصوم ثم نسخت التخيير ونزلت العزيمة بقوله تعالیٰ: فمن شهد منكم الشهر فليصمه فصارت هذه الآية ناسخة للتخيير وقال قتادة هی خاصة فی حق الشيخ الكبير الذی لا يطيق الصوم وذهب جماعة منهم ابن عباس الیٰ ان الآية محكمة غير منسوخة ومعناها وعلیٰ الذين كانوا يطيقونه فی حال الشباب ثم عجزوا عنه عند الكبر فعليهم الفدية بدل الصوم الخ ملتقطا**'' (۱)

اور جب یہ آیت روزہ سے عاجز بوڑھے مرد وعورت کے بارے میں ہے تو اس کا صحیح ترجمہ وہی

---

(۱) تفسیر الخازن، ج ۱، سورۃ البقرۃ: ۱۸۴، ص ۱۱۱-۱۱۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہے جو اعلیٰ حضرت نے کیا اور اس کی تائید حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قرأت سے ہوتی ہے "لا یطیقونہ" مدارک التنزیل میں ہے:

"وقیل معناہ لا یطیقونہ فاضمر لا لقرائۃ حفصۃ کذلک وعلیٰ ھذا لا یکون منسوخا اھ ملتقطا" (۱)

اور تفسیر مذکور میں جو مسئلہ بیان ہوا وہ غلط ہے اور صریح آیت کے خلاف ہے، آیت کا صریح حکم یہ ہے کہ مریض شفایاب ہو کر اور مسافر سفر سے لوٹ کر اور دنوں میں اتنے روزے قضا رکھے جو مرض یا سفر میں چھوٹے اور باقی آیتوں کا ترجمہ بھی غلط ہے، ترجمہ رضویہ سے مطابقت کے بعد یہ امر خوب ظاہر ہو جائے گا اور ایسا شخص گمراہ بیدین ہے، اسے داعی الی اللہ کہنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

داعی الی اللہ اصالۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کی نیابت میں ہر سچا پکا سنی صحیح العقیدہ واعظ داعی الی اللہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۳

۲۹ر شعبان کے روزہ کا حکم! حالتِ روزہ میں بوس وکنار، نیم کی مسواک اور انجکشن کا حکم!

بخدمت حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری، بریلی شریف! ہدیہ سلام ورحمت

مندرجہ ذیل سوالات حاضر ہیں، جوابات مدلل مطلوب ہیں، کتاب کے ساتھ اگر ممکن ہو تو صفحہ نمبر بھی تحریر کر دیا جائے۔

(۱) ایک شخص نے ریڈیو کے اعلان پر ۲۹ر شعبان المعظم کے لحاظ سے دوسرے دن روزہ رکھا بعد میں ۲۹ر کے چاند کی شہادت مل گئی تو کیا وہی روزہ کافی ہے یا دوسرا رکھنا ہوگا؟

(۲) روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے بوس وکنار کیا یہاں تک کہ انزال ہو گیا تو کیا روزہ فاسد ہو گیا؟

---

(۱) تفسیر مدارک التنزیل، سورۃ البقرۃ: ۱۸۴، ج ۱، ص ۱۵۲، دار النفائس

(۳) حالت روزہ میں نیم کی مسواک کا کیا حکم ہے؟
(۴) حالت روزہ میں انجکشن لگوانا کیسا ہے؟
(۵) جماعت تراویح سنت مؤکدہ کیونکر ہے؟ جبکہ عہد رسالت میں اس کا وجود نہیں ہے ساتھ ہی سنت مؤکدہ کی تعریف بھی تحریر فرمائیں۔
(۶) نماز تراویح کی ہر چار رکعت پر ترویحہ میں صرف مسنون تسبیح تراویح پڑھی گئی اور دعا نہ مانگی گئی، دعا بیس رکعت کے بعد کی گئی تو شرعاً کیسا ہے؟
(۷) نماز تراویح ختم قرآن میں سہواً جا بجا آیتیں چھوٹ گئیں، حافظ صاحب نے ان ساری آیات کو بعد میں ایک رکعت میں یکجا کر کے تلاوت کی تو شرعاً کیا حکم ہے؟
(۸) غیر مالک نصاب کے نابالغ بچے کو جو خود بھی غیر مالک نصاب ہے، اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟
(۹) ایک شخص نے ایک مدرسہ کے محصل سے زکوٰۃ کی رسید کٹوائی لیکن رقم باقی رکھی۔ محصل نے اپنی طرف سے مدرسہ میں رقم جمع کر دی۔ بعد تقاضا کے آج تک اس نے رقم ادا نہیں کی تو خود محصل اس رقم کو اپنی زکوٰۃ میں مجرا کر سکتا ہے یا نہیں؟
(۱۰) زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے محصلین زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی رقم دینے میں کیا تملیک پائی جاتی ہے؟

المستفتی: مبین الہدیٰ نورانی
خطیب باری مسجد آزادنگر جمشید پور

الجواب:

(۱) فی الواقع اگر شہادت شرعیہ سے اس دن کا یکم رمضان ہونا ثابت ہو گیا تو اس شخص کا وہ روزہ رمضان ہی کے روزوں میں شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) ہاں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۴) مکروہ ہے مگر روزہ فاسد نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۵) اس لئے کہ خلفائے راشدین کی سنت کا اتباع سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام المدار نے ہم پر

لازم فرمایا۔ حدیث میں ہے:

''علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین'' (۱)

اور سنت مؤکدہ وہ ہے جس پر سرکار علیہ السلام نے مواظبت فرمائی ہو اور کبھی بیان جواز کے لئے ترک بھی فرمادیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جائز ہے جبکہ خلاف ترتیب نہ پڑھا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) نہیں، انہیں زکوٰۃ کی رقوم حیلہ شرعی کے بعد دیں یا انہیں وکیل کردیں کہ وہ فقیر مسلم کو رقوم زکوٰۃ دے کر ان کی خوشی سے مدرسہ کے لئے لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

میں سفر میں ہوں اس لئے جزئیات لکھنے سے قاصر ہوں۔ احکام مذکورہ بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ و درمختار وغیرہ کتب میں مسطور ہیں، آپ ان کا مطالعہ فرمالیں۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نزیل بنارس/ ۱۳ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴

روزہ کے بدلے فدیہ کب دے سکتے ہیں؟ ایک تحقیقی فتویٰ! شیخ فانی کی تعریف!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید کی عمر تقریباً ۶۰ر سال کی ہے اور قلبی مرض بھی پیدا ہوگیا ہے۔ ۲ر سال کے روزے نہیں رکھے، ان کا فدیہ ادا کردیا۔ ا بکی سال انہوں نے روزے رکھے، ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(۲) مقتدی عمامہ باندھے ہے اور امام نہیں باندھے ہیں، مقتدی کی نماز ہوجائے گی؟ شریعت مطہرہ

---

(۱) سنن ابن ماجة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المهدیین، ص ۵، فیصل پبلکیشنز

کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد میاں نوری
موضع ماندھو پور پٹی، ڈاکخانہ امریا، ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب:

(۱) فی الواقع اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ تھی اور آئندہ طاقت کی امید بھی نہ تھی کہ ضعف روز بروز زائد تھا تو فدیہ ادا کرنا جائز اور ان دنوں کی قضا لازم نہیں جبکہ حالت بدستور رہی ہو۔ قال تعالیٰ:

''وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ''(۱)

کہ ایسا شخص شیخ فانی ہے اور شیخ فانی کو روزہ نہ رکھنا حلال ہے۔

ہندیہ میں ہے:

''الشیخ الفانی الذی لا یقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارۃ کذافی الھدایۃ''(۲)

اسی میں ہے:

''وھو الذی کل یوم فی نقص الی ان یموت کذافی البحر الرائق''(۳)

اسی میں ہے:

''الاصل فیہ ان کل صوم اذا کان اصلا بنفسہ ولم یکن بدلا عن غیرہ جاز الاطعام بدلا عنہ اذا وقع الیاس عن الصوم''(۴)

اور امام پر الزام نہیں اور اگر روزوں کی قدرت ہوگئی تو اس سال کے روزے فرض ہو گئے جس میں قدرت روزہ پر پائی۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۴

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ج ۱، ص ۲۷۰، دار الفکر، بیروت

(۳) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ج ۱، ص ۲۷۰، دار الفکر، بیروت

(۴) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ج ۱، ص ۲۷۰، دار الفکر، بیروت

اسی ہندیہ میں ہے:''ولو قدر علی الصیام بعد ما فدی بطل حکم الفداء الذی فداہ حتی یجب علیہ الصوم ھکذافی النھایۃ''(۱)

اور سابقہ کی قضا بھی لازم کہ عذر دائم نہ رہا اور شرط دوام عذر ہے جیسا کہ شیخ فانی کی تعریف سے ظاہر ہے۔

اسی میں ہے:''لو فات صوم رمضان بعذر المرض او السفر و استدام المرض و السفر حتی مات لا قضاء علیہ فان برئ المریض او قدم المسافر و ادرک من الوقت بقدر ما فاتہ فیلزمہ قضاء جمع ما ادرک''(۲)

لہٰذا امام کو اگر روزوں پر قدرت ہوگئی تو ان پر روزے فرض ہوئے، انہوں نے روزے رکھے ٹھیک کیا اور گزشتہ کی قضا بھی بشرط قدرت لازم ہے اور اگر روزوں پر قدرت نہ ہوئی تو ان پر روزے فرض نہ تھے مگر رکھ لیے تو اچھا کیا اور ان کی امامت بشرط اہلیت بلا کراہت جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہوجائے گی۔یہ خیال جہالت ہے کہ اس صورت میں مقتدی کی نماز نہیں ہوتی یا امام کی نماز میں کچھ فرق آتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۵

نص قرآنی کے خلاف مسئلہ بتانے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

زید ایک مدرسہ کا ذمہ دار شخص اور اہم رکن ہے اس نے رمضان شریف کے موقع سے ایک اشتہار مدرسہ کی جانب سے شائع کیا، اس اشتہار میں ان مسائل کو تحریر کیا جس سے عوام میں کافی کشیدگی

---

(۱) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ج ۱، ص ۲۰۷، دار الفکر، بیروت

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ج ۱، ص ۲۰۷، دار الفکر، بیروت

اور بے چینی پھیل گئی اور ہزاروں نے ان مسائل پر عمل بھی کیا۔ مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

نقل اشتہار

(۱) مسافر سفر کے سبب، مریض مرض کے سبب روزہ نہ رکھ سکا اور ایسی حالت میں رمضان ختم ہو گیا تو ان دونوں پر نہ روزہ کا کفارہ ہے اور نہ قضا۔

(۲) زید نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کیا اور انہوں نے غسل نہ کیا تو روزہ نہیں جائے گا البتہ ترک نماز کا گنہ گار ہوگا۔

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ نمبر (۱) کا مسئلہ جو کہ انہوں نے تحریر کیا ہے، قرآن وحدیث کے موافق ہے یا خلاف؟ اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو ایسے شخص پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟ اگر اس پر توبہ واجب ہے تو کیسی؟ اشتہاری یا غیر اشتہاری؟ زید نے یہ بھی کہا کہ جو شخص اس مسئلہ کو غلط ثابت کر دے تو اس کو پانچ سو ایک روپیہ دوں گا اور یہ بھی کہتا ہے کہ جو اس مسئلہ کو غلط کہتا ہے وہ نرا جاہل اور مطالعہ سے بے بہرہ ہے۔ حضور سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب دے کر بڑھی ہوئی بے چینی کو دور فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

المستفتی: عبدالسلام نوری ومسلمانان ملنگوا، سرلاہی (نیپال)

الجواب:

(۱) مسئلہ مذکورہ بالکل غلط اور نص قرآنی کے خلاف ہے۔ قال تعالیٰ:

"فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ-الآیۃ" (۱)

یعنی تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں پورے کرے

جس نے ایسا غلط مسئلہ لکھا اس پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) روزہ کی حالت میں دانستہ دن میں جماع کرنا مفسد روزہ ہے اور قضا وکفارہ دونوں لازم ہیں، اگر قائل کی مراد یہ ہے کہ دن میں دانستہ جماع کرنے سے روزہ نہیں جاتا جیسا کہ اس کے اطلاق سے ظاہر

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۴

ہے تو وہ غلط ہے اور اس پر اس سے بھی توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷؍صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-٦

روزے کا کفارہ کب واجب؟ فدیہ کس کے حق میں وارد؟ ترک روزہ کی رخصت کس کے لئے؟

حضور پرنور مفتی اعظم ہند، بریلی شریف!

بعد صد آداب وتسلیمات عرض گزار ہوں کہ کچھ مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، بذریعہ ڈاک ارسال فرمانے کی زحمت دے ہی چکا ہوں، کچھ حضرات مذکورہ حوالہ میں الجھ رہے ہیں اور وہ اپنی اپنی کہتے ہیں۔ حضور کی عنایت سے انکشاف ہو جائے گا۔

(۱) یا سیدی کیا ایک روزہ ماہ رمضان کا قصداً یا سہواً قضا کرنے سے ساٹھ روزے رکھنے کا حکم فرض ہے یا واجب؟ جو بھی ہو وہ صرف اہل نصاب اور اہل وسعت پر ہے یا غربا و متوسط حیثیت یعنی درمیانی لوگوں پر گو یا سب پر یکساں فرض یا واجب ہوگا یا نہیں؟ جواب شافی عنایت ہو!

(۲) زید کہتا ہے کہ میں ایک دائمی مریض ہوں اور اتنا مفلس ہوں کہ نہ تو مجھے روزہ رکھنے کی قوت ہے اور نہ کسی وقت قضا ادا کر لینے کی ہمت ہے اور یا حضرت نہ اتنا زر ہے کہ میں صرف ایک روزہ کے بدلہ میں ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھانا کھلا سکوں۔ اب ہم جیسے ناکارہ شخص کے لئے حکم شرع مطہر کیا ہوگا؟ جواب شافی عنایت ہو۔ زید گفتہ کہ یا سیدی مرشدی جس سے ایک روزہ نہ رکھا گیا وہ ایک کے بدلہ ساٹھ کیسے رکھے گا؟ ہاں اگر کوئی شخص مالدار بھی ہے، صحت مند ہوتے ہوئے روزہ رکھنے سے انکار تو نہیں کرتا مگر وہ روزے رکھتا نہیں ایسے آدمی کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) اگر کوئی غریب آدمی ہے روزہ رکھنے سے قے آنے لگتی ہے یا بیمار ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہو جیسے بلڈ پریشر یا کالرا وغیرہ مہلک مرضوں کا اندیشہ ہو یا سیدی کسی عارضی بیماری کے سبب پورے مہینے

روزے ترک ہوگئے اور جب وہ اچھا ہوگیا تو وہ کتنے روزے رکھے؟ یا مالدار ہے تو کتنے مساکین کو کھلائے؟ میرے کرم فرما! جواب مفصل عنایت ہو۔

(۴) روزوں کا فدیہ کیا غربا پر بھی ہے یا نہیں؟ صرف امرا پر ہی؟

ازطرف: خطیب مسجد چھوٹے سرکار مولوی ریاض اللہ

الجواب:

(۱) ساٹھ روزوں کا حکم اس روزہ دار کو ہے جو قصداً بے عذر شرعی فسادِ روزہ کا ارتکاب کرے، جبکہ وہ ساٹھ روزے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲، ۴) ایسا شخص توبہ واستغفار کرے یا تجربہ صحیحہ سے اس کے شدید مریض ہوجانے کا صحیح اندیشہ ہے یا مسلمان طبیب غیر فاسق کہتا ہے کہ فلاں شخص روزہ رکھے گا تو بیمار ہوجائے گا، اس پر اس کے مرض یا صحیح اندیشۂ مرض کی حالت میں ایک روزہ بھی نہیں۔ ہاں! اس پر صحت کے دنوں میں ان روزوں کی قضا ہے جو عذر کی حالت میں چھوٹے۔ قال تعالیٰ:

"فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ-الآیۃ" (۱)

یعنی تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں پورے کرے

اور جسے طاقت نہ ہو اور نہ ہی آئندہ امید طاقت ہو وہ ہر روزے کے بدلے ۲ رکلو ۴۵ رگرام گیہوں یا اس کے بدلے دوگنا جو یا اس کی قیمت فقیر مسلم کو بطور فدیہ دے۔ قال تعالیٰ:

"وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ-الآیۃ" (۲)

یعنی اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔

اور جو بے عذر شرعی روزہ نہ رکھے وہ سخت گنہ گار مستوجب غضب جبار ہے، غریب ہو خواہ امیر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۴

(۲) سورۃ البقرۃ: ۱۸۴

(۳) پہلے گزرا کہ معمولی مرض کی وجہ سے روزہ چھوڑنا حلال نہیں لہٰذا مجرد قے کا یا بلڈ پریشر یا کالرہ کا وہم عذر شرعی نہیں بلکہ بالفعل قے بھی مفسد روزہ نہیں ہے جبکہ حلق میں چنے کی مقدار یا اس سے زائد روزہ یاد ہونے کی صورت میں لوٹ نہ جائے۔ قے آنے لگنا کیونکر عذر ترک روزہ ہوسکتا ہے؟ البتہ اگر بقول طبیب یا بشہادت ترجمہ صادقہ شدید مرض کا اندیشہ ہو تو یہ عذر ہے اور جتنے روزے چھوٹیں گے، صحت ہونے پر ان کی قضا لازم ہوگی اور فدیہ کس پر نکلتا ہے پہلے معلوم ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷

افطار کا وقت قرآن وحدیث کی روشنی میں!

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

ہمارے محلے میں ایک جماعت ہے جو ہتھیارہ شریف سے منسلک ہے اور یہ لوگ بعد نماز مغرب کے افطار کرتے ہیں جس کی دلیل میں وہاں سے قرآنی آیتوں کے ساتھ ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ شاید یہ کہ وہ کتاب آپ کی بھی نظروں سے گزری ہو۔ حاصل کلام کہنا یہ ہے کہ ہتھیارہ شریف کے صاحب نے جو یہ کہا ہے وہ شرعی قانون سے صحیح ہے یا نہیں؟ میں آپ کے پاس وہ کتاب بھی بھیج رہا ہوں جو وہاں کی طبع شدہ ہے۔ فقط!

جواب کا منتظر: سکریٹری آزاد ہند لائبریری

J-256، بی بی لین، پوسٹ گھسوڑی، ہوڑہ

الجواب:

بخاری ومسلم وترمذی سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔(۱)

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصوم، باب فضل السحور، ج ۱، ص ۳۵۱، مجلس برکات

ابن حبان انہیں سے راوی کہ فرمایا: میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔(۱)

احمد وترمذی وابن خزیمہ وابن حبان، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔(۲)

طبرانی اوسط میں یعلی ابن مرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، فرمایا کہ تین چیزوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے: افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

ابوداؤد وابن خزیمہ وابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود ونصاری تاخیر کرتے ہیں۔(۳)

بعد نماز مغرب افطار کا حکم دینا قرآن وحدیث دونوں کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ''(۴) روزہ پورا کرو رات تک۔

اور رات کی ابتدا شرعاً وعرفاً سورج ڈوبنے کے وقت سے ہوتی ہے۔ قرآن عظیم نے اس وقت کو روزہ کی نہایت قرار دیا اور اسی پر تمامیت روزہ کا حکم فرمایا اور یہ امر ہر زمانہ میں تمام مسلمانوں میں معروف ومشہور چلا آرہا ہے تو غروب شمس کے بعد روزہ کو ناتمام جاننا جیسا کہ کتابچہ منسلکہ سے ظاہر ہے، مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار ہے اور یہ کفر ہے، ایسے لوگوں سے احتراز کریں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) صحیح ابن حبان، رقم الحديث ۳۵۱۰، کتاب الصوم، باب السحور، ص ۹۷۳، دار المعرفت

(۲) سنن الترمذی، ج ۱، کتاب الصوم، باب ما جاء فی تعجیل الافطار، ص ۸۸، مجلس برکات

(۳) سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، ج ۱، ص ۳۲۱، فیصل پبلکیشنز

(۴) سورۃ البقرۃ: ۱۸۷

مسئلہ-۸

کیا نفل روزے کی قضا واجب ہے؟

نفل روزے کی قضا یا کفارہ واجب ہے یا نہیں۔ فقط!

المستفی: مؤذن جامع مسجد، شاہ آباد ہردوئی

الجواب:

قضا واجب ہے جبکہ روزہ رکھے، توڑ دے اور اگر سرے سے ہی نہ رکھا تو کچھ نہیں۔ کفارہ کسی صورت میں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۹

بیماری کی وجہ سے روزہ توڑنے پر کیا حکم ہے؟

محترم مکرم جناب مولٰینا صاحب سلام مسنون!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلۂ مذکورہ میں کہ:

بکر نے رمضان کا روزہ رکھا اور بکر کوئی دن پہلے سے بخار آرہا تھا ایک روز اشد زیادہ ہوگیا کہ بکر کبھی ہوش میں رہتا اور کبھی بخار کی شدت سے بے ہوش ہوجاتا تھا اس الجھن میں بکر نے روزہ دوا کھا کر توڑ دیا اور کوئی دوسری چیز کھانے کی نہیں کھائی ایسی صورت میں بکر پر قضا روزہ رکھنا لازم آتا ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا جواب سے بہت جلد آگاہ فرمائیں آپ کی مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام!

المستفتی: خاکسار احقر حبیب الرحمن صدیقی، موضع انوال، ضلع اناؤ، یوپی

الجواب:

صورت مسؤلہ میں فقہائے کرام نے قضا کا حکم فرمایا کفارہ لازم نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری غفرلہ

یکم محرم شریف، ۱۳۹۷ھ/ ۲۳/دسمبر ۱۹۷۶ء

مسئلہ-۱۰

۳۰ر شعبان کو منت کا روزہ رکھا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ھٰذا میں کہ زید نے ۳۰ر شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ میں مطابق یکم جون ۱۹۸۴ء روز جمعۃ المبارکہ کو منت کا روزہ رکھا تو کیا زید کی منت ادا ہوگی کہ نہیں۔ جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا!

المستفتی: ولی اللہ حشمتی

حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

الجواب:

۲۹ کو رویت شرعاً ثابت نہ ہوئی لہٰذا زید کا یہ روزہ منت ہی کا قرار پائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ

شب ۲۲ر رمضان ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۱

معمولی کمزوری و بیماری روزہ چھوڑنے کا عذر نہیں!

کوئی شخص شریعت مطہرہ کے مطابق صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے روزہ بھی رکھتا ہے اور امام صاحب روزہ نہیں رکھتے، امام صاحب اپنی تکلیف کا اظہار کر کے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا علیحدہ پڑھنا افضل ہے۔

المستفتی: محمد مسعود علی خان مصطفوی قادری

موضع وڈاکخانہ محمد آباد، ضلع آگرہ (یوپی)

الجواب:

بے عذر شرعی روزہ نہ رکھنا اشد کبیرہ ہے اور عذر شرعی ہو تو حرج نہیں اور عذر شرعی یہ ہے کہ ایسا کمزور یا بیمار ہو کہ روزہ سے ہلاک یا زیادتی مرض کا صحیح اندیشہ ہو اور معمولی کمزوری و بیماری عذر نہیں امام کا عذر اگر واقعی شرعی ہے تو امامت ان کی بلا کراہت جائز ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو اور اگر عذر شرعی نہیں تو انہیں امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان خان قادری ازہری

مسئلہ-۱۲

سحری کس وقت تک کھائی جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ملک ہالینڈ میں عرصہ ۶ رسال سے راقم الحروف مشاہدہ کر رہا ہے کہ یہاں رمضان المبارک میں لوگ صبح صادق کے بہت بعد تک سحری کھاتے رہتے ہیں متدین فقہائے کرام کے مستخرجہ اوقات سحر کے مشتہر ہونے کے باوجود کچھ مولوی صاحبان نے مسلمانوں کو اسی طریقہ پر چلایا اور کہا کہ تم لوگ جو کرتے ہو کرتے رہو حالانکہ ان مولوی صاحبان کے پاس اس حکم کے لیے کوئی دلیل شرعی نہیں۔ بلکہ اگر کوئی وجہ اور سبب ظاہر ہے تو وہ یہ کہ اوقات الصلوٰۃ اور سحر وافطار جو مفتیان کرام نے ہالینڈ کے مسلمانوں کے لیے مہیا کیا وہ ان کے ذریعہ دین کا اتنا اہم فرض روزہ مسلمانان ہالینڈ کا ضائع کر رہے ہیں ان مولویوں کا دینی اور شرعی حکم کیا ہے اور مسلمان اپنے ان روزوں کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ ذرا یہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کے اس اہم قضیہ کا اسلامی حل پیش فرما کر احسان فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: بدر القادری، دی ہیگ ہالینڈ

الجواب:

صبح صادق سے پہلے کھانا پینا موقوف کر دینا لازم ہے ورنہ روزہ نہ ہوگا جو لوگ صبح صادق کے

وقت یا اس کے بعد تک کھاتے رہتے ہیں ان کے روزے نہیں ہوتے اور وہ ترک روزہ کے سبب گناہ گار مستوجب نار ہیں اور ان پر ان روزوں کی قضا لازم ہے اور جن لوگوں نے ان عوام کو نہ روکا بلکہ ان کے فعل کو مقرر رکھا بلکہ کرتے رہنے کو کہا وہ سب اشد گنہگار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۹؍رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۳

وقت سے پہلے وقتِ افطار سمجھ کر افطاری کر لی تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

کہ بتاریخ ۲۸؍مئی مطابق ۱۸؍رمضان المبارک کو شاہی جامع میں یہ واقعہ پیش آ گیا کہ دھوکہ سے مسجد کے ملازم سے افطار کی بتی جل گئی اس نے دوسری جگہ کی بتی سمجھ کر جلایا تھا مگر افطار والی بتی جل گئی اور کچھ لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ افطار کا وقت ہو گیا ہے کیونکہ اس بتی سے شہر کے اکثر لوگ افطار کرتے ہیں افطار شروع کر دیا جبکہ افطار میں نو منٹ باقی تھا۔ پھر فوراً بتی بند کر دی گئی تو لوگوں نے سمجھ لیا کہ دھوکہ ہو گیا اور بھول میں یہ کام ہو گیا کچھ لوگوں نے فوراً منہ کا نوالہ تھوک دیا اور کھانا بند کر دیا اور پھر صحیح وقت ہونے پر ۹؍منٹ کے بعد افطار کیا اور کچھ لوگوں نے پورا کھا لیا اس صورت میں روزہ ہو گیا یا نہیں؟ اور کن کا روزہ ہوا اور کن لوگوں کا نہیں ہوا؟ واضح فرمائیں کہ میں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ جن لوگوں نے فوراً کھانا بند کر دیا ان کا روزہ ہو گیا اور جو لوگ کھاتے رہ گئے ان کا روزہ نہ ہوا، ان پر قضا لازم ہے۔ کچھ لوگوں نے جو مخالف ہیں، بہت ہنگامہ برپا کر رکھا ہے کہ مولانا قمر الزماں رضوی نے غلط مسئلہ بیان کر دیا ہے چنانچہ میرے خلاف یہاں کے مفتی شہر عبد القدوس رومی سے فتویٰ لیا اس نے میرے خلاف یہ فتویٰ دیا کہ مطلق کسی کا روزہ نہ ہوا سب پر قضا لازم ہے صحیح بات کیا ہے قرآن وحدیث

کی روشنی میں واضح فرمائیں۔

المستفتی: محمد قمر الزماں نوری رضوی مصباحی
نائب امام شاہی جامع مسجد آگرہ

الجواب:

جن لوگوں نے وقت سے پہلے کھا لیا اگر چہ وقت کے بابت انہیں دھوکہ ہوا ہو ان کا روزہ نہ ہوا، ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہے اور جنہوں نے تھوک دیا اور اصلاً کچھ نہ کھایا ان کا روزہ ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا ازہری قادری غفرلہ
۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۴

سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد بھی کھاتے رہنے سے روزہ ہوگا یا نہیں؟
صبح صادق ہوتے ہی اذان دے سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک علاقہ میں عام طریقے سے یہ بار بار بتلانے کے بعد بھی کہ سحری کا وقت ختم ہو گیا ہے لوگ نہیں مانتے اور اذان ہونے تک سحری کرتے رہتے ہیں۔ اذان کا وقت ہمارے یہاں سحری ختم ہونے کے ۲۰؍منٹ کے بعد ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس طریقے سے بے وقت سحری کرنے والوں کے روزے ہوئے یا نہیں؟

(۲) عوام کی یہ عادت جو دیر تک سحری کرنے کی ہے اگر اس کے لیے سحری کا وقت ختم ہونے کے فوراً

بعد اذان پکاری جائے تو کیا درست ہے۔ اذان، نماز ہوگی یا نہیں اس لیے کہ لوگوں کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ اذان ہونے تک سحری کا وقت ہے۔ برائے کرم جواب سے نوازیں۔ فقط!

المستفتی: حافظ محمد سراج الدین رضوی، خطیب مسجد مودھا پارا

الجواب:

(۱) ان لوگوں کے روزے نہیں ہوتے، قضا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صبح صادق ہوتے ہی اذان دے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۵

بیماری کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ فدیہ کی مقدار!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

بعد سلام وآداب! عرض یہ ہیکہ اگر کوئی شخص مستقل طور پر مریض اور وہ اپنی بیماری کی مجبوری کی وجہ سے رمضان شریف کے فرض روزے کو رکھ نہیں پاتا ہے اس کی عمر بھی قریب ۵۰، ۵۵ سال کی ہے تو ایسی حالت میں رمضان شریف کا روزہ معاف ہوسکتا ہے یا کہ نہیں؟ روزہ نہ رہنے کی اور بھی کئی مجبوریاں ان کے سامنے درپیش ہیں۔

المستفتی: محمد مصطفی

اسول بار ایسوشیسن غازی پور اتر پردیش

الجواب:

معمولی مرض روزہ نہ رکھنے کا عذر نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر واقعی مرض اتنا شدید ہے کہ روزے کی قدرت نہیں ہے تو روزے فرض نہیں تو روزوں کے بدلہ فدیہ دے۔ فدیہ کی مقدار وہی ہے جو صدقۂ فطر

کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۵ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۶

یوم شک کو روزہ رکھنے کا حکم کس کے لئے؟ خواص سے کون لوگ مراد ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

۲۹ر کو اگر چاند نظر نہ آئے اور کوئی شرعی شہادت بھی نہ ملے تو اس صورت میں بہار شریعت میں یہ لکھا ہے کہ عوام ضحوۂ کبریٰ تک مثل روزہ رہیں شہادت ہونے پر روزے کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں اور خواص خالص نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں، چنانچہ خواص سے یہاں پر مراد کون ہیں؟ صرف علماء یا کہ تمام وہ شخص جس کو یہ معلوم ہو کہ یوم شک میں اس طرح رکھا جاتا ہے؟ جواب عنایت ہو بحوالہ ومدلل!

المستفتی: شبیر احمد قادری سلونی غفرلہ الربانی

الجواب:

جنہیں یہ مسئلہ معلوم ہے کہ یوم شک کا روزہ بنیت فرض ناجائز ہے اور خاص نفل کی نیت سے جائز ہے وہی خواص ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۹ر شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر مصطفی رضا خاں غفرلہ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا خاں
صدر مدرس منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم غفرلہ القوی
دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
نعیم اللہ خاں مدرس منظر اسلام، بریلی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
سید عارف صاحب منظر اسلام

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
ریاض احمد سیوانی غفرلہ
دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

مسئلہ-۱۷

کسی نے کہا ''رمضان کے دن میں کھانا سوّر کھانے کے برابر ہے'' تو کیا حکم ہے؟ مسجد کے قریب میں پاخانہ بنانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید عالم ہیں اور اپنی تقریر میں قوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں جو مسلمان رمضان کا روزہ نہیں رکھتا ہے اور وہ دن کو کھاتا ہے تو سوّر یعنی خنزیر کے جیسے کھاتا ہے کیا یہ زید کا کہنا ٹھیک ہے؟ اگر ٹھیک نہیں تو زید پر کیا حکم شرعی ہے؟

(۲) کیا زید یا بکر کوئی بھی مسجد کے دروازے پر جدھر سے نمازی مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور جدھر سے نکلتے ہیں، اس دروازے پر ٹٹی گھر یعنی پاخانہ بنانا درست ہے؟ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: رفیع احمد، محلہ تکیہ سفر علی بریلی

الجواب:

(۱) عالم کی مراد یہ ہوگی کہ رمضان کے دن میں کھانا حرام ہے اس پر وہ تشبیہ دیدی جو ظاہراً مطلق حرمت ہے یہ مراد نہ ہوگی کہ رمضان کے دن میں کھانے کی چیز سوّر کی طرح حرام ونجس العین ہے۔ اگر بفرض غلط یہ مراد تھی تو توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد کے قرب میں بنانا مکروہ ہے وہاں بے ضرورت بنانا مکروہ ہے اور اتنی دور پر بناتا ہے کہ بو مسجد میں نہ آئے گی تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱؍رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

□□□

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّؕ
تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے۔(۱)

باب رویۃ الہلال

(۱) البقرۃ:۱۸۹/ کنزالایمان

باب رویۃ الہلال

مسئلہ-۱

شہادت شرعیہ ملنے سے پہلے رمضان کا روزہ توڑنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) اس سال رمضان شریف کی ۲۹ رتاریخ کو چاند دیکھنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی لیکن نظر نہیں آیا۔ اس لئے ہم لوگوں نے حکم شرعی کے مطابق روزہ رکھا اور ۱۰ ربجے دن تک اپنے علاقہ کی خبر لیتے رہے لیکن کہیں سے چاند دیکھنے کی کوئی خبر نہ مل سکی۔ البتہ یہ معلوم ہوا کہ قرب وجوار کے مسلمان محض ریڈیو کی خبر پر نماز عید پڑھ رہے ہیں۔ تقریباً ۳ ربجے دن ایک شخص میرے گاؤں میں بطور مہمان آیا اور اس نے کہا کہ ہم لوگوں نے عید منالی۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ اس مہمان کے یہاں کے شخص نے چاند دیکھا ہے اور ریڈیو کے ذریعہ بھی چاند دیکھنے کی خبر وصول ہوئی ہے۔ اس کے کہنے پر میرے بھی گاؤں کے ایک عالم دین نے فوراً روزہ توڑ دیا اور اپنے کچھ احباب کا روزہ بھی توڑوایا۔ اس غیر شرعی شہادت پر روزہ توڑنے والے عالم اور ان کے حکم پر دوسرے روزہ توڑ دینے والے پر کیا حکم ہے؟ ادلۂ شرعیہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں!

(۲) ہمارے گاؤں میں ایک عالم دین ہیں، وہ دیہات میں نماز جمعہ کو ناجائز سمجھتے ہوئے کبھی نماز جمعہ نہیں پڑھتے اور نہ کبھی فنائے شہر میں نماز جمعہ جا کر پڑھتے ہیں، جبکہ فنائے شہر گاؤں سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے گویا وہ نماز جمعہ پڑھتے ہی نہیں لیکن عیدین کی نماز میں برابر شریک ہوتے ہیں اور کبھی دوسرے گاؤں میں جا کر نماز عید پڑھائی ہے جبکہ عیدین اور نماز جمعہ دونوں کا ایک ہی حکم شرعی ہے۔ فقط عیدین میں شریک ہونا یہ نام ونمود پر مبنی ہوگا یا نہیں؟ ایسے محض ریا اور سمعہ کرنے والے عالم پر شریعت

مطہرہ کا کیا حکم ہے؟اس کی اقتدا میں نماز اور کسی طرح کی شہادت جائز ومعتبر ہے یا نہیں؟ ادلہ شرعیہ سے جواب عنایت فرمائیں!

(۳) میرے گاؤں میں امدادی رقوم سے ایک نظامیہ مدرسہ چلتا رہا بعد میں اس مدرسہ کو بہار بورڈ سے ملحق کر دیا گیا۔ جب مدرسہ کے اساتذہ کو پوری تنخواہ بورڈ سے ملنے لگی تب ان لوگوں نے بچوں کی تعلیم و تربیت سے قطعی منہ موڑ لیا، اب ان کی صرف حاضری چلتی ہے، مجبوراً لوگوں نے اپنے اپنے گاؤں میں بچوں کی تعلیم کے لئے مکتب قائم کر لیے۔ لہٰذا ایسے مدرسین واساتذہ پر شریعت مطہرہ کا جو بھی حکم عائد ہو تحریر فرمائیں۔ کیا ان کی اقتدا میں نماز یا کسی قسم کی کوئی شہادت جائز ومعتبر ہے؟

(۴) میرے گاؤں میں ایک مولانا صاحب ہیں جنھوں نے اپنے اور اپنے خویش واقارب کو نماز جمعہ کو ناجائز بتلاتے ہوئے روک دیا، کچھ ہی دنوں بعد اسی گاؤں کے مدرسہ میں ان کی تقرری کی بات چلی تو نوکری کے لالچ میں اس گاؤں میں آکر نماز جمعہ پڑھنا شروع کر دیا پھر کسی عذر معقول کی وجہ سے اراکین مدرسہ نے انہیں مدرس بحال نہ کیا تب سے پھر انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھنا بالکل ہی چھوڑ دیا۔ لہٰذا ایسے عالم دین پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے؟ جواب عنایت ہو!

المستفتی: محمد طاہر حسین رضوی سیوانی

الجواب:

(۱) جبکہ رؤیت ہلال کی شہادت شرعیہ نہ ملی تھی تو اس دن عید منانا اور روزہ توڑنا حلال نہ تھا، جس شخص نے مہمان کے یہاں کسی کے چاند دیکھنے کی خبر کو شہادت شرعیہ سمجھا یا اس خبر محض کو رؤیت ہلال کا ثبوت سمجھا وہ سخت غلطی پر ہے اور اسے روزہ توڑنا، توڑوانا حلال نہ تھا، توبہ کرے اور اس روزہ کی قضا لازم ہے جبکہ شہادت کافیہ سے اس دن کا روز عید ہونا معلوم نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فی الواقع دیہات میں جمعہ کی طرح عیدین بھی درست نہیں اور عید کی نماز پڑھنا دیہات میں مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے:

"صلاۃ العید فی القری تکرہ تحریماً الخ" (۱)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، ج۳، ص ۴۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

عالم مذکور کو اس سے بھی احتراز لازم ہے اور توبہ بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) برتقدیر صدق سوال وثبوت جرم وہ لوگ سخت گناہ گار عند اللہ وعند الناس ہیں اور تنخواہ کے مستحق نہیں اور امامت کے بھی لائق نہیں، نہ ان کی شہادت قبول ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) گاؤں میں نماز جمعہ نہ پڑھنے ہی کا حکم ہے مگر برتقدیر صدق سوال لالچ کی بنا پر پڑھنا پھر نفسانی غرض کے لئے چھوڑ دینا قابل مواخذہ جرم ہے پھر یہ عوام کے دل میں اہانت علماء اور احکام شرع کی بے اعتباری جمانا ہے، ان عالم پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۱/ذوالقعدہ ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲

جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان رویت پر عمل کیا جائے یا نہیں؟

محترم المقام واجب الاحترام جناب مولانا صاحب! السلام علیکم

بضرورت مسجد ہائے قصبہ میرگنج ضلع بریلی سحری افطار کے نقشے مہربانی فرما کر روانہ فرما دیجئے کیونکہ ابھی تک کوئی جنتری افطار و سحری ۹۲ ۱۳ھ ہمارے یہاں نہیں آئی ہے۔ نیز جواباً یہ بھی تحریر فرما دیجئے کہ رویت ہلال بابت ماہ رمضان المبارک اور عید الفطر جمعیۃ العلماء ہند نے ہندوستان میں کچھ کمیٹیاں قائم کی ہیں؟ ان کے نشر اور اعلانات ریڈیو سے ہوں گے؟ کیا یہ اعلانات رویت ہلال کمیٹی دہلی سے جو ہوں گے ان کے نشر اعلانات پر ہم لوگ عید اور رمضان منا سکیں گے؟ آیا یہ کمیٹیاں رویت ہلال کی گزشتہ سے تشکیل کی جا رہی تھیں ان کمیٹیوں کی تکمیل میں کام ہو چکا، جو وہ نشر کریں گے اس پر ہم لوگ عمل کریں؟

المستفتی: ڈاکٹر حیدر حسین قادری

پیش امام، قصبہ میرگنج، ضلع بریلی شریف

الجواب:

دربارۂ ثبوت رؤیت ہلال شہادت شرعیہ یا استفاضہ درکار ہے، ریڈیو، معتبر نہیں۔ ٹیلیویژن، تار، خط، جنتری وغیرہ کا اعتبار نہیں۔

تنویر و درمختار میں ہے:''فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولئک بطریق موجب'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:''(قولہ بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ فانہ حکایۃ-اھ'' (۲)

جمعیۃ العلماء دہلی والے دیوبندی ہیں اور دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب باتفاق علمائے حرمین شریفین مرتد ہیں۔ تفصیل کے لئے حسام الحرمین دیکھیں، ان میں کسی کا گواہ یا قاضی بننا صحیح نہیں تو ان کے اعلان کا اعتبار کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ جبکہ خود صحیح العقیدہ قاضی کی طرف سے کرایا گیا اعلان ریڈیو وغیرہ سے دوسرے شہر والوں کے لئے معتبر نہیں، ان کمیٹیوں کی تشکیل کا کام ختم ہو چکا یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں، ثبوت رؤیت ہلال کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا رسالہ ''الہلال'' دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

مسئلہ-۳

قرآن واحادیث تفاسیر وشروح حدیث سے چاند کے مسئلہ کا تحقیقی جائزہ!

سیلون ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی حاکم شرع نہیں یا قاضی اسلام نہیں اور نہ کوئی ایسا مفتی و عالم ہے جس کے حکم یا فتوے پر یہاں کے مسلمان عمل کرتے ہوں، اس کا رقبہ ۲۵۳۳۲ مربع میل ہے۔ اکثریت شوافع حضرات کی ہے، کولمبو دارالحکومت ہے جو مغرب میں واقع ہے، کولمبو میں ایک ہلال کمیٹی

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہے جو ہر سال رمضان اور عیدین کے چاند کا اعلان کرتی رہتی ہے جو سارے ملک میں ریڈیو کے ذریعہ نافذ کیا جاتا ہے، یہاں کے لوگوں کو چاند دیکھنے کا خاص شوق اور رغبت نہیں لہٰذا ریڈیو کا اعلان بغیر چون و چرا مان لیتے ہیں، اگر کولمبو میں چاند نہیں دکھائی دیتا تو ملک کے جس مقام پر چاند نظر آجاتا ہے وہاں سے کولمبو ہلال کمیٹی کو ٹیلیفون کر کے خبر دی جاتی ہے تو کولمبو ہلال کمیٹی کو اس خبر کی شرعی شہادت لینا ضروری ہے لیکن وہ اس پر توجہ نہیں دیتے اور چاند ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ کولمبو میں ایک میمن حنفی مسجد ہے جہاں حنفی فقہ نافذ ہے اور میمن حنفی مسجد کے خطیب صاحب ۱۹۶۲ء سے جب کولمبو میں چاند نظر نہیں آتا تو شرعی شہادت لے کر چاند کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس سال گزشتہ رمضان شریف میں تراویح میں قرآن پاک سنانے کے لئے یوپی انڈیا کے باندا شہر کے علامہ حافظ حاجی محمد ربانی صاحب تشریف لائے تھے جو صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب (مصنف بہار شریعت) کے زیر تربیت تعلیم پانا بتاتے ہیں۔ وہاں دیوبندیوں کے خلاف بہت سخت ہیں تراویح کے بعد تھوڑی دیر تفسیر اور بعد میں ایک دکان پر آدھ گھنٹہ بیٹھ کر گفتگو ہوتی رہتی تھی، ان کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات بہت بدلے ہوئے ہیں لہٰذا ہمارے بریلوی علماء کو مسائل بتلانے میں نرمی اور رواداری اختیار کرنی چاہئے اور اپنے مقامی حالات کے مدنظر مسائل کا حل کرنا چاہئے جس کو سب قبول کریں۔ مثلاً پہلے علماء انگریزی تعلیم لینے کو حرام بتاتے تھے لیکن اب وہ جائز ہے، پہلے فوٹو لینا حرام تھا لیکن اب عام مسلمان کھل کر عالموں تک فوٹو بغیر ضرورت شرعیہ اور شہرت حاصل کرنے کے لئے پڑوا رہے ہیں، ایسے بہت سے مسائل ہیں۔

چاند کے مسئلہ میں فرمایا کہ ہماری میمن حنفی مسجد کے خطیب رجسٹرڈ رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں، وہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ سیلون کی اکثریت کولمبو ہلال کمیٹی کے اعلان پر رمضان اور عید مناتی ہے، اگر کولمبو میں چاند نہیں دِکھائی دیتا تو جس مقام پر چاند دکھائی دیتا ہے وہاں سے ٹیلیفون سے خبر آتی ہے۔ تو شرعی شہادت لیے بغیر سارے ملک کے لئے ریڈیو پر چاند کا اعلان نافذ کر دیتی ہے، اگر چاند کی خبر ماننے کو شریعت مطہرہ نے جو لوازمات مقرر کیے ہیں، ان کو وہ نظر انداز کرتے ہیں تو وہ ذمہ دار ہیں، ہماری بلا سے، ہم اقلیت میں ہیں، ہمیں جماعت کا ساتھ دینا لازم ہے اگر جماعت سے الگ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی وعید کے سزاوار ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ سید مظہر ربانی صاحب کی کوششوں کے نتیجہ سے اس سال

سیلون کی کولمبو ہلال کمیٹی نے ملک کے تمام مساجد کے خطیبوں سے اپیل کی ہے کہ جس مقام پر چاند نظر آئے، وہاں کے خطیب صاحب شرعی شہادت لے کر چاند ہونے کا اعلان کریں اور کولمبو ہلال کمیٹی کو ٹیلیفون کے ذریعہ خبر کریں تاکہ پورے ملک کے لئے ریڈیو سے چاند کا اعلان نافذ کیا جائے، یہاں پر غور کرنے کا یہ نکتہ ہے کہ جو ہلال کمیٹی شرعی شہادت لینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی تھی۔ اسی نے ملک کے سارے خطیبوں کو چاند کا اعلان کرنے کے لئے شرعی شہادت لینا ضروری قرار دیا ہے اور اس پر چار پانچ جگہ جہاں پر چاند نظر آ جائے مندرجہ بالا تفصیل پر شریعت کی روشنی میں جانچ پڑتال کر کے مدلل جواب مرحمت فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ ذیل کے مسائل کا حل بھی درج فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) کولمبو ہلال کمیٹی چاند دیکھ کر یا شرعی شہادت لے کر چاند ہونے کا اعلان کرے تو وہ اعلان تمام سیلون کے لئے ریڈیو کے ذریعہ نافذ کیا جا سکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہو تو سارے ملک کے لئے چاند ہونے کا اعلان نافذ کرنے کا شرعی طریقہ کیا ہوگا؟

(۲) ملک کے ایک مقام پر چاند نظر آئے تو وہاں کے خطیب صاحب شرعی شہادت لے کر چاند ہونے کا اعلان کریں تو کیا ملک کے دوسرے مقامات پر خبر کرنے کے لئے ٹیلیفون اور ریڈیو کا اعلان کافی ہوگا؟ اگر جواب نفی میں ہو تو اعلان کا شرعی طریقہ کیا ہوگا؟

(۳) اگر کسی مقام پر ناکافی اور نامعتبر شہادت پر چاند کا اعلان کیا جائے اور عید کی نماز وغیرہ پڑھی جائے تو کون کون گنہ گار تسلیم کیے جائیں گے؟ اور ان کے گناہ کی تلافی کی شرعی صورت کیا ہوگی؟

(۴) ایک مقام پر چاند ہو تو اس کا اعلان کتنے میل کے فاصلہ تک بغیر شرعی شہادت کے مانا جائے گا؟

(۵) اگر اکثریت چاند کے ثبوت کے لوازمات کو نظر انداز کرتی ہو پھر بھی جماعت کا ساتھ چھوڑنے والا اللہ تعالیٰ کی وعید کا سزاوار ہوگا؟

المستفتی: حاجی محمد شفیع یوسف
کیراف مصر برنی ٹریڈنگ کولمبو

الجواب:

(۱،۲) دربارۂ ہلال ریڈیو خواہ ٹیلیفون وغیرہ کی خبر کا ہرگز مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب میں اعتبار

نہیں بلکہ اس باب میں مدار رؤیت ہلال پر ہے، قال تعالیٰ:

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ'' (۱)

تفسیر احمدی میں فرمایا ہے:

''وفیه اشارة الیٰ ان الصوم والفطر یعتبر برؤیة الهلال وهو الذی یطلق علیه اسم الشهر سواء کان تسعةً وعشرین یوما او ثلٰثین کاملة الخ'' (۲)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ - الآية'' (۳)

اسی تفسیر احمدی میں ہے:

''لما کانت السنة الشمسیة ثلٰثمائة وخمسة وستین یوماً وربع یوم وکان ذلک قد یتفاوت بحیث قد یکون السنة ثلٰثة عشر شهرا وکانت السنة القمریة ثلٰثمائة واربعة وخمسین وکانت السنة عند الله لم تزد من اثنی عشر شهرا وکان مدارها علی رؤیة الاهلة قرر الله تعالیٰ احکام الشرائع مثل الصوم والزکوٰة والحج والعدة علی الاهلة وقال ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا یعنی عدة الشهور فی کل سنة اثنا عشر شهرا کل شهر معتبر برویة الهلال هٰذا ما فیه الخ'' (۴)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ'' (۵) تاکہ تم مہینے کی گنتی پوری کرو۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

(۲) التفسیر الاحمدی، ص ۵۴، مکتبہ رحیمیۃ

(۳) سورۃ التوبۃ: ۳۶

(۴) التفسیر الاحمدی، ص ۳۰۲، مکتبہ رحیمیۃ

(۵) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”لا تصوموا حتی تروا الهلال كاملة فلا تصوموا حتی تروه فان اغمی علیكم فاكملوا العدة ثلٰثين“ (۱)

یعنی روزہ بے چاند دیکھے نہ رکھو نہ بے چاند دیکھے عید کرو، تو اگر تم سے چاند پوشیدہ رہے تو ماہ کا اندازہ کرو یعنی تیس دن پورے کر کے روزہ رکھو یا عید کرو۔ جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے، فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم:

”روی البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما صوموا الرويته وافطروا لرويته فان غم علیكم فاكملوا العدة شعبان ثلٰثين“ (۲)

یعنی روزے رمضان کا چاند دیکھ کر شروع کرو، اگر نہ دِکھے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم:

”انا امة امية لا نكتب و لا نحسب الشهر هٰكذا وهٰكذا وهٰكذا و عقد الابهام فی الثالثة والشهر هٰكذا وهٰكذا يعنی تمام ثلٰثين يعنی مرة تسعا و عشرين“ (۳)

یعنی عرب ایسی امت ہیں کہ حساب و کتاب نہیں جانتے، مہینہ کبھی انتیس کا ہوتا ہے اور کبھی تیس کا۔ متفق علیہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا جرم۔ یہ تمام احادیث کریمہ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء بتارہی ہیں کہ صوم و عید میں بجز رؤیت ہلال شرع مطہر میں ہرگز کسی ایسے کا اعتبار نہیں فرمایا یہ اخبار ریڈیو وغیرہ کی کیا معتبر ہوں؟ کہ کوسوں دور، پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کافر ہے یا مسلمان متقی ہے یا فاسق؟ ایسے کتنے احتمالوں کے ساتھ وہ اخبار ظنی بھی نہیں رہتیں بلکہ وہم محض کا درجہ رکھتی ہیں، بھلا حساب تو یقینی ہے مگر دیکھو شرع مطہر نے اس کا بھی اعتبار نہ فرمایا اور صاف فرمایا:

”انا امة امية لا نكتب و لا نحسب“ (۴)

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۳) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۴) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

ہم لکھتے پڑھتے نہیں۔ اسی لئے عظمائے شافعیہ میں جب ابن شریح جیسے فاضل نے حدیث گزشتہ میں ''فاقدروالہ'' کی یہ تاویل فرمائی کہ ماہ کا اندازہ حساب سے کرو یک لخت علماء نے اسے رد فرمایا۔ فتح الباری میں فرمایا:

''وقال ابن الصباغ اما بالحساب فلا یلزمہ بلا خلاف بین اصحابنا قلت: ونقل ابن المنذر قبلہ الاجماع علیٰ ذلک فقال فی الاشراف صوم یوم الثلاثین من شعبان اذا لم یر الھلال مع الصحو لایجب باجماع الامۃ وقد صح عن اکثر الصحابۃ والتابعین کراھۃ ھٰکذا اطلق ولم یفصل بین حاسب وغیرہ فمن فرق بینھم کان محجوجا بالاجماع قبلہ اھ ملتقطا'' (۱)

نیز اسی میں ہے:

''بل ظاھر السیاق یشعر بنفی تعلیق الحکم بالحساب اصلاً وقد ذھب قوم الیٰ الرجوع الیٰ اھل التسییر فی ذلک وھم الروافض ونقل عن بعض الفقھاء موافقتھم قال الباجی واجماع السلف الصالح حجۃ علیھم وقال ابن بزیزۃ وھو مذھب باطل الخ'' (۲)

اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ القوی مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی شافعی سے ناقل:

''وبعضے گفتہ اند کہ مراد تقدیر منازل قمر وضبط حساب نجوم است تا دانستہ شود کہ ایں ماہ سی روز است یا بیست ونہ وایں قول غیر سدید است زیرا کہ قول منجمین نا مقبول ونا معتبر است در شرع واعتماد براں نتواں کرد وآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب واتباع رضی اللہ عنہم وسلف وخلف رحمۃ اللہ علیہم بداں عمل نہ نمودہ اند واعتبار نہ کردہ اند وعادت عرب نیز بداں واقع نہ شدہ چنانکہ در حدیث آئندہ بیاید ''نحن امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب - الحدیث'' اھ ملتقطا'' (۳)

---

(۱) فتح الباری شرح البخاری، کتاب الصوم، باب ۱۱، ج ۴، ص ۱۵۸، دار السلام، ریاض

(۲) فتح الباری شرح البخاری، کتاب الصوم، باب ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۳، دار السلام، ریاض

(۳) اشعۃ اللمعات شرح المشکاۃ، کتاب الصوم، ج ۲، ص ۳۹

لاجرم ظاہر ہوا کہ رویت کا اعتبار نہ کرنا اور محض اخبار پس پردہ کو خواہی نخواہی معتبر ٹھہرا کر روزہ رکھ لینا یا عید کر لینا محض خلاف شرع کا ارتکاب اور درصورت دیگر محض وہم سے عبادت کا ابطال ہی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصی ابا القاسم'' (۱)

جس نے روز شک میں روزہ رکھا اس نے حضور ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معصیت کی!

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ-الآیۃ'' (۲)

اپنے اعمال باطل نہ کرو

بالجملہ مدار کار رویت ہلال پر اور اس کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر پر موقوف ہے اس کا ثبوت بھی بحمدہ تعالیٰ حدیث سے لیجئے:

''عن ابن عباس قال جاء اعرابی الیٰ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم فقال انی رأیت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال أتشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال أتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم فقال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا'' (۳)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور کے پاس آئے اور عرض کی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے، حضور نے فرمایا کیا گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، حضور نے فرمایا کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد رسول خدا ہیں؟ کہا ہاں، حضور نے فرمایا اے بلال لوگوں کو خبر کرو کہ روزہ رکھیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ ثبوت رویت قاضی کے یہاں بے ادائے شہادت نہیں ہوگا نیز معلوم ہوا کہ جب مطلع صاف نہ ہو رمضان کا چاند ایک سے بھی ثابت ہو جائے گا اگرچہ مستور الحال ہو، اگرچہ عورت ہو یا باندی ہو یا غلام ہو، یہی مذہب ہے سادات حنفیہ کا اور

(۱) جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی کراھیۃ صوم یوم الشک، ج ۱، ص ۸۷، مجلس برکات

(۲) سورۃ محمد: ۳۳

(۳) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب رویۃ الھلال، الفصل الثانی، ص ۱۸۴، مجلس برکات

امام شافعی کے نزدیک مطلقاً ایک عادل کی شرط ہے اور شوال میں بالاتفاق دو مرد عادل آزاد کی گواہی شرط ہے۔ اسی شرط کے ساتھ کہ مطلع ابر آلود ہو۔ اور اگر مطلع صاف ہو تو جمع کثیر کی خبر سے رویت دونوں ماہ میں حنفیہ کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک رمضان میں مطلقاً ایک عادل کی شہادت کافی ہے۔

اشعۃ اللمعات میں ہے:

''دریں حدیث دلیل است برآنکہ یک مرد مستور الحال یعنی آنکہ فسق او معلوم نہ باشد مقبول است خبر وے در ماہ رمضان وشرط نیست لفظ شہادت وتفصیل مذاہب آنست کہ مذہب حنفیہ وصحیح از مذہب شافعی و مشہور از مذہب احمد آنست کہ ثابت می شود ہلال رمضان بہ خبر واحدے عدل وشرط نیست لفظ شہادت زیرا کہ ایں امر دینی است کہ متعلق بدانست وجوب ایں صوم پس مشابہ شد روایت احادیث واخبار را بہ خبر واحد عدل ونزد مالک و در قول مر شافعی را و در روایتے از احمد واسحاق شرط است شہادت دو کس چنانکہ در سائر شہادات ولیکن عدالت مخبر شرط است باتفاق وطحاوی گفتہ قبول کردہ می شود عدل باشد یا غیر عدل مراد بغیر عدل مستور است چنانچہ ظاہر حدیث است ونزد بعضے مقبول است خبر امراۃ وعبد وایں در صوم است باغیم و در فطر باغیم شرط است عدد شہادت وعدالت وحریت وبے علت در ہر دو شرط است جمع کثیر الخ ملتقطا'' (۱)

رحمۃ الامہ میں علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن دمشقی عثمان شافعی سے ہے:

''واتفقوا علی ان صوم رمضان یجب برویۃ الھلال او باکمال شعبان ثلٰثین یوما: وانما تثبت رویۃ الھلال عند ابی حنیفۃ اذا کانت السماء مصحیۃ بشھادۃ جمع کثیر یقع العلم بخبرھم وفی الغیم بعدل واحد رجلا کان او امرأۃ حرا کان او عبداً وقال مالک لا یقبل الا عدلان وعن الشافعی قولان وعن احمد روایتان اظھرھما قول عدل واحد ولا یقبل فی ھلال شوال واحد بالاتفاق الخ ملتقطاً'' (۲)

بالجملہ تصریحات مذاہب اربعہ سے ثابت ہوا کہ مدار کار شہادت شرعیہ پر ہے تو جہاں

---

(۱) اشعۃ اللمعات شرح المشکاۃ، کتاب الصوم، ج ۲، ص ۴۰

(۲) رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ، کتاب الصیام، فصل واتفقوا علی ان صوم رمضان یجب برویۃ الھلال او باکمال شعبان ثلٰثین یوما، ص ۸۹، المکتبۃ التوفیقیۃ، امام الباب اخضر، سیدنا الحسین

شہادت شرعیہ گزری وہاں کے لئے رویت ثابت ہوگئی دوسری جگہ والوں کے لئے محض ٹیلیفون کی خبر ناکافی ہلال کمیٹی رویت کے عینی گواہوں یا مجلس حکم میں حکم رویت پر جو متقی پرہیزگار شاہد ہوں انہیں مختلف شہروں میں بھیجے وہ وہاں کے اعلم علماء بلد سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ کے حضور شہادت دیں وہ شہادت لیکر حکم کرے تو دوسری جگہ والوں کے حق میں ثبوت رویت کا حکم ہوگا۔ یہ دونوں کا جواب ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جو ناکافی شہادت پر روزے توڑیں گے نماز عید پڑھیں گے وہی گنہگار ہوں گے اور ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی جبکہ بعد میں بھی ۲۹ رکی رویت ثابت نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جس جگہ رویت ثابت ہو وہاں کے قریبی مضافات و ملحقات میں جہاں بہ آسانی خبر پہنچ سکے وہاں کے لئے اعلان کافی ہے بلکہ ایسی جگہوں میں غالباً خبر کا پوشیدہ رہنا متصور نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جو لوگ خلاف شرع کریں وہی جماعت کا ساتھ چھوڑنے والے سزا کے عند اللہ مستحق ہیں نہ کہ دوسرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
یکم ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مصطفی رضا غفرلہ

الجواب صحیح
ریحان رضا خاں رحمانی غفرلہ

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
ریاض احمد سیوانی غفرلہ

مسئلہ-۴

بے شہادت شرعیہ ریڈیو کی خبر پر عید کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ذیل کے مسئلہ میں کہ:

اس دفعہ جھریا کوٹھیلا ضلع دھنباد میں ۲۹؍ کو عیدالفطر کا چاند نہ دیکھا گیا اور نہ کوئی عینی شہادت یا شہادۃ علی الشہادۃ ملی۔ گیارہ بجے رات کو پٹنہ ریڈیو نے بحوالہ امارت شرعیہ جو وہابیوں کا ادارہ ہے ۲۹؍ کا چاند اور نماز عید پڑھنے کا اعلان کر دیا جس کے اعلان پر دیوبندیوں نے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر پورے علاقے میں ۳۰؍ رمضان کو نماز عید ادا کرنے کا اعلان کر دیا جس سے احباب اہلسنت میں غیر معمولی بے چینی کا اظہار ہوا اور قریب دو بجے رات میں اراکین تنظیم اہلسنت نے بھی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اعلان کر دیا کہ چاند نہیں نظر آیا اور نہ کوئی عینی شہادت مل سکی، اس لئے ۳۰؍ روزہ پورا کیا جائے، نماز عید دوسرے دن ہوگی، اس اعلان پر چند مقامات پر ۳۰؍ روزہ مکمل کرنے کے بعد نماز عید ادا کی گئی لیکن اکثر مقامات پر دیوبندیوں کے اعلان کے مطابق ۲۹؍ کی خبر پر نماز عید ادا ہوئی۔ اس سلسلہ میں چند سوالات کے جوابات دریافت طلب ہیں، مدلل جواب سے احباب اہلسنت کو ممنون فرمائیں!

(۱) ریڈیو، تار، ٹیلیفون، خط، وائرلیس یا ٹیلی ویژن کے ذریعہ اعلان وخبر پر ۲۹؍ کا چاند ماننا اور اس خبر پر نماز عید ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور یہ اعلان وخبر عندالشرع معتبر ہے یا نہیں؟

(۲) ۲۹؍ کے اعلان وخبر پر جن مسلمانوں نے نماز عید ادا کی اور جو اعلان وخبر وہابی دیوبندی کی طرف سے ہونے پر عمل کیا، ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۳) عینی شہادت نہ ملنے کی بنا پر جن مسلمانوں نے ۳۰؍ کا روزہ مکمل کیا بعدہٗ نماز عید ادا کی ان پر ریڈیو کی خبر پر نماز پڑھنے والوں نے لعن وطعن اور دشنام طرازی بلکہ ابوجہل کی اولاد جیسے ناپاک جملے استعمال کیے ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۴) اہلسنت کی جن مساجد کے ائمہ حضرات نے ۲۹؍ کی خبر پر روزہ توڑا اور نماز عید پڑھائی یا کسی خوف کی بنیاد پر اپنی جماعت کے ان افراد کو چھوڑ کر بھاگے جبکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتے تو ضرور ۳۰؍ کا روزہ مکمل کر کے نماز عید کی جماعت دوسرے دن ہوتی، محض فرار ہو جانے سے ان لوگوں نے بھی ہمت توڑ دی اور ۲۹؍ کے اعلان پر نماز ادا کی، ایسے ائمہ مساجد اور مولوی صاحبان کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور ایسے امام کی اقتدا درست ہے یا نہیں؟

(۵) جبکہ عید کے چند روز بعد ۲۹؍ کے چاند نظر آنے کی شہادت ملی اس صورت میں ۲۹؍ کی خبر پر نماز عید ادا کرنے والے ایک روزہ یا ساٹھ روزے رکھیں گے یا نہیں؟ لہٰذا مذکورہ بالا سوالات کی روشنی میں

ویڈیو کی خبر پر افطار کرنے والے اور نماز عید ادا کرنے والے کا یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟ اور ان پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ دلائل و براہین شرعیہ کے ساتھ بالتفصیل بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں!

المستفتی: محمد منظر علی کینر دا، ضلع دھنباد

الجواب:

(۱) نہیں، کہ رویت ہلال کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر پر موقوف ہے۔

درمختار میں ہے: ''**فیلزم اهل المشرق برؤیة اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤیة اولٰئک بطریق موجب**'' (۱)

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ''**(قوله بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشهادة او یشهدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة کذا رأوه فانه حکایة-اھ**'' (۲)

یہاں سے صاف ظاہر کہ ریڈیو، ٹیلیفون، ٹیلی ویژن، وائرلیس، خط، تار، جنتری سب اس باب میں بے اعتبار۔ لہٰذا ان تمام چیزوں سے دوسرے شہر میں رؤیت ہلال کا ثبوت نہ ہوگا۔

ہندیہ میں ہے: ''**لو سمع من وراء الحجاب لا یسعه ان یشهد لاحتمال ان یکون غیره اذ النغمة تشبه النغمة**'' (۳)

درمختار میں ہے:

''**ولا یشهد علی محجب**'' (۴)

احکام القرآن لابی بکر الجصاص الرازی میں ہے:

''**من شرط صحة الشهادة معاینة الشاهد لما شهد به**'' (۵)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویة الهلال نهاراً، ج۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویة الهلال نهاراً، ج۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الفتاویٰ الهندیه، کتاب الشهادة، الباب الثانی فی تحمل الشهادة، ج۳، ص ۳۸۸، دار الفکر، بیروت

(۴) الدر المختار، کتاب الشهادات، ج۸، ص ۱۸۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۵) احکام القرآن للجصاص، باب الشهود، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

اسی میں ہے:

''الاتریٰ ان الصوت قدیشبہ الصوت و ان المتکلم قدیحاکی صوت غیرہ و نغمتہ حتی لا یغادر منھا شیئا و لا یشک سامعہ اذا کان بنیہ و بینہ حجاب انہ المحکی صوتہ فغیر جائز قبول شھادتہ علی الصوت-الخ''(۱)

یہ جزئیات ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ کی خبر کے نامعتبر ہونے پر شہادت کافیہ ہیں۔ تار اور خط کے نامعتبر ہونے پر جزئیہ سنیے۔

اشباہ میں ہے:

''لا یعتمد علی الخط و لا یعمل بہٖ''(۲)

ہدایہ میں ہے:

''الخط یشبہ الخط فلم یحصل العلم''(۳)

ہندیہ میں ہے:

''الکتاب قد یفتعل و یزور و الخط یشبہ الخط و الخاتم یشبہ الخاتم''(۴)

اور جنتریاں نامعتبر کہ بناء رؤیت ہلال پر ہے نہ کہ حساب پر سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے:

''صوموا الرؤیتہ و افطروا الرؤیتہ''(۵)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔

---

(۱) احکام القرآن للجصاص، باب الشھود، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) الاشباہ و النظائر، کتاب القضا و الشھادات، ج ۱، ص ۳۳۸، ادارۃ القرآن، کراچی

(۳) الھدایۃ ۲، ص ۱۴۲، کتاب الشھادۃ، مجلس برکات

(۴) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب ادب القاضی، الباب الثالث و العشرون، ج ۳، ص ۳۳۴، دار الفکر، بیروت

(۵) صحیح البخاری، ج ۱، ص ۲۵۶، کتاب الصوم، مجلس برکات، مبارکپور

درمختار میں ہے:

"لا عبرۃ بقول المؤقتین"(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ لوگ سخت گنہ گار مستحق عذاب نار مستوجب غضب جبار ہوئے، ان پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان لوگوں پر توبہ فرض ہے اور جنہیں ناحق دشنام دی ان سے معافی چاہنا بھی لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) یہ لوگ گنہ گار ہیں اور بعد ثبوت جرم امامت کے لائق نہیں لہٰذا جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلیں، انہیں امام بنانا گناہ، ان کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) صورت مسئولہ میں اگر طرق مقبولہ شرع سے ثابت ہوا کہ خبر سچی اور عید واقعی تھی تو ان پر اس روزے کی قضا نہیں کہ تحقیق ہوئی کہ وہ دن روزے کا نہ تھا۔

"ولا قضاء الا عن وجوب و افساد الفعل بعد الشروع وان اوجب القضاء لٰکن ھٰذا فی غیر صوم الایام الخمسة کما فی التنویر و شرحہٗ"(۲)

ورنہ روزہ کی قضا لازم ہے اور کفارہ لازم نہیں کہ ان لوگوں نے اپنے گمان میں عید ہی جان کر روزہ توڑا تو ان کی طرف سے جنایت کاملہ نہ پائی گئی۔

ردالمحتار میں ہے:

"لو افطر اھل الرستاق بصوت الطبل یوم الثلاثین ظانین انہ یوم العید و ھو لغیرہ لم یکفروا"(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹ر شوال المکرم ۱۴۰۵ھ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، ج۳، ص ۳۵۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) بحوالة الفتاویٰ الرضویة (مترجم)، ج۱۰، ص ۷۶، برکات رضا

(۳) ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد ومالا یفسد، ج۳، ص ۳۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۵

کیا قاضی شہادت شرعیہ ملنے کے بعد اس شہادت کا اعلان ٹیلی فون، ٹیلی ویژن اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ کرسکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

پاکستان کی حکومت نے پاکستان میں ہلال کمیٹی بنائی ہے جس کی شاخیں پورے پاکستان میں شہر شہر اور قصبہ قصبہ میں ہیں، ہلال کمیٹی میں سنی اور دیوبندی بلکہ شیعہ بھی ہیں، جب ملک کے کسی حصہ میں چاند دِکھائی دیتا ہے تو وہاں کی ہلال کمیٹی شہادتیں لے کر مرکزی ہلال کمیٹی کو اطلاع دیتی ہے، اس کے بعد مرکزی ہلال کمیٹی، اسلام آباد کراچی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ رویت ہلال کا اعلان کرتی ہے۔ پاکستان کے عوام وخواص بلکہ علماء بھی انہی اعلان پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم اس اعلان پر عمل نہ کرے تو غالباً دو چار افراد اس کا ساتھ نہیں دیں گے۔ اندریں حالات حکم شرعی دریافت طلب ہے کہ کیا کرنا چاہیے؟ اگر اس اعلان پر عمل کسی شرط کے ساتھ جائز ہوسکتا ہے تو تفصیل کے ساتھ تمام شرائط تحریر فرما کر ممنون فرمائیں!

الفقیر محمد معین الدین القادری الرضوی

خادم اہلسنت خادم جامعہ قادریہ رضویہ، مصطفیٰ آباد، فیصل آباد (پاکستان)

الجواب:

شریعت مطہرہ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم چاند دیکھ کر روزہ رکھیں اور چاند دیکھ کر عید کریں۔

حدیث میں ہے:

''صوموا الرؤیته وافطروا الرؤیته'' (۱)

اور چاند نظر نہ آنے کی صورت میں ہمیں حکم ہوا کہ گنتی پوری کریں۔

قال تعالیٰ: ''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ'' (۲)

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

وجاء فی الحدیث:

''فان غم علیکم فاکملوا شعبان'' (۱)

اور ہر امر کے ثبوت کو بینہ عادلہ پر موقوف فرمایا۔

قال النبی علیہ السلام: ''البینۃ علی المدعی والیمین علیٰ من انکر'' (۲)

رؤیت (کہ اہم دیانات سے ہے) کا مدار بھی شہادت شرعیہ یا استفاضہ (کہ وہ بھی شہادت شرعیہ کا مظہر ہے اور طرف مثبت سے ایک طریقہ ہے) پر ٹھہرا۔

درمختار میں فرمایا: ''فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولٰئک بطریق موجب'' (۳)

اور ردالمحتار میں طریق موجب کی تفسیر میں فرمایا:

''(قولہ بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ فانہ حکایۃ-اھ'' (۴)

اور شہادت کے لئے معاینہ مشہود بہ ضرور اور بے معاینہ مشہود بہ شہادت ناجائز۔

درمختار میں ہے: ''ولا یشھد احد بما لم یعاینہ بالاجماع'' (۵)

اسی میں ہے:

''شرطھا العقل الکامل وقت التحمل والبصر و معاینۃ المشھود بہ'' (۶)

اسی لئے جو امر محجوب و مستور ہو، اس پر شہادت قبول نہیں۔

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) صحیح البخاری، باب الرھن فی الحضر، ج ۱، ص ۳۴۲، مجلس برکات

(۳) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) الدر المختار، کتاب الشھادۃ، ج ۸، ص ۱۸۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۶) الدر المختار، کتاب الشھادۃ، ج ۸، ص ۱۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اسی درمختار میں ہے:

''لا یشہد علیٰ محجب'' (۱)

اوردربارۂ شہادت محض آواز پر اکتفانہ فرمایا گیا۔

احکام القرآن ابوبکر جصاص رازی میں ہے: **''فغیر جائز قبول شہادتہ علی الصوت''** (۲)

نیز ہندیہ میں ہے: **''لو سمع من وراء الحجاب لا یسعہ ان یشہد لاحتمال ان یکون غیرہ اذ النغمۃ تشبہ النغمۃ''** (۳)

یہاں سے ثابت ہوا کہ ثبوت رویت شہادت شرعیہ پر موقوف۔ نیز ظاہر ہوا کہ ایک جگہ رؤیت کا ثابت ہو جانا دوسری جگہوں کے لئے کافی جبکہ دوسری جگہ والوں کے نزدیک اس جگہ کی رؤیت شرعی طریقہ سے ثابت ہوجائے مثلاً اس جگہ سے دوآدمی آکر اپنی رؤیت کی گواہی دیں یا یہ گواہی دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی کے حضور رؤیت ثابت ہوگئی یا خبر مستفیض ہوجائے یعنی اس جگہ سے متعدد جماعتیں آکر چاند دیکھنا بیان کریں۔

ردالمحتار میں ہے: **''قال الرحمتی معنی الاستفاضۃ ان تأتی من تلک البلدۃ جماعات متعددون کل منہم یخبر عن اہل تلک البلدۃ انہم صاموا عن رؤیۃ''** (۴)

اور محض افواہ کا پھیل جانا کافی نہیں۔

اسی میں اس عبارت کے متصل ہے: **''لا مجرد الشیوع من غیر علم بمن اشاعہ کما قد تشیع اخبار یتحدث بہا سائر اہل البلدۃ ولا یعلم من اشاعہا کما ورد أن فی آخر الزمان یجلس الشیطان بین الجماعۃ فیتکلم بالکلمۃ فیتحدثون بہا ویقولون لا ندری من قالہا فمثل ہذا لا ینبغی أن یسمع فضلا عن أن یثبت بہ حکم-اھ''** (۵)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الشہادۃ، ج۸، ص ۱۸۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) احکام القرآن للجصاص، باب الشہود، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الشہادۃ، الباب الثانی فی تحمل الشہادۃ، ج۳، ص ۳۸۸، دار الفکر، بیروت

(۴) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب لا عبرۃ بقول المؤقتین فی الصوم، ج ۱، ص ۳۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب لا عبرۃ بقول المؤقتین فی الصوم، ج ۱، ص ۳۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

نیز ظاہر ہوا کہ شہادت کے لئے مشہود بہ کی رؤیت ضرور اور عرفاً وشرعاً یہ بھی ظاہر کہ شہادت کے لئے مجلس قضا شرط۔ اب یہ خوب آشکار ہو گیا کہ ہلال کمیٹی جو اطلاع مرکزی کمیٹی کو دیتی ہے وہ محض خبر ہے، اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا اور وہ اعلان بھی جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہوتا ہے محض خبر اور اثبات رویت کے لئے ناکافی اور روزہ وعید میں اس کا اعتبار حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ / محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦

ثبوت رویت کے لئے شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر درکار ہے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں دریں مسئلہ کہ:

(۱) ایک حافظ صاحب ہیں، پکے عقیدے کے ہیں، انہوں نے رمضان شریف کا روزہ ریڈیو، تار، ٹیلیفون کی خبروں سے نہیں رکھا اور عید کی نماز بھی ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبروں سے نہیں پڑھی، عید کے دن بھی روزہ رکھا اور اپنے اہل وعیال سے بھی روزہ رکھوایا۔ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ دیوبندی مولویوں کا کہنا ہے کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔

(۲) بہت زمانے سے ہمارے گاؤں کی مسجد میں گاؤں کے ایک حاجی صاحب پیش امام تھے اور ان کو مسجد کی پیش امامی کرنے میں مسجد کی چار بیگہ زمین کمیٹی نے دی تھی اس کی پیداوار کھاتے تھے اور مسجد کا کام انجام دیتے تھے اور ساتھ ساتھ ان کے یہ بھی تھا کہ چرم قربانی کا بھی لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جائز ہے ہمارے لئے، مگر کچھ دنوں سے یعنی قریب تین سال سے ایک دوسرے پیش امام مسجد میں رکھے گئے ہیں، وہ عالم باصلاحیت ہیں، پرانے پیش امام جو تھے وہ ابھی تک مسجد کی زمین کی پیداوار کھا رہے ہیں۔ زمین نہیں چھوڑتے ہیں، کمیٹی ان کو کہتی ہے زمین چھوڑنے کے لئے تو وہ جھگڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں،

کچھ لوگوں کو بہکا کر کے ایک اپنی پارٹی بنا لیے ہیں اور ان لوگوں سے چرم قربانی لے رہے ہیں۔ کیا ان کو ایسا کرنا جائز ہے؟ اور کبھی کبھی نئے پیش امام کے نہیں رہنے پر بغیر مقتدی کے کہے امامت کرنے لگتے ہیں۔ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ ازراہ کرم اطلاع فرمائیں!

(۳) زید کے دوستوں نے زید سے پوچھا کہ سنا ہے کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے تو زید نے صاف کہا کئی دوستوں کے سامنے کہ ہم نے ڈائریکٹ دے دی، طلاق کا کوئی لفظ زید نے نہیں نکالا اور نہ کبھی کہا گیا۔ اس حالت میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی؟ ازراہ کرم مسئلہ سے مطلع فرمائیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد امام الدین عزیزی، کیراف محمد اسلام الدین

الجواب:

ثبوت رویت کے لئے شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر درکار ہے، ریڈیو، تار، ٹیلیفون، خط، جنتری وغیرہ اس باب میں بے کار۔

تنویر ودرمختار، دیوبندیوں اور سنیوں دونوں کی مستند کتاب ہے، ان میں ہے: "**فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤية اولٰئک بطريق موجب**" (۱)

ردالمحتار میں ہے:

"**(قوله بطريق موجب) كان يتحمل اثنان الشهادة او يشهدا على حكم القاضي او يستفيض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة كذا رأوه فانه حكاية-اهـ**" (۲)

اور شہادت بے حضور شاہد امور دنیا میں بھی ہرگز مقبول نہیں شرعاً وعرفاً شہادت میں حضور شرط ہے۔ اسی تنویر ودر میں ہے:

"**ولا يشهد احد بما لم يعاينه بالاجماع**" (۳)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الشهادة، ج ۸، ص ۱۸۵، دار الکتب العلمیة، بیروت

نہ پردہ کی آڑ سے شاہد کا کلام سن لینا کافی۔

احکام القرآن رازی میں ہے:

''فغیر جائز قبول شهادته علی الصوت'' (۱)

نیز ہندیہ میں ہے:

''النغمة تشبه النغمة'' (۲)

اور خط اور زیادہ بے اعتبار۔ ہدایہ میں ہے:

''الخط يشبه الخط فلم يحصل العلم'' (۳)

دیوبندی مولویوں کا کہنا ان کی بابت محض غلط ہے بلکہ انصاف شرط ہے درحقیقت انہی کی اصطلاح مخترع در بدعت کے بموجب انہی کے پیچھے ناجائز کہ وہ ان چیزوں کا اعتبار کر کے اپنے منہ آپ بدعتی ہیں۔ کیا بتا سکتے ہیں کہ قرون ثلثہ میں سے کس قرن میں تار، خط یا آواز پس پردہ کا اعتبار در بارۂ شہادت کیا گیا ہے؟ یا علی الاقل حکم ہوا ہے کہ اس کا اعتبار کرو؟ ہیہات ہرگز نہیں! تو خود بدعتی ہوئے اور بدعتی بدترین نالائق امامت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ شخص سخت گنہ گار ہے، اسے مسجد کی آمدنی کھانا ہرگز جائز نہیں جبکہ وہ مسجد کی خدمت انجام نہیں دیتا۔ اور اگر وہ صاحب نصاب نہیں ہے اور قدرت کسب رکھتا ہے تو اسے سوال کرنا اس رقم کا ناروا ہے اور اگر کوئی اسے بے سوال کے دے دے تو ملزم نہیں، بے سوال دے دیتے ہیں تو اس پر الزام نہیں۔ بے اجازت قوم باوصف فسق اس کا امام بن جانا سخت گناہ کا کام ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر لعنت کی وعید سنائی۔ اسے امام بنانا ناجائز ہے، وہ بھی توبہ کرے اور قوم بھی توبہ کرلے، اگر مجبور و خائف فتنہ نہ ہو۔ اور اعادہ نمازوں کا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ظاہر اس کے جواب سے یہی ہے کہ اس نے طلاق دے دی ہے۔ فان السوال معاد فی الجواب۔

---

(۱) احکام القرآن للجصاص، باب الشهود، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) الفتاویٰ الهندیه، کتاب الشهادة، الباب الثانی فی تحمل الشهادة، ج۳، ص ۳۸۸، دار الفکر، بیروت

(۳) الهدایة ۲، ص ۱۴۲، کتاب الشهادة، مجلس برکات

لہٰذا طلاق ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۷

شہادت رویت میں کتنے اور کیسے آدمی معتبر؟ ایک ہلال کمیٹی کا اعلان دوسری جگہ والوں کے لئے معتبر یا نامعتبر؟ ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر سب کچھ آشکار پھر بھی دربارۂ رویت نامعتبر کیوں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) عید الفطر کے چاند کے لئے کتنے اور کس طرح کے آدمی کی شہادت معتبر ہے؟ نیز تار، ٹیلیفون، خط وغیرہ پر اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟

(۲) ۲۹/ویں رمضان المبارک کو ایک جگہ چاند کی شہادت ملی اور ہلال کمیٹی نے عید کا اعلان کر دیا تو کیا دوسری جگہ اسی ہلال کمیٹی کا اعلان جو جگہ تقریباً ۱۵۰/میل یا پچاس میل یا تیس میل کی مسافت پر واقع ہے، ٹیلیفون سے چاند کی خبر ملنے پر مان لیا جائے گا یا کہ شہادت بالمشاہدہ یا ہلال کمیٹی کے نمائندہ کی ضرورت پڑے گی؟ یا اس کی اور کوئی صورت ہے؟

(۳) ۲۹/ویں رمضان المبارک کو مطلع ابر آلود نہ ہو اور شوال کا چاند نظر نہ آئے تو کیا روزے پورے تیس کرنے کا حکم ہے؟ یا دوسری جگہ سے ٹیلیفون کے ذریعہ شوال المکرم کے چاند کی خبر آنے پر یوم فطر مان لیا جائے گا؟

(۴) جو لوگ بلا شرعی شہادت کے ٹیلیفون، تار، وائرلیس یا ٹیلی ویژن کی خبر کے ذریعہ یا دوسری جگہ کے یوم فطر منانے کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے تیس پورے نہ کر کے عید الفطر منائے تو کیا ان

لوگوں کی نماز عید ہو جائے گی؟ نیز بلا شہادت شرعیہ جو لوگ نماز پڑھ لیں یا پڑھائیں تو ایسے لوگوں کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) دہلی جامع مسجد کے امام عبداللہ بخاری اگر عید کے چاند کا اعلان بالخصوص اس موجودہ شوال کے چاند ہونے کا اعلان ۲۹ رویں رمضان کو کردیں تو مان لیا جائے گا یا کہ شہادت شرعیہ درکار ہے؟

(۶) بمبئی میں انتیسویں رمضان کو عید کے چاند کا اعلان ہلال کمیٹی نے کردیا اور اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا شہر جس کا نام جو ہار ہے، تقریباً ۱۰۰ ر میل پر واقع ہے۔ اگر ٹیلیفون کے ذریعہ خبر ملی اور یہ معلوم نہیں ہو کہ یہ خبر ہلال کمیٹی نے دی تو کیا ایسی خبر کو مان لیا جائے گا؟ یا شہادت ہلال کمیٹی کی ضرورت ہوگی؟ نیز ۲۹ رویں رمضان کو بعد نماز مغرب فوراً چاند دیکھنے کی کوشش کی گئی یہاں مطلع بالکل صاف نہ تھا سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے دیکھنے کے لئے بڑی جدو جہد کی مگر کسی کو چاند نظر نہ آیا تو کیا ہلال کمیٹی کا اعلان اس شہر کے لئے معتبر ہوگا؟ (وہ بھی ٹیلیفون سے؟) یا شہادت کی ضرورت پڑے گی؟

(۷) فرض کردم بمبئی میں کسی نے عید کا چاند دیکھا اور شہادت گزار دی بعد کو اعلان عید ہو گیا تو کیا یہ اعلان وہیں کے لئے محدود ہے؟ یا کہ ہر جگہ کے لئے ہے؟ اس کی کچھ حد متعین ہے؟ اگر کوئی شہر بمبئی سے قریب ۱۸۰ ر میل کے فاصلہ پر واقع ہو اور معتبر ذرائع سے وہاں خبر نہ پہنچے الا ٹیلیفون کے تو کیا عید منانے کا حکم دے دیا جائے گا؟

(۸) جہاں پانچ مہینہ یعنی شعبان تا ذی الحجہ مطلع ابر آلود ہو اور چاند نظر نہ آئے تو ایسے مقام پر شعبان سے ذی الحجہ تک جملہ فرائض ونوافل وواجبات وغیرہ منانے کی کیا صورت ہوگی؟

(۹) آج کے اس ترقی یافتہ سائنسداں دور میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلیفون ہوتے ہیں، اس سے قبل یہ چیزیں موجود نہ تھیں اور پھر طرہ یہ ہے کہ ان ترقی یافتہ خبر رساں چیزوں میں پوری ذمہ داری سے خبر دی جاتی ہے بالخصوص ٹیلی ویژن میں جو حالات دوسری جگہ مشاہدہ کیے جاتے ہیں وہ دِکھاتا ہے اور ٹیلیفون میں جس آدمی سے بات کرتے ہیں نام مع شخص جانتے اور پہچانتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان خبر رساں چیزوں کی خبر نہ مانی جائے؟

(۱۰) اسلامی حکومت جیسے عرب، ایران، عراق اور پاکستان وغیرہ میں کیسے بھی چاند دیکھتے ہیں اور وہ

خبر بادشاہ یا وزراء تک دے دی جاتی ہے تو وہ بادشاہ یا وزراء پورے ملک میں ریڈیو کے ذریعہ خبر دیتے ہیں اور اسی خبر پر رمضان وعید منائی جاتی ہے۔ یہ کس حد تک درست ہے؟

المستفتی: تسنیم احمد رضا، جامع مسجد
مقام و پوسٹ جوہار، ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

الجواب:

(۱،۲) مطلع صاف ہو تو جماعت کثیرہ (جو اپنی رؤیت کی خبر دے جس سے غلبہ ظن رویت ہلال کا حاصل ہے) کی خبر سے رؤیت ہلال ثابت ہوگی اور اس صورت دو عادل مردوں کی گواہی نہ سنی جائیگی بشرطیکہ اس جگہ کے لوگ ہر ماہ کے ہلال کی طلب تام اور اس باب میں توجہ تمام رکھتے ہوں، یہ گواہی دینے والے اس جگہ کے نہ ہوں، بلندی سے یا کسی اور جگہ سے چاند دیکھ کر آئے ہوں ورنہ شہادت مقبول نہ ہوگی اور رؤیت ثابت نہ ہوگی اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو غیر رمضان میں دو ثقہ مردوں یا ایک مرد دو عورتوں عدول کی شہادت شرعیہ لازم ہے اور تار، خط، ٹیلیفون وغیرہ سے رؤیت ثابت نہ ہوگی بلکہ گواہان عدول جبکہ اپنی رؤیت یا قاضی کے حکم پر شہادت دیں تو اس جگہ والوں کے حق میں بھی دوسری جگہ کی رؤیت ثابت ہوگی اور انہیں اس کے مطابق عمل لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مطلع ابر آلود ہو یا نہ ہو ٹیلیفون وغیرہ کا ہرگز اعتبار نہیں اور بے شہادت شرعیہ عید کرنا ہرگز حلال نہیں اور تیس کی گنتی پوری کرنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جب شہادت یا استفاضہ شرعیہ سے اس دن کا روز عید ہونا ثابت نہیں؟ تو اس دن عید منانا قطعا رمضان کے ایک دن کو یکم شوال مان لینا ہے جو باطل ہے اور ریڈیو وغیرہ کی خبر پر عید منانے والے سخت گناہ گار ہیں، توبہ کریں اور ایک روزہ کی قضا ان سب پر لازم ہے جبکہ شہادت شرعیہ و استفاضہ شرعیہ سے اس دن کا روز عید ہونا ثابت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) عبداللہ بخاری سنی صحیح العقیدہ نہیں تو اس کا حکم اصلاً خود اس کے شہر میں نافذ نہیں، بالفرض اگر کوئی سنی عالم شہادت شرعیہ لے کر حکم فرماتا تو بھی دوسرے شہر والوں کو ٹیلی ویژن وغیرہ کی خبر پر اعتبار حلال نہیں بلکہ وہی شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر ضروری اور استفاضہ کے معنی یہ ہیں کہ اس شہر سے جہاں رویت

ہوئی متعدد جماعات آکر خبر دیں کہ ہم نے خود چاند دیکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) بے شہادت چارۂ کار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) کہیں سے شہادت شرعیہ ملے تو اس کے بموجب عمل کریں ورنہ گنتی پوری کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) وجہ یہ ہے کہ مدار کار شرعاً خبر پر نہیں ہے بلکہ رویت پر ہے:

''صوموا الرویته وافطروا الرویته-الحدیث''(۱)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور رؤیت کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضہ پر موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) نادرست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶/شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸

۹/ذی الحجہ کو ۱۰/ذی الحجہ مان کر نماز و قربانی کر لی تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

ہمارے یہاں ۲۹/ذی قعدۃ الحرام جمعرات کو ابر کے سبب سے چاند نظر نہیں آیا۔ دوسرے دن جمعہ کو بوقت مغرب چاند دِکھائی دیا، جمعہ کا چاند دیکھ کر بعض لوگوں نے یہ اندازہ لگایا کہ چاند جمعرات کا ہی ہونا چاہئے مگر دور و نزدیک کہیں سے جمعرات کے چاند ہونے کی شہادت نہیں گزری لہٰذا اصول شرع کے مطابق مہینہ کے تیس دن کی گنتی پوری کی گئی اور سنیچر کو ذی الحجہ کی پہلی تاریخ مقرر ہوئی، اسی اعتبار سے

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

۱۰/ ذی الحجہ پیر کو ہوئی۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ کے بعد سے وقتاً فوقتاً خبریں ملتی رہیں کہ فلاں جگہ ۲۹/ ذیقعدہ کو چاند ہوا، ٹی وی دیکھنے والوں نے بتایا کہ جمعہ کو حج اکبر کا منظر ٹی وی پر بتایا گیا اور حج کے دو روز پہلے عید اضحیٰ منائی جاتی ہے لہٰذا، ۹/ ذی الحجہ کو ۲۹/ ذی قعدہ کے چاند کی مناسبت سے ۱۰/ ذی الحجہ مانتے ہوئے عید کرنا ہے۔ چاند کی شہادت نہ گزرنے کے باوجود سنی وغیر سنی مساجد کے امام و متولی وغیرہ حضرات نے عوام الناس کو محض خبروں کی بنا پر اکسایا اور شریعت کے اصول کو توڑ کر طبیعت کا اصول بنایا اور اعلان کیا کہ اتوار کے روز عید منائی جائے گی، اسی کے مطابق نماز عید اضحیٰ پڑھی گئی، قربانی کی گئی۔ تو آیا اس دن کی نماز و قربانی ادا ہوئی یا نہیں؟ اور اگر نماز و قربانی ادا نہیں ہوئی تو جن لوگوں نے عوام الناس کو عید کرنے کے لئے کہا، عید کی، ان کے لئے کیا حکم شرع ہے؟ اور اہلسنت و جماعت نے اقلیت کے ساتھ نماز عید اضحیٰ بروز پیر ۱۰/ ذی الحجہ کو ادا کی تو آیا نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ اور اگر صحیح ہوئی تو پیر کو عید کرنے والے بدھ کی مغرب تک قربانی کر سکتے ہیں یا اتوار کی عید کرنے والوں کے مطابق منگل کی مغرب تک کر سکتے ہیں؟ مفصل جواب عطا ہو!

المستفتی: شیخ نسیم الدین
انجمن رضائے مصطفیٰ اہلسنت و جماعت
مقام بہارل، ضلع جلگاؤں (مہاراشٹر)

الجواب:

شریعت نے مہینہ کے ختم میں رویت ہلال یا مہینہ کی گنتی پورے ہونے میں مدار کار رکھا ہے۔

حدیث میں ہے: ''الشھر ھکذا و ھکذا و ھکذا و عقد الابھام فی الثالثۃ و الشھر ھکذا و ھکذا یعنی تمام ثلثین'' (۱)

مہینہ ۲۹/ کا ہوتا ہے یا تیس دن کا، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو پھر اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرو اور رویت کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر پر موقوف ہے جس طرح ہر دعویٰ کا ثبوت بینہ شرعیہ پر موقوف ہے اسی طرح رویت بینہ شرعیہ سے ثابت ہوگی۔

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

درمختار میں ہے: ’’فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولٰئک بطریق موجب‘‘ (۱)

اس پر ردالمحتار میں ہے:

’’(قولہ بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ فانہ حکایۃ-اھ‘‘ (۲)

لہٰذا جبکہ گواہان شرعی نے نہ خود رویت کی شہادت دی نہ قاضی شرع کے مجلس حکم میں حکم رویت دینے کی شہادت دی، نہ کسی اور جگہ سے متعدد جماعتوں نے خود چاند دیکھنا بیان کیا کہ استفاضہ خبر ہوجاتا تو محض خبر پر اتوار کے دن عید کرلینا جائز نہ تھا، اس دن عید کی نماز نہ ہوئی اور اس دن کی قربانی بھی صحیح نہ ہوئی جن لوگوں نے گنتی پوری کرنے کے بعد دوشنبہ کو عید کی انہوں نے حکم شرع پر عمل کیا اوروں نے خلاف شرع کیا، پیر کو ۱۰/ ذی الحجہ تھی تو بدھ کے دن مغرب سے پہلے تک قربانی درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ/ ۳۰/ جون ۱۹۹۱ء

مسئلہ-۹

خبر مستفیض کی تعریف کیا ہے؟ قواعد شرعیہ کے موافق چاند ثابت ہونے کی کیا صورتیں ہیں؟ ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے معتبر ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

اس زمانہ میں جبکہ آلات جدیدہ، ریڈیو، ٹیلیفون، ٹیلیگرام، ٹیلیویژن، وائرلیس وغیرہ کا استعمال عام ہے، رویت ہلال رمضان المبارک یا عید میں ان میں سے کسی ایک کا اعلان قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ انہیں محض خبر میں شمار کیا جائے یا شہادت میں بھی یہ لائق عمل ہیں؟ خبر مستفیض کی تعریف کیا ہے؟ اس میں

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اور طریق موجب میں کیا فرق ہے؟ نیز یہ بھی فرمائیں کہ قواعد شرعیہ کے موافق چاند ثابت ہونے کی کیا صورتیں ہیں؟ ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے معتبر ہے یا نہیں؟ اس حال میں اختلاف مطالع میں قول کی تفصیل کیا ہے؟ جس جگہ میں قاضی شرع موجود نہ ہو وہاں سے مقامی اور غیر مقامی علاقوں میں روزہ رکھنے اور عید الفطر و عید اضحیٰ منوانے کی کیا صورت ہوگی کہ شہادت کی اطلاع پہنچائی جائے؟ کیا عیدین اور رمضان کے چاند کو تسلیم کرنے کی ایک ہی جیسی شرطیں ہیں؟ یا ان میں بھی کوئی فرق ہے؟ جو شخص یہ کہے کہ رمضان کے چاند میں چونکہ شہادت یا استفاضہ خبر دونوں شرط نہیں ہیں، ایک ثقہ مسلمان کی خبر بھی کافی ہے کیا اس کا یہ کہنا صحیح ہے؟ کیا ثبوت رمضان کے لئے حکم حاکم یا فیصلہ قاضی بھی شرط نہیں ہے؟ کیا عام آدمی جب کسی معتمد ثقہ مسلمان عاقل بالغ بینا سے یہ خبر سنیں کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے؟ کیا ملک کے مختلف خطوں اور سمتوں سے دس بیس ریڈیو اور ٹیلیفون یا خط وغیرہ کے ذریعہ چاند خود دیکھنے والوں کی طرف سے اطمینان بخش خبریں آجائیں تو ان پر اطمینان کیا جا سکتا ہے؟ کیا اس صورت میں چاند دیکھنے والے کا بیان یا قاضی شہر یا ہلال کمیٹی کا اعلان بھی بعد شہادت ضروری ہے؟ کیا ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان کہ فلاں مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ چاند ہو گیا یا مان لیا گیا، روزہ رکھنے اور عیدین منانے کے لئے شرعاً جائز ہے؟ خاص کران مقامات میں جو پچاسوں، سینکڑوں میلوں کے فاصلہ پر ہوں۔ براہ کرم مدلل و مبرہن جواب عنایت فرما کر ممنون کریں۔ بینوا توجروا!

المستفتی: محمد داؤد حسین مصباحی

خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ سیٹی (بہار)

الجواب:

دربارۂ رویت مدار کار شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر پر ہے۔ ریڈیو، تار، ٹیلیفون وغیرہ کا اعتبار نہیں اور استفاضہ یہ ہے کہ کسی جگہ سے متعدد جماعتیں دوسری جگہ آکر اپنا چاند دیکھنا بیان کریں، یہ منجملہ طریق موجبہ ہے اور جب کسی طریق موجب سے فلاں شہر کی رؤیت دوسرے شہر میں ثابت ہو جائے تو وہاں کے لوگوں پر روزہ رکھنا یا عید کرنا لازم ہوگا کہ مذہب معتمد میں اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں۔

درمختار میں ہے: ”فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤية

اولٰئک بطریق موجب'' (۱)

اور طریق موجب کی تفصیل رسالہ مبارکہ طرق الہلال میں مندرجہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں دیکھئے اور جہاں قاضی شرع نہ ہو وہاں اس جگہ کا سب سے بڑا عالم سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ قاضی وحاکم ہے کما فی الحدیقۃ الندیہ۔ اس کے یہاں شاہدین اپنی رویت کی شہادت دیں یا اس شہر کے قاضی کے حکم ثبوت رؤیت پر شہادت دیں یا اس جگہ کے قاضی کا خط دوسری جگہ کے قاضی کے پاس لائیں، ان طرق سے وہاں کی رویت دوسری جگہ ثابت ہو جائے گی اور اگر وہاں معاذ اللہ عالم شرع نہ ہو تو عام مسلمانوں کے حضور شہادت سے بھی رؤیت ثابت ہو جائے گی۔ رمضان کا چاند جبکہ مطلع ابر آلود ہو، ایک عادل یا مستور کی خبر سے ثابت ہو جائے گا اور اس میں مجلس قاضی بھی شرط نہیں۔ عیدین کے چاند کا ثبوت بصورت ابروغبار دو مرد عادل یا ایک مرد، دو عورتوں (عدول) کی شہادت شرعیہ پر موقوف ہے اور جبکہ مطلع صاف ہو تو جماعت کثیرہ کی خبر جس سے غلبۂ ظن حاصل ہو، ضرور۔ اور اس مقام پر تفصیل ہے جو فتاویٰ رضویہ میں مندرج، فلیراجع الیہ۔ یہاں سے ظاہر کہ اس شخص کا دعویٰ مطلقاً درست نہیں اور باقی بعض سوالات کے جوابات ماسبق سے ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۸ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۱۰

بابِ رویت میں شہادت کیسی، کس طرح اور کون لوگ دیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۲۹؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کو قصبہ سہسوان میں مطلع صاف ہونے پر بھی چاند نظر نہیں آیا۔ رات کا کچھ حصہ گزرا تھا کہ کچھ لوگوں نے آکر مسجد میں بتایا کہ آپ اعلان کریں، اس لئے کہ ریڈیو میں یہ خبر آئی ہے کہ کل صبح دہلی میں عید کی نماز ہوگی۔ امام مسجد نے مسئلہ بتایا کہ ریڈیو کی خبر شریعت میں معتبر نہیں، شہادت لے آؤ، اتنے میں وہ لوگ واپس گئے پھر دوسری جماعت آئی اور انہوں نے بتایا کہ مولوی نظر الحسن غیر مقلد نے چاند کی خبر معتبر سمجھ کر چاند ہونے کا ۲۹؍رمضان میں ہی اعلان کردیا ہے۔ لہٰذا کوئی صورت نکالی جائے، لوگوں کا مشورہ یہ ہوا کہ بدایوں بریلی کا پتہ لگایا جائے کہ چاند ہوا ہے یا نہیں؟ پھر رات کو ایک بجے بدایوں دو آدمی باشرع گئے اور وہاں جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہاں شرعی شہادت گزر چکی ہے اور دو ذمہ دار مفتیوں نے عید ہونے کا اعلان کردیا۔ اب ان دونوں نے شہادت مانگی تو دونوں مفتیوں نے کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ میرے پاس شہادت گزری ہے لہٰذا تم لوگوں کے لئے یہ شہادت علی الشہادت ہے، وہاں سے سہسوان واپس آیا اور مفتی سہسوان کو بتایا کہ ہم دو آدمی بدایوں سے شہادت لے کر آئے ہیں، اب کیا کرنا چاہئے؟ مولانا نے صاف لفظوں میں اجازت دی کہ اعلان کراؤ پھر دونوں شاہد نے کہا کہ اس کے ذمہ دار آپ ہیں، مولانا نے پھر یہ ہی کہا کہ بس ذمہ دار ہوں مولانا کی اجازت پر اعلان کرایا گیا جس سے لوگوں نے اختلاف کیا کہ یہ شہادت نہیں، خبر ہے۔ اس پر امام عیدگاہ نے بھی اختلاف کیا اور امام عیدگاہ نے شہادت تسلیم نہیں کی اور نماز بھی نہیں پڑھائی۔ کچھ لوگوں نے رمضان کا ۲۹؍کا چاند تسلیم کیا اور شہادت شرعی تسلیم کر کے عید کی نماز ادا کی اور کچھ لوگوں نے ۳۰؍رمضان پورے کیے اور ایک روزہ کو قضا سمجھا۔ آیا اب ۲۹؍رمضان المبارک والے کی عید کی نماز ہوئی یا نہیں؟ اور شہادت معتبر ہوگی یا نہیں؟ کیا ایک روزہ کی قضا رکھنا لازم ہے؟ اور ۳۰؍رمضان پورے کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ جبکہ ۲۹؍رمضان والے یکم شوال سمجھ کر اس دن کے روزے کو حرام سمجھتے ہیں۔ خلاصہ تحریر فرمائیں!

المستفتی: جناب محمد ظفر السعید صاحب
قصبہ سہسوان، ضلع بدایوں شریف (یوپی)

الجواب:

صورت مسئولہ میں جبکہ یہ سہسوانی لوگ نہ مجلس حکم میں حاضر تھے نہ بدایوں میں خود چاند دیکھنے

والوں نے انہیں اپنی شہادت پر شاہد کیا تو اصلاً نہ شہادت علی الشہادۃ ہوئی نہ شہادت علی الحکم متحقق ہوئی کہ شہادت علی الشہادۃ یہ ہے کہ مثلاً دو مرد عادل یا ایک مرد، دو عورت (عدول) جنہوں نے خود چاند کو دیکھا وہ دو مرد عادل یا ایک مرد، دو عورت عدول کو گواہ بنائیں، بایں طور کہ ہر اصل گواہ فرع سے کہے کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے فلاں ماہ فلاں سنہ کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا۔ گواہان فرع یہاں آکر یوں شہادت دیں کہ فلاں بن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ کیا کہ فلان بن فلاں مذکور نے ماہ فلاں سنہ فلاں فلاں کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا اور فلاں بن فلاں مذکور نے مجھ سے کہا کہ میں اس گواہی پر گواہ ہو جاؤں۔ جبکہ وہاں کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔

درمختار میں ہے: ''الشهادة علیٰ الشهادة مقبولة وان كثرت استحسانا فی کل حق علیٰ الصحیح الا فی حدود عقود بشرط تعذر حضور الأصل بموت او مرض او سفر واکتفی الثانی بغیبته بحیث یتعذر ان یبیت بأهله واستحسنه غیر واحد وفی القهستانی والسراجیة وعلیه الفتویٰ وبشرط شهادة عدد نصاب ولو رجلا وامرأتین عن کل أصل ولو امرأة وکیفیتها ان یقول الأصل مخاطبا للفرع ولو ابنه، بحر: اشهد علیٰ شهادتی أنی اشهد بکذا ویقول الفرع وأشهد ان فلانا اشهدنی علی شهادته بکذا وقال لی اشهد علی شهادتی بذلک اهمختصراً'' (۱)

عالمگیریہ میں ذخیرہ سے ہے: ''ینبغی ان یذکر الفرع اسم الشاهد الاصل واسم ابیه وجده حتی لو ترک ذلک فالقاضی لا یقبل شهادتهما'' (۲)

اورشہادت علی الحکم نہ ہونا ظاہر کہ یہ دونوں حکم کے وقت حاضر نہ تھے۔ لہٰذا یہ دونوں شاہد شرعی نہ ہوئے بلکہ مخبر محض اور جو انہوں نے بیان کیا وہ خبر محض ہے لہٰذا ان کی خبر پر روزہ توڑنا اور عید کرنا حلال نہ تھا

---

(۱) الدر المختار، کتاب الشهادة، باب الشهادة علی الشهادة، ج۸، ص۲۲۷-۲۲۵، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الفتاویٰ الهندیة، کتاب الشهادات، الباب الحادی عشر فی الشهادة علیٰ الشهادة، ج۳، ص۴۴۸، دار الفکر، بیروت

اور جنھوں نے سہ شنبہ کو عید کی انہوں نے درست کیا مگر روزہ کی قضا لازم نہیں کہ دوشنبہ کا روز عید ہونا شہادت شرعیہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ / شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۱

دوسرے سے ملک سے آکر ایک عورت ۲۹ / شعبان کو رمضان کا چاند دیکھنے کی شہادت دے تو اس پر اعتبار کیا جائے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ:

۲۹ / شعبان کو چاند دِکھائی نہ دیا جس کی وجہ سے شعبان کو ۳۰ / دنوں کا قرار دے کر رمضان شروع کیا گیا، بعدہ ۲۹ / رمضان کو بعض علماء کو معلوم ہوا کہ ایک عورت کسی دوسرے ملک سے ۲۹ / شعبان کو چاند دیکھ کر آئی ہے لہٰذا وہ علماء اس عورت کے پاس پہنچے اور اس سے شہادت لے کر دوسرے دن عید ہونے کا اعلان کر دیا اور ان کے اعلان پر دوسرے شہروں کے لوگوں نے بھی عید منائی، دوسرے شہروں میں ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع پہنچائی گئی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جس عورت کی شہادت ۲۹ / رمضان کو لی گئی وہ نصف رمضان کو یہاں پہنچ چکی تھی۔ اس صورتحال کے متعلق زید مندرجہ ذیل خدشات ظاہر کرتا ہے۔

(۱) وہ عورت جب نصف رمضان کو یہاں پہنچ چکی تھی تو اسے چاہئے تھا کہ فوراً علماء کے سامنے پیش ہو کر چاند دیکھنے کی گواہی دیتی یا علماء اسی وقت اس کے پاس جا کر گواہی لیتے۔ اب اچانک ۲۹ / رمضان کو اس کا پردۂ خفا سے ظاہر ہونا اور گواہی دینا اس کی بات کو بے اعتبار بناتا ہے۔

(۲) عورت خود گواہی دینے نہیں گئی نہ بذات خود اس نے اس کی کوشش کی بلکہ علماء خود دوسرے شہر سے سفر کر کے اس کے پاس گواہی لینے گئے جو اُن حضرات کے لئے نہ فرض تھا نہ واجب نہ ہی مستحب نہ سنت بلکہ ان کا یہ طریقۂ کار شرع شریف کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے پھر افطار جیسے مہتم بالشان امر کا فیصلہ ایسے طریقۂ کار کے ذریعہ کس طرح درست ہوسکتا ہے؟

(۳) بالفرض علماء کا یہ طریقۂ کار صحیح اور عورت کی یہ گواہی معتبر ہو بھی، پھر بھی ان علماء کا فیصلہ خود ان کے اپنے شہروں میں جاری ہوگا، ان کا ٹیلیفون کے ذریعہ دوسرے شہروں میں اطلاع دے کر عید کروانا یا دوسرے شہر والوں کا بذریعہ ٹیلیفون ان کو دریافت کر کے عید کر لینا ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا برائے کرم بتائیں کہ متذکرہ بالا صورت میں عید صحیح ہوئی یا نہیں؟ اور زید کے خدشات درست ہیں یا غلط؟ اور عورت کی جگہ کوئی مرد اس طرح کی گواہی دے تو کیا حکم ہے؟ جواب کے لئے ایک بونڈ کا پوسٹل آرڈر بھی ہمرشتہ ہے۔ بینوا توجروا!

المستفتی: حافظ عبداللہ، ۴۶؍ پلیٹ اسٹریٹ، کاسٹر (یوکے)

الجواب:

رمضان کا ثبوت محض ایک عادل یا ایک مستور کے بیان سے ہوجاتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، یا ایسا محدود فی القذف کہ توبہ کرچکا ہو، اگرچہ لفظ شہادت ادا نہ کرے اور تقدم دعویٰ و مجلس حکم بھی شرط نہیں۔ تنویر و در میں ہے:

''قبل بلادعویٰ و بلا لفظ اشهد و بلا حکم و مجلس قضاء''(۱)

مراقی الفلاح میں ہے:

''اذا کان بالسماء علة من غیم او غبار و نحوه قبل خبر واحد عدل او مستور فی الصحیح ولو کان انثی او رقیقا او محدودا فی قذف و قد تاب فی ظاهر الروایة اثباتا لرمضان ولهٰذا لا یشترط لفظ الشهادة و لا تقدم الدعویٰ و اطلق القبول کما فی الهدایة''(۱)

لہٰذا عورت مذکورہ نے اگر اس جگہ کے حاکم شرع یا کسی کے حضور بیان دیا کہ اس نے فلاں تاریخ کو فلاں جگہ پر ۲۹؍ شعبان کا چاند دیکھا تو اس جگہ والوں کے حق میں رویت ثابت ہوگئی جبکہ اول اوقات اسکان میں بیان دیا ہو اور بے وجہ شرعی تاخیر نہ کی ہو پھر اس صورت میں اس کا بیان دوسری جگہ کے علماء کے حضور بھی

---

(۱) تنویر الابصار مع الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصوم، ج۳، ص ۳۵۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت به الهلال، ص ۶۵۲، ۶۵۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

معتبر ہوگا اور اسی سے دوسری جگہ ماہ رمضان کی رؤیت ثابت ہوگی اور اگر ثبوت شرعی سے معلوم ہو کہ عورت نے بے وجہ شرعی بیان دینے میں تاخیر کی تو فاسقہ ہے اور اس کا بیان نامعتبر اور اثبات رمضان کے لئے ناکافی پھر بصورت اعتبار بیان وثبوت رمضان اس بیان پر عید کرنے کے جواز وعدم جواز میں تفصیل ہے، وہ یہ کہ اگر رمضان ایک کی خبر سے ثابت ہوا اور اس کی خبر سے ۳۰/دن پورے ہو جائیں اور چاندرات کو مطلع ابر آلود نہ ہو تو عید کرنا ناجائز ہے اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو عید کرنا جائز۔

مراقی الفلاح میں ہے: ''**واذا تم العدد أی عدد رمضان ثلاثین بشهادة فرد برؤیته ولم یر هلال الفطر وذلک والسماء مصحیة لم یحل الفطر اتفاقا علی ما ذکره شمس الأئمة وقال الزیلعی والأشبه ان یقال ان کانت السماء مصحیة لا یفطرون لظهور غلطه وان کانت متغیمة یفطرون لعدم ظهور الغلط اه**''(۱)

بنابریں اس عورت کی خبر پر عید کرنے کے جواز وعدم جواز میں یہی تفصیل ہے اور بصورت جواز عید کرنا خاص اسی جگہ کے لوگوں کو حلال ہوا جہاں حاکم نے حکم کیا۔ دوسری جگہ والوں کو ٹیلیفون کی خبر پر عید کرنا ناجائز۔

(۳) جواب ہو گیا اور (۱) کے جواب کی طرف اشارہ گزرا اور (۲) کا جواب یہ ہے کہ یہ طریقہ ان کا جائز تھا اور عید کا صحیح ہونا نہ ہونا اسی تفصیل پر ہے جو گزری اور مرد کے بیان میں بھی وہی تفصیل سابق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۵/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۲

مطلع صاف ہونے اور ابر آلود ہونے میں شہادتِ رویت کا حکم مختلف ہے!

گزارش خدمت یہ ہے کہ:

---

(۱) مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت به الهلال، ص ۶۵۵، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۱) ہم مسلمانان تمکوہی روڈ پوسٹ سیورہی ضلع دیوریا کے آپ سے یہ فتویٰ طلب کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ۲۹ر رمضان کو چاند نظر نہ آوے جبکہ بدلی وغیرہ بھی نہ ہو اور کہیں سے رویت ہلال کی شہادت نہ بھی ملے مگر ریڈیو کے ذریعہ معلوم ہو کہ ہندوستان یا پاکستان میں لوگوں نے چاند دیکھا ہے اور اسی خبر پر اپنے یہاں بھی عید کی نماز پڑھنے کا اعلان کر دیا جائے جبکہ شریعت کے لحاظ سے تار، ٹیلیفون، اخبار و جنتری کا چاند کے ثبوت میں دخل نہیں، نماز عید ہوگی یا نہیں؟

(۲) بہار شریعت کو مدنظر رکھتے ہوئے منع کرنے پر جو بازار کا رہنما ہو، جواب دیتا ہے کہ میں نے ریڈیو کی خبر پر نماز عید پڑھا ہے اور پڑھوں گا، ایسا شخص علمائے اہلسنت و مفتیان مبین کی نظر میں کیسا ہے؟ اور اس شخص کو کس لقب سے پکارا جائے جس کی غلط بیانی پر پچاسوں ہزار جاہل مسلمان بہک جائیں۔

مسلمانان تمکوہی روڈ پوسٹ سیورہی، ضلع دیوریا (یوپی)

الجواب:

رؤیت ہلال بجز استفاضہ خبر یا شہادت شرعیہ کے اور طریقہ سے نہیں ہوتی، دربارۂ رؤیت اخبار، جنتری، ریڈیو، ٹیلیفون کچھ معتبر نہیں۔

درمختار میں ہے: **"فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤية اولئك بطريق موجب"** (۱)

ردالمحتار میں ہے:

"(قوله بطريق موجب) كان يتحمل اثنان الشهادة او يشهدا على حكم القاضي او يستفيض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة كذا رأوه فانه حكاية - اه" (۲)

اخبار، جنتری، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ کا اعتبار کرنا گمراہی ہے، والعیاذ باللہ۔ صورت مستفسرہ میں جبکہ مطلع صاف تھا، ثبوت رویت کا طریقہ یہ تھا کہ ایک جماعت کثیرہ رویت ہلال کی شہادت دیتی۔

ہندیہ میں ہے: **"وان لم يكن بالسماء علة لم تقبل الا شهادة جمع كثير يقع العلم**

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

بخبرھم وھو مفوض الی رای الامام من غیر تقدیر ھو الصحیح کذافی الاختیار۔(۱)

تنویر و در مختار میں ہے:

''وقبل بلا علة جمع عظیم یقع العلم الشرعی وھو غلبة الظن بخبرھم وھو مفوض الی رای الامام من غیر تقدیر بعدد علیٰ مذھب اھ'' (۲)

جبکہ جماعت کثیر کی شہادت نہ گزری اور دوسرے دن عید منائی، اس دن کا روزہ وہاں والوں پر فرض تھا، روزہ کی قضا لازم ہے، گنہ گار ہوئے، توبہ واجب ہے۔ وہ شخص ریڈیو کی خبر کا اعتبار کرتا ہے، گمراہ ہے، گمراہ گر ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/شوال المکرم ۱۳۹۱ھ/ ۲۵/نومبر ۱۹۷۱ء

مسئلہ-۱۳

۳۰/ویں روزہ کو ایسی جگہ پہنچا جہاں ۲۹/رمضان تھا تو دوسرے دن عید منائے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید رمضان المبارک شروع ہو جانے پر اپنی جگہ سے روزہ رکھ کر جب اپنے تیسویں روزہ کو ایسی جگہ پہنچا جہاں ۲۹/رمضان تھا (وہ مقام ایسی دوری پر ہے کہ ہندوستان سے ایک دن کا فرق ہے یعنی ایک دن بعد چاند نظر آتا ہے) یا ہندستان ہی کے ایسے مقام پر پہنچا کہ وہاں ۲۹/رمضان تھا، اگر وہاں ۳۰/کا چاند نہ دیکھا گیا تو وہ شخص اس آیت کریمہ کی روشنی میں ''**فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ**'' پر عمل کرتے ہوئے اکتیسواں روزہ رکھے یا اپنا تیسواں روزہ مکمل کر کے اکتیسواں چھوڑ دے؟ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں ''**ولتکملوا العدة**'' اور عید اُن مقام والوں کے ساتھ منائے کہ نہیں؟

(۲) اگر چند اشخاص مثل زید کے ہوں تو تیس روزہ کی تکمیل کے بعد اپنی عید یکم شوال کو منا سکتے ہیں؟

---

(۱) الفتاویٰ الھندیة، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رویة الھلال، ج ۱، ص ۲۶۰، دار الفکر، بیروت

(۲) تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصوم، ج ۳، ص ۳۵۵، ۳۵۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

جبکہ اس مقام پر ۳۰؍رمضان ہے۔

(۳) اگر آیت مذکورہ ''فمن شھد منکم'' کی روشنی میں اکتیسواں روزہ اس کو رکھنا ضروری ہو تو زید نے ۳۱؍ویں روزہ کی قضا اس دن رکھی جس دن وہاں عید تھی، تو کیا قضا سے سبکدوش ہو جائے گا کہ عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ اگر سبکدوش نہ ہوگا تو پھر سے اکتیسواں روزہ کی قضا رکھنی ہوگی؟ تفصیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں کہ یہاں مابین دو مولوی صاحبان کے شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ کے تحت ''فمن شھد منکم'' جب وہ وہاں پہنچا اس نے رمضان پایا لہٰذا اس کو روزہ رکھنا ضروری، دوسرے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس کو اس آیت مبارکہ کی روشنی میں ''ولتکملوا العدۃ''، اس کے جب تیس روزے پورے ہو گئے، ۳۱؍واں روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا۔ فیصلہ بریلی شریف کے جواب پر رکھا گیا ہے۔ لہٰذا جلد از جلد مفصل جواب ارسال فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ بینوا توجروا!

المستفتی: عبد المصطفیٰ
مقام مانڈی، ضلع احمد آباد

الجواب:

(۱) زید جس جگہ سے چلا، اگر وہاں ۲۹؍شعبان کو رمضان کے ہلال کی رویت شہادت شرعیہ سے ثابت ہو چکی تھی اور وہاں ۲۹؍رمضان کو ابر تھا، چاند نہ دیکھا گیا اور کہیں سے شہادت شرعی بھی نہ آئی، اس نے تیس کی گنتی پوری کر لی تو اب اس کے اوپر ایک اور روزہ نہیں ہے اور اس پر ''فمن شھد منکم الشھر'' متوجہ نہیں کہ اب اس کے حق میں شہر باقی نہ رہا اور اسی وجہ سے اب وہ ''ولتکملوا العدۃ'' کا بھی مخاطب نہیں کہ گنتی پوری کر چکا۔ لہٰذا اس جگہ والوں کے ساتھ وہ عید کی نماز پڑھے کہ تنہا ہے اور تنہا نماز نہیں پڑھ سکتا اور اگر اس نے ۲۹؍شعبان کے بعد ۳۰؍کو بلا شہادت شرعی اس مقام پر روزہ رکھا تو اس کا روزہ شمار نہ ہوگا اور یہاں کے حساب سے گنتی ہوگی اور اگر اس جگہ ۲۹؍شعبان کو ابر تھا تو چاند نہ دیکھا گیا، نہ کہیں سے شہادت آئی اور ۲۹؍شعبان کو بوجہ ابر رویت نہ ہوئی نہ شہادت گزری، اس نے تیس پورے کر لئے، وہاں پہنچا تو کسی جگہ سے شہادت شرعی نہ ملی کہ فلاں دن ۲۹؍شعبان کو رویت ہوئی اور

دوسرے دن جسے یہ ۳۰/شعبان سمجھا تھا، یکم رمضان تھی تو اب ایک روزے کی قضا اس پر بھی ہے اور وہاں والوں پر بھی ہے وہ ایک روزہ شب کے بعد ہی رکھیں، عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے مگر رکھے گا تو روزہ ہو جائے گا۔

(۲) منا سکتے ہیں جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ لوگ خود اپنے مقام کی رویت پر شاہد نہ ہوں نہ مجلس قاضی کے شاہد ہوں اور اگر وہ خود چاند دیکھ کر آئے یا ان کے سامنے قاضی کی مجلس میں ۲۹/شعبان کو رویت ہلال پر شہادت گزری تو ان پر وہاں شہادت دینا لازم۔ پھر جب قاضی ان کی شہادت قبول کر کے حکم ثبوت رویت ہی کر دے تو اس دن سب عید کریں، روزے توڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴

فون سے رویت نامعتبر کیوں؟ ہوائی جہاز سے چاند دیکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ ابر وغبار کی حالت میں ہلال رمضان کے لئے ایک عادل یا مستور الحال کی خبر یا ایک ثقہ شخص کا بیان کافی ہے ثبوت ہلال کے لئے ''اشہد'' کہنا یا مجلس قاضی وغیرہ شرط نہیں ۔اس جزئیہ سے بعض علماء در بارہ ہلال رمضان ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبر شہادت کو کافی قرار دے رہے ہیں، ابر وغبار کی وجہ سے بذریعہ ہوائی جہاز رویت ہلال کی سعی پر فیصلہ کر لیا ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا مسائل کی شرعاً توضیح فرمائی جائے۔ والسلام!

نیاز مند: محمد شفیع، خزانچی جامع مسجد

الجواب:

یہ پہلے بھی آپ یعنی خوشتر گرامی زید مجدہ السامی کی طلبی پر بہت تفصیل سے لکھ چکا ہے یہاں مجملاً گزارش ہے کہ حدیث کا ارشاد ونصب الاتقیاء:

''صوموا الرویته وافطروا الرویته'' (۱)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو

ان تمام اخبار پر جا کر مرد کے لئے بس ہے اور بعض کا اس جزئیہ سے صرف نظر ہے ورنہ عین خیال ہے کہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اس شخص کا عادل یا مستور الحال یا ثقہ ہونا محض اس خبر سے کیسے معلوم ہوگا بلکہ اس فلاں کا بعینہ وہی شخص ہونا بھی کب یقینی ہوگا؟ ہمارے مفصل فتویٰ میں غالباً تھا:

''النغمة تشبه النغمة'' (۲)

آواز آواز کے مشابہ ہوتی ہے

تو لامحالہ اس کا غیر حاضر کو حاضر کہنا بدیہی، ہوائی جہاز سے رویت کی سعی میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷/شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵

ایک عادل کی شہادت سے رمضان کی رویت ہوئی اور ۳۰/رمضان کو چاند نہ دِکھا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) الفتاویٰ الهندیه، کتاب الشهادة، الباب الثانی فی تحمل الشهادة، ج ۳، ص ۳۸۸، دار الفکر، بیروت

انتیس شعبان کو ابر ہونے کی وجہ سے صرف زید عادل کی شہادت سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا اور کچھ لوگوں نے نہیں رکھا۔ اب اگر ۳۰؍رمضان کو ابر ہے تو عید کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ چونکہ ایک ہی آدمی کی شہادت سے روزہ رکھا گیا تھا اور رمضان شریف کے روزہ کے لئے ایک عادل مرد کی شہادت معتبر بھی ہے اور جن لوگوں نے زید کی شہادت سے روزہ نہ رکھا ان کے لئے کیا حکم ہے؟ مع حوالہ کتب جواب جلد عنایت فرمائیں!

المستفتی: محمد قمر عالم قادری

بلتھی رسولپور، پوسٹ ہاتھی لہری، مظفر پور بہار

الجواب:

صورت مسئولہ میں اگر رمضان کی چاندرات کو ابر ہو تو تیس روزے پورے کر کے عید کرلیں اور اگر مطلع صاف ہو تو ۳۰؍ کے بعد ایک روزہ اور رکھنا لازم ہوگا، یہ حکم اس وقت ہے جبکہ رمضان ایک عادل کی شہادت سے ثابت ہوا ہو اور اگر دو عادل کی شہادت سے روزہ شروع کیا تو وہی تیس کی گنتی پوری کر کے عید کرلی جائے گی۔ (درمختار وردالمحتار، بہار شریعت)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۶

سائنسی رصدگاہوں کی رویت کا شرع میں کیا اعتبار ہے؟ دو الگ الگ ملکوں سے دو شخص آکر باختلاف شہادت دیتے ہیں تو کس پر عمل کیا جائے؟

کیا حکم ہے شریعت طاہرہ کا اس بارے میں کہ:

(۱) برطانیہ مستقل طور پر ابر آلود رہنے والا ملک ہے، یہاں شاذ و نادر ہی مطلع صاف ہوتا ہے اس

لئے رمضان یا شوال وغیرہ کا چاند دیکھنا یہاں تقریباً ناممکن سا ہے۔ ایسی صورت میں ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں چاند دیکھنے کی کوشش ہونی چاہئے؟

(۲) یہاں کے مخصوص جغرافیائی محل وقوع کے پیش نظر سورج کا غروب موسم گرما میں انتہائی مختصر وقت کے لئے ہوا کرتا ہے مثلاً آج کل غروب آفتاب کا وقت تقریباً پونے دس بجے ہے اور صبح صادق رات ڈھائی بجے سے ہی شروع ہوجاتی ہے نیز مکمل غروب آفتاب اور بھی دیر سے ہوتا ہے یعنی شفق کا وقفہ کافی طویل ہوتا ہے۔ ان حالات میں یہاں کی سائنسی رصدگاہوں کے ماہرین کی رپورٹ پر ہے کہ اگر چاند دیکھنے کی کوشش بھی کی جائے تو اسے دیکھنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، ایسے نامساعد حالات میں رصدگاہ (Observatory) کی رپورٹ پر رویت ہلال کا اعتبار کیا جاسکتا ہے؟

(۳) برطانیہ میں مسلم معاشرت اور اسلامی ماحول کا مقابلہ اسلام کے انتہائی باشعور مخالفین سے ہے۔ اگر اختلاف یقین رمضان وعید کے باعث یہاں کوئی انتشار ہوتا ہے تو یہاں کی غیر مسلم آبادی اسلام سے بدگمان ہوتی ہے نیز وہ اسلامی قانون حیات پر بھی نکتہ چینی کرتی ہے کہ جو مذہب اپنے نظام عبادت میں ساری دنیا کے مختلف حالات کی رعایت کا حل پیش نہیں کرسکا وہ عالمی طور پر پورے انسانی زندگی کی رہنمائی کا دعویٰ کیسے کرسکتا ہے؟ اور اس طرح یہاں اسلام کے تبلیغی امور اور متعارف اسلام کی تحریک پر شدید منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ کیا ہم اسلام کے فروغ واشاعت کے اس بنیادی فریضہ کو مجروح ہونے سے بچانے کے لئے ٹیلیفون کی خبر کا اعتبار کسی بھی طرح یہاں کے مخصوص حالات میں کرسکتے ہیں؟ بشرطیکہ ٹیلیفون پر کسی اسلامی ملک کا قاضی یا مذہبی رہنما رویت ہلال کی خبر لفظ اشہد کے ساتھ دے اور اس قاضی یا رہنما کی آواز کو خوب اچھی طرح پہچاننے والا معتبر اور ذمہ دار مسلمان ہی سن رہا ہو اور پھر وہ ٹیلیفون کی آواز سننے والا بھی شہادت دے کہ پوری طرح قاضی یا رہنما کی آواز کو پہچان کر اس کی شہادت دینے کی شہادت دیتا ہوں یا اس کے علاوہ وہ بھی ٹیلیفون پر، کوئی صورت ممکن ہو تو تحریر فرمائیں۔

(۴) اسلامی ملک سے ٹیلیفون پر شہادت لینے کی صورت میں کیا قرب وبعد کی بھی کوئی قید لگائی جائے گی یا برطانیہ سے نسبتاً کم فاصلہ پر واقع اسلامی ممالک کا ہی اعتبار کیا جائے گا؟ کیا کسی بھی اسلامی ملک سے رابطہ کیا جاسکتا ہے؟

(۵) چونکہ برطانیہ کا موسم سال بھر آلودہ فضا کا رہتا ہے اس لئے یہاں کسی بھی ماہ کا چاند دیکھنا عمومی طور پر مشکل ہی ہے بایں وجہ اکمال عدت کی صورت میں بھی اختلاف ہوتا ہے اس لئے کہ اگر کوئی شخص پاکستان یا ہندوستان سے آکر شہادت دیتے ہیں کہ میں نے شعبان کا چاند فلاں تاریخ کو دیکھا تھا تو انہیں ایام میں دو اشخاص سعودی عرب، یمن شام یا مصر سے آکر اختلاف تاریخ کے ساتھ رویت ہلال کی شہادت دیتے ہیں، اس لئے کہ برطانیہ کے اکثر شہروں میں بہت سے مسلم ممالک کے مسلمان کم وبیش آباد ہیں اور ان کے آنے جانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا؟ اور اکمال عدت کے لئے کس کی شہادت کا اعتبار کیا جائے گا؟ جبکہ کوئی شاہد ایک دوسرے پر صفات شاہدیت میں ترجیح نہ رکھتے ہوں۔

(۶) یوں بھی اسلامی تہذیب کا اس ملک میں مغربی تہذیب سے شدید مقابلہ جاری ہے اور مسلمانوں کی اکثریت یہاں پر رمضان وعیدین کے لئے ٹیلیفون یا ریڈیو کی خبر کا اعتبار کر کے ہی عموم بلویٰ کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ایسے افراد کی تعداد بہت کم ہے جو ابھی تک کسی بھی طرح کسی بھی شرط کے ساتھ ٹیلیفون کی خبر کا اعتبار نہ فرمانے والے علماء کے ساتھ ہیں۔

(۷) کیا ان حالات میں ''الضرورات تبیح المحظورات'' یا عموم بلویٰ کے صحن میں یا فقہی جزئیات، تعریفات وقیاسات کے پیش نظر یا دیگر ائمہ مسلک سے وابستہ کسی فقیہ کے نظریہ کی جانب رجوع کر کے یا کسی قول ضعیف پر اعتبار کر کے برطانیہ کے مسلمانوں کو انتشار سے بچانے کے لئے کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو براہ کرم تفصیلی طور پر حوالوں کے ساتھ جواب تحریر فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمائیں اور یہاں کے مسلمانوں کی پریشانیوں کو دور کر کے عند اللہ ماجور ہوں جو عیسائیوں کے ملک میں اسلام کا تعارف عملی زندگی سے کرانے کی پوزیشن میں ہیں۔

المستفتی: محمد حسین، چیئرمین اسلامک سینٹر

2A, Sutherland Leicester (Enland) Street

الجواب:

(۱) ہاں شرعاً اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں کہ رؤیت کا ثبوت محض شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر سے ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے:

"صوموا لرویته وافطروا لرویته فان غم علیکم فاکملوا العدة شعبان ثلثین" (۱)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر چاند نہ دِکھائی دے تو تیس کی گنتی پوری کرو

حدیث شریف نے جب روزہ وعید کو رویت ہلال یا اکمال عدت پر موقوف رکھا تو تیسرا طریقہ نکالنا ہمیں کب روا ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اوپر گزرا کہ رؤیت کا ثبوت شہادت شرعیہ سے ہوگا اور شہادت میں باجماع عقلاً بلا تفریق مذہب وملت معائنہ مشہود بہ شرط ہے اور ٹیلیفون میں یہ شرط حاصل نہیں تو اس کی آواز سننے والا شاہد نہیں ہوسکتا نہ وہ جو ٹیلیفون پر خبر دے رہا ہے، شاہد کہلائے گا کہ شاہد کے لئے قاضی کی مجلس میں حاضر ہونا شرعاً و عرفاً سب کے نزدیک ضروری ہے۔ کیا برطانیہ کی کچہریوں میں ٹیلیفون کی شہادت کافی سمجھی جاتی ہے؟ اگر نہیں اور بے شک نہیں تو اسلام کے قانون پر اعتراض کیا معنیٰ؟ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جواب گزرا کہ ٹیلیفون وغیرہ کا اعتبار نہیں تو یہ تفصیل خود ہی مہمل ہے۔ ہدایہ میں ہے:

"لو سمع من وراء الحجاب لا یجوز له ان یشهد لان النغمة تشبه النغمة" (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اس صورت میں اکمال عدت ہی لازم ہوگا۔ اصول کا قاعدہ ہے:

"اذا تعارضا تساقطا" (۳)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶، ۷) علامہ تقی الدین سبکی نے حساب کا اعتبار فرمایا ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور خود ان کے ہم مذہب شافعیہ کے نزدیک نامقبول ہے، بعض حالات میں اس پر عمل ممکن ہے، ریڈیو وغیرہ پر کسی مذہب کے قول ضعیف میں بھی عمل کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

---

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) الهدایة ۲، کتاب الشهادة، فصل وما یتحمله الشهادة، ص ۱۴۲، مجلس برکات

(۳) عامۂ کتب اصول فقہ

مسئلہ-۱۷

ریڈیو سے اعلان رویت شہر بھر کے لئے کافی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور حاضر ہوکر عرض کی: میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ فرمایا: گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

(بہار شریعت، حصہ پنجم، ص ۱۰۵)

شاہدوں کے لئے صرف قاضی کے روبرو شہادت گزار دینا ہے، اعلان بھی کریں یہ ان کے ذمہ نہیں، اعلان کرنے کے لئے قاضی کسی کو بھی مقرر کرسکتا ہے؟ عادل کی قید نہیں؟ آج کل اعلان لاؤڈ اسپیکر سے کیا جاتا ہے تاکہ آواز پہنچانے میں آسانی ہو پھر جس نے آواز سنی اس پر روزہ رکھنا فرض اور جس نے نہیں سنی اس پر بھی فرض اگرچہ آواز سننے والا آواز دینے والے کے روبرو نہ ہو، کسی آڑ سے آواز سن رہا ہو مگر روزہ یا عید ہر حالت میں کرنا ہے۔ شاید یہی مسئلہ ہے مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لو سمع من وراء الحجاب لا یسعہ ان یشھد لاحتمال ان یکون غیرہ اذ النغمۃ تشبہ النغمۃ" (۱) اس عبارت کی رو سے جو آواز آڑ سے سنائی دے اور آواز دینے والا سننے والے کے سامنے موجود نہ ہو تو امور شرعیہ میں اس آواز کا اعتبار نہیں مگر یہاں بغیر اعتبار چارہ نہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ شاہدین ہر شہری کے پاس جاکر چاند ہونے کی شہادت دیتے تب روزہ شروع یا ختم کیا جاتا مگر ہر جگہ مفتی یا قاضی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے اعلان کرا دیتا ہے، سننے والوں کا پیش نظر بھی ہونا ضروری نہیں جو اس اعلان کے خلاف کرے وہ عند المسئلہ گنہگار ہوتا ہے۔ اگر یہی صحیح ہے تو ریڈیو، ٹیلی ویژن پر روزہ رکھ لینا یا عید کر لینا جائز ہونا چاہئے مگر آپ حضرات کا فتویٰ اس میں یہ ہے کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن کا اعلان چونکہ خبر ہے لہٰذا خبر پر روزہ رکھ لینا جائز نہیں، روزہ یا عید کے لئے چاند دیکھنے کی شہادت چاہئے، ریڈیو کی آواز چونکہ خبر ہے، شہادت نہیں اس لئے ریڈیو پر اعتبار نہیں مگر محترم شہادت تو قاضی شرع کے پاس گزری اور اس نے کسی کو

اعلان کرنے پر مقرر کر دیا۔ اب اعلان خواہ لاؤڈ اسپیکر سے کیا جائے یا ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے۔ اگر شہر بڑا ہے، اتنی دیر میں پورے شہر کو مطلع نہیں کروا سکتا تو ریڈیو سے بہتر کون سا ذریعہ ہے؟ پھر یہاں تو شہادت باقی نہیں رہ جاتی اعلان باقی رہ جاتا ہے اور وہ خواہ کسی چیز سے کروا دیا جائے۔ مطلب قاضی کا اعلان لوگوں تک پہنچ جاتا ہے؟ جواب سے مطلع کریں!

المستفتی: شان احمد

کھیری ٹاؤن/ ۴؍اگست ۱۹۷۷ء

الجواب:

اعلان وشہادت جدا جدا چیزیں ہیں، شہادت میں عدالت وغیرہ شروط پر مدار کار ہے، دیانات میں عدالت اعلان کرنے والے کے لئے بھی چاہئے، قاضی شرع کی شان سے بعید ہے کہ کسی امر دینی کا اعلان کسی فاسق بے اعتبار کو سونپ دے، پھر قاضی شرع کے نزدیک جب شہادت شرعی طور پر گزرتی ہے اور وہ اس کے بموجب حکم نافذ کرتا ہے تو اس وقت شہر اور بیرون شہر کی جماعت کثیرہ اس کے حکم پر شاہد ہوتی ہے۔ اب اعلان کی حاجت صرف ایک امر محتمل کے ازالہ کے لئے ہوتی ہے کہ کوئی رہ گیا ہو جسے رویت کے ثبوت کی خبر نہ ہو تو اعلان عادۃً اس امر کا ہوتا ہے، دوسری جگہ کے لئے ہرگز یہ کافی نہیں بلکہ دینی شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر درکار ہے، ریڈیو کا اعلان بھی اس شہر بھر کے لئے ہوگا جبکہ قاضی شرع کے حکم سے ہو، اور ان کے مابین یہ شائع ہو جہاں رویت طریق شرعی سے ثابت ہوئی، دوسری جگہ کے لئے نہیں کہ وہ وہاں کے لئے محض خبر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہاں سے ظاہر ہوا کہ فتاویٰ عالمگیری کی عبارت بے محل مذکور ہوئی اور اس میں خود "لا یسعہ ان یشھد" اس پر دلیل ہے۔ اعلان ریڈیو سے بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ قاضی شرع کے قبضہ وحکم میں ہو اور وہ اعلان کرنے کا حکم دے اور عوام مسلمین کو معلوم ہو کہ ۲۹؍ کی شام کو یہاں کے قاضی شرع سنی صحیح العقیدہ دیندار صاحب علم وفراست کا اعلان ہوا ہے پھر قاضی شرع بعد شہادت شرعیہ کے رویت کا حکم نافذ کرے اور اعلان کروائے تو ضرور معتبر ہے اور شہر والوں کے لئے ہوگا۔ علامہ شامی قدس سرہٗ نے اسلامی شہر کی شرط فرمائی ہے، اس اعلان کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں فرمایا:

''خبر منادی السلطان مقبول عدلا کان او فاسقا کذا فی الجواھر الاخلاطی''(۱)

اعلان کرنے والے کا حال کچھ ہو، اعلان کرانے والے کی بات ہے، وہ معتمد ہے تو اس کا اعلان ضرور قابل قبول ورنہ مردود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ ؍رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۸

باب رویت میں مدارِ رویت، شہادت شرعی یا استفاضۂ خبر پر ہے؟ مسئلہ شرعیہ پر عمل کرنا کرانا عالم کا کام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) انگلینڈ میں عوام وخواص، جاہل وعالم عموماً رمضان کے روزے اور عید ریڈیو، ٹی وی اور فون کی خبروں پر رکھتے اور کرتے ہیں۔ شرعاً یہ صحیح ہے؟

(۲) یہاں مطلع عموماً ابر آلود رہتا ہے ۲۹ ؍کو رویت نہیں ہوئی تو کیا ہمیشہ تیس پورے کر کے روزے رکھے جائیں؟ اور عید کی جائے؟

(۳) اگر انگلینڈ کے کسی علاقہ میں چاند نظر آجائے تو مقامی ریڈیو کا اعلان یا کسی عالم دین کا فون پر خبر دینا پورے انگلینڈ پر حدود ولایت کا اعتبار کرتے ہوئے رمضان وعید کے لئے مؤثر ہوگا یا نہیں؟

(۴) ایک حنفی کو فقہی مسائل میں غیر مسلک کے علماء یا ان کی کتب کا حوالہ دینا یا ان پر عمل کرنا وہ بھی اختلاف کی صورت میں کیا ہے؟

(۵) ان حالات میں ایک خادم اہلسنت وجماعت کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ مسئلہ شرعیہ پر عمل کرنا، کرانا

---

(۱) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الاول فی العمل بخبر الواحد، ج۵، ص ۳۵۲، دار الفکر، بیروت

یا رائے عامہ علماء کے عمل اور فیصلہ کا ساتھ دینا؟ پھر مسئلہ شرعیہ پر عمل کرنے کی صورت میں ہنگامہ واختلاف فتنہ وفساد کا ذمہ دار کون ہوگا؟

مندرجہ بالا سوالات کی شرعی حیثیت اور صورت عمل سے ادلہ کاملہ کی روشنی میں مطلع فرمائیں۔

جزاکم المولیٰ تعالیٰ خیر الجزاء۔

مصلیان جامع مسجد، معرفت خوشتر صاحب (نیلسن، انگلینڈ)

الجواب:

(۱،۲،۳)　　دربارۂ ہلال ریڈیو، تار، ٹیلیفون، ٹی وی، خط، جنتری، وائرلیس، یہ سب کچھ نہیں۔اس باب میں مدار کار رویت پر ہے۔قال تعالیٰ:

''اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ-الیٰ قولہ-شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ-الآیۃ'' (۱)

تفسیر احمدی میں ہے:

''وفیہ اشارۃ الیٰ ان الصوم والفطر یعتبر برویۃ الھلال وھو الذی یطلق علیہ اسم الشھر سواء کان تسعۃ وعشرین یوما او ثلاثین کاملۃ الخ'' (۲)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''الشھر ھٰکذا او ھٰکذا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلٰثین'' (۳)

اور ثبوت رویت شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر پر موقوف ہے۔

تنویر و درمختار میں ہے: ''فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولٰئک بطریق موجب'' (۴)

ردالمحتار میں ہے: ''(قولہ بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵، ۱۸۴

(۲) التفسیر الاحمدی، ص ۵۴، المکتبۃ الرحیمیۃ

(۳) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۴) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ فانہ حکایۃ-اھ'' (۱)

اور شہادت میں بالاجماع حضور شرط ہے۔تنویر ودرمختار میں ہے:

''وشرائط التحمل ثلٰثۃ العقل الکامل وقت التحمل والبصر ومعاینۃ المشھود بہ'' (۲)

ردالمحتار میں ہے:

''قولہ (ومعاینۃ المشھود بہ) وھی الاطلاع علی الشئ عیانا'' (۳)

بھلا دنیا کے معاملات میں تو شاہد کو بے حاضر ہوئے نہ بنے تو دین کا معاملہ اتنا سہل ہے کہ محض ریڈیو وغیرہ کی خبر معتبر قرار دی جائے؟ جبکہ محرر کا حال بھی معلوم نہیں- ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ جولوگ ان ذرائع بے اعتبار کا اعتبار کرتے ہیں، دین میں نئی بات نکالتے ہیں اور گنہ گار ہوتے ہیں، ان کی بات رد ہے۔قال علیہ السلام:

''من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منہ فھو رد'' (۴)

بالجملہ مدار کار شہادت شرعیہ یا استفاضہ پر ہے اور استفاضہ یہ ہے کہ جس جگہ چاند دیکھا گیا، وہاں سے ایک جماعت کثیرہ آکر اپنی رویت بیان کرے، بغیر اس کے تیس دن پورے کریں۔ یہ تینوں کا جواب ہوگیا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ناجائز۔اس پر واجب ہے کہ مسائل اختلافیہ میں اپنا مسلک بیان کرے، دوسرے مسلک سے اس مقام میں سند لانا صحیح نہیں۔

درمختار میں ہے:''لو قیل لحنفی ما مذھب الامام الشافعی فی کذا وجب علیہ ان یقول قال ابو حنیفۃ کذا'' (۵) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الشھادات، ج۸، ص ۱۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الشھادات، ج۸، ص ۱۷۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا اصلح جور فھو مردود، ج۱، ص ۳۷۱، مجلس برکات

(۵) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدۃ، ج۵، ص ۱۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) مسئلہ شرعیہ پر عمل کرنا کرانا حتی الامکان عالم کا کام ہے جو مسئلہ شرعیہ کا خلاف کرے وہی موجب فتنہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۵ ؍شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفی رضا القادری غفرلہٗ	صح الجواب تحسین رضا غفرلہٗ	لقد اصاب من اجاب۔ واللہ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

نعم الجواب وحبذا التحقیق
محمد علی جناح الحبیبی القادری
المدرس بالجامعۃ الحبیبیۃ، الٰہ آباد/ ۲۵ ؍من شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۱۹

بے شہادت شرعیہ عید پڑھ لی گئی تو کیا حکم ہے؟ بے نمازی اور غیر روزہ دار کے ساتھ میل جول کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) امسال عید کا چاند ۲۹ ؍تاریخ کو دِکھائی دیا تھا، بہت سے اشخاص نے نہیں دیکھا لہٰذا انہوں نے ریڈیو کی خبر کو معتبر جان کر عید منائی، حالانکہ ہر جگہ اسی تاریخ کو عید منائی جارہی تھی، اسی گاؤں میں دو آدمیوں نے چاند نہ دیکھنے کی وجہ سے دوسرے دن روزہ رکھنے کے لئے سحری کھائی جبکہ گاؤں میں صبح کو عید کی نماز پڑھی گئی اور ان آدمیوں نے بھی نماز پڑھی اور عید منائی، لیکن روزہ نہیں توڑا اور شام کو یعنی بوقت مغرب روزہ افطار کیا تو اُن دو آدمیوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۲) بے نمازی اور بے روزہ دار کے ساتھ کھانا کھانا یا ایسے آدمیوں سے میل جول رکھنا یا ان سے لین دین کرنا کیسا ہے؟

(۳) فطرہ کے چاول یا گیہوں وغیرہ گاؤں کے کسی چودھری (جس کو گاؤں والوں نے مقرر کیا) کے پاس اکٹھا کرنا کیسا ہے؟ یہی چودھری گاؤں کے اس اکٹھے فطرہ کو اپنے ہاتھ سے مسکینوں میں تقسیم کرتا ہے۔ایسا کرنا جائز ہے؟

(۴) مسجد کے امام صاحب یا عالم یا طالب علم کو فطرہ یا قربانی کا حصہ دیا جاسکتا ہے؟

(۵) گاؤں میں اکٹھے فطرہ کو جو چودھری کے ذریعہ اکٹھا ہوا ہے، اس میں سے کل کا چوتھائی فطرہ امام صاحب کو دیا جاتا ہے، یہ حصہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ فقط والسلام!

محمد سلیم، بازار قلعہ بریلی

الجواب:

(۱) دربارۂ ثبوت رویت ہلال ریڈیو، جنتری، بازاری افواہ وغیرہ معتبر نہیں، ثبوت کے لئے شہادت شرعیہ یا استفاضہ ضروری ہے۔

درمختار میں ہے: ’’فیلزم اھل المشرق برؤیة اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیة اولئک بطریق موجب‘‘ (۱)

ردالمحتار میں ہے:

’’(قولہ بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشھادۃ او یشھدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدۃ کذا رأوہ فانہ حکایۃ-اھ‘‘ (۲)

جنہوں نے ریڈیو کی خبر معتبر جان کر عید منائی، سخت گنہ گار ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے، جن دو نے اس دن روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھی ان پر اور سب پر عید کی نماز دوسرے دن واجب تھی، ایک دن پہلے پڑھ لینے سے واجب ادا نہیں، ترک واجب کا گناہ ہوا، توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) معاملہ میں حرج نہیں، میل جول سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جبکہ وہ چودھری امین ہو، اس کے پاس فطرہ کی جنس رکھ سکتے ہیں مگر اکٹھا نہ کرے، علیٰحدہ علیٰحدہ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویۃ الھلال نھاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

رکھے اور اس کے تقسیم کرنے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) امام وطالب علم وغیرہ اگر فقیر ہوں تو فطرہ انہیں دے سکتے ہیں، قربانی کا حصہ ہر شخص کو دیا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر فقیر ہو تو جائز ہے اور تنخواہ میں نہ لگائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم/ فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۲۰

ساڑھے نو بجے دن میں عید کی شہادت ملی تو عید کریں یا روزہ رکھیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ:

موضع امریا، ضلع پیلی بھیت میں سال گزشتہ ۲۰ر رمضان کے بعد ۲۹ر رمضان شریف کے دن جبکہ چاند ہونے کی گواہی نہ ملی تو لوگ اپنے اپنے کام پر چلے گئے، تقریباً ساڑھے نو بجے دن کو شہادت ملی کہ آج عید ہے تو کچھ لوگوں نے امام صاحب کے ساتھ مسجد میں آکر اعلان کرایا کہ روزہ توڑ دیں اور نماز کل ادا کریں۔ دراصل یہ بات کہ کچھ لوگ موجود نہ تھے، ان کی وجہ سے کہ ان لوگوں کو کون نماز پڑھاتا لہٰذا اس اعلان سے بعضوں نے روزہ توڑ دیا اور بعضوں نے روزہ نہیں توڑا، امام صاحب نے پھر اعلان کیا کہ تیار ہو کر عیدگاہ چلیں، نماز ادا کر لی جائے مگر جو لوگ موجود نہ تھے ان کی وجہ سے نماز کل کے لئے رکھی گئی، اسی چہ میگوئی میں تقریباً دس بج چکے تھے۔ اب جس نے روزہ نہیں توڑا، ان کا حکم اور جس نے توڑ کر کل نماز پڑھی، ان کا شرع میں کیا حکم ہے؟ جواب عام فہم اور مدلل عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد مسیح الرحمن رضوی کٹیہاری بہاری

الجواب:

جبکہ بہ طریق شرعی ۲۹ر کی رویت ثابت ہوگئی تھی اور اس روز کا عید ہونا ظاہر ہو گیا تھا تو اس دن کا روزہ توڑ دینا واجب تھا کہ عید کے دن روزہ سے رہنا حرام ہے، جنہوں نے روزہ نہ توڑا، ان پر توبہ لازم

ہےاور جولوگ عید کے دن نماز پڑھ سکتے تھے،ان پر اسی دن نماز عید واجب تھی، دوسرے کے خیال سے کل پر ٹالنا جائز نہ تھا اور نماز نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہ

۲۸ رشوال المکرم ۱۳۹۶ھ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۱

دربارۂ رویت ہلال آلات جدیدہ سے متعلق ایک تحقیقی فتویٰ اور مفتیٔ دیوبند کے فتویٰ کا علمی محاسبہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) منسلکہ اخباری مضمون ''رویت ہلال اور اس کا حل'' پر سنت وفقہ ائمہ ہدیٰ کی ہدایات اور ارشادات کی روشنی میں تبصرہ فرمائیں اور واضح کریں کہ اس مسئلہ پر عمل کی صورت شرعیہ کیا ہے؟

(۲) کسی اسلامی ملک کی رویت ہلال کمیٹی کے اراکین سے مقامی فیصلہ میں دیگر علمائے کرام سے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ قائم کرلیا جائے اور وہ فرداً فرداً یہ بیان دیں کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے یا انہوں نے شہادت سن کر چاند ہونے کا فیصلہ کیا ہے، یا قاضی شہر نے چاند ہونے کا فیصلہ کیا ہے تو ان کا بیان ٹیلیفون پر خبر مستفیض کے لئے فیصلہ ہوگا یا نہیں؟

(۳) بعض علماء کا یہ فتویٰ کہ:

> ''موجودہ آلات مواصلات تار، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ مختلف جگہوں سے مختلف لوگوں کے بیانات موصول ہوں کہ ہم نے خود چاند دیکھا ہے یا ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے شہادت حاصل کر کے چاند ہونے کا فیصلہ کیا ہے، جب ایسا بیان دینے والوں کی تعداد کثیر ہو جائے کہ عقلاً ان کے جھوٹے ہونے کا احتمال کوئی نہ رہے تو ایسی خبر مستفیض پر روزہ اور عید دونوں میں عمل جائز ہے، چار پانچ جگہوں کے ریڈیو، دس بیس

جگہوں کے ٹیلیفون، خط اور ٹیلیگرام ایسے لوگوں کے پہنچیں جنہوں نے خود چاند دیکھا یا اس جگہ کے قاضی یا ہلال کمیٹی کا فیصلہ بیان کریں تو اس طرح یہ خبر مستفیض مشہور ہو جاتی ہے اور جس شہر میں یہ خبر پہنچے وہاں کے قاضی یا ہلال کمیٹی کو ایسی خبر کا اعتبار کر کے رمضان یا عید کا اعلان کر دینا چاہئے''۔

اس باب میں شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

اراکین مسجد نیلسن (انگلینڈ)

الجواب:

فتاویٰ مندرجہ مضمون بعنوان رویت ہلال اور اس کا حل نظر سے گزرا، انہیں دیکھ کر اس مقولہ کی صداقت کا مزید تیقن ہوا کہ ''آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت'' آزادی کا دور ہے، ہر شخص آزاد ہے، بے دلیل جو چاہا بک دیا، ان فتاویٰ میں سر فہرست دیو بند کا فتویٰ ہے جو یوں منہ کھولتا ہے:

''اگر آپ کو دنیا کے کسی خطے سے ریڈیو کی خبر مل جائے جہاں نظام شرعی موجود ہو اور وہاں کی حکومت اس نظام شرعی کے تحت ۲۹/شعبان کی رات کو ریڈیو کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر شائع کرتی ہو کہ رمضان المبارک کی رات کو اعلان کرتی ہے کہ آئندہ کل عید الفطر ہے تو اس خبر پر عمل کرنا واجب ہے، بشرطیکہ اس پر عمل کرنے سے مہینہ ۲۹/دن سے کم یا ۳۰/دن سے زیادہ نہ ہو جائے اس لئے کہ مہینہ کا تعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث: ''الشھر ھکذا او کذا'' [بخاری و مسلم]

اولاً دیو بند کے مفتی صاحب بتائیں کہ یہ طریقہ جس پر مفتی صاحب عمل کرنا واجب بتا رہے ہیں اور جو قطعاً مستحدث ہے کہ قرون ثلٰثہ میں سے کسی زمانے میں جس کا وجود نہیں ہوا اور جو فعل قرون ثلٰثہ میں نہ پایا جائے وہ ان حضرات کے نزدیک بدعت ہے تو اس بدعت پر عمل بتا کر وہ خود بدعتی و بدعت گر ہوئے کہ نہیں؟ معلوم ہوا کہ بدعت آپ کی خانگی ہے کہ جسے چاہا بدعت ٹھہرایا اور جسے چاہا جائز کیا اگر چہ مستحدث ہو، اگر چہ نہ قرون ثلٰثہ میں نہ اقوال علماء سے ثابت ہو۔

ثانیاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ'' (۱)

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

بعض مفسرین نے فرمایا جو تم میں سے ہلال رمضان دیکھیں تو اس مہینہ کا روزہ رکھیں کما فی البیضاوی واحکام القرآن لابی بکر الجصاص الرازی اور فرمایا:

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ'' (۱)

تفسیر احمدی میں ہے: ''وفیہ اشارۃ الیٰ ان الصوم والفطر یعتبر برویۃ الھلال وھو الذی یطلق علیہ اسم الشھر سواء کان تسعۃ وعشرین یوماً او ثلاثین کاملۃ الخ'' (۲)

نیز فرماتا ہے: ''قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ'' (۳)

تم فرماؤ کہ ہلال لوگوں کے لئے اور حج کے لئے معرفت اوقات کا ذریعہ ہے۔

اور فرماتا ہے: ''اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ -الخ'' (۴)

اور اسی تفسیر احمدی میں ہے: ''یعنی عدۃ الشھور فی کل سنۃ اثنا عشر شھرا و کل شھر معتبر برویۃ الھلال الخ'' (۵)

اور فرماتا ہے: ''وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ'' (۶) تاکہ تم مہینہ کی گنتی پوری کرو۔

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''لاتصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتیٰ تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وفی روایۃ الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلٰثین'' (۷)

یعنی نہ بے چاند دیکھے روزے رکھو نہ بے دیکھے عید کرو، اگر تم سے چاند پوشیدہ رہے تو ماہ کا اندازہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

(۲) التفسیر الاحمدی، ص ۵۴، المکتبۃ الرحیمیۃ

(۳) سورۃ البقرۃ: ۱۸۹

(۴) سورۃ التوبۃ: ۳۶

(۵) التفسیر الاحمدی، ص ۳۰۲، المکتبۃ الرحیمیۃ

(۶) سورۃ البقرۃ: ۱۸۵

(۷) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

کرو یعنی تیس دن پورے کرو۔ (متفق علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

اور فرماتے ہیں:

''صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ فان اغمی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین''(۱)

چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر عید کرو تو اگر چاند نہ دکھے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو!

آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ اس باب میں مدار کار رویت ہلال پر ہے نہ کہ کسی اور طریقہ پر، خواہ ریڈیو ہو یا ٹیلیفون ہو یا اور کچھ طریقہ مستحدثہ ہو، اگر بجز رویت کوئی اور طریقہ ہوتا، شریعت اسے ہرگز فروگزاشت نہ کرتی پھر بھلا یہ اخبار پس پردہ جن کے مخبر کا حال بھی معلوم نہیں کہ مسلمان ہے یا کافر، متقی ہے یا فاسق، اور معلوم بھی ہو کہ فلاں عادل خبر دیتا ہے پھر بھی احتمال باقی کہ شاید یہ وہ نہ ہو، کوئی اور ہو کہ آواز آواز کہ مشابہ ہوتی ہے۔ احکام القرآن علامہ امام ابوبکر جصاص رازی میں ہے:

''الاتریٰ ان الصوت قد یشبہ الصوت وان المتکلم قد یحاکی صوت غیرہ ونغمتہ حتی لا یغادر منہا شیئا ولا یشک سامعہ اذا کان بنیہ وبینہ حجاب انہ المحکی صوتہ فغیر جائز قبول شہادتہ علیٰ الصوت الخ، ملتقطا''(۲)

بحمدہ تعالیٰ یہ خاص جزئیہ ریڈیو اور ٹیلیفون کے خبر کے نامعتبر ہونے میں کافی ہے۔ حساب تو علم قطعی ہے اور اس کے قطعی ہونے کی بنا پر در بارۂ ماہ بعض علماء نے اس کا اعتبار کیا اور حدیث میں فقرہ واردہ ''فاقدروا لہ'' کے یہی معنی بتائے کہ ''منازل قمر اور حساب نجوم سے مہینہ کا اندازہ کرو'' ذکرہ فی فتح الباری، دیگر علماء نے یک لخت اسے رد کر دیا۔ اشعۃ اللمعات شیخ محقق دہلوی فتح الباری ابن حجر عسقلانی واحکام القرآن للجصاص رازی میں ہے واللفظ للاخیر:

''وقد اختلف فی معنی قول النبی ﷺ فان غم علیکم فاقدروا لہ فقال قائلون ارادبہ اعتبار منازل القمر -الیٰ قولہ- وقال آخرون فعدوا شعبان ثلثین یوما اما التاویل الاول فساقط الاعتبار لا محالۃ وھو خلاف قول اللہ تعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس فعلق

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۲) احکام القرآن للجصاص، باب الشھود، ج ۲، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

الحکم فیہ برویۃ الاھلۃ والتاویل الثانی ھو الصحیح وھو قول عامۃ الفقہاء وابن عمر راوی الخبر قد ذکر عنہ فی الحدیث انہ لم یکن یاخذ بھذا الحساب الخ ملتقطاً" (۱)

نیز کتاب مستطاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمۃ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمن دمشقی عثمان شافعی میں ہے: "لا اعتبار بمعرفۃ الحساب والمنازل الا فی وجہ عن ابن سریج من عظماء الشافعیۃ بالسنۃ الیٰ العارف بالحساب اھ" (۲)

ان سب عبارات کا مفاد یہی ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی قطعی ہو، اس کا اعتبار ہرگز نہیں بلکہ مدار کار رویت پر ہے اور جس نے اعتبار حساب کیا، قول اس کا رد ہے بلکہ خود حدیث میں رویت ہلال کو چھوڑ کر حساب پر اعتماد کے رد ہونے کی تصریح موجود، فرمایا:

"انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھٰکذا وھٰکذا وھٰکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھٰکذا وھٰکذا یعنی تمام ثلٰثین یعنی مرۃ تسعا وعشرین" (۳)

ہم لکھتے پڑھتے نہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ ۲۹/کا ہوتا ہے یا ۳۰/کا۔

دیکھو وہی رویت ہلال یا تکمیل عدد کا اعتبار فرمایا مگر مفتی صاحب نے دعویٰ کیا کہ "اس خبر پر عمل کرنا واجب ہے" اور حدیث وہ نقل کر لائے جو پکار پکار کے کہہ رہی ہے کہ مدار ثبوت رویت پر ہے، اسی کو کہتے ہیں اپنے پاؤں میں خود تیشہ مارنا۔ اللہ اللہ، قرآن وحدیث مدار شہر رویت پر ٹھہرائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکیداً فرمائیں:

"لاتصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ" (۴)

بے چاند دیکھے نہ روزہ رکھو نہ بے چاند دیکھے عید کرو۔

---

(۱) احکام القرآن للجصاص، باب کیفیۃ الشھود، ج ۱، ص ۲۴۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ، کتاب الصیام، فصل واتفقوا علی ان صوم رمضان یجب برویۃ الھلال او باکمال شعبان ثلٰثین یوما، ص ۹۰-۸۹، المکتبۃ التوفیقیۃ، امام الباب اخضر، سیدنا الحسین

(۳) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس برکات

(۴) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا نکتب ولا نحسب، ج ۱، ص ۲۵۶، مجلس برکات

اور حکم فرمائیں:

''صوموا الرویته وافطروا الرویته''(۱)

چاند دیکھ کر روزہ رکھو، چاند دیکھ کر عید کرو!

اسی لئے علماء فرمائیں: ''۲۹ ؍شعبان کو غروب آفتاب کے بعد ہلال رمضان کی تلاش فرض کفایہ ہے یوں ہی ۲۹ ؍رمضان کو ہلال عید کی''۔ مراقی الفلاح میں ہے:

''یجب کفایۃ التماس الھلال لیلۃ الثلٰثین من شعبان لانہ قد یکون ناقصاً''(۲)

اسی کے حاشیہ طحطاوی میں ہے:

''الظاھر منہ الافتراض لانہ یتوصل بہ الیٰ الفرض''(۳)

مگر مفتی دیوبند سب سے آنکھیں میچ کے کہیں ''اسی پر عمل کرنا واجب ہے''، چلو چھٹی ہوئی مفتی صاحب سے، پروانۂ بے پرواہی عوام نے پایا کہ چاند دیکھنا کچھ ضرور نہیں جب تک ریڈیو اور ٹیلیفون سلامت ہے اور معاذ اللہ خدا اور رسول و نائبان رسول کے ارشادات محض معطل ٹھہرے، خدا اور رسول کے ارشادوں، علماء کی تصریحوں سے اعراض اور اس پر اتباع کتاب وسنت کا دعویٰ اور دوسروں کو بدعتی ٹھہرائیں۔ معلوم ہوا کہ دیابنہ واقعی نفس کے بندے ہیں نہ کہ متبع قرآن وسنت نہ ہی مقلد مذہب حنفی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثالثاً ثبوت رویت شہادت شرعیہ پر باتفاق ائمہ اربعہ موقوف اور ہمارے ائمہ حنفیہ کے نزدیک ہلال رمضان میں اصلاً ہلال شوال بحالت صفائی مطلع جمع کثیر کی شہادت لازم جن کی خبر سے قاضی کو ثبوت رویت کا علم ہو۔ رحمۃ الامہ میں ہے:

''واتفقوا علی ان صوم رمضان یجب برویۃ الھلال او باکمال شعبان ثلٰثین یوما:

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا نکتب ولا نحسب، ج ۱، ص ۲۵۶، مجلس برکات

(۲) مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت بہ الھلال، ص ۶۴۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت بہ الھلال، ص ۶۴۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

وانما تثبت رویة الهلال عند ابی حنیفة اذا کانت السماء مصحیة بشهادة جمع کثیر یقع العلم بخبرهم وفی الغیم بعدل واحد رجلا کان او امرأة حرا کان او عبداً وقال مالک لا یقبل الا عدلان وعن الشافعی قولان وعن احمد روایتان اظهرهما قول عدل واحد ولا یقبل فی هلال شوال واحد بالاتفاق الخ ملتقطاً'' (۱)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ثبوت رویت شہادت شرعیہ پر یا پھر استفاضہ پر منحصر ہے اور اسی ایک فقرہ سے بحمدہ تعالیٰ تمام فتاویٰ مندرجہ کا رد ہو گیا کہ ایک شہر کی رویت کا حکم دوسرے شہر کو جبھی لازم ہوگا کہ شرعاً وہاں کی رویت ثابت ہو جائے مفتی صاحب کے دیوبند میں درمختار تو ہوگی؟ اس میں کیا نہ دیکھا کہ صاف فرما رہے ہیں:

''فیلزم اهل المشرق برؤیة اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤیة اولٰئک بطریق موجب'' (۲)

ردالمحتار میں فرمایا:

''(قوله بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشهادة او یشهدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة کذا رأوه فانه حکایة-اھ'' (۳)

مفتی دیوبند بلکہ تمام مفتیان دیوبند بتائیں کہ ریڈیو یا ٹیلیفون پر جو خبر دے رہا ہے اسے شاہد مانتے ہو، یا اسے شاہد مانو گے جو یہ خبر سن رہا ہے؟ مخبر کو اگر شاہد مانو تو یہ اچھی شہادت ہوئی کہ مجلس میں قاضی موجود شاہد مفقود، بھلا دنیا کی کچہریوں میں تو ایسی شہادت چلتی نہیں تو کیا دین کا معاملہ اتنا سہل ہے؟ والعیاذ باللہ اور اگر سامع کو شاہد مانو تو علامہ ابو بکر جصاص رازی جیسے جلیل الشان کا فرمان واجب الاذعان گزرا:

''فغیر جائز قبول شهادته علی الصوت'' (۴)

---

(۱) رحمة الامة فی اختلاف الائمة، کتاب الصیام، فصل واتفقوا علی ان صوم رمضان یجب برویة الهلال او باکمال شعبان ثلثین یوما، ص ۸۹، المکتبة التوفیقیة، امام الباب اخضر، سیدنا الحسین

(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی رویة الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) رد المحتار، کتاب الصوم، مطلب فی رویة الهلال نهاراً، ج ۳، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) احکام القران للجصاص، باب الشهود، ج ۲، ص ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت

پھر سامع سے مخبر غائب کو، یہ اس کی شہادت کا شاہد کیونکر ہو؟ کہ ان امور پر اُن کا رویت سے کیا تعلق؟ شہادت میں تو بالاجماع معائنہ مشہود بہ شرط ہے۔

تنویر و درمختار میں ہے:

''ولا یشهد احد بما لم یعاینه بالاجماع'' (۱)

اسی میں ہے:

''وشرائطها العقل الکامل وقت التحمل والبصر ومعاینة المشهود به'' (۲)

میزان شعرانی میں ہے:

''ومن ذلک قول ابی حنیفة ان شهادة الاعمی لا تقبل اصلا مع قول الشافعی احمد انها تقبل فیما طریقه السماع کانسب والموت والملک المطلق والوقف والعنق وسائر العقود کانکاح والبیع والاجارة والاقرار ونحو ذلک سواء تحملها اعمی او بصیرا ثم عمی الخ'' (۳)

بالجملہ ثابت ہوا کہ ثبوت رویت میں شہادت شرعیہ یا استفاضہ پر مدار ہے اور ریڈیو یا ٹیلیفون کی خبر ہرگز کسی مذہب میں معتبر نہیں تو اس کا اعتبار کرنے والا خارق اجماع متبع غیر سبیل المومنین بحکم قرآن ہے، ریڈیو وغیرہ کی خبر کا شہادت نہ ہونا خود ظاہر و باہر ہے۔ یہاں کہنا یہ ہے کہ یہ خبر طریقۂ محدثین پر ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اولاً اس کا مخبر غالبا مجہول العین والوصف ہوتا ہے اور ایسے کی خبر صحت نہیں۔

مقدمہ نووی میں ہے:

''ثم المجهول اقسام مجهول العدالة ظاهرا وباطنا الیٰ قوله اما الاول فالجمهور علیٰ انه لا یحتج به'' (۴)

---

(۱) الدر المختار، کتاب الشهادات، ج۸، ص ۱۸۵، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الشهادات، ج۸، ص ۱۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) المیزان الکبریٰ الشعرانیة، کتاب الشهادات، ج ۲، ص ۲۷۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) مقدمة للامام النووی فی شرح الصحیح لمسلم، ص ۱۷، قدیمی کتب خانه، کراچی

اور اگر اس کا وصف عدالت ظاہری و باطنی طور پر معلوم بھی ہو جب بھی احتمال قائم کہ شاید یہ وہ نہ ہو کوئی اور ہو اور اس کا جزئیہ گزرا اور اگر اس سے قطع نظر کیجئے جب بھی قابل حجت نہیں کہ بر شرط بخاری صحت خبر بہ معنیٰ مصطلح علیہ عند المحدثین ملاقات و معاصرت پر موقوف اور مسلم کے نزدیک امکان ملاقات پر محمول کما فی مقدمۃ النووی وغیرہ اور یہاں انتفاء ملاقات متیقن اور اتصال منفی کو انقطاع ثابت تو یہ جزئیہ خبر نہ شہادت نہ روایت بلکہ حکایت اور حکایت نا قابل حجت نہ کہ اس سے استفاضہ ثابت ہو کہ استفاضہ میں بھی جمع کثیر کا قاضی کے یہاں حاضر ہونا ضروری ہے۔

بدائع میں ہے:

”فان كانت السماء مصحية ورأى الناس الهلال صاموا وان شهد واحد برؤية الهلال لم تقبل شهادته مالم تشهد جماعة يقع العلم للقاضي بشهادتهم الخ“(۱)

بالجملہ نہ ریڈیو نہ ٹیلیفون نہ تار اور خط کا اعتبار بلکہ شہادت شرعیہ یا استفاضہ پر مدار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح۔ محمد ریحان رضا غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ تحسین رضا غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ محمد عارف رضوی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا القادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہاء المصطفیٰ قادری

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔ ریاض احمد سیوانی

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
خادم دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

---

(۱) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصوم، شرائط الصوم، ج ۲، ص ۲۲۰، مکتبہ زکریا

مسئلہ-۲۲

چاند کے ثبوت کے لئے شرعی شہادت درکار!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

عید کا چاند ۲۹ کو نظر نہیں آتا ہے اور ہلال کمیٹی کے ذریعہ ہر جگہ سے ریڈیو سے اعلان ہوتا ہے کہ ۲۹ تاریخ کا چاند ہے اور نماز پڑھی جائے اور یہ بھی اعلان ہوتا ہے کہ فلاں فلاں شہر میں عید کی نماز ہو رہی ہے تو کیا عید کی نماز ۲۹ کو چاند نہیں دیکھنے پر ریڈیو اعلان کے مطابق پڑھنا جائز ہے؟

المستفتی: انجمن فیض الاسلام

بلرامپور، ضلع سورجا، ایم پی

الجواب:

نہیں کہ چاند کا ثبوت ریڈیو وغیرہ کی خبر سے نہیں ہوتا بلکہ اس باب میں شہادت شرعیہ درکار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۲۳

ریڈیو وغیرہ کی خبر در بارۂ رویت ہلال!

ہمارے یہاں عید کا چاند نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی کہیں سے شرعی شہادت مل سکی۔ انجمن اسلام کے ذمہ دار حضرات نے ریڈیو کی خبر سن کر عید کا اعلان کر دیا جبکہ مسلمانوں کے ۲۹ روزے ہوئے انجمن کے سکریٹری کو مسئلہ بتایا لیکن ان لوگوں نے نہ مانا اور یہ عذر پیش کیا کہ ریڈیو نے خبر دی کہ بھوپال، دہلی، حیدر آباد میں عید کا چاند دکھائی دیا۔ وہاں کل عید منائی جائے گی اور عید کو روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا ہم بھی منائیں گے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس طرح ریڈیو کی خبر سن کر مسلمانوں کے روزے قضا کرا سکتے ہیں اور عید منائی جا سکتی ہے۔ مفصل و مدلل جواب عنایت فرما کر

ممنون فرمائیں گے۔فقط والسلام!

المستفتی: نبی بخش نوری رضوی
سبزی منڈی گاندھی چوک، آشوک نگر، ضلع گونا (ایم: پی)

الجواب:

ریڈیو وغیرہ کی خبریں در بارۂ رویت ہلال ہرگز معتبر نہیں۔لہٰذا جب کہ وہاں رویت کا ثبوت شہادت شرعیہ سے نہ ہوا تھا تو محض ریڈیو کی خبر پر مسلمانوں کے روزے توڑوانا حرام بدکام بدانجام۔وہ لوگ توبہ کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ
۲۹ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۴

۲۹ر کی شرعی شہادت کے بعد ۳۰ر کے اعتبار سے روزہ رکھنے والے ایک روزہ رکھیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

یہاں پر جمعرات کو پہلا روزہ رکھا گیا اس حساب سے آج بروز جمعرات کو ۲۹ر روزہ ہوئے اگر شہادت رویت بدھ کی ثابت ہوگئی ہے تو ہم کو جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: مولوی سید اختر حسین، بدایوں شریف

الجواب:

یہاں بدھ کا دن یکم رمضان المبارک شرعی شہادت سے قرار پا چکا ہے لہٰذا یہاں ایک روزہ کی قضا لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

اگر بدایوں میں بھی ثبوت گزرا ہو تو وہاں بھی یہ حکم ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۲۵

کیا ایک جگہ چاند نظر آنا پورے ملک کے لئے کافی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک بیان یہاں مولانا اسعد مدنی صاحب کا ریڈیو اور اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رمضان کا چاند مدراس وغیرہ میں ۲۹ رشعبان کو دیکھ لیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے جبکہ ہمارے اطراف میں بغیر اختلاف ۳۰ رشعبان کا چاند ہوا ہے۔ایسی صورت میں مولانا موصوف کا یہ فرمانا کہ ایک روزہ کی کمی پوری کی جائے اور عید بھی اسی کے مطابق منائی جائے، کیسا ہے؟

الجواب:

چاند کا ثبوت رویت ہلال کی شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر سے ہوتا ہے۔ریڈیو، تار، خط، ٹیلیفون کسی چیز کا اصلاً اعتبار نہیں۔

درمختار میں ہے: ''فیلزم اهل المشرق برویت اهل المغرب اذا ثبت عندهم روية اولئک بطریق موجب''(۱)

ردالمحتار میں ہے:

"قوله (بطریق موجب) کان یتحمل اثنان الشهادة او یشهدا علیٰ حکم القاضی اویستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة کذا رأوه لانه حکایة-اھ''(۲)

توجس جگہ لوگوں نے نہ خود چاند دیکھا نہ شہادت شرعیہ رویت ہلال پر گزری وہاں کے لوگوں پر

(۱) درمختار، ج،۳، کتاب الصلوۃ، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲) ردالمحتار، ج،۳، کتاب الصوم، ص ۳۶۴، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایک روزہ کی قضا لازم کرنا ایجاب بلا دلیل ہے جو اسعد اور اس کے ہم عقیدہ دیو بندیوں کا حصہ ہے اور دیو بندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب علمائے حرمین شریفین و مصر و ہند و سندھ کے فتویٰ سے مرتد ہیں اور اسعد ٹانڈوی بھی دیو بندی ہے۔ مرتد کے لیے الفاظ تعظیم استعمال کرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۷ رشوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

مسئلہ-۲۶

ریڈیو، ٹیلیفون، ٹیلی ویژن وغیرہ کی خبر سے چاند کا ثبوت ہوگا کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ:

رمضان المبارک وشوال وذی الحجہ کے چاند کی شرعی شہادت گزر جانے کے بعد فیصلے کے اعلان کی کتنی جائز صورتیں ہیں علامہ شامی نے روشنی وغیرہ کو اطراف و جوانب کے مسلمانوں کے لیے اعلان رویت کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اعلان کے لیے شریعت میں کوئی منصوص طریقہ نہیں ہے۔ حالات اور ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جس سے اس بات کا غلبۂ ظن حاصل ہو جائے کہ قاضی یا اعلم علمائے بلد کے سامنے چاند کی شہادت گزر گئی۔ اور اس بنیاد پر قاضی کی طرف سے یہ اعلان ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ علامہ شامی کے اس جزئیہ پر قیاس کرتے ہوئے آج کے ماحول میں قاضی کے فیصلے کے اعلان کے لیے ٹیلیویژن، فیکس، ریڈیو، فون اور تار کا استعمال کیا جا سکتا ہے کہ نہیں اور ان ذرائع میں سے جو ذریعہ اقرب الی الشرع ہو اسے چند ایسی شرطوں کے ساتھ مقید کر کے جن سے اعلان کی صحت کا اطمینان ہو جائے اختیار کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور اگر کیا جا سکتا ہے تو مذکورہ بالا ذرائع میں سے اقرب الی الشرع کس ذریعہ کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور وہ

شرطیں کیا ہوسکتی ہیں جن سے حصول اطمینان کے لیے اس ذریعہ کو مقید کیا جائے۔ ریڈیو یا ٹیلیویزن وغیرہ کے ذریعہ قاضی کے فیصلے کا اعلان جو غیر مسلم اناؤنسر کے ذریعہ ہم تک پہنچے کیا شرعاً اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور کیا اس اعلان پر روزہ، رکھنا عید منانا درست ہوگا؟ امید کہ مسئلے کی سنگینی اور ابتلائے عام کا لحاظ فرماتے ہوئے آپ دلائل شرعیہ کی روشنی میں مسئلے کا کوئی حل ضرور نکالیں گے۔ ازراہ کرم اس استفتاء کی ضرورت کا احساس فرمایئے اور کھوج کر کچھ نکالنے کی کوشش فرمایئے۔

المستفتی: (علامہ) ارشد القادری
(سربراہ اعلیٰ ادارۂ شرعیہ بہار)
ادارۂ شرعیہ، بہار، سلطان گنج، پٹنہ

الجواب:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو طریقہ ذکر کیا ہے وہ شہر کے قرب وجوار کے لیے ہے اور طرق اعلان کی تحدید نظر سے نہ گزری اور نہ تحدید سمجھ میں آئی ہے۔ ریڈیو، فون وغیرہ ذرائع ابلاغ سے مضافات میں خبر معتبر ہونی چاہیے بشرطیکہ یہ ذرائع قبضۂ مسلم میں ہوں کہ ان پر خبر دینے والا سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہو اور اسی شرط سے نواحیہ بعیدہ میں بھی اعتبار ہوگا مگر یہاں ایک شرط اور ہے اور وہ یہ کہ اس مسئلہ میں قاضی کو ولایت عامہ ہو کہ اس کا حکم تمام اقطار ملک کے لیے نافذ ہو ایسا قاضی جو اس مسئلہ میں ولایت عامہ رکھتا ہو اور ذرائع ابلاغ قبضۂ مسلم میں ہوں ان پر مسلم ہی خبر دے تو اس اعلان سے سب جگہ رویت ثابت ہونا چاہیے مگر ان شرائط کا استجماع مشکل ہے لہٰذا لازم یہی ہے کہ دوسری جگہ کی رویت کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضۂ خبر پر موقوف رکھیے اور ٹیلیویزن ابلاغ کا شرعی طریقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ
۲۴ رشوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۷

رویت ہلال اور عیدین کے اعلانات وغیرہ کے اخراجات مسجد کی آمدنی سے کرنے کا حکم!

ہمارے شہر میں دور عادل شاہی کی تین صد سالہ ایک شاہی مسجد ہے جو بستی کی جامع مسجد بھی ہے۔ مسجد کے انتظامات تولیت کے بورڈ کے تحت ہوتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ مسجد اپنے اخراجات میں خود کفیل ہے۔ عید، بقرعید و دیگر اہم اسلامی تاریخوں کے اعلانات خطیب صاحب مسجد ھٰذا سے فرماتے رہتے ہیں اور عوام اسلامی مہینوں کی تاریخوں کے لیے خطیب مسجد سے رجوع کرتے رہتے ہیں۔ بستی میں ان کے اعلان کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ رویت ہلال کی شرعی کاروائی اور عیدین کے اعلانات وغیرہ کے اخراجات اگر مسجد کی آمدنی سے کیے جائیں تو کیا از روئے شرع جائز ہوگا؟

المستفتی: خطیب مسجد شاہی جامع مسجد اینڈ شاہی عیدگاہ، سی ارونی

الجواب:

نہیں، ان امور کا اعلان عام مسلمانوں کے چندہ سے ہونا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خان قادری ازہری غفرلہ

۹/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۸

شہادت شرعیہ کو ماننا لازم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

آج رمضان المبارک کی کونسی تاریخ ہے۔ چاند ۲۹ کا مانا گیا ہے یا ۳۰ کا اور اگر کوئی شخص شرعی شہادت کو نہ مانے تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے شرع شریف کا اس مسئلہ میں۔ آگاہ کیجیے۔

المستفتی: حافظ محمد شفیع، بریلی

الجواب:

آج بحمدہ تعالیٰ ۹ ر رمضان المبارک ہے۔ چہار شنبہ کو یکم رمضان تھی۔ ۲۹ کو یہاں شہادت نہ گزری پھر پنجشنبہ کو پیلی بھیت سے قاری امانت رسول صاحب نے آکر بیان کیا اور جمعہ کو جناب عرفان صاحب سہارنپوری نے جو وہاں سے خود چاند دیکھ کر آئے تھے شہادت مفتی اعظم ہند اور فقیر کے سامنے دی کہ انہوں نے ۲۹ ر شعبان گزرنے کے بعد مغرب کے رمضان کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ لہٰذا حکم ثبوت رویت کا کیا گیا اور حضرت نے خود جمعہ میں اعلان کر دیا۔ شہادت شرعیہ کو ماننا لازم ہے نہ ماننے والے پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۲۹

رویت کی شہادت شرعیہ یا شہادت علی الشہادت یا حکم بر شہادت یا کتاب القاضی الی القاضی ہمراہ گواہان شرعی درکار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شہر کے قاضی یا ان کے معتمد دوسرے شہر کے قاضی یا ان کے معتمد کو اپنے شہر سے فون پر اپنے یہاں چاند ہونے یا چاند کی شرعی گواہی گزرنے کی اطلاع دی جبکہ یہ دونوں قاضیان یا ان کے معتمدین ایک دوسرے کی آواز لب ولہجہ وغیرہ کو خوب اچھے طریقے سے فون پر پہچان سکتے ہیں اور اس فون پر کی گئی گفتگو پر مطمئن ہیں تو کیا اس اطلاع پر عمل کیا جا سکتا ہے؟ اگر کیا جا سکتا ہے تو ایک شہر اور دوسرے شہر میں کتنا فاصلہ چاہیے؟ اور کیا یہی حال تحریر کا بھی ہوسکتا ہے؟

المستفتی: خطیب محمد علی

شاہی جامع مسجد اینڈ شاہی عیدگاہ، سی ارونی

الجواب:

اس پر عمل جائز نہیں بلکہ رویت کی شہادت شرعیہ یا شہادت علی الشہادت یا حکم بر شہادت یا کتاب

القاضی الی القاضی ہمراہ گواہان شرعی درکار ہے اور تفصیل کے لیے طرق اثبات ہلال وغیرہ رسائل سیدنا اعلیٰ حضرت دیکھیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۰

رویت نہ ہوئی اور عید پڑھ لی گئی تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) گذشتہ سال بغیر چاند دیکھے جبراً عید الفطر کی نماز محلے کے لوگوں نے امام سے پڑھوائی یہاں تک نوبت آئی کہ امام کے اوپر ہاتھ چلایا گیا۔ بکر نے کہا کہ جس نے بھی ۲۹ کے حساب سے عید کی نماز پڑھی اس نے حرام کھایا۔ کیا یہ بکر کا کہنا درست ہے؟ اگر درست ہے تو بریلی شریف اور مظفر پور، کلکتہ، پٹنہ وغیرہ وغیرہ میں سبھوں نے حرام کھایا؟ یہ لوگ ۲۹ کے چاند سے عید الفطر کی نماز پڑھے۔

(۲) بکر کا کہنا یہ ہے کہ زید نے عید کی نماز بغیر چاند دیکھے پڑھی اس لیے اس کے پیچھے نماز نہ ہوئی لوگوں کو ورغلاتا ہے اب قابل غور بات یہ ہے کہ شاید ہی کوئی امام ہو کہ اس دن عید کی نماز نہ پڑھی ہوگی۔ ایک سال سے محلے کے کچھ لوگ ۲۹ کے چاند سے نماز پڑھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی نماز کیسے درست ہے جب کہ بکر کا قول ہے اور بکر بھی اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔

(۳) زید عالم ہے۔ بکر حافظ قرآن ہے۔ زید عالم کی نماز بکر کے پیچھے ہوگی یا نہیں حالانکہ نماز کا پابند نہیں ہے۔ عالم کا رتبہ بلند ہے یا حافظ قرآن کا؟ مفصل ومدلل جواب دیں!

المستفتی: غلام صابر رضوی

مدرسہ حنفیہ غوثیہ انوارہ چندن پارہ مظفر پور

الجواب:

(۱،۲) فی الواقع اگراس جگہ ۲۹ کو رویت ہلال عید نہ ہوئی تھی تو اس دن عید کی نماز پڑھنا حلال نہ تھا۔وہ لوگ مرتکب حرام ہوئے ان سب پر توبہ فرض ہے اورامام کوانہوں نے مجبور کیا تو امام پر الزام نہیں بلکہ امام کو مجبور کر کے لوگ دوہرے ملزم ہوئے ،اس چیز سے بھی توبہ کریں۔بکر کا اس صورت میں زید کو اس وجہ سے ملزم گرداننا درست نہیں ہے۔وہ توبہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ایسی صورت میں اسے امام بنانا گناہ اوراس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز اس کے پیچھے واجب الاعادہ ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ القوی

صح الجواب!

عالم دین کا رتبہ بڑا ہے اور حافظ لائق امام کے پیچھے اس کی نماز ہو جائے گی مگر جب وہ نماز کا پابند نہیں ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۱

۲۹ ررمضان کوشہادت شرعیہ ملنے کے بعد دوسرے دن روزہ رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

۲۹ ررمضان المبارک میں مطلع صاف تھا چاند نظر نہیں آیا۔کسی کو رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد خبر ملی کہ بدایوں میں چاند کسی نے دیکھا ہے اب ایک امام صاحب اور ایک باشرع آدمی رات ہی کو بدایوں گئے اور وہاں جا کر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ابھی ابھی دو آدمیوں نے شہادت دی ہے جس کی تحقیق دو ذمہ دار مفتیوں نے کی اور بہار شریعت اور دیگر کتابوں کے مطالعے کے بعد عید ہونے کا اعلان کیا۔اب امام صاحب اور ایک آدمی جو اُن کے ساتھ تھے دونوں کو دونوں مفتیوں نے شہادت دی کہ میرے سامنے

دو آدمیوں نے شہادت دی اور میں شہادت تم لوگوں کو دے رہا ہوں۔اب بدایوں سے دونوں آدمی سہسوان رات کو واپس آتے ہیں۔شہر مفتی کی اجازت سے اعلان کرتے ہیں اعلان سے اختلاف ہوا اور امام عیدگاہ نے نماز پڑھانے سے انکار کیا۔آیا اب عید کی نماز ہوئی یا نہیں اور یہ مسئلہ اسی سال کا ہے جب کہ اب متواتر شہادتیں مل رہی ہیں، جنہیں رمضان المبارک میں چاند نظر آیا تھا کیا ایک روزے کی قضا لازم ہے یا نہیں اور جن لوگوں نے شہادت کو نہ مانا اور یکم شوال کو روزہ رکھا ان کے لیے کیا حکم ہے اور دونوں شاہد پر کیا لازم آتا ہے؟ خلاصہ تحریر فرمائیں کرم ہوگا!

المستفتی: محمد امان الرضا نوری

قصبہ سہسوان بدایوں

الجواب:

فی الواقع اگر رویت کی شہادت شرعیہ کرادی گئی تھی تو وہ دن وہاں والوں کے لیے روز عید تھا اس دن روزہ رکھنا حلال نہ تھا اور عید کی نماز اس دن پڑھنا واجب تھی اور بے عذر شرعی دوسرے دن تک مؤخر کرنا جائز نہ تھا اور روزے کی قضا لازم نہیں اور نہ عید کی قضا لازم ہے۔البتہ توبہ لازم ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸ رشوال المکرم ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۳۲

ثبوت رویت کا یا تو شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر پر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

عیدالفطر کے بعد مولانا نورالحسن صاحب نعیمی نے ایک فتویٰ دکھایا جس میں ایک روزہ قضا رکھنے کا حکم دیا ہے اور براؤں شریف ضلع بستی میں رویت کے لیے فرمایا کہ وہاں چاند ۲۹ رشعبان کو ہوگیا تھا۔ عرض کرنا یہ ہے کہ یہاں ۳۰ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۶ راگست ۱۹۸۷ء بروز اتوار کو رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ کا چاند ہوا اور دوشنبہ کا روزہ ہوا۔ ۲۹ رشعبان بروز شنبہ کو ابر کے باعث چاند نظر نہیں آیا

تھا پھر ۲۹ر رمضان المبارک یوم دوشنبہ کو عید الفطر کا چاند ہوا اور سہ شنبہ کو عید ہوئی اب بر بنائے فتویٰ ایک روزہ قضا رکھنا فرض ہے یا نہیں؟ نیز روزہ فتوی دیکھنے والے پر فرض یا گاؤں وشہر میں روزہ کا اعلان کرنا اور سب پر رکھنا بھی فرض ہے۔ برائے کرم جواب مستحکم عنایت فرمائیں۔

المستفتی: شفاعت علی اشرفی

مقام وڈاکخانہ گوڑیا ضلع ناگور راجستھان

الجواب:

ثبوت رویت کا یا تو شہادت شرعیہ یا استفاضہ خبر پر ہے۔آپ کے یہاں اگر رویت نہ ہوئی نہ کہیں سے رویت کی شہادت شرعیہ لی گئی تو دیے ہوئے اس فتوے سے روزہ قضا کرنے کا حکم نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۵ر محرم الحرام ۱۴۹۹ھ

مسئلہ-۳۳

رویت ہلال سے متعلق ایک تحقیقی فتویٰ اور ردّ بدمذہباں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

امسال رمضان المبارک کا روزہ سب کا ۲۹ر کا ہوا اور ہر جگہ ایسا ہی ہوا ہے مگر کلکتہ میں کچھ لوگوں نے سوموار ہی کے دن سے روزہ رکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے منگل کے دن سے روزہ رکھا ہے۔ عید کی نماز بدھ کے روز ہر جگہ ہوئی ہے مگر عید کی نماز کے کچھ دنوں کے بعد یہاں کے مفتی خطیب مسجد ناخدا زکریا اسٹریٹ نے فتویٰ شائع کر دیا ہے کہ ایک روزہ قضا رکھنا ہوگا حالانکہ کہ جو لوگ منگل سے روزہ رکھے تھے اور بہت سے سوموار ہی سے روزہ رکھے تھے دونوں کا روزہ ۲۹ ہوا۔ خطیب مسجد کو عید ہی کے موقع پر خبر کرنا چاہیے تھا، خبر نہ کیا، کچھ دنوں بعد خبر دیا تو کیا اس قسم کی شہادت قابل قبول ہے؟ خلاصہ ایں

کہ حضور از روئے شرع مطہرہ حکم نافذ فرمائیں!

المستفتی: محمد غلام جیلانی مستری
معرفت خطیب مسجد رحمانیہ بنگلہ مسجد مٹیا برج کلکتہ ۲۴

الجواب:

ناخدا کے نام نہاد مفتی کے فتوی کا منشا غالبا وہ خبر ہے جس کی بنا پر یہ مسموع ہوا کہ اس نام کے مفتی کے ایک بڑے (اسعد ٹانڈوی) نے ۲۹؍رمضان کو رویت ہلال کا حکم دیا۔ اگر ایسا ہے تو یہ اس کی اس خطا میں شریک ہے رویت کا مدار شہادت شرعیہ یا استفاضہ پر ہے۔

درمختار میں ہے: ''فیلزم اهل المشرق برؤیته اهل المغرب اذا ثبت عندهم روية اولئک بطریق موجب'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''قوله (بطريق موجب) كان يتحمل اثنان الشهادة او يشهدا على حكم القاضى او يستفيض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل البلدة كذا رأوه لانه حكاية اه'' (۲)

مراقی الفلاح میں ہے: ''واذا ثبت الهلال فى بلدة ومطلع قطرها لزم سائر الناس فى ظاهر المذهب وعليه الفتوىٰ وهو قول اكثر المشائخ'' (۳)

اس کے حاشیہ طحطاوی میں ہے:

''قوله (لزم سائر الناس) فى سائر اقطار الدنيا اذا ثبتت عندهم الروية بطريق موجب كان يتحمل اثنان الشهادة او يشهدا علىٰ حكم القاضى او يستفيض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة كذا رواه لانه حكاية -اه'' (۴)

---

(۱) درمختار، ج۳، کتاب الصلوۃ، ص ۳۶۴، دارالکتب العلمیہ بیروت

(۲) ردالمحتار، ج۳، کتاب الصلوۃ، ص ۳۶۴، دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۳) مراقی الفلاح بامداد الفتاح، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت بہ الھلال، ص ۳۶۷، المکتبۃ الاسعدی

(۴) حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصوم، فصل فیما یثبت بہ الھلال، ص ۶۵۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت

اور جب رویت کا ثبوت شہادت شرعیہ پر موقوف تو خبر خواہ وہ کیسی ہو اسباب میں نامعتبر لہٰذا اگر دومرد عادل کسی شہر میں عام رویت کی خبر دیں اور اپنی رویت کی شہادت یا قاضی کے حکم رویت پر شہادت نہ دیں اصلاً دوسری جگہ رویت ثابت نہ ہو جیسا کہ ہماری مرقومہ عبارتوں سے ظاہر ہے اور جب خبر عدول کا یہ حال ہے تو ریڈیو و ٹیلی فون (جس پر بولنے والے کا کچھ حال معلوم نہیں ہوتا) کی اخبار پس پردہ کب قابل قبول ہوگی؟ لاجرم ہمارے علماء نے دیوار کے پیچھے سے بولنے والے پر شہادت قبول نہ فرمائی اور اس میں یہ احتمال بتایا کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی اور ہو کہ آواز آواز کے مشابہ ہوتی ہے۔

ہندیہ میں ہے:

"لو سمع من وراء الحجاب لا یسعه ان یشهد لاحتمال ان یکون غیره اذالنغمة تشبه النغمة" (۱)

مگر ہے یہ کہ ان نام کے مفتیان بے خبر کو نہ عبارات علماء سے کام نہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سروکار۔ عبارت ائمہ دین نہ دیکھیں تو حدیث صریح سے بھی آنکھیں پھیر لیں جو صاف فرما رہی ہے تو اس کی قضا نافذ نہیں کہ قضا کے لیے شہادت شرط ہے اس لیے کہ قضا شہادت پر مبنی تو جو شاہد ہو سکتا ہے وہ قاضی ہوسکتا ہے۔

معین الحکام میں ہے:

"کل من صلح شاهداعندنایصلح قاضیالأن القضایبتنی علی الشهادة" (۲)

اسی میں شروط شاہد میں اس کے بابت ہے: **"وان من شرط الاداء الحریة والبلوغ والاسلام فیشترط وجود ذالک عندالاداءالخ"** (۳)

---

(۱) الفتاویٰ الهندیه، کتاب الشهادة، الباب الثانی فی تحمل الشهادة، ج ۳، ص ۳۸۸، دار الفکر، بیروت

(۲) معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام، الباب الخامس فی ارکان القضاء، الفصل الاول فی الاوصاف المشترطة فی صحة ولایة القاضی، ج ۱، ص ۱۵، المطبعة المیمنیة، مصر

(۳) معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام، تحت الفصل السابع فی ذکر البینات، الفصل الرابع فی صفات الشاهد وذکر موانع القبول، ج ۱، ص ۸۱، المطبعة المیمنیة، مصر

لسان الحکام میں ہے:

"نوع فیمن تقبل شھادته و من لا تقبل شھادته ستة عشر -الی- شھادة اھل الکفر علی المسلمین ملتقطا" (۱)

اسی میں ہے:

"انما یتلقد القضاء من یکون عدلا فی نفسه عالما بالکتاب و السنة و الاجتھاد" (۲)

اور حدیث ہی سے ثابت ہے کہ کوئی دعویٰ بے شہادت شرعیہ ثابت نہیں ہوتا:

"البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر" (۳)

تو رویت ہلال جو اہم دیانات سے ہے محض خبر سے کیوں ثابت ہونے لگی اور بالفرض اگر مفتی مذکور کے سامنے شہادت شرعیہ گزری ہو جب بھی اس کا حکم شرعاً نافذ نہیں کہ مذکور دیوبندیوں کو (جنھوں نے خدا اور رسول عز وجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی صریح توہینیں لکھیں چھاپیں اور ضروریات دین کا انکار کیا اور حرمین محترمین وغیرہما کے علماء سے اپنے کافر ومرتد ہونے کا فتویٰ سنا) مسلمان جانتا ہے تو خود انہیں کی طرح ہے اور مسلمانوں کے دینی معاملہ میں دخل اندازی کا شرعاً مجاز نہیں کہ صوم و افطار کا مدار رویت پر ہے نہ کہ محض خبر پر اور ہم نے بالفرض یوں کہا کہ اس کے یہاں شہادت شرعیہ گذرنا مقصود نہیں کہ سنی شاہدوں کا دانستہ اس کے یہاں جانا متوقع نہیں اور جو اس کو باوصف دیوبندیت و بدعقیدگی مفتی و قاضی سمجھے وہ لائق شہادت نہیں کہ اسی کی طرح غیر مسلمان ہے الغرض مفتی نام نہاد کے نام کے فتویٰ سے

---

(۱) لسان الحکام، الفصل الثالث فی الشھادات، نوع فیمن تقبل شھادته ومن لا تقبل شھادته، ج ۱، ص ۲۴۳، المکتبة الشاملة

(۲) لسان الحکام، الفصل الثالث فی الشھادات، نوع فیمن تقبل شھادته ومن لا تقبل شھادته، ج ۱، ص ۲۱۸، المکتبة الشاملة

(۳) عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳، ص ۱۰۷، باب اذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه، دار الکتب العلمیة بیروت، فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج ۵، ص ۴۲۵، حرف اللام، دار الکتب العلمیة بیروت

وہاں کے مسلمانوں پر روزہ کی قضا لازم نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۰/ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری غفرلہ
منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہ

صح الجواب والمجیب مثاب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
محمد صالح البریلوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
مناظر حسین مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
محمد فاروق مدرس مدرسہ منظر اسلام

□□□

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ط

اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔(۱)

باب الاعتکاف

(۱) البقرۃ:۱۸۷/ کنز الایمان

باب الاعتکاف

مسئلہ-۱

مسجد میں کھانا، پینا اور چار پائی بچھا کر سونا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے امام صاحب سے سوال کیا کہ مسجد میں سو سکتے ہیں یا نہیں؟ تو سوال مذکور پر امام صاحب نے جواب دیا کہ اعتکاف کی نیت سے ہمارے لئے جائز ہے حتیٰ کہ یہ بھی کہا: چار پائی بچھا کر لیٹ سکتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ امام صاحب کی بات از روئے شرع صحیح ہے یا نہیں؟ مدلل با حوالہ جواب عنایت فرمائیں!

المستفتی: محمد الیاس نوری
بہاری پور، بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

امام مذکور صحیح کہتا ہے، بہ نیت اعتکاف مسجد میں کھانا پینا، سونا جائز ہے مگر کچھ دیر ذکر الٰہی کرنے کے بعد یہ امور ہیں اور چار پائی بھی معتکف بچھا کر سو سکتا ہے۔ غنیۃ المستملی پھر غمز العیون اور سراجیہ پھر ہندیہ پھر رد المحتار میں ہے:

"واذا اراد ذلک ینبغی ان ینوی الاعتکاف فیدخل فیذکر اللہ تعالیٰ بقدر ما نوی او یصلی ثم یفعل ماشاء" (۱)

مگر اس کا لحاظ ضروری کہ سونے کھانے پینے سے مسجد کی تلویث لازم نہ آئے۔

---

(۱) رد المحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج ۳، ص ۴۴۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ردالمحتار باب الاعتکاف میں ہے:

''الظاهر ان مثل النوم الأكل والشرب اذا لم يشغل المسجد ولم يلوثه لان تنظيفه واجب كمامر'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲/شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۲

رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے! اعتکاف کے منکر کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک شخص شہر بریلی کے بیان کرتے ہیں کہ اعتکاف کیا چیز ہے؟ ہم شہر کے رہنے والے ہیں، اگر اعتکاف کوئی چیز ہوتی تو ہم ضرور سنتے، چونکہ ہم شہر بریلی میں رہتے ہیں۔ مولانا صاحب نے اعتکاف کے بارے میں ایسے ہی اُڑا دی ہے کہ اگر بستی میں ایک شخص بھی نہ ہو تو ساری بستی گنہگار ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں شخص مذکور کے واسطے شریعت محمدی میں کیا حکم ہے؟

(۲) امام عیدگاہ جو کہ باقاعدہ عالم ہیں، عید کی نماز کے بعد امام صاحب کو نذرانہ پیش کرنے کے واسطے چند لوگوں نے چاہا اس پر دیگر ایک شخص نے یہ کہا کہ تھوڑا سا دے دو کیونکہ مولانا صاحب عالم دین ہیں، کوئی قاری تو نہیں، اگر قاری ہوتے تو زیادہ دیتے چونکہ عالم کے مرتبے سے قاری کا مرتبہ زیادہ ہے۔ ان حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالعزیز خاں

ڈاکخانہ بشارت گنج، قصبہ بھیٹہ، بریلی

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج ۳، ص ۴۴۱، دارالکتب العلمیة، بیروت

الجواب:

(۱) قرب کی نیت سے مسجد میں بیٹھنے کا نام اعتکاف ہے بلکہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کامل کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے، اسی پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت وہیشگی فرمائی ان میں ایک روز بھی کم ہو تو سنت ادا نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے:

''سنۃ مؤکدۃ فی العشر الاخیر من رمضان ای سنۃ کفایۃ کما مر فی البرھان وغیرہ'' (۱)

امام نے ٹھیک کہا، بلا شبہہ بستی والے ایسی عظیم سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت ڈالیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ جس نے یہ کہا کہ ''اگر اعتکاف کوئی چیز ہوتی الخ، اعتکاف کیا چیز ہے''، غلط کہا اور محض گمان سے حکم شرع کا انکار کیا۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے پڑنا حرام!

''وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ'' (۲)

یونہی یہ کہنا کہ ''مولانا صاحب نے الخ''، حکم شرع کا انکار بھی ہے اور عالم پر اتہام بھی، جس سے وہ حق اللہ وحق العبد دونوں میں گرفتار ہوا بلکہ یہ کہنا کہ اعتکاف کیا چیز ہے، اس سے معاذ اللہ استخفاف و تحقیر حکم شرعی کی نیت ہو تو بہت سخت، توبہ وتجدید ایمان کا حکم ایسی صورت میں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ان لوگوں کا قول باطل ہے، عالم دین، اس قاری سے جو عالم نہ ہو، افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶/ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج ۳، ص ۴۳۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) سورۃ بنی اسرائیل: ۳۶

مسئلہ-۳

اعتکاف کی شرعی نوعیت! آستانۂ غریب نواز کی مسجد میں اعتکاف کی فضیلت!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) اعتکاف ماہ رمضان المبارک کی شرعی نوعیت کیا ہے؟

(۲) کیا کوئی منتظم متولی یا نگراں کسی مسلمان کو اعتکاف کی مسلمہ پابندیوں کے ساتھ کسی مسجد میں بیٹھنے سے روک سکتا ہے؟

(۳) عقائد حنفیہ اور مسلک صوفیہ کے مطابق آستانہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی جامع مسجد میں اعتکاف کی کیا فیوض وبرکات ہیں؟

(۴) اگر کوئی روکتا ہے تو وہ شریعت کے اعتبار سے کس جرم کا مرتکب ہوتا ہے؟

المستفتی: سید محمد یامین ہاشمی، درگاہ شریف، اجمیر شریف

الجواب:

(۱) رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے: ''والاعتکاف المطلوب شرعاً علیٰ ثلٰثة اقسام واجب فی المنذور تنجیزا او تعلیقا وسنة کفایة مؤکدة فی العشر الاخیر من رمضان لاعتکافه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العشر الأواخر من رمضان حتیٰ توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجه بعده''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بلاوجہ شرعی اسے روکنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہاں اعتکاف مظنۂ قبول ووصول فیض ہے کہ اولیاء کا قرب باعث برکت ہے اور ان کے قرب میں عبادت مستحب ہے جس پر ''لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا-الآیة''(۲) شاہد عدل ہے۔

اس کا خلاصۂ مفاد یہ ہے کہ اس وقت کے برسراقتدار مسلمان حکام نے کہا کہ ہم اصحاب کہف کے نزدیک غار کے دروازہ پر مسجد بنائیں گے جس میں مسلمان نماز پڑھیں گے اور اصحاب کہف سے

(۱) مراقی الفلاح مع الطحطاوی، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ص ۷۰۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) سورۃ الکہف: ۲۱

برکت لیں گے۔ مدارک میں اس آیت کے تحت ہے:

"(قال الذین غلبوا علیٰ امرھم) من المسلمین و ملکھم و کانوا اولیٰ بھم و بالبناء علیھم (لنتخذن علیھم) علی باب الکھف (مسجداً) یصلی المسلمون و یتبرکون بمکانھم" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جو بلا وجہ شرعی اعتکاف سے مانع ہے، سخت ظالم و جفاکار، اشد مجرم مستوجب نار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہے۔ قال تعالیٰ:

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا - الآية" (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

□□□

(۱) تفسیر النسفی، سورۃ الکھف، ج۳، ص۱۸، ۱۹، دار النفائس

(۲) سورۃ البقرۃ: ۱۱۴

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ؕ

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔(۱)

کتاب الحج

(۱) آل عمران:۹۷/کنزالایمان

کتاب الحج

مسئلہ-۱

کیا عورت اپنے بہنوئی کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہندہ کی عمر تقریباً پچاس یا پچپن برس کی ہے اور پانچ یا چھ برس سے وہ سانس کی مریضہ ہے جس کے دل میں مدینہ شریف کا بے حد ارمان رہتا ہے۔ سوچتی ہے کہ نہ معلوم کس وقت سانس رک گئی تو میں حضور کے روضۂ مبارک کی زیارت سے محروم نہ رہ جاؤں، اسی فکر میں ہندہ بہت روتی ہے۔ ہندہ نے زید سے کہا ہم اور آپ مدینہ شریف چلیں تو زید نے کہا کہ دونوں کس طرح جاسکتے ہیں کیوں کہ اتنی گنجائش نہیں ہے گھر کے حالات تم خود ہی جانتی ہو۔ اس لیے تم اکیلی ہی چلی جاؤ امسال ہندہ کی بہن اور بہنوئی اور ایک بستی کی بیوہ بھی مدینہ شریف جارہے ہیں ہندہ ان کے ساتھ مدینہ شریف جاسکتی ہے یا نہیں۔ جواب سے مطلع کیا جائے!

المستفتی: محمد سعید احمد رضوی

بمقام نصرا، پوسٹ برات بوجھ، ضلع پیلی بھیت یوپی

الجواب:

عورت کو بے محرم یا بے شوہر سفر شرعی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

شب، ۵ر ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲

کیا حج بدل کرنے والے کے سر سے حج کی فرضیت اُتر جاتی ہے؟

حضور پرنور بقیۃ السلف حجۃ الخلف تاج الاسلام والمسلمین جانشین اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ دام ظلہ علینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بالدوام الیٰ یوم القیام وبالاحترام

بعد قدم بوسی عرض خدمت اقدس یہ ہے کہ زید اپنی زوجہ مرحومہ کی جانب سے بکر کو برائے حج بدل بھیجنا چاہتا ہے آیا بکر ہندہ کی جانب سے حج ادا کرنے جائے گا تو وہ حج صرف ہندہ کی جانب سے ادا ہوگا یا ساتھ ہی ساتھ بکر کے سر سے حج کی فرضیت ادا ہو جائے گی اور اتر جائے گی۔

المستفتی: محمد اشرف قریشی
اعظم نگر بریلی شریف

الجواب:

صورت مسئولہ میں بکر جب ہندہ کی طرف سے حج کرے گا تو وہ حج ہندہ ہی کا ہوگا بکر نے اگر ہنوز حج فرض ادا نہ کیا تو اس حج سے وہ فریضۂ حج سے سبکدوش نہ ہوگا اور حج بدل کو ایسے آدمی کو بھیجے جس نے فریضۂ حج ادا کر لیا ہو۔ جس نے فریضۂ حج ادا نہیں کیا اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ
۲۱/ذی الحجہ، ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۳

کیا فریضۂ حج خانۂ کعبہ کے علاوہ کہیں اور ہو سکتا ہے؟ ارکان حج!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) فریضۂ حج کیا خانۂ کعبہ کے علاوہ اور کسی جگہ ہو سکتا ہے؟

(۲) فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے کون سے عمل ضروری ہیں؟

(۳) ولی اللہ کا اگر وصال ۹/ذی الحجہ کو ہوا ہو تو سالانہ عرس مبارک شرعی حدود کے اندر رہ کر مثلاً قرآن خوانی، نعت خوانی، قصیدہ ہو سکتا ہے؟

(۴) حضرت خواجہ محمد ٹھٹھوری عرف ابوالمساکین نقشبندی کا وصال ۹/ذی الحجہ سن ۱۱۴۹ھ کو مکہ معظّمہ میں ہوااور ان کا مزار مکہ معظّمہ میں ہے ان کے عقیدت منداس وقت سے برابر اس تاریخ کو ایصال ثواب کے لیے لواری شریف میں عرس کرتے ہیں اس عرس پر ولی اللہ کے نہ ماننے والوں کا ۱۹۳۸ء سے یہ الزام ہے کہ وہاں مصنوعی حج ہوتا ہے حالانکہ یہ بات قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے جس کی تردید ہر طریقے سے کی جاچکی ہے۔اور ہر شخص کو وہاں جانے اور زیارت عام کی اجازت ہے اسی جگہ حضرت خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی علیہ الرحمہ کا مزار اقدس ہے۔امید ہے کہ شرعی حیثیت سے مندرجہ بالا سوالات کا جواب دے کر مسلمانان اہل سنت کی رہبری کریں گے۔

المستفتی: خاکسار چودھری شمشاد علی وارثی
کراچی پاکستان

الجواب:

(۱) فریضۂ حج کے لیے امکنۂ مخصوصہ ہیں کعبہ بھی انہیں میں سے ہے ان امکنۂ مخصوصہ کے سوا فریضۂ حج کہیں ادا نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) احرام وطواف ووقوف بعرفہ ورمی جمار وغیرہ۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) عرس مذکور اگر شرعی طریقہ سے ہوتا ہے تو اس میں حرج نہیں اور اسے حج بتانا بے بنیاد ہے اور اس پر اعتراض بدعقیدگی کی علامت ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۴

حج بدل کرنے والے پر حج فرض مگر اس سال لازم نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) حج بدل کسی ایسے شخص سے کرایا جائے جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس پر حج فرض نہ ہوا ہو تو کیا حدود حرم داخل ہوتے ہی اس پر اپنا حج فرض ہو جائے گا اور اس کے لیے وہاں ٹھہرنا ہوگا کہ حج بدل کے بعد اگلے سال اپنا حج کرلے؟

(۲) بعض قصاب بکرے کو ذبح کرتے وقت جانور کی گردن دبا دیتے ہیں کہ خون پورا نہیں نکل پاتا اور اندر جم کر گوشت کے وزن میں اضافہ کر دیتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) بکر مکبر نے اس وقت تکبیر کہی جب کہ امام سورۂ فاتحہ کی چند آیات پڑھ چکا ہے تو اس سے بکر کی نماز پر تو کوئی اثر نہیں پڑا؟

المستفتی: غلام نبی، کانکیر ضلع بستر

الجواب:

(۱) ہاں اس پر حج بہر حال فرض ہے اور ٹھہرنا لازم نہیں بلکہ اختیار ہے کہ ٹھہر جائے یا آئندہ سال جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں، نماز ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۰/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۵

حج کے فارم میں بیوی کے نام جمع کی گئی رقم بعد انتقال شوہر بیوی کی ملک ہوگی یا ترکہ؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

میرے شوہر مرحوم اپنی زندگی میں حج بیت اللہ شریف جانے کے ارادے سے اپنے اور میرے نام سے حج کی رقم حج کمیٹی میں بھر دی تھی۔ لیکن سفر پر جانے سے چند دن قبل اچانک ان کا انتقال ہو جاتا ہے، ہمارا حج بیت اللہ شریف منسوخ ہو جاتا ہے اب میرے شوہر مرحوم کے نام کی رقم اور میرے نام کی رقم حج کمیٹی نے واپس کر دی ہے اب سوال یہ ہے کہ میرے شوہر مرحوم کی تمام کی تمام رقم ورثہ میں تقسیم ہوگی لیکن میرے نام کی رقم جو میرے ہی پاس تمام واپس آئی ہے وہ میری ملک ہوگی یا پھر وہ بھی ورثہ میں تقسیم ہوگی؟ کیوں کہ اسی مسئلہ میں دو تین علاحدہ علاحدہ فتاویٰ جات موصول ہوئے ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان میں کون سا صحیح ہے اور کون سا غلط۔ کیوں کہ حکم شریعت تو ایک ہی ہونا چاہیے، اس طرح متضاد

جوابات موصول ہونے پر ایک عام مسلمان اپنے مسائل کس طرح حل کر پائے گا آپ ہی خود غور فرمائیں۔

(۱) کرناٹک کے ایک مفتی اعظم صاحب قبلہ:

''وہ رقم بیوی کی ہی ہوگی، ترکہ میں شمار نہیں کی جائے گی''۔ اور ایک مفتی صاحب نے لکھا ہے:

''تمام رقم ورثہ میں تقسیم ہوگی''۔

(۲) اور ایک فتویٰ امارت شرعیہ پھلواری شریف صوبہ بہار سے آیا کہ

''وہ رقم بیوی ہی کی ملک ہوگی کیونکہ حج کا فارم جس کے نام پر بھرا گیا اسی کی ہوگی، مرحوم کے ورثا میں تقسیم نہیں ہوگی'' اور اس جواب کی تصدیق دار العلوم دیوبند یوپی والوں نے کی ہے کہ جواب درست ہے۔ اب ان حالات میں کون سا فتویٰ صحیح سمجھا جائے؟ کیوں کہ یہ معاملہ کچہری تک جانے والا ہے، اس لیے میں اس فتویٰ کی نقل ارسال خدمت کر رہی ہوں۔ آپ احکام شریعت کی روشنی میں جواب ارسال فرمائیں!

امارت شرعیہ پھلواری شریف صوبہ بہار و دار القضا امارت شرعیہ بہار میں بھیجا گیا سوال اور اس کا جواب!

'' **ایک سوال:** زید نے اپنی زندگی میں حج بیت اللہ شریف کی غرض سے اپنی اور اپنی بیوی کے نام سے رقم حج کمیٹی میں بھر دی تھی اور وہ حج بیت اللہ نہ کر سکا۔ زید اچانک انتقال کر گیا تو اس کے اپنے نام سے جو رقم بھر دی گئی تھی وہ تو ترکہ میں آئے گی لیکن جو رقم اپنی بیوی کے نام سے بھر دیا تھا تو وہ رقم اس کی بیوی ہی کی ہوگی یا پھر وہ ترکہ ہی میں شمار کی جائے گی؟ احکام شریعت کی روشنی میں احکام ارسال فرمائیں۔

الجواب— ھو الموفق: حج کے فارم کے بھرنے کے بعد وہ رقم جن کے نام فارم میں پر کیا گیا ہے قانوناً اس کی ہوگئی کیوں کہ اس نے اپنی ملکیت سے نکال دی۔ اور دوسرے کی ملکیت میں داخل کر دی اور جب اس دوسرے نے روپیہ پر دستخط کر دیا کہ قبول کر لیا اس طور پر صورت مذکورہ میں بیوی کی ہوگئی۔ شوہر کے ترکہ میں داخل نہیں ہوگی حج کمیٹی وہ روپیہ جب واپس کرے گی۔ قاعدہ میں بیوی کے ہی نام واپس کرے گی۔ ''

امارت شرعیہ پھلواری شریف

ھذا الجواب صحیح العبد نظام الدین مفتی دار العلوم

الجواب:

صورت مسئولہ میں اگر شوہر نے وہ رقم بیوی کو دے کر مالک بنادیا تھا پھر بیوی سے لیکر حج کمیٹی کو دی تو وہ رقم بیوی کی ملک ہے اب بعد انتقال شوہر ترکہ میں شامل نہ ہوگی اور اگر بیوی کو مطلق نہ دی بلکہ ابتداءً اس کے نام سے جمع کرادی تاکہ سفر حج میں استعمال ہو تو یہ بیوی کو ہبہ کرنا ہی نہ ہوا، تمامی ہبہ (کہ بعد قبضۂ شئ موہوب ہوتی ہے) تو بعد کی بات۔ اس صورت میں وہ رقم ترکۂ شوہر ہے اور وہ ورثہ پر تقسیم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ
شب ۲۴؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۶

کیا حج ۹؍ذی الحجہ کے بجائے ۷؍یا ۸؍ذی الحجہ کو بھی کر سکتے ہیں؟
اسلامی امور میں چاند کے مہینے کا ہی اعتبار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نیز صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عید اور حج رویت ہلال کے اعتبار سے ادا کیے تھے یا ہندی اور مصری تاریخوں سے؟

(۲) ائمہ اربعہ کے رویت ہلال کے بارے میں کیا کیا اختلافات ہیں؟ کیا کسی مجتہد یا امام نے رویت کے خلاف فتویٰ دیا ہے؟ کہ بغیر رویت ہلال کے عیدین، رمضان کے روزے، حج ادا ہو سکتے ہیں؟

(۳) جمہور علمائے اہلسنت کے نزدیک سات یا آٹھ ذی الحجہ کو بھی حج ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یا کسی عذر یا مجبوری مثلاً کسی حکومت کے جبر سے حج فرض بجائے ۹؍ذی الحجہ کے ۷ یا ۸؍ذی الحجہ کو بھی ادا کر سکتے

ہیں؟ جیسے امسال ہندوستان کے کلینڈر کے حساب سے ۷ رذی الحجہ کو حج ہوا اور مصری تاریخ کے حساب سے بھی ۸ رتاریخ ہی ہوئی تھی۔ کیا ۹ رذی الحجہ کے علاوہ اور تاریخوں میں حج ہو جائے گا؟ اور اگر یہ ممکن ہو تو پھر ۷ یا ۸ رہی کو کیوں؟ مہینے کی کسی بھی تاریخ میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خدا اور رسول کے احکام قطعی کے خلاف کسی کا حکم مانا جا سکتا ہے یا نہیں؟ مثلاً اگر کوئی حکومت بغیر رویت ہلال شرعی کے ۲۸ ررمضان المبارک کو ہی عید ادا کرنے کا حکم دے تو کیا روزہ توڑ کر عید کی نماز ادا کرنا واجب ہوگا؟

(۴) کیا رویت ہلال ماہ ذی الحجہ بکثرت لوگوں کے دیکھنے اور صحیح شرعی ثبوت کے بعد بھی قیام عرفات قصداً بجائے ۹ رذی الحجہ (جو بعد زوال دن تا دسویں ذی الحجہ صبح صادق سے قبل تک فرض ہے اور اسی پر جمہور علماء کا اتفاق ہے) ۷ رذی الحجہ کو کیا جاوے تو بھی فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ اس طرح قیام عرفات از روئے قرآن پاک یا حدیث پاک یا تعامل صحابہ صادق ہے یا نہیں؟

(۵) بہت سے نام نہاد ترقی پسند حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ اب تو سارے اسلامی احکام مثلاً روزہ، نماز، نماز عیدین، حج وغیرہ بجائے اسلامی تاریخوں کے انگریزی تاریخوں سے ادا کرنا چاہئے۔ ان کے اعتراضات کو کیا کہا جائے؟ کیا اس قسم کے اعتراضات قابل تسلیم ہیں؟

(۷) مصری کلینڈر کی کیا تاریخ ہے؟ کیا یہ کلینڈر (مصری تاریخ) اسلامی مہینے کی تاریخ رویت کے حساب سے ہے؟ مصری تاریخوں سے ارکان اسلامی ادا کرنا کیسا ہے؟

(۸) عرب ممالک خاص طور سے سعودی حکومت میں مصری تاریخوں سے ارکان اسلامی ادا نہیں کرتے تو کیا وہاں پر چاند ہندوستان سے ہمیشہ ایک روز قبل ہی نظر آ جاتا ہے؟ کیا ایسا ہونا جغرافیائی اعتبار سے ممکن ہے؟ ان کے یہاں ہندوستان سے بشکل تمام گھنٹے بھر کا فرق ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد نظام الدین

ایم ایل سی، روپ کی مسجد، سلاوٹ وارعی، اودے پور (راجستھان)

الجواب:

(۱) اپنا مذہب ومسلک وہ ہے جو ہمراہ مطبوعہ فتویٰ روانہ ہے اور اختلافات ائمہ کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کیا جائے۔ حج میں نویں تاریخ کو بعد زوال عرفات میں وقوف فرض ہے، وقوف نہ پایا جائے گا تو

حج نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے اس پر کہ عبادات و معاملات میں قمری مہینوں کا اعتبار ہے بلکہ خود قرآن میں منصوص ہے:

''قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ'' (۱)

تم فرماؤ کہ ہلال لوگوں کے لئے اور حج کے لئے معرفت اوقات کا ذریعہ ہے۔

اور اس کا مدار رویت ہلال پر ہے۔ حدیث میں فرمایا:

''صوموا الرویته وافطروا الرویته'' (۲)

روزہ چاند دیکھ کر اور عید چاند دیکھ کر کرو۔

دوسری حدیث میں ہے:

''انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هٰكذا وهٰكذا وهٰكذا وعقد الابهام فى الثالثة والشهر هٰكذا وهٰكذا يعنى تمام ثلٰثين يعنى مرة تسعا وعشرين'' (۳) یعنی اہل عرب حساب نہیں جانتے، مہینوں کا اعتبار حساب سے نہیں کرتے، مہینہ یا ۲۹/ کا ہوگا یا ۳۰/ کا۔

اور باتفاق مذاہب رویت کا ثبوت شہادت شرعیہ یا استفاضہ سے ہوگا، اس قدر میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ہاں بعض صورتوں میں نصاب شہادت میں قدرے اختلاف ہے، والمذاهب مفصلة فى الميزان الكبرىٰ للشعرانى ورحمة الامه فى اختلاف الائمه وغيرها فليراجع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہرگز نہیں۔ حکومت کی اطاعت خالق کی معصیت میں نہ کی جائے گی۔

حدیث میں ہے: ''لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق'' (۴)

---

(۱) سورة البقرة: ۱۸۹

(۲) صحيح البخارى، ج ۱، ص ۲۵۶، باب قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا-الخ

(۳) الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لروية الهلال، ج ۱، ص ۳۴۷، مجلس بركات

(۴) ترمذى شريف، ج ۱، ص ۲۰۴، باب ما جاء لا طاعة المخلوق -الخ، مجلس بركات

لہٰذا ۲۸/کو روزہ توڑنا ہرگز حلال نہیں بلکہ توڑنے والوں پر قضا و کفارہ و توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) نہیں۔ وقوف عرفہ ۹/ذی الحجہ کو فرض ہے جس کے بغیر حج نہ ہوگا اور اس کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

''فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ''(۱)

تفسیر احمدی میں ہے:

''وسوقه یدل علیٰ فرضیة الوقوف بعرفة لان الاضافة لایکون الا بعد الوقوف الخ''(۲)

نیز حدیث میں ہے:

''الحج عرفة''(۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ان کے اعتراضات واہی ہیں جن سے ان پر توبہ لازم ہے۔ قمری تاریخوں کے اعتبار کا خدا نے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا، ان کے حکم کو چھوڑنا اور دوسروں کی پیروی کرنا حرام اور محرومی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) مصری کلینڈر کی تاریخیں معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) ایسا کچھ ضروری نہیں۔ کبھی ۲/دن کا فرق اور کبھی ایک دن کا فرق ممکن ہے اور مدار رویت ہلال پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
محب الرضا محمد بلال احمد رضوی
مدرس دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۹۸

(۲) التفسیر الاحمدی، سورۃ البقرۃ، ص ۷۵، مکتبہ رحیمیہ

(۳) ترمذی شریف، ج ۱، ص ۱۰۸، باب من ادرک الامام بمجمع - الخ، مجلس برکات

مسئلہ-۷

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان عمرہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین ان مسئلوں کے بارے میں کہ:

(۱) مکہ مکرمہ میں رہ کر دو عیدوں یعنی عید الفطر اور عید اضحیٰ کے درمیان مقام تنعیم سے عمرہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) اگر عمرہ ان ایام میں کیا گیا تو کیا دم لازم آئے گا؟

(۳) عید کی نماز چونکہ شہروں میں عید گاہ کے علاوہ ہر مسجد میں قائم کی جاتی ہے اور بارش کی وجہ سے اکثر لوگ جماعت سے محروم رہ جاتے ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ عید گاہ یا مسجد (چھوٹی ہو یا بڑی) میں عید کی جماعت ثانیہ قائم ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا!

المستفتی: محمد ابراہیم رضوی

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء، ۲۸۷/ جنجیکر اسٹریٹ، بمبئی-۲

الجواب:

(۱،۲) ہاں مقام تنعیم سے احرام عمرہ باندھنا تنزیل مکہ کو جائز بلکہ مستحب ہے کہ جو مکہ میں مقیم ہو، عمرہ کے لئے اس کا میقات حِل ہے اور عمرہ تمام سال میں جب بھی کیا جائے صحیح ہوگا البتہ یوم عرفہ و نحر و ایام تشریق میں مکروہ تحریمی ہے اور ان ایام میں احرام باندھے گا تو دم لازم ہوگا اور رمضان میں مستحب ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

”العمرۃ سنۃ وتصح فی جمیع السنۃ وتکرہ یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق وکیفیتھا ان یحرم لھا من بمکۃ من الحل بخلاف احرامہ للحج فانہ من الحرم واما الآفاقی الذی لم یدخل مکۃ الخ“ (۱)

---

(۱) مراقی الفلاح، فصل: العمرۃ سنۃ، ص ۷۴۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے:

''قوله (وتكره يوم عرفة) وجازت فی غير ماذكر وندبت فی رمضان'' (۱)

درمختار میں ہے:

''وجازت فی كل السنة و ندبت فی رمضان و كرهت تحريما يوم عرفة واربعة بعدها ای كره انشاءها بالاحرام حتى يلزمه دم'' (۲)

اسی میں ہے:

''والميقات لمن بمكة يعنی من بداخل الحرم للحج الحرم وللعمرة الحل ليتحقق نوع سفر والتنعيم افضل'' (۳)

مگران مندرجہ فی السوال دونوں صورتوں میں عمرہ وہ کرے گا جو اسی سال حج نہ کرے ورنہ ان دنوں میں مقیم مکہ کو عمرہ مکروہ ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

''يزاد على الايام الخمسة مافی الباب من كراهة فعلها فی اشهر الحج لأهل مكة وعن بمعناهم ای من المقيمين لان الغالب عليهم ان يحجوا فی سنتهم فيكونوا متمتعين وهم عن التمتع ممنوعون والا فلا منع للمكی عن العمرة المفردة فی اشهر الحج اذا لم يحج فی تلك السنة - الخ ملتقطا'' (۴) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بلا عذر شرعی جماعت ثانیہ قائم کرنا منع ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں پھر امام ماذون میسر ہو تو نماز صحیح ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

---

(۱) طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل: العمرة سنة، ص ۷۴۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، ج ۳، کتاب الحج، ص ۴۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، ج ۳، کتاب الحج، ص ۴۸۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) ردالمحتار، ج ۳، کتاب الحج، ص ۴۷۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۸

کیا محرم دوسرے محرم کے بال کاٹ سکتا ہے؟ مانع حیض دوا کی وجہ سے حیض نہ آئے تو وہ حائضہ نہیں! مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں!

بخدمت حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) احرام ختم ہونے پر ایک محرم دوسرے محرم کے بال کاٹ سکتا ہے؟

(۲) حج وغیرہ کے موقع پر عورتیں مانع حیض وغیرہ کی گولیاں استعمال کرتی ہیں۔ اگر ان دنوں حیض ہوتے تھے اور گولیاں استعمال کرنے کی وجہ سے حیض رکا ہوا ہے تو ان دنوں ان پر نماز فرض رہے گی یا ان پر خالص ہونے کے مسائل کا اطلاق ہوگا؟

(۳) (الف) عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حائضہ ہوگئی تو احرام ختم ہوگیا یا نہیں؟

(ب) اگر خود ہی احرام کھول دیا اور پاک ہونے کے بعد نیا احرام باندھا اور عمرہ ادا کیا تو کوئی جرمانہ ہوگا؟

(۴) مزدلفہ اور عرفات زمین حرم میں شامل ہیں یا نہیں؟

(۵) مدینہ شریف سے مکہ شریف کے درمیان دوسری میقات کون سی ہے؟

(۶) زید نے کاروبار شروع کرتے وقت ۱۰۰۰؍روپیہ لگایا اور اس میں ماہانہ اضافہ ہوتا ہے، سال کے آخر میں زکوٰۃ کتنے پیسوں پر لازم ہوگی؟

المستفتی: محمد اقبال موسیٰ

الجواب:

(۱) احرام سے نکلنے کا وقت عمرہ میں طواف وسعی اور حج میں رمی جمار سے فارغ ہوجانا ہے جبکہ مفرد ہو اور متمتع اور قارن کے لئے قربانی کے بعد احرام سے نکلنے کا وقت ہوگا اور بصورت خلاف دم لازم آئے گا اگرچہ حلق صحیح ہوگا۔

مناسک ملا علی قاری میں ہے:

”واذا حلق ای المحرم رأسه او رأس غیره ای ولو کان محرما عند جواز التحلل ای الخروج من الاحرام باداء افعال النسک لم یلزم شئ“ (۱)

اسی میں ہے: ”واول وقت صحة الحلق فی الحج طلوع فجر یوم النحر و وقت جوازه بلا جابر أی بلا کفارة بعد رمی جمرة العقبة و صحته فی العمرة بعد اکثر طوافها واول وقت حله بعد السعی لها“ (۲)

نیز مناسک کے حاشیہ اور ارشاد الساری میں ہے:

”محل وجوب الصدقة علی المحرم اذا حلق رأس محرم اذا کان فی غیر اوان الحلق کما نبه علیه العلامة طاهر سنبل اما اذا کان فی اوانه کالفراغ من اعمال الحج واعمال العمرة فلا شی فیه وقد رأیت مما یغلط فی ذلک ویفتی علی الحالق حینئذ بلزوم الصدقة وهو غفلة عن تقید المسأله فلیحذر والله الموفق -ملخصاً“ (۳)

اسی میں ہے: ”لو حلق المفرد او غیره ای من القارن والمتمتع قبل الرمی او القارن والمتمتع ای حلقا قبل الذبح او ذبحا قبل الرمی فعلیه دم“ (۴) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ان دنوں کی نماز اس پر فرض ہوگی اور وہ حائضہ نہ ہوگی کہ حائضہ وہ ہے جس کا حیض جاری ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی قاری، فصل فی الحلق والتقصیر، ص ۳۲۴، المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة

(۲) ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی قاری، فصل فی الحلق والتقصیر، ص ۳۲۵، المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة

(۳) حاشیہ ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی قاری، فصل فی الجنایة فی الذبح والحلق، ص ۵۰۷، المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة

(۴) حاشیہ ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی قاری، فصل فی الجنایة فی الذبح والحلق، ص ۵۰۷، المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة

(۳) نہیں اور اس پر لازم ہے کہ احرام میں رہے اور حیض ختم ہونے پر افعال عمرہ بجالائے۔
اگر مکہ یا میقات کے اندر ہے تو احرام کھولنے پر دم لازم آئے گا اور اگر میقات تک پہنچ کر پھر احرام باندھا تو دم لازم ہوگا۔ اسی مناسک میں ہے:

''من دخله ای الحرم تارکا وقته ای میقاته من الحل فیجب علیه ای علی الداخل من غیر احرام العود الیه ای الی الحل والاحرام منه فان لم یعد وجب علیه الدم ''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں ہے۔ (ردالمحتار)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) حجفہ جو رابغ کے قریب ہے۔ (مناسک و ردالمحتار)۔ واللہ تعالیٰ علم

(۶) منافع اصل رقم کے ساتھ ملائیں گے اور کل پر زکوٰۃ واجب ہوگی کما فی الدرالمختار وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۰؍شوال المکرم ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۹

جس نے فریضۂ حج ادا نہ کیا ہو اُسے حج بدل کے لئے بھیجنا کیسا؟ حج بدل کے لئے بھیجے گئے شخص کے حرم میں داخل ہونے سے اس پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجا گیا جس پر حج فرض نہیں تھا اور نہ اس نے پہلے کبھی حج کیا تھا تو اس صورت میں حج بدل ہوگا یا نہیں؟

(۲) مذکورہ بالا صورت میں اس شخص پر جو حج بدل کے لئے گیا تھا، کیا اس پر حدود حرم میں داخل ہونے یا خانۂ کعبہ پر نظر پڑنے سے بھی حج فرض ہو جائے گا یا نہیں؟

(۳) کیا طلاقنامہ لکھنے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟ ضروری ہے۔

---

(۱) ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری، فصل فی میقات اهل الحل، ص ۱۱۷، المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة

(۴) کچہری میں زبردستی جو طلاق دلائی جاتی ہے وہ واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

المستفتی: غلام نبی، کانکیر، ضلع بستر (ایم پی)

الجواب:

(۱،۲) حج ہو جائے گا مگر ایسے فقیر کو حج بدل کے لئے بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے جس نے فریضۂ حج ادا نہ کیا ہو۔ پھر حج بدل کرنے والا شخص اگر فقیر ہے تو تحقیق یہ ہے کہ اس پر ادائے حج بمجرد دخول میقات فرض نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے: ''فجاز حج الضرورة من لم یحج والمرأة ولو امة والعبد وغیره کالمراهق وغیرهم اولیٰ لعدم الخلاف'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''ولا یخفی ان التعلیل یفید ان الکراهة تنزیهیة لأن مراعاة الخلاف مستحبة فافهم'' (۲)

اسی میں ہے:

''قال فی نهج النجاة لابن حمزة النقیب بعد ما ذکر کلام البحر المار اقول: وظاهره یفید ان الصرورة الفقیر لا یجب علیه الحج بدخول مکة وظاهر کلام البدائع باطلاقه الکراهة ای فی قوله: یکره احجاج الصرورة لانه تارک فرض الحج یفید انه یصیر بدخول مکة قادراً علیٰ الحج عن نفسه وان کان وقته مشغولا بالحج عن الآمر وهی واقعة الفتویٰ فلیتأمل، وافتی سیدی عبد الغنی النابلسی بخلافه والف فیه رسالة لأنه فی هٰذا العام لا یمکنه الحج عن نفسه، وفی تکلیفه بالاقامة بمکة الیٰ قابل لیحج عن نفسه ویترک عیاله ببلده حرج عظیم وکذا فی تکلیفه بالعود وهو فقیر حرج عظیم ایضا'' (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) صریح لفظ محتاج نیت نہیں۔ زبان سے کہے یا لکھے، طلاق ہو جائے گی اور زبانی طلاق اگرچہ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۲۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۲۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۲۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

بہ جبر کہے، واقع ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰

اہل جدہ کو حج وعمرہ کے علاوہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟

قبلہ حضرت اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ!

(۱) ایک مسئلہ درپیش ہے کہ جدہ میں مقیم حضرات جب اپنے وطن سے چھٹیاں گزارنے کے بعد واپس آتے ہیں تو کیا انہیں مکہ شریف جا کر عمرہ کر لینا واجب ہوگا؟ اگر وہ حضرات کام کی مشغولیت کی بنا پر فوراً مکہ شریف نہ جا سکیں تو کیا دم واجب ہوگا؟ اور یہ کہ دوبارہ جب بھی جائیں تو کیا احرام بھی باندھنا ہوگا؟ اور بغیر احرام کے گئے تو کیا دم واجب ہوگا؟

(۲) ہم جدہ میں مقیم حضرات اگر عمرہ لینا چاہیں تو احرام جدہ سے باندھا جائے تو کیا حکم ہے؟ کسی نے کہا کہ نہیں، ہر بار احرام باندھنے کے لئے میقات سے باہر جانا ہوگا۔ جبکہ ہم لوگ جدہ میں رہتے ہیں۔ جواب تفصیل سے دیں، نوازش ہوگی!

المستفتی: سید شوکت حسین، جدہ سعودی عرب

الجواب:

جدہ میں رہنے والوں پر یہ لازم نہیں کہ جب وہ سفر سے واپس آئیں تو جدہ میں احرام باندھ کر داخل ہوں بلکہ انہیں مکہ میں بھی بغیر احرام داخل ہونا حلال ہے جبکہ عمرہ یا حج کا مقصد نہ ہو۔ اسی طرح آفاقی اگر مکہ کا قصد نہ کرے بلکہ جدہ کا قصد کرے تو اسے میقات سے احرام باندھنا لازم نہیں اور مکہ میں بے احرام آنا حلال ہے۔ البتہ اگر عمرہ یا حج کا قصد ہو تو احرام باندھنا ضرور ہے، ان پر احرام اس صورت میں لازم کہ مکہ میں بے احرام داخل ہونا جائز نہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

درمختار میں ہے: ’’حرم تاخیر الاحرام عنها لآفاقی قصد دخول مكة يعنى الحرم ولو لحاجة غير الحج اما لو قصد موضعا من الحل كخليص وجدة حلله مجاوزته بلا احرام فاذا حل به التحق باهله فله دخول مكة بلا احرام وهو الحيلة لمريد ذلک الا لمامور بالحج للمخالفة-اه‘‘ (۱)

نیز اسی میں ہے: ’’وحل لأهل داخلها يعنى لكل من وجد فى داخل المواقيت دخول مكة غير محرم ما لم يرد نسكا للحرج كما لو جاوزها حطابو مكة فهٰذا ميقاته الحل الذى بين المواقيت والحرم‘‘ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں، جدہ والوں کا میقات حرم تک تمام حل ہے جیسا کہ درمختار سے ابھی گزرا۔

نیز ردالمحتار میں ہے: ’’قوله ما لم يرد نسكا اما ان اراده وجب عليه الاحرام قبل دخوله ارض الحرم فميقاته كل الحل الى الحرم: فتح‘‘ (۳)

لہٰذا جدہ والے وہیں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

□□□

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحج، ج۳، ص ۴۸۲، ۴۸۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب الحج، ج۳، ص ۴۸۳، ۴۸۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب الحج، ج۳، ص ۴۸۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ

اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی (۱)

کتاب النکاح

(۱) الروم:۲۱ / کنز الایمان

الابواب المتعلقة من النكاح

- ☆ باب المحرمات
- ☆ باب المهر
- ☆ باب الكفاية والوكالة والولاية
- ☆ باب الجهاز
- ☆ الابواب المختلفة من النكاح

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ-الآية

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں-الخ۔(۱)

باب المحرمات

(۱) النساء:۲۳/ کنزالایمان

باب المحرمات

مسئلہ-۱

ایک بہن کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری سے نکاح حرام!

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدمت عالی میں التماس ہے کہ مسائل مندرجہ ذیل پیش خدمت ہیں۔تحریر فرما کر شکریہ کا موقع عطافرمایا جائے!

(۱) یہ کہ مسماۃ بلقیس کا اول عقد ہمراہ مسمی مشتاق ہوا تھا کہ شوہر مذکور نے طلاق دے دی۔

(۲) یہ کہ مسماۃ مذکور کا عقد ثانی ہمراہ مسمی عبداللطیف ہوا کہ شوہر مذکور کا انتقال ہوگیا۔

(۳) یہ کہ مسماۃ بلقیس مذکور کی حقیقی بہن مسماۃ زبیدہ کا عقد مسمی محمد سعید سے ہوا جو ہنوز حیات ہے کہ مسماۃ بلقیس مذکور کا عقد بھی اس کے حقیقی بہنوئی مسمی محمد سعید مذکور کے ہمراہ کردیا گیا۔جبکہ اس کی ہمیشرہ مسماۃ زبیدہ حیات ہے اور محمد سعید مذکور کے عقد میں ہے۔

(۴) یہ کہ ہر چہار نکاح جات ایک ہی قاضی نے پڑھائے تھے اور قاضی صاحب زن وشوہر کے ہم قوم اور رشتہ دار بھی ہیں اور ان کو پورا علم و یادداشت ہر چہار نکاح جات کی ہے اس کے باوجود بھی ازراہ بدنیتی بحلف بیان کرتے ہیں کہ مجھکو سابقہ نکاح کا علم نہیں ہے دیگر یہ کہ قاضی موصوف پیش امام جامع مسجد بھی ہیں جمعہ و ہر نماز کی امامت کرتے ہیں۔

(۵) یہ کہ پیش امام مذکور کی داڑھی بھی فرنچ کٹ اور ایک مشت سے کم ہے اور ترشواتے ہیں۔

لہٰذا ایسی صورت میں پیش امام مذکور کی امامت درست ہے یا نہیں؟ جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمایا جاوے۔ فقط!

مرسلہ حاجی محبوب بخش
انصاری ٹینٹ ہاؤس، محلہ گڈھیا، شکوہ آباد، ضلع فیض آباد

الجواب:

مسماۃ بلقیس کا عقد اس کے حقیقی بہنوئی سے بہ حال قیام نکاح ہمشیرہ زبیدہ ناجائز وحرام ہوا اور واقف حال نکاح خواں اور شرکا سب اشد گناہ گار ہوئے۔ سب پر توبہ لازم اور وہ نکاح خواں جب تک اپنے اس جرم سے توبہ صحیحہ نہ کرلے اور داڑھی حد شرع تک نہ کرلے اسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ۔

''لو قدموا فاسقا یأثمون بناء علیٰ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم'' (۱)

''وکل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹ رمحرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۲

مرتد سے کسی کا نکاح نہیں ہوسکتا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں:

کہ ایک شخص جو کہ خود کو اہل سنت وجماعت کہتا ہے اس کی رشتہ داریاں دیوبندی لوگوں میں ہیں اور ان ہی لوگوں میں اس کی بھتیجی کی شادی ہوئی ہے اس کے شوہر کے پاس ایک کتاب جو کہ ''شریعت اور جہالت'' نام سے ہے جس کا مصنف پالن حقانی ہے اور اس شخص کے یہاں دیوبندی وتبلیغی جماعت

---

(۱) غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، ص ۵۱۳، مطبع سھیل اکیڈمی

(۲) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۷-۱۴۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

والے آکر ٹھہرتے ہیں لہٰذا شریعت مطہرہ کی رُو سے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور اس لڑکی کا نکاح ہوا یا نہیں؟ مندرجہ بالا مضمون کے گواہ کچھ لوگ ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:

اور کیا ایسا شخص کسی مسجد یا مدرسۂ دینی کا رکن بن سکتا ہے؟ اور وہ شخص یہ کہتا ہے کہ وہ کتاب ہم خود بھی پڑھتے ہیں اور بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں۔

علی احمد، فدا حسین قادری رضوی، محمد حنیف بیگ بقلم خود
شفیع اللہ تاجر، بدیع الدین، حاجی مخدوم بخش

الجواب:

وہ شخص ظاہر وہابی دیوبندی ہے اور دیوبندی مرتد ہیں اور مرتد و مرتدہ کا نکاح عالم میں کسی سے اصلا درست نہیں۔

درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً'' (۱)

لہٰذا اس لڑکی کا نکاح اصلاً درست نہ ہوا نہ سنیہ ہونے کی صورت میں نہ دیوبندیہ ہونے کی تقدیر پر اور اس شخص کے امثال سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱/ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳

شوہر کے بھانجے سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں:

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کہ زید کا انتقال ہو گیا ہے زید کی بیوی ہندہ نے بعد گذرنے عدت، زید کے سگے بھانجے سے شادی کرلی ہے۔ سگے بھانجے سے شادی کرنا شرعی طور پر جائز ہے یا ناجائز؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

فقط!

سائل: نثار احمد خاں ولد شوکت علی خاں
ساکن موضع ساؤ دنگلہ، تحصیل نواب گنج، ضلع بریلی
۲۱/ستمبر ۱۹۸۱ء

الجواب:

جائز ہے جبکہ ان دونوں میں رشتۂ محرمیت کسی طرح نہ ہو۔

قال تعالیٰ:

وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ ......الآیة(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۱/ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۴

جو نکاح نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اور تیسرے دن اس کا انتقال ہو گیا۔ زید کی عورت کے دودھ کا اُتار ہوا، جس سے اس کو سختی بڑھی اس سخت تکلیف کو رفع کرنے کے لئے زید نے ایک عزیز کے شیر خوار لڑکے کو دودھ پلوادیا اب اس کے بعد زید کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور بعد میں لڑکیاں پیدا ہوئیں لہٰذا زید کی لڑکی سے اپنے عزیز کے اسی لڑکے کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں جس نے دودھ پیا تھا؟ بینوا توجروا

المستفتی: منور علی، موضع حیات پورہ، ضلع شاہجہانپور

(۱) سورۃ النساء-۲۴

الجواب:

نہیں کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں۔ حدیث میں ہے:

"یحرم من الرضاعة مایحرم من النسب" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲/محرم الحرام، ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵

گناہ کبیرہ سے نکاح زائل نہیں ہوتا، منکوحۂ غیر کا نکاح نہیں ہوسکتا!

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے احناف راس المحققین کنز اللہ تعالیٰ نصرھم فی الدنیا والآخرۃ ان مسائل ذیل میں:

کہ ازیں قبل ۲۲/برس کا واقعہ ہے کہ ایک مسلمان مرد نے ایک مسلمان عورت سے نکاح بروئے شریعت مطہرہ کیا۔ بعدہ عقد نکاح میں یہ مسماۃ عرصہ پندرہ برس اس مسلمان خاوند کی زوجیت میں رہی ہے۔ اور اس مسلمان کی نسل سے اس مسلمان عورت کو تین بچے پیدا ہوئے ہیں۔

(۱) اس کے بعد آج عرصہ سات برس کا واقعہ ہے وہ مسلمان عورت سے لڑ کر اپنے ملک سے بھگ کر اپنی منکوحہ کو ہمراہ بچوں کے چھوڑ کر موضع چمبہ میں جا کر ایک ہندو چماری سے ناجائز تعلقات بطور زنا کاری کے پیدا کر کے اسی چماری کے گھر پر بیٹھ جاتا ہے۔ اب تک اس ہندو چماری کو اس نام نہاد مسلمان کی نسل سے چار بچے پیدا ہوئے ہیں۔ موضع چمبہ میں ہندو چماری کے پاس بطور خاوند بیٹھا ہے۔

(۲) برابر وہ نام نہاد مسلمان اس چماری ہی کے گھر پر آج عرصہ سات برس سے رہتا ہے۔

(۳) وہ نام کا مسلمان شراب پینے کا عادی ہے اور شراب نوشی کو اپنے لئے فخر سمجھتا ہے اور جھٹکہ مردار بھی کھالیتا ہے اور عام ہندوؤں کے ہوٹلوں میں بھی فخر سے جھٹکہ مردار کھالیتا ہے۔ شہر والوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے مگر باہر جا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہراً کہلاتا بھی ہے اور کہتا بھی ہے۔

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الشهادات باب الشهادة على الانساب والرضاع، ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

(۴) جو چماری عورت ہندو مذہب کی کی ہوئی ہے وہ عورت ابھی تک ہندو مذہب پر ہی ہے صرف وہاں پر مردار کھالیتا ہے اور زنا کاری کرلیتا ہے۔

(۵) اب یہاں کے مولوی، یوں فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ جوکہ اول مسلمان عورت ہے جس کو مع تین بچوں کے چھوڑ کر چماری ہندو عورت کے پاس چلا گیا ہے اس مسلمان عورت کو اب کہ سات برس کے بعد طلاق حاصل کرلینا چاہئے۔ اب علمائے احناف سے ملتجی ہوں کہ اب آیا یہ عورت جوکہ آج سات برس سے مذہب مسلمانی پر ایک قسم کی بیوی بیوہ ہوئی ہے یہ اپنا نکاح ثانی کسی مسلمان سے اس نام نہاد چمار مسلمان کے طلاق کے بغیر کرسکتی ہے یا طلاق اس مرتد سے حاصل کرنی ہوگی؟ مہربانی کرکے بسیط مطالعہ کے بعد بحوالہ قرآن وحدیث فتویٰ شریف صادر فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ عین اسلام پروری ہوگی۔

گزارش کی جاتی ہے کہ واقعہ بالکل ٹھیک ہے براہ کرم فوراً فتویٰ اس طرز عمل پر دے کر اسلام پروری فرماویں۔ عین ممنون ہوں گا

تابعدار غلام درگاہ اعلیٰ حضرت الحاج مختار احمد رضوی عفی عنہ

گواہ شدہ ماسٹر اصغر بیگ چمبہ شہر انگوٹھ چپ

گواہ شد مولوی فضل دین

مسماۃ سردار بیبی دختر نگارولی موضع، میارعی کھرپورگا، پرگنہ

الجواب:

صورت مسئولہ میں ایسا شخص سخت گنہگار ظالم جفاکار مستحق غضب جبار مستوجب عذاب نار ہے مگر اسے کافر نہیں کہہ سکتے جبتک کہ اس کے قول سے ان افعال قبیحہ محرمہ قطعیہ کو جائز جاننا یا ان کو باعث فخر کہنا ثابت نہ ہو۔ اگر فی الواقع یہ ثبوت شرعی سے معلوم ومتیقن ہے کہ اس نے اپنے ان افعال کو جائز یا باعث فخر جانا مانا کہا تو بلاشبہ مرتد ہے۔ اور اس کا نکاح اس کی بیوی سے فوراً فسخ ہوگیا۔ اب طلاق کی حاجت نہیں۔ درمختار وغیرہ میں ہے:

''ارتداد احدھما فسخ عاجل'' (۱)

---

(۱) الدر مختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج۴، ص ۳۶۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

اور اگر یہ ثابت نہیں تو وہ مسلمان ہے۔ اگرچہ مرتکب جرائم شدیدہ عظیمہ کبیرہ کا ہے۔ اور بیوی اس کی ہنوز اس کی بیوی ہے بغیر طلاق ہرگز اس کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآية}(۱)

کرے گی تو باطل ہوگا اور قربت زنا اور اس سے جو اولاد ہوگی وہ شوہر اول کے انکار سے مجہول النسب ٹھہرے گی جبکہ شوہر کو اس کے منکوحۂ غیر ہونے کا علم ہو۔

اور اسے مرتد و کافر کہنا حرام حرام حرام ہے کہ اگر اسے کافر جان کر یہ کہا تو خود کفر ہے جس سے توبہ وتجدید ایمان ضروری۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''ایما امرئٍ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت علیہ''(۲)

یعنی جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دو میں سے ایک ضرور کافر ہوگا اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اسے کہا تو وہ، ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱/ جمادی الآخرہ، ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۶

سگے چچا کی بچی کے ساتھ سگے بھتیجے کے بچے کا عقد ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

سگے چچا کی بچی کے ساتھ سگے بھتیجے کے بچے کا عقد ہوسکتا ہے یا نہیں؟ براہ کرم قرآن وحدیث کے فرمان کے مطابق جواب سے جلد نوازیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: لکوحجام، ددوا بازار، گونڈہ

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۲) الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۵۷، مجلس برکات

الجواب:

ہوسکتا ہے۔قال تعالیٰ:

{وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ-الآیۃ}(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۱ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷

اخیافی یا علاتی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی بکر کے لڑکی پیدا ہوئی پھر بکر کا انتقال ہوگیا کچھ دنوں بعد ہندہ نے دوسرا نکاح کرلیا دوسرے شوہر سے بھی ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اب ہندہ نے پہلے شوہر سے جو لڑکی تھی اس کا نکاح کردیا اب ہندہ کی دوسری لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہے کیا اس لڑکے سے اس کا نکاح بھی کیا جا سکتا ہے؟ دونوں لڑکیوں کے باپ دو ہیں اور ماں ایک کرم فرما کر وضاحت فرمائیں!

المستفتی: باب اللہ عبد الماجور شری ہری ادم پادرلانڈی

کنیری آگرہ روڈ بھیونڈی کملا ہوٹل کے سامنے ضلع تھانہ، مہاراشٹر

الجواب:

ہندہ کی دوسری لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے جائز نہیں کہ اس کے عقد میں اسکی بہن ہے اور ایک آدمی کے عقد میں دو حقیقی یا علاتی یا اخیافی بہنیں جمع ہونا شرعاً حرام ہے۔قال تعالیٰ:

{وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ-الآیۃ}(۲)

---

(۱) سورۃ النساء:۲۴

(۲) سورۃ النساء:۲۳

اور رضاعی بہنوں کا بھی یہی حکم ہے۔

حدیث میں ہے:

''ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۳ر شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۸

مرتدین سے خلط ملط رکھنے والے سے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل پر:

(۱) زید ظاہر میں اہل سنت وجماعت کا عقیدت مند شخص ہے اور حافظ قرآن بھی ہے۔

(۲) زید کی شادی دیوبندی کنیزہ سے ہوئی اور زید نسبتی بھائی کے ساتھ اوقات زندگی وضروریات زندگی گزارتا ہے۔

(۳) زید خود کو اہل سنت وجماعت تصور کرتا ہے اور مودودی بھائی سے ملا بھی رہتا ہے۔

(۴) زید کی ہمشیرہ کی بھی شادی مودودی عقیدت مند لڑکے سے ہے۔

(۵) زید کے پدر اور عم نے اپنی ہمشیرہ کی شادی دیوبندی گھرانہ میں کی ہے۔

(۶) زید حضرت علامہ شاہ اختر رضا خاں صاحب ازہری سے مرید بھی ہے۔

ایسی صورت میں ہمارے علمائے اہل سنت کا زید پر کیا حکم صادر ہوتا ہے؟

المستفتی: عبد الحکیم، کیراف ہاسپیٹل، سپلائی کمپنی، کلکتہ-۷۳

الجواب:

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد بے دین ہیں اور مرتد مرتدہ کا نکاح عالم میں کسی سے درست نہیں۔

---

(۱) جامع الترمذی، باب الرضاع، ج ۱، ص ۱۳۶، مجلس برکات

درمختار میں ہے:

''لایصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً'' (۱)

لہٰذا زید اگر فی الواقع سنی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی دیوبندیہ بیوی سے فوراً علیحدہ ہو جائے ورنہ اشد گناہ گار بدکار، مستوجب نار رہے گا پھر سنی وہ ہے جو تمام ضروریات دین کا معتقد ہو اور تمام فرق باطلہ کو جنکی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی جیسے دیوبندی رافضی قادیانی بلکہ زمانہ حال کے نرے وہابی کو بھی کافر مرتد بے دین جانے اور جو اُن کے کفر پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہیں جانتے انہیں بھی کافر جانے اور تمام معمولات اہل سنت جیسے نیاز و فاتحہ و میلاد و قیام و عرس شرعی بزرگان دین کا قائل ہو زید اگر ایسا ہے تو فی الواقع سنی ہے اور اس پر دیوبندی، مودودی، ہر بدمذہب سے احتراز لازم ہے اور اگر ایسا نہیں تو سنی نہیں اور ہمارے سلسلہ سے خارج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲/ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۹

منکوحۂ غیر کا نکاح حرام قطعی! حرام قطعی کو حلال جاننا کفر!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) ڈھولا خاں کے لڑکے گبرو جی قوم لوہار ساکن کڑایاں نے اپنی لڑکی مسماۃ ''ماڈوڑی'' (جو کہ محمد جی لوہار کے (ساکن لامبیاں) لڑکے عثمان کی منکوحہ ہے) کا موکالا والے فرید جی کے لڑکے تاج محمد کے ساتھ نکاح پڑھا دیا جبکہ لامبیاں والے عثمان نے آج تک اپنی منکوحہ کو طلاق ہی نہ دی نیز ''موکالا'' والوں کو خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ عثمان کی منکوحہ ہے اس کام میں جو لوگ معلوم ہونے کے باوجود شریک

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

رہے (لڑکی بھیجنے اور لے جانے میں) انمیں مخصوص لوگوں کے نام درج ذیل ہیں۔

لڑکی کو بغیر شوہر سے طلاق لئے دوسرے کے ساتھ بھیجنے والے:

۱۔	گبرومان ولد دھولا خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۲۔	ہاشم خاں ولد اللہ رکھ خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۳۔	خواجہ خاں ولد دھولا خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۴۔	غنی خاں ولد عبداللہ خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۵۔	سمنا خاں ولد چاند خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۶۔	عبدالسبحان خاں ولد گھیسو خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۷۔	نظام خاں ولد چاند خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۸۔	محی الدین خاں ولد گلاب خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۹۔	اللہ بخش خاں ولد چاند خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۱۰۔	بھورا خاں ولد غفور خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۱۱۔	لال خاں ولد محمد خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۱۲۔	قمرالدین خاں ولد اسماعیل خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں
۱۳۔	عبدالحکیم خاں ولد محمد عثمان خاں	قوم مسلمان	لوہار	ساکن گڑایاں

وغیرہ وغیرہ

پوری طرح معلوم ہونے کے باوجود کہ لڑکی شادی شدہ اور شوہر والی ہے اور شوہر نے طلاق نہیں دی ہے پھر بھی بہو بنا کر لے جانے والے لوگوں کے نام یہ ہیں:

۱۔	تاج محمد ولد فرید خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۲۔	قاسم خاں ولد غفور خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۳۔	شکور خاں ولد الفو خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۴۔	شکور خاں ولد سمنا خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا

۵۔	بابو خاں ولد غنی خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۶۔	ظفر الدین ولد اللہ رکھ خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۷۔	شکور خاں ولد پیرو خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۸۔	بیلی خاں ولد ہالو خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۹۔	محمد رزاق ولد جمال خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا
۱۰۔	موسیٰ خاں ولد ہالو خاں	قوم مسلمان	لوہاڑ	ساکن موکالا

وغیرہ وغیرہ

حافظ عبد الرشید ایک نابینا شخص (ہے جو میٹر تا روڈ میں عرصہ دراز سے مقیم ہے اصل رہنے والا تو یوپی کا ہے مگر چونکہ بہت عرصہ سے میٹر تا روڈ جنکشن میں رہتا ہے اس لئے ''میٹر تا روڈ والے اندھے حافظ جی'' کے نام سے مشہور ہے) نے ''گڑ ایاں'' جا کر یہ نام نہاد نکاح پڑھایا ہے مذکورہ لڑکی کا اصلی شوہر (محمد جی لامبیاں والے کا لڑکا ''عثمان'') پہلے بھی اور آج بھی یہی کہتا ہے کہ میری شادی پر جو خرچہ ہوا اور میں نے دو مرتبہ زیورات چڑھائے وہ مجھے دے دیں تو میں طلاق دے دوں چونکہ لڑکی کی رخصتی سے پہلے ہی عثمان کو یہ تصدیق ہو چکی تھی کہ میرے سسرال والے شراب کے عادی ہیں صرف یہی وجہ تھی کہ عثمان اپنی بیوی کو لانا نہیں چاہتا تھا مگر یہ بات عثمان کی طرف سے ظاہر ہی نہ ہوئی جبکہ لڑکی بالغ ہوئی عثمان کے باپ محمد جی نے اپنے بیٹے کی بہو کی رخصتی کے لئے گڑ ایاں والوں سے بات کی انہوں نے جلدی رخصتی کا وعدہ کیا چونکہ شادی بچپن میں ہوئی تھی اس لئے بری میں چڑھائے ہوئے زیورات پرانے ہو چکے تھے لہٰذا محمد جی کو جب یہ کہا گیا کہ ہم آپ کے لڑکے کی بیوی کو عنقریب بھیجنے والے ہیں تو اس نے از سر نو زیورات بنوا کر لڑکی کے گھر بھجوا دیئے اور جب پھر رخصتی کے بارے میں پوچھا تو ٹال دیا گیا اور پھر بعد کو موکالا والوں کو بلا کر اپنی قومی پنچایت مذکورہ بالا کے سرکردہ لوگوں کے سامنے بغیر طلاق کے ہی موکالا والے فرید جی کے لڑکے تاج محمد کے ساتھ نکاح نابینا حافظ جی کے ذریعے پڑھوا کر لڑکی کو موکالا بھجوا دیا۔

جب لوگوں نے موکالا والوں کو کہا کہ تم نے خلاف شریعت کام کیا ہے باوجود کہ تم سب کو تمام حالات کا علم تھا اب بھی اگر کوئی صورت جواز کی ہو تو کوشش کرو اس پر موکالا والے قاسم خاں ولد غفور خاں

قاضی شہر میڑتا کٹی کے پاس گئے اور مسئلہ پوچھا تو قاضی صاحب نے تمام حالات سن کر یہ بیان کیا کہ ''وہ عورت جو کسی کی منکوحہ ہو اس کے شوہر اصلی سے طلاق بھی نہ ملی ہو نیز یہ بات خود لڑکی والوں اور اس کو لے جانے والوں کو معلوم بھی ہو تو اس حالت میں اس عورت کو دوسرے مرد اجنبی کے ساتھ نکاح پڑھا دینے سے ہرگز ہرگز یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہ ہوگا بلکہ یہ سفاح اصلی ہوگا اور جتنے لوگ اس نام نہاد نکاح در اصل سفاح میں واقعہ و حالات اصلی معلوم ہوتے ہوئے شریک ہوئے وہ سب کے سب خارج از اسلام ہیں۔ ان کی بیبیاں ان پر حرام جب تک وہ سب لوگ توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح نہ کریں اور اس لڑکی کو اس کے شوہر اصلی کے پاس نہ بھیجدیں تب تک ایسے لوگوں سے میل جول نیز اسلامی تعلق جائز نہیں''۔ اس کے باوجود لڑکی لے جانے والوں اور لڑکی بھیجنے والوں نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ اس کوشش میں ہیں کہ یہ مسئلہ اسی موجودہ حالت میں ہی ہماری مرضی کے مطابق حل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ہم یہ سب کیوں کریں جبکہ اس سے پہلے بھی اسی قوم لوہاران میں اسی قسم کے واقعات ہو چکے ہیں یعنی لوگ بغیر طلاق کی عورت لے بھی آتے ہیں اور بغیر طلاق کے بھجوا بھی دیتے ہیں جب ان کا کچھ نہ ہوا تو ہمارا کیا کوئی کچھ بگاڑ سکے گا؟

مذکورہ گاؤں ''گڑایاں'' میں دینی تعلیم کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اب جبکہ باسنی ضلع ناگور میں ''سنی تبلیغی جماعت'' قائم ہوئی اس جماعت میں کافی صاحب ثروت و مخیر حضرات کی شرکت و اعانت کی وجہ سے علاقہ میں بہت سے مقامات پر جماعت نے بہت مدرسے اور کئی مقامات پر جماعت نے مدرس بھیجے ان حالات سے متأثر ہو کر ہم نے بھی گڑایاں گاؤں کے لئے مدرسے کا قیام اور مدرس کے تقرر کے واسطے باسنی کی سنی تبلیغی جماعت سے رابطہ قائم کیا چونکہ اس گاؤں میں قوم لوہاران میں دو گروپ ہیں ایک تو وہ جو سوال نمبر ایک میں بیان کئے گئے نمبر ایک سے تیرہ تک ان میں اکثر وہ ہیں جو شراب پیتے ہیں سود کو جائز سمجھتے ہیں عورتوں کو بغیر طلاق حاصل کئے غیر مرد کے ساتھ بھیجنے کو اچھا سمجھتے ہیں وغیرہ مذموم عادتوں کے مالک ہیں اور گاؤں میں بظاہر ان کی تعداد زیادہ ہے اور دوسرا گروپ وہ ہے جو سود کو حرام سمجھتا ہے شراب کو حرام جانتا ہے اور نہ ہی عورتوں کے ساتھ مذکورہ بالا معاملات کو جائز سمجھ کر دوسروں کے ساتھ بھجوانے کی مذموم حرکتیں کرتا ہے۔ جب گاؤں میں سنی تبلیغی جماعت باسنی کی طرف سے ایک مدرس بھیجا گیا تو یہ طے ہوا کہ کچھ پیسے گاؤں والے اور کچھ پیسے سنی تبلیغی جماعت اپنے پاس سے مدرس کی تنخواہ میں خرچ کریں جو

گاؤں والوں کا تقریباً ۶۷/ فیصد اور جماعت والوں کا تقریباً ۳۳/ فیصد صرف ہوگا۔ بہرکیف جب مدرس گاؤں میں آ گیا گاؤں کے وہ لوگ جو مذکورہ بالا مذموم صفات سے موصوف ہیں جن کا ذکر سوال نمبر ایک میں بھی کیا جا چکا ہے انہوں نے یہ کہا کہ مولوی صاحب ان گھروں میں دعوت قبول نہیں کر سکتے جو ہمارے مخالف ہیں اور نہ ہی اس گروپ سے پیسہ وغیرہ لے سکتے ہیں اگر مولوی صاحب ان گھروں سے تعلق رکھیں گے تو ہم یہاں انہیں نہیں رہنے دیں گے اور نہ ہی مدرسہ چلنے دیں گے جب اس صورت حال کا علم جماعت کو ہوا تو باسنی سے سنی تبلیغی جماعت کے ذمہ دار علما حضرات گاؤں گڑایاں میں تشریف لائے اور دونوں گروپ کی گفتگو سنی وہ لوگ جو شراب وسود وغیرہ کو جائز سمجھتے ہیں انہوں نے اپنی طرف سے ایک جھوٹا شکایتی پرچہ ماسٹر عظیم الدین کے خلاف تیار کر کے جماعت کے علما حضرات کے سامنے پیش کیا جب ماسٹر عظیم الدین سے اس سلسلے میں بات ہوئی تو ماسٹر عظیم الدین نے یہ بیان کیا کہ یہ سب باتیں جھوٹ اور بہتان کے سوا کچھ نہیں بلکہ اگر دین کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں مجھ سے جو کہا جائے یا حکم دیا جائے میں تیار ہوں پھر بھی جماعت کے کہنے پر بغیر کسی قصور بلا وجہ ہی ماسٹر نے گاؤں والوں سے معافی مانگ لی بہرحال جماعت کے لوگ واپس باسنی تشریف لے گئے مگر گاؤں والوں کا مطالبہ مدرس سے یہی رہا کہ جو لوگ سود کو بُرا جانتے ہیں شراب کو حرام کہتے ہیں عورتوں کو بغیر طلاق دوسروں کے ساتھ بھیجنے کی مخالفت کرتے ہیں آپ (مدرس) ان کی دعوت قبول نہیں کر سکتے اور نہ ہی تنخواہ وغیرہ لے سکتے ہیں اگر ایسا ہوا تو ہم آپ کو گاؤں میں نہیں رہنے دیں گے اس لئے کہ پیسہ اور مردم شماری میں ہم طاقتور ہیں جب یہ صورت حال برقرار رہی تو مذکورہ مدرس اور مذکورہ ماسٹر میڑتا سیٹی کے قاضی شہر ''محمد قاسم عثمانی قادری'' کے پاس آئے اور تمام احوال کو مفصل بیان کیا قاضی صاحب نے مدرس صاحب سے فرمایا کہ ''آپ تعداد کی قلت وکثرت کا مطلق خیال نہ کریں بلکہ جو لوگ شریعت اسلامی کی حدود کو توڑیں، منہیات شرعی کا ارتکاب کریں چاہے وہ کثرت تعداد میں ہوں اُن سے ہرگز ہرگز قربت نہ رکھیں بلکہ جو لوگ ایسی ناجائز باتوں سے دور ہیں یعنی جو شراب سے، سود سے اور محرمات شرعیہ کے ارتکاب سے بچے ہوئے ہیں چاہے وہ تعداد میں بہت ہی کم کیوں نہ ہوں آپ انہیں سے تعلق رکھیں۔ مذکورہ مولوی صاحب قاضی صاحب کے پاس سے اٹھ کر باسنی پہنچے دوسرے روز واپس گڑایاں گاؤں پہنچے اور سنی تبلیغی جماعت کی طرف سے

ایک تحریر جو ہندی میں لکھی تھی ساتھ لائے اس میں لکھا گیا تھا کہ مولوی صاحب گاؤں کے زیادہ لوگ کہیں اس پر عمل کریں اور ان لوگوں سے تعلق نہ رکھیں جو قلیل تعداد میں ہوں یہ نئی صورت حال تھی ماسٹر عظیم الدین قاضی صاحب کے پاس دوبارہ گئے واقعہ کو بیان کیا جوابا قاضی صاحب نے امیر جماعت مولانا ظہور احمد صاحب و مبلغ ابوبکر صاحب و چند معروف علمائے جماعت و ذمہ داران کے نام اپنے لیٹر پیڈ پر مع اپنی مہر کے خط لکھ کر عظیم الدین کے ہمراہ باسنی یہ کہہ کر روانہ کیا کہ امیر جماعت کو یہ تحریر پڑھا کر جواب لائیں۔ قاضی صاحب نے اپنی تحریر میں امیر جماعت وممبران کو واضح اور صاف لفظوں میں لکھا تھا کہ آپ نے جن لوگوں کے گھروں سے مولوی صاحب کو جانے سے روکا ہے وہ غلط نہیں ہیں بلکہ جن لوگوں کے پاس رہنے اور کھانا کھانے و تنخواہ لینے کی اجازت دی ہے انمیں کثرت تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو بغیر طلاق کے لڑکی کو دوسرے کے ساتھ بھیجنے اور دوسرے کی منکوحہ بغیر طلاق لئے اپنے نکاح میں کر لینے میں عار نہیں سمجھتے اور اعلانیہ شراب پیتے ہیں اور سود کو جائز کہہ کر استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ حضرات صرف اور صرف تبلیغ دین وخلوص جذبہ کے تحت اس تحریر کو پڑھ کر اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرماتے ہوئے اپنے فرستادہ مدرس صاحب کو لکھیں کہ وہ بحیثیت عالم و مدرس اپنے دینی وقار کو قائم رکھیں اور جو لوگ فعل حرام کے مرتکب ہیں ان سے پرہیز کریں اور جو لوگ حرام کا ارتکاب نہیں کرتے ان سے پرہیز نہ کریں۔ قاضی صاحب نے اپنی تحریر میں یہ بھی لکھا تھا کہ عنقریب خلاف اسلام اعمال کرنے والوں کے خلاف ''فتویٰ کفر'' شائع ہوگا اس لئے آپ حضرات صرف اور صرف خدمت دین کے پُرخلوص جذبے کے تحت اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمالیں۔

جب یہ تحریر لے کر ماسٹر عظیم الدین باسنی گئے امیر جماعت کو یہ تحریر سپرد کی ممبران اس پر غور کر رہے تھے تو ممبران نے اپنے بڑے محسن جو فاسق معلن (داڑھے منڈے ہیں) کو بلایا موصوف تشریف لائے امیر صاحب نے قاضی صاحب کی تحریر موصوف کو پڑھنے کے لئے دی انہوں نے تحریر پڑھ کر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ماسٹر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ''خود قاضی صاحب بھی ایسے ہیں جیسا کہ انہوں نے گاؤں والوں کے متعلق لکھا ہے اور میں قاضی صاحب کو بھی جاہل ہی جانتا ہوں تم جا کر قاضی صاحب سے کہہ دینا کہ ہمارا فیصلہ صحیح ہے'' وہ صاحب تو بس دو تین منٹ ہی ٹھہرے مذکورہ جملے کہہ کر واپس اپنی

دکان میں تشریف لے گئے تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ موصوف مسمی عبد الرحمن دکان دار ہیں انہیں کے ہاتھ کا ہندی میں لکھا ہوا وہ پرچہ تھا جو امیر جماعت کی طرف سے لکھ کر مدرس کو دیا گیا تھا کہ گاؤں کے زیادہ لوگ کہیں ویسا کرو۔ بہر حال جب عبد الرحمن صاحب ناراض ہو کر چلے گئے تو امیر جماعت و دیگر ممبران نے ماسٹر سے کہا کہ ''قاضی صاحب نے لکھا سو تو ٹھیک ہے مگر ہمیں تو ایسے بُرے لوگوں کو ہی سدھارنا ہے'' ویسے تم جاؤ اور مولوی صاحب سے کہہ دینا کہ وہ تم لوگوں سے بھی تعلق رکھیں ماسٹر عظیم الدین نے کہا کہ آپ نے ہم لوگوں سے تعلق نہ رکھنے کا تحریری حکم مولوی صاحب کو دے دیا ہے تو وہ میرے زبانی کہہ دینے کو کیونکر مان لیں گے؟ اس پر یہ جواب دیا کہ چونکہ تمہارے مخالفین کی تعداد زیادہ ہے لہٰذا ہمارا فرستادہ مدرس کو ان سے الگ نہیں رکھا جائے گا!

جب عظیم الدین واپس میٹر تا سیٹی قاضی صاحب کے پاس آئے اور باسنی کے علما و ممبران کا بیان گوشگذار کر کے طالب جواب ہوئے تو قاضی صاحب نے یہ جواب دیا کہ آپ لوگ اپنے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام الگ کر لیں اور جو لوگ خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرتے ہوں اُن سے دور رہیں بلکہ ان مولوی صاحب سے بھی قطع تعلق کر لیں جن کو شرابیوں، سودیوں وغیرہ کا حال معلوم ہونے کے باوجود انہیں کے پاس رہنے کو اچھا سمجھتے ہیں ایسی صورت حال میں مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں۔

۱۔ سوال نمبر ایک میں جن لوگوں کے نام درج کئے گئے ہیں یعنی نمبر ایک سے تیرہ اور نمبر ایک سے دس نیز نکاح خواں حافظ صاحب وغیرہم کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور قاضی صاحب نے جو کچھ اس مسئلہ کے بارے میں فرمایا کیا وہ صحیح ہے؟ تو کس دلیل کے تحت؟

(۲) سوال نمبر دو میں اسی گاؤں (گڑایاں) کے انہیں لوگوں کے بارے میں جو حالات لکھے گئے ہیں تو کیا ان کا رویہ اور طریقہ واقعی اسلام کے خلاف ہے؟ اگر ہے تو کس حد تک؟ نیز سنی تبلیغی جماعت کا طریق کار اسلامی اسپرٹ کے خلاف ہے یا نہیں؟ انہیں کے بقول ان کا طریق تبلیغ درست ہے تو پھر ہم لوگ گاؤں کے اہل ہنود کو کیا جواب دیں جو یہ پوچھتے ہیں کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ اسلام میں شراب سود وغیرہ معیوب چیزوں سے سخت نفرت کی ہدایت کی جاتی ہے مگر آپ کے دھرم کے عالموں کا یہ فیصلہ کیا اسلام کے قانون کے عین مطابق ہے اگر نہیں تو پھر ایک دھارمک ویکتی (مذہب کا پابند مسلمان) کو خلافِ اسلام

عمل کرنے والوں کی طرف داری کرنا کیا معنیٰ رکھتی ہے؟

(۳) ہم لوگ تو آج تک یہی جانتے ہیں کہ ہمارے قاضی صاحب ماشاء اللہ پابند شریعت ہیں مگر جیسا کہ باسنی کے دکاندار عبدالرحمن کا قول کہ ''میں جانتا ہوں قاضی صاحب بھی ویسے ہی ہیں'' تو کیا معاذ اللہ قاضی صاحب کو شرابی، جواری، سود خور وغیرہ برائیوں کا عامل سمجھنا جائز ہے جبکہ الحمدللہ ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی ہے بلکہ وہ تو لوگوں کو برائیوں سے بچنے کی تلقین ہر وقت کرتے رہتے ہیں اگر قاضی صاحب کو ایسا کہنا جائز نہیں تو عبدالرحمن نے باسنی کے علماء کی موجودگی یہ اتہام آمیز گفتگو کی اور علما میں سے کسی نے یہ نہ کہا کہ قاضی صاحب ایسے نہیں ہیں جیسے آپ کہہ رہے ہیں بلکہ سب لوگ خاموش رہے تو ان حضرات کے بارے میں اور غیبت و بہتان تراشنے والے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جب عظیم الدین نے عبدالرحمن کے حکم کے مطابق قاضی صاحب کو آکر خود انہیں کے بارے میں کہے ہوئے الفاظ کہ ''میں جانتا ہوں قاضی بھی ایسے ہی ہیں'' کہا تو قاضی صاحب نے یہ فرمایا کہ ''اللہ کریم عالم الغیب والشہادہ ہے اگر میں ایسا ہوں تو اللہ کریم سے اس کے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے طفیل توفیق عمل خیر مانگتا ہوں اور اگر اس کے علم میں ایسا نہیں ہوں تو یہ معاملہ اسی کے سپرد کرتا ہوں۔

تو قاضی صاحب کا یہ کہنا کہاں تک صحیح اور غلط ہے؟ اور سنی تبلیغی جماعت کے مندرجہ بالا طرز عمل کے پیش نظر اس جماعت کے ساتھ دینی تعلق رکھنا کس حد تک لازمی ہے؟ امید کہ مندرجہ تمام احوال و کوائف کو بالتفصیل ملاحظہ فرما کر کتاب و سنت کی روشنی میں مدلل جواب عطا فرما کر ہمیں مشکور فرمائیں گے۔ اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔ والسلام

سائل: محمد حنیف ولد اللہ دین، لامبیاں، عظیم الدین ولد بھولن خاں گڑایاں

الجواب:

(۱) منکوحہ غیر کا نکاح حرام قطعی ہے قال تعالیٰ:

''وَالْمُحْصَنٰتُ...الآیۃ''(۱)

اور اسے حلال جاننا کفر قطعی ہے یونہی اچھا سمجھنا اسلام سے خارج ہونا ہے۔ جن لوگوں کے متعلق

(۱) سورۃ النساء: ۴۰

شرعی طور پر ثابت ومعلوم ہے کہ دانستہ انہوں نے ایسے حرام نکاح میں شرکت کی قاضی ووکیل وگواہ بنے وہ سب اشد گنہ گار ومستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ واستغفار فرض ہے اور اگر واقعی اس حرام کو حلال یا اچھا جانا تو تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی فرض ہے۔

اس صورت میں قاضی قاسم صاحب کا حکم درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　نامزد سوال نہ کرنا چاہئے بلکہ زید وعمرو وغیرہ مبہم ناموں سے سوال چاہئے۔ بہر حال متعین اشخاص سے بحث نہیں جو لوگ معاذ اللہ سود وشراب اور منکوحہ غیر کا نکاح حلال جانتے ہوں ان کا وہی حکم ہے جو گزرا اور ان سے دوستانہ مراسم اور ان کے یہاں کھانا سخت حرام ہے۔

اور ایسے لوگوں کی طرف داری علمائے دین کا کام نہیں اور ان کی شان ان سے بہت بلند ہے کہ ان پر یہ گمان کیا جائے۔ وہ اگر واقعی یہی ہے جو درج سوال ہے تو لوگ بے شک ملزم ہیں جبکہ کوئی مصلحت شرعیہ نہ رکھتے ہوں اور اگر کوئی مصلحت صحیحہ شرعیہ ہے تو بتائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)　قاضی صاحب کا قول درست ہے اور جس نے انہیں وہ بہتان لگایا وہ سخت ملزم وگنہ گار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے اور سنی تبلیغی جماعت سے بغرض اصلاح تعلقات شرعیہ رکھے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۱ر صفر المظفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۴ر ستمبر ۱۹۸۹ء

مسئلہ-۱۰

زنا کا حمل مانع نکاح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

قصبہ نواب گنج میں ایک بیوہ عورت کے حمل ہے اور وہ ایک مرد کا نام لیتی ہے اور مرد بھی اس فعل پر تیار ہوتا ہے ایسی صورت میں اُن کا نکاح ہوسکتا ہے؟ حکم شریعت سے آگاہ کردیجئے۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد شفاعت

قصبہ نواب گنج، ضلع بریلی شریف

الجواب:

اگر عورت کسی کی عدت یا کسی کے نکاح میں نہیں تو اس زانی سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے اور اُسے اس سے بعد نکاح صحبت بھی جائز ہے۔

درمختار میں ہے:

''صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتیٰ تضع ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۱

مرتد نکاح کا اہل ہی نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید دیوبندی خیال کا ہے پیران پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نذر کو بُرا کہتا ہے اور لڑکی سنی صحیح العقیدہ ہے اس صورت میں کیا اس کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ شریعت مطہرہ سے اس مسئلہ کا مدلل جواب دے کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

المستفتی: عبدالرزاق خریجی، پروانہ روڈ، دہلی

الجواب:

اگر واقعہ یہ ہے کہ زید دیوبندی ہے یا دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو دیوبندی کی طرح مرتد بے دین ہے اور مرتد نکاح کا اہل ہی نہیں لہٰذا اس کا نکاح سنیہ سے تو کجا کسی اس کے مثل دیوبندیہ وہابیہ سے بھی جائز نہیں۔

(۱) الدرالمختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۲، ۱۴۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

''لایصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹ /صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ

مسئلہ-۱۲

سنی لڑکی کا نکاح مرتد سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) زید ایک گاؤں کا رہنے والا سنی مسلمان ہے اس کی لڑکی جو کہ شادی کے لائق ہو چکی ہے اس کی شادی کے بارے میں رشتہ طے ہو چکا ہے جو کہ اسی گاؤں کے امام صاحب اور ان کے ایک وہابی دوست نے مل کر ایک دیوبندی سے جو کہ دوسرے گاؤں کا ساکن ہے رشتہ مقرر کر دیا ہے۔ حضور اس مسئلے کو دیکھ کر جواب سے آگاہ فرمائیے کہ لڑکی والا اگر اپنی لڑکی کی وہابی کے یہاں شادی کرتا ہے تو اس پر کیا گناہ لازم ہوتا ہے حضور میں نے دیکھا کہ وہابی کو لڑکی دینا خالص زنا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اگر لڑکی والا وہابی کو لڑکی دیتا ہے تو اس سے میل جول سلام کلام اور اس کے یہاں کھانا پینا شادی میں شریک ہونا کیسا ہے؟ اور وہ امام صاحب جو رشتہ کروا رہے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ وہابی سے میل جول اور دلی دوستی رکھتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور داڑھی کٹا کر شرع سے کم خشخشی رکھتے ہیں جواب عام فہم ہو عین نوازش ہوگی۔

(۲) وہ امام صاحب اپنے پاس ایک ریڈیو بھی رکھتے ہیں اور اس سے فلمی گانا، تلاوت قرآن مجید اور قوالی سنتے ہیں ایسے امام کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور امام کو ریڈیو بجانا اور پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب دیجیے گا۔ عین نوازش ہوگی فقط مفتی صاحب! السلام علیکم

آپ کا خادم رئیس خاں، موضع کمیلم، متصل علی گنج

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے مسلمان نہیں، مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح مسلمہ یا کافرہ یا اپنے مثل مرتدہ کسی سے نہیں ہوسکتا۔ درمختار میں ہے:

"لا یصلح ان ینکح مرتدا و مرتدة احدا من الناس مطلقاً" (۱)

اور جب اصلاً نکاح صحیح نہیں تو اگر سنیہ کا نکاح دیوبندی سے کیا جائیگا خالص عقد زنا ہوگا اور جتنی قربت ہوگی خالص زنا ہوگی اور اولا د ولد الزنا اور شرکائے نکاح زنا کے دلال ٹھہریں گے جس نے یہ رشتہ طے کیا اور جو اس سے راضی ہیں سب اشد گناہگار ہیں۔ سب پر توبہ لازم ہے اور اس امام (جس کے وہ افعال درج سوال ہیں) کی امامت مکروہ ہے۔ جب تک توبہ صحیحہ نہ کر لے اسے امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۱۳

بے طلاق شوہر دوسرے سے نکاح حرام قطعی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس معاملہ میں کہ:

طفیل احمد کی لڑکی شکیلن کنواری ہے جس کا ناجائز حمل قرار ہوا حمل کی حالت میں پانچ چھ ماہ کے بعد شکیلن کا نکاح موضع اللہ نگلا میں کر دیا نکاح کے بعد قریب تین چار ماہ بعد حمل وضع ہو کر لڑکا پیدا ہوا شکیلن کے شوہر نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا اور اب وہ اپنے باپ طفیل احمد کے یہاں ہے طفیل احمد چاہتا ہے کہ اس کا نکاح کسی دوسری جگہ کر دیا جائے بموجب شرع شریف کے حکم فرمایا جاوے کہ پہلا

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمية، بیروت

نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ اور اب دوبارہ شکیلن کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب باصواب مہر کے ساتھ ارشاد فرمایا جاوے!

طفیل احمد، شبیر، امجد خاں، چھوٹے، حامد خاں، وغیرہ وغیرہ
سائل: وزیع الدین موضع بڑا گاؤں تحصیل ملک ضلع رامپور

الجواب:

صورت مسئولہ میں نکاح صحیح ہوا در مختار میں ہے:

''صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتیٰ تضع حملھا'' (۱)

لہٰذا جب تک شوہر طلاق نہ دے دے اور عدت نہ گزر جائے۔ دوسرا نکاح قطعی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۰/ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۴

حاملۂ زنا سے بعد نکاح غیر زانی کیلئے قربت حرام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہندہ کے شوہر نے قریب تین سال قبل ہندہ کو طلاق دی تھی، ہندہ کچھ دن باعصمت رہی اس کے بعد وہ کسی دوسرے شخص سے حاملہ ہوگئی اب وہ کسی تیسرے شخص سے دوران حمل نکاح کرنا چاہتی ہے کیا وہ نکاح درست ہے؟ از روئے شرع کیا حکم ہے؟ مطلع فرمائیں۔ فقط!

آپ کا طالب دعا۔ شیر علی شاہ
موضع بنڈیا ڈاکخانہ کچھا، ضلع نینی تال

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

درست ہوگا مگر وضع حمل تک شوہر کو اسے ہاتھ لگانا جائز نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے:"صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤها ودواعیه حتیٰ تضع حملها" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۴ر ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۱۵

سنی نے اپنی لڑکی کا نکاح مرتد سے کردیا اب کیا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

غلام رسول محمد کی لڑکی ہاجرہ خاتون یہ دونوں فرقہ اہل سنت و جماعت کے ہیں غلام رسول محمد نے اپنی سات سالہ لڑکی ہاجرہ خاتون کا عقد عبداللہ بن محمد یوسف دیوبندی سے کردیا اب ہاجرہ خاتون بالغ ہو چکی ہے ہاجرہ خاتون اوراس کے والد غلام رسول محمد کی رائے یہ ہے کہ بجائے دیوبندی کے فرقۂ اہل سنت کے کسی فرد سے دوسرا عقد کردیا جائے تو عبداللہ بن یوسف دیوبندی سے طلاق لے کر عدت پوری کر کے سنی یعنی فرقۂ اہل سنت و جماعت کے کسی فرد سے عقد کریں یا بغیر طلاق و عدت کے؟ حالانکہ لڑکی یعنی ہاجرہ خاتون ابھی غیر مدخولہ ہے۔ بینوا توجروا فقط والسلام

آپ کا کفش بردار: اکبر علی

موضع سخلھا، پوسٹ بھگیر تھ پور ضلع گورکھپور، یوپی

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۲، ۱۴۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

الجواب:

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب مرتد بے دین ہیں اور مرتد کا نکاح کسی سے جہان میں صحیح نہیں کہ وہ اہل نکاح کا نہیں۔

درمختار میں ہے:

''لایصلح ان ینکح مرتداو مرتدۃ احدامن الناس مطلقاً'' (۱)

لہٰذا یہ نکاح نہ ہوا۔ ہاجرہ کو اختیار ہے کہ جس سنی صحیح العقیدہ سے چاہے عقد کرے اور عدت کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۶

شوہر کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرانے والوں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے اندر:

لڑکے کا نام عبد الصمد ولد پیر محمد جس کی عمر ۲۲/سال ہے (ساکن پیسانگن ضلع اجمیر راجستھان) جسکا نکاح فاطمہ ولد شفیع شاہ (ساکن مرتا سیٹی ضلع ناگور) کے ساتھ ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا اس وقت لڑکے کی عمر ۲۱/سال اور لڑکی کی عمر ۱۶/سال تھی آج کے دو سال پہلے لڑکی کے والدین نے گونہ کرنے کے لئے کہا تھا بتائے وقت کے گزر جانے پر اس کے بعد ٹال مٹول کرتے رہے۔ بار بار لڑکے کے گھر والوں مع لڑکے کے سسرال جانے پر رخصتی نہیں کی اور اب لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ اب اس لڑکی کا رشتہ دوسری جگہ کریں گے چاہے تم طلاق دو یا نہیں۔ لڑکی کے والد کا انتقال ہوئے قریب چھ ماہ ہو گئے اور اب لڑکی

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کے چچا دیگر رشتہ دار اور والدہ اور لڑکی کے چچا وغیرہ ہیں، نام یہ ہیں (۱) غنی شاہ ولد نتھو شاہ ساکن مرتاسٹی، (۲) کالوشاہ ولد نتھو شاہ ساکن مرتاسٹی، (۳) بدروشاہ ولد نتھو شاہ ساکن مرتاسٹی۔

اب لڑکی کے ماموں اور رشتہ داروں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ (۱) فخر الدین شاہ ولد جمال شاہ ساکن گوبند گڑھ ضلع اجمیر راجستھان، (۲) مختار شاہ ولد سکر شاہ ساکن مرتاسٹی، (۳) اسمٰعیل شاہ ولد بھونرا شاہ ساکن پیسا گن، ضلع اجمیر شریف۔

یہ لوگ لڑکی کی والدہ کو اور لڑکی کو بہکا رہے ہیں جبکہ ہماری طرف سے کوئی غلطی نہیں ہے اس کے باوجود یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لڑکی کو فتویٰ منگا کر دوسری جگہ نکاح پڑھا دیں گے کیا بغیر شوہر کے طلاق دیئے ہوئے دوسری جگہ نکاح پڑھا سکتے ہیں؟ علمائے دین وشرع متین اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟۔ان بہکانے والوں جن کے نام اوپر درج کئے ہوئے ہیں ان پر کیا گناہ لازم ہوتا ہے؟ اور جب لڑکا لڑکی کو لینے جاتا ہے تو وہ لوگ جو اوپر نام درج ہے لڑکی کو چھپا لیتے ہیں برائے مہربانی اس کا جواب جلد از جلد دیں گے تاخیر نہ کریں گے

المستفتی: عبد الصمد، سائیکل ورکس
پیسانگن، اجمیر، راجستھان

الجواب:

منکوحہ کا نکاح حرام قطعی ہے۔قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ-الآية}(۱)

اور جو لوگ اس حرام عزم پر مصر ہیں اور بیوی کو اس کے شوہر سے بگاڑ رہے ہیں سخت گناہ گار مستوجب نار ہیں ان پر توبہ ورجوع لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

مسئلہ-۱۷

وہابیہ کا سنیہ بننے پر ظن غالب ہو تو نکاح جائز یا ناجائز؟ خط کے ذریعہ نکاح کا طریقہ!

(۱) کسی حنفی عقائد لڑکے کی شادی وہابی لڑکی سے کرنا جائز ہے یا نہیں جبکہ لڑکا اس لڑکی کو اپنے عقائد پر بخوشی راضی کر سکتا ہے؟

(۲) اگر وہابی عالم حنفی عقائد لڑکے کا نکاح پڑھائے تو وہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ نکاح کے پورے ارکان ادا کرتا ہے؟

(۳) حنفی عقائد لڑکے کی شادی وہابی لڑکی کے ساتھ ناجانکاری کی وجہ سے ہوگئی بعد میں لڑکا کو یہ پتہ چلا کہ لڑکی وہابیہ ہے تو لڑکا اپنے عقائد پر اسے راضی کر لیا اور لڑکی بخوشی راضی ہوگئی اور کلمہ شریف بھی پڑھ لیا اور طریقہ سنت پر آ گئی تو نکاح پہلے والا ہی رہے گا یا دوسرا نکاح کرنا لازم ہوگا؟

(۴) وہابی عقائد کے یتیم بچوں کی امداد اور دیکھ بھال کر سکتے ہیں یا نہیں جبکہ ان بچوں کو حنفی عقائد پر لایا جا سکتا ہے؟

(۵) حنفی عقائد کا کوئی بھی عالم صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے منع کرتا ہو اور اسے ناجائز کہتا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اگر نکاح کے لئے لڑکا اور لڑکی دونوں راضی ہوں لیکن لڑکی وہابیہ ہو۔ تو لڑکا لڑکی کو نکاح سے قبل حنفی عقیدہ پر لے آیا اور لڑکی حنفی عقیدہ پر آ گئی تو لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور یہ نکاح خط کے ذریعہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ فقط

محمد عالم کیراف
انجمن محمد اسلام ڈنلپ لائن نمبر 30/S
پوسٹ منا گنج، ضلع ہوگلی، ویسٹ بنگال

الجواب:

(۱) اگر وہ لڑکی وہابیہ کے عقائد کفریہ رکھتی ہے یا ان کے عقائد کفر پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتی ہے تو خود بھی مرتدہ کافرہ ہے اور مرتد و مرتدہ کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔

درمختار میں ہے:

''لایصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً''(۱)

لہٰذا اس سے نکاح نادرست ہے اور اگر وہ نری وہابیہ ہے تو بھی اس سے نکاح کی اجازت نہیں کہ وہابیہ سخت بدمذہب اور جماہیر فقہا کے قول پر کافر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نکاح ہو جائے گا مگر اس سے نکاح پڑھوانا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تجدید نکاح ضرور۔ درمختار میں ہے:

''مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کرسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اسے امام ہرگز نہ بنائیں اور اس کے عقائد کی تحقیق کریں کہیں وہابی تو نہیں اگر وہابی ثابت ہو تو اس سے اور زیادہ دور ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) فی الواقع اگر لڑکی نے وہابیت سے توبہ کر لی ہو اور سنیہ ہو گئی ہو تو اس سے نکاح جائز ہے اور خط کے ذریعہ نکاح اس طرح ممکن کہ لڑکی کو یا اس کے ولی کو اس امر کا وکیل کر دے کہ وہ اس کا نکاح خود سے یا اس کا ولی اس سے کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران، بریلی

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الدر المختار، باب المرتد، ج۶، ص ۳۹۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مسئلہ-۱۸

حمل حرام مانع نکاح نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہندہ بغیر نکاح کے حاملہ ہوگئی تقریباً چار مہینہ کا حمل تھا اس حمل کی حالت میں ایک لڑکے کے ساتھ شادی ہوگئی تھی اور اس لڑکے کے نکاح سے پہلے حاملہ تھی اسی حمل سے اس لڑکے کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اور بچہ مر بھی گیا، اس حمل کی حالت میں اس لڑکے سے نکاح ہوا یا نہیں؟ لڑکا کہہ رہا ہے کہ میں اس عورت کو چھوڑ دوں گا۔ پوری تفصیل کے ساتھ جواب دیں گے۔ عین کرم ہوگا

المستفتی: محمد رفیق عالم

ملوکپور، بزریہ گلی جگن بریلی شریف

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

الجواب:

صورت مسئولہ میں جبکہ وہ لڑکی کسی کی منکوحہ یا معتدہ نہ تھی تو اس سے نکاح صحیح ہوا کہ زنا کا حمل مانع نکاح نہیں۔ ہاں اگر غیر زانی سے نکاح ہوا تو وضع حمل تک اسے ہاتھ لگانا حرام ہوتا ہے اور زانی سے نکاح ہوا تو اس سے صحبت حلال۔

درمختار میں ہے: **"صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتیٰ تضع ولو نکحھا الزانی حل لہ وطئوھا اتفاقا"** (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۱۹

عدت کے اندر نکاح حرام قطعی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) زید مر گیا اور زید کو مرے ہوئے تقریباً ۲/ماہ پندرہ دن ہوئے اب بیوہ ہندہ یہ کہتی ہے کہ میری شادی کردو، ورنہ میں زنا کرلوں گی۔ اس حالت میں بیوہ ہندہ کی شادی کردی گئی، اگر شادی نہ ہوتی تو اندیشہ تھا کہ لڑکی خودکشی کرلے یہ سب کو دیکھتے ہوئے ایک عالم نے ہندہ کی شادی کرادی اب بیوہ ہندہ کی شادی شریعت کے مطابق ہوئی یا نہیں صاف صاف تحریر فرمائیں اور مذکورہ بالا صورت کو دیکھتے ہوئے محلے کے ایک حاجی صاحب نے اس مولوی کو امامت کرنے سے روک دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے عالم کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ صاف صاف تحریر فرمائیں۔

(۲) ہمارے یہاں کے عالم کے لئے جس گھر میں کہ باجا وغیرہ بجاتے ہیں اس گھر میں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ صاف صاف تحریر فرمائیں۔

المستفتی: محمد عنایت حسین

پوسٹ راج محل وایہ ٹیالا (بہار)

الجواب:

(۱) وہ شخص جس نے یہ حرام قطعی کرایا اشد گناہ گار مستوجب عذاب نار ہے اور اس حرام میں دانستہ جو شریک ہوئے سب کے اوپر اس کا وبال ہوا۔ عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے اور اگر وہ مرد جس کے ساتھ یہ نام کا نکاح ہوا جانتا تھا کہ یہ عورت معتدہ ہے تو نکاح باطل محض ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا ورنہ فاسد اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کھانا جائز۔

''وبہ ناخذ مالم نعرف شیئا حراما بعینہ'' (۱)

مگر ایسوں کی صحبت سے شرعاً ممانعت ہے۔ لہٰذا احتراز ضرور کہ شرمندہ ہوں اور توبہ

---

(۱) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھت، باب الھدایا والضیافات، ج۵، ص ۳۹۶، دار الفکر، بیروت

کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۲/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی

مسئلہ-۲۰

سالی سے زنا مزیل نکاح نہیں!

قبلہ مولانا صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک کی چھوٹی بہن سے ناجائز تعلق ہو جاتا ہے تو بڑی بہن جو نکاح میں ہے وہ کیا رہی؟ اگر نکاح سے خارج ہو جائے تو پھر کیسے نکاح میں آئیگی؟

(۲) پیش امام صاحب میلاد شریف کی محفل میں تقریر کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص اٹھا اور منبر کے پیچھے سے ایک مونڈھے پر عطر ملنے لگا پھر داڑھی میں لگا دیا اس پر مولانا صاحب نے کہا کہ یہ کیا بدتمیزی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بینوا توجروا، فقط!

السائل: محمد اشفاق احمد بلیا کلاں محلہ خاں صاحباں
سمپونہ نگر روڈ ضلع کھیری لکھیم پور، یوپی

الجواب:

(۱) وہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوئی

”فی الخلاصة وطئ اخت امرأته لاتحرم عليه امرأته“ (۱)

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۰۹، دار الکتب العلمیة، بیروت

البتہ وہ سخت بدکار حرام کار زانی ہے، اپنے فعل بد سے توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تقریر بغور سننا چاہئے تھا۔ یہ محل عطر لگانے کا نہ تھا، واعظ کو اس سے تشویش ہوئی ہوگی جس کے سبب اس کے منہ سے سخت کلمہ اس شخص کے لئے نکل گیا جو نہ چاہئے تھا بلکہ بہ نرمی سمجھانا چاہئے تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۷/ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۲۱

زید نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا بالجبر کیا تو کیا بیٹے کے نکاح سے بہو نکل گئی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے لڑکے بکر کی بیوی ہندہ سے (معاذ اللہ) زنا بالجبر کا مرتکب ہو گیا اب ایسی صورت میں ہندہ (بکر کی بیوی) کا نکاح باقی ہے یا فسخ ہو گیا؟ اور ہندہ بکر کے نکاح میں رہنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور زید جو کہ ہندہ (بہو سے) زنا کیا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ عند اللہ وعند الشرع کس سزا کا مستحق ہے بالوضاحت جواب مرحمت فرما کر کرم فرمائی کریں۔ عین نوازش ہوگی، فقط والسلام!

المستفتی: محمد سلیمان قادری، عبد الصمد رضوی، محمد ادریس، محمد قربان صاحبان

کراش مل لائن نمبر ۲۴، مٹیا گڑھ، ۲۴ پرگنہ

الجواب:

اگر یہ امر واقعہ ہے جو سوال میں درج ہوا تو حکم شرعی یہ ہے کہ زید بے قید سخت گناہ گار مستوجب عذاب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے اور شرعاً مستحق رجم مگر اب اس حد کا قائم کرنے والا کون؟ ہندہ پسر زید (جبکہ وہ غالب گمان رکھتا ہو کہ اس کے باپ نے اس کی منکوحہ سے زنا کیا) پر ہمیشہ حرام ہو گئی۔

درمختار میں ہے:''وحرم ایضا بالصهرية اصل مزنية واصل ممسومة بشهوة واصل ماسة وناظرة الیٰ ذكره والمنظور الیٰ فرجها المدور الداخل ولو نظره من زجاج او ماء هی فیه وفروعهن مطلقاً'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:''قوله (وفروعهن) فيه تغليب المؤنث علىٰ المذكر بالنسبة الیٰ قوله وناظرة الیٰ ذكره'' (۲)

اسی میں ہے:''قوله (وحرم ايضا بالصهرية اصل مزنية) قال فی البحر او بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرأة علیٰ اصول الزانی وفروعه نسبا ورضاعا وحرمة اصولها وفروعها علیٰ الزانی نسبا ورضاعا ويحل لاصول الزانی وفروعه اصول المزنی بها وفروعها'' (۳)

نیز درمختار وردالمحتار میں ہے:

''شری امة ابيه لم تحل له ان علم انه وطئها قوله (وان علم انه وطئها) فان علم عدم الوطئ او شک تحل ح والمراد بالعلم ما يشمل غلبة الظن اذ حصول العلم اليقينی فی ذالک نادر-الخ'' (۴)

مگر نکاح فسخ ہونے کا حکم نہیں کہ حرمت مصاہرت سے نکاح معدوم نہیں ہوجاتا ہاں متارکہ و جدائی ضرور ہے ورنہ گناہ گار ہوگا تو عورت کو جب تک متارکہ وجدائی نہ ہولے اور عدت نہ گزرجائے دوسرا نکاح حلال نہیں۔

درمختار میں ہے:

''وبحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتیٰ لا يحل لها التزوج بآخر الابعد المتاركة

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۰۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۰۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) ردالمحتار، فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۰۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) الدر المختار و ردالمحتار، کتاب النکاح فصل فی المحرمات، ج۴، ص۱۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

وانقضاء العدة" (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۲۲

بنت سنیہ کا نکاح وہابی سے کرانے والا دیوث ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان دین:

زید جو اپنے کوسنی صحیح العقیدہ عالم کہتا ہے لیکن اس نے اپنی بچی کی شادی ایک کٹر وہابی سے کردی ہے اس سے چند اولاد بھی ہوئیں دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے عالم کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اولاد کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

وہابیۂ زمانہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد بے دین ہیں اور مرتد شرعا ہرگز اہل نکاح نہیں۔ درمختار میں ہے:

"لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدة احدا من الناس مطلقاً" (۲)

لہٰذا مرتد کا نکاح نہ مسلمہ سے نہ کافرہ اصلیہ سے نہ اپنے مثل مرتدہ سے ہوسکتا ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة مسلمة ولا کافرة اصلیة ولا مرتدة وکذالک لا یجوز نکاح المرتدة مع احد" (۳)

---

(۱) الدر المختار، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الفتاویٰ الهندیة، کتاب النکاح، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر، بیروت

صورت مسئولہ میں نکاح مذکور اصلا نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا اور اولاد اولاد زنا اور جس نے بنت سنیہ کا نکاح اس وہابی سے کیا دیوث ہے:

''فان الدیوث من لا یغار علیٰ امرأته او محرمه کذافی الدر المختار '' (۱)

وہ ہرگز لائق امامت نہیں اور جو جو واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے سب زنا کے دلال مستوجب اشد وبال مستحق عظیم نکال سب پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۲۳

سنی لڑکا یا لڑکی کا نکاح دیوبندی سے اصلا صحیح نہیں! کافر کو مسلمان سے اچھا کہنا خود کفر ہے!

مصدر فیض علوم مفتی شرع متین دام برکاتہٗ

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم لوگ سنی مسلمان ہیں میرے بھائی کے دیوبند عقیدہ کٹر قرابت دار اگر کچھ دیر بیٹھ کر چلے گئے اور میں نے اپنی کراہت دور کرنے کو اسی جگہ فاتحہ کرا لیا تو حرج بتلائیں جبکہ میرے بھائی اور دیگر برادر میں تفرقہ پڑ گیا ہے۔ حکم شرع سے مطلع فرمایئے گا۔

(۲) برسوں پرانے قرابت دار اگر دیوبند عقیدہ ہو گئے پھر بھی بھائی انہیں میں سے لڑکا بیاہ کر ہو لے آئے تو اس کے لئے شرعی حکم فرمائیں۔

(۳) اگر سنی اور دیوبند عقیدہ میں قرابت داری ہو چکی ہے۔ سنی عالم کے حکم شرع مطلع کرنے پر بھی اگر عمل نہ ہو تو ایسی صورت میں برادر اور جماعت کس درجے تک عزت و امامت قبول کرے ایسے شخص کی جو بلاشک سنی ہے۔

(۴) برادری میں اگر کوئی کٹر سنیت کا دعویدار یہ کہے کہ وہابی ہم آپ سے اچھے ہیں اس کے لئے شرعی حکم فرمائیں۔

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحدود، ج۶، ص۱۱۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) پرانا قرابت دار اگرچہ سود اہل ہنود سے لیتا رہا اور تاکید ہونے پر کافی عرصہ کے بعد اب کہتے ہیں کہ لینا بند کر دیا تو ایسے قرابت دار سے پھر بھی قرابت داری رکھی جا سکتی ہے؟

(۶) ایام بارش میں ایک پریشان حال اہل ہنود کی گونگی و بالغ لڑکی تیسا کو اگر پناہ دی جس کی قوم کا پتہ نہیں۔ دو یا تین روز کے بعد اسے جانے دیا جس پر برادر برہم ہے۔ رکھنے والے کو حکم شرعی سے مطلع فرمائیں۔

الجواب:

(۱) فاتحہ میں حرج نہیں ان کے ساتھ بیٹھنا حرام تھا اگر آپ سے صادر ہوا تو توبہ کریں اور بھائی سے جدائی اگر دیوبندیوں سے اختلاط سے ممانعت پر ہوئی تو آپ پر الزام نہیں۔ آپ کے بھائی پر لازم کہ دیوبندیوں سے اختلاط چھوڑے اور بیجا مقاطعت سے باز آ کر آپ سے میل کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دیوبندی اللہ و رسول کی توہین اور انکار ضروریات دین کی وجہ سے مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔

درمختار میں ہے:

"لا یصلح ان ینکح مرتدا و مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً" (۱)

لہٰذا سنی لڑکا یا لڑکی کا نکاح دیوبندی سے اصلاً صحیح نہیں اور مرد و زن زانی اور ایسا نام کا نکاح کرانے والے اور واقفان حال شرکاء سب زنا کے دلال سب پر توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب تک توبہ نہ کرے عزت کا مستحق نہیں اور اسے امام بنانا اور اس کی تعظیم کرنا گناہ ہے:

"لان فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا کذا فی التبیین" (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) وہابیہ اپنے اقوال کفریہ کے سبب جماہیر فقہاء کے نزدیک کافر ہیں اور کافر کو مسلمان سے اچھا کہنا

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۳۷۵، زکریا، دیوبند

خود کفر ہے اور اس کے کفر سے رضا کی علامت ظاہر ہے۔ وہ شخص توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی اور شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہنود بلکہ ہر کافر حربی سے مسلم کو جو کچھ بے ذلت نفس اور بے بدعہدی کے ملے وہ اسے خالص مباح ہے اسے سود سمجھنا جائز نہیں۔

''لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیه غدر کذافی الهدایة'' (۱)

تفصیل کے لئے رسالہ بینک دیکھئے۔ قادری بکڈپو نو محلہ مسجد بریلی سے مل سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ایسی کونسی حالت ملجئہ پیدا ہوئی جس میں پناہ دئے بغیر چارہ نہ تھا کیا اس جگہ کے ہندوؤں کے سپرد نہیں کر سکتے تھے اور جب وہ خود جا سکتی تھی تو پہلے ہی کیوں نہ جانے دیا دو تین روز کے بعد ہی کیوں جانے دیا وہ مفصل بیان کریں تب جواب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۲۴

مشرکہ سے نکاح باطل، مالی جرمانہ لگانا جائز نہیں!

(۱) عبداللہ نے ایک لامذہب عورت کو اپنے ساتھ رکھ کر کچھ دنوں کے گذر جانے کے بعد اس نے گورکھپور کے حکیم حاجی وصی احمد صاحب سے جا کر کہا کہ یہ عورت ایک مسلمان کے گھرانے کی ہے۔ اور اس کا شوہر ۲ رصفر المظفر ۱۳۹۶ھ میں طلاق دے دیا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں ساتھ میں عبداللہ کے پہلے والے گواہ اور دوسرے گواہ اور کچھ مسلمان بھی تھے ساتھ ہی ساتھ عبداللہ کے رشتہ دار بھی تھے۔ اور وصی احمد صاحب نے ان کے رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو وکیل بنایا اور وکیل کے بیان پر مسجد کے اندر دونوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اور اسی مسجد میں دونوں کا نکاح پڑھایا کچھ

---

(۱) الهدایه، کتاب البیوع، باب الربوا، ج ۲، ص ۷۰، مجلس برکات، مبارکپور

عرصے کے بعد پتہ چلا کہ وہ لڑکی لامذہب سے تعلق رکھتی ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ اس کا شوہر طلاق بھی نہیں دیا ہے۔اس لڑکی کا مذہب ہندو ہے وہ ڈوم خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اس بات کو لڑکے اور لڑکی دونوں ں کے رشتہ دار جانتے تھے۔ پھر بھی خاموشی سے نکاح پڑھوایا گیا۔کیا یہ نکاح درست ہوا اور کیا اس طرح کرنا جائز ہے جبکہ عیب پر پردہ ڈال کر نکاح ہوا ہے۔لیکن سماج نے اس نکاح کو جائز اور درست قرار نہیں دیا۔اور کہا کہ اس لڑکی کا طلاق نامہ اس کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی طلاق ہی ثابت ہے۔اور دوسری بات عیب پر پردہ ڈال کر نکاح ہوا جو کہ مذہب اسلام کو دھوکے میں رکھا گیا ہے۔اسلئے سماج نے اسطرح کے کام کرنے والوں کے لئے کڑی سے کڑی سزا مقرر کیا ہے اور ساتھ میں مالی جرمانہ بھی رکھا ہے۔تاکہ سماج کے اندر اور لوگ کے دل میں دہشت پیدا ہو، اب سماج عبداللہ صاحب کو اپنے چناؤ سے جدا کر کے حقہ پانی سب بند کر دیا لیکن عبداللہ صاحب کے پاس دو لڑکے ہیں جو سماج میں رہنا چاہتے ہیں۔اور ان لوگ کی شادی ابھی تک ہوئی نہیں ہے سماج کا چودھری اس مقدمہ کو بنانا چاہتا ہے اگر سماج کا بندھن مجبور کر دیا ہے۔تو ایسے حالات میں آپ تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالیں اور لکھیں۔

(۲) عبدالمجید صاحب کی لڑکی نے نکاح سے پہلے ایک مسلمان لڑکے سے محبت بڑھا کر نکاح کر لیا۔ لیکن یہ نکاح ایسی حالت میں ہوا کہ اگر لڑکی کے ماں باپ لڑکے کے ساتھ نکاح نہ پڑھواتے تو امید تھا کہ جان، مال دونوں کا خطرہ موجود تھا اس لئے لڑکی کے والدین نے نکاح پڑھوا دیا لیکن وہ لڑکا مسلمان کا ہوتے ہوئے بھی لڑکی کے پیشے قوم یا برادر سے الگ ہے۔اس مقدمے پر لڑکی کے ماں باپ کا حقہ پانی سماج نے بند کر دیا لیکن جان و مال کا خطرہ دماغ میں رکھ کر اپنے سماج میں ملا لیا۔لیکن ان کو اس بات کی ہدایت دی گئی ہے کہ آپ اپنی بیٹی اور داماد کو کسی حالت اور کسی بھی موقع پر نہیں بلا سکتے ہیں۔آپ سے عرض ہے کہ کیا وہ لڑکی اپنے ماں باپ کے پاس نہیں جاسکتی ہے جبکہ خطا دونوں کی اور لڑکی کے ماں باپ کی ہے کیونکہ یہ لوگ ان سب باتوں کو جانتے تھے کہ ہماری لڑکی غلط راستے پر جارہی ہے مگر پھر بھی وہ مجبور تھے۔لیکن سماج اسے مجبوری نہ قرار دے کر سماج کے ساتھ ظلم قرار دیا۔اس مقدمہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈال کر لکھیں۔فقط

رمضان علی گورکھپوری

الجواب:

(۱) فی الواقع اگر اس لڑکی نے کلمہ اسلام لانے کے لئے پڑھا تو وہ مسلمان ہوگئی اور اس کا عقد عبد اللہ کے ہمراہ صحیح ہوگیا۔ اور اگر معاذ اللہ کلمہ اسلام لانے کے لئے نہ پڑھا گیا بلکہ اسی طرح پڑھا گیا جس طرح مسلمانوں میں نکاح کے وقت رائج ہے جب کہ سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبد اللہ نے ایک لامذہب عورت کو اپنے ساتھ رکھ کر گورکھپور حکیم حاجی وصی احمد صاحب سے جا کر کہا کہ یہ عورت مسلمان گھرانے کی ہے- الخ۔ اگر یہ صورت واقعہ ہے تو دونوں کا عقد باہم نہ ہوا کہ وہ مسلمان نہ ہوئی بلکہ اپنے کو مسلمان ظاہر کیا مسلمان ہونا اور ہے اور ظاہر کرنا اور ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَلَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُهُمۡ} (۱)

وہ ہنوز مشرکہ ہے۔ اور مشرکہ سے نکاح باطل۔ قال تعالیٰ:

{وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ-الآية} (۲)

عبد اللہ ایسی صورت میں زنا اور کذب بیانی کے وبال میں گرفتار ہے بلاشبہ قطع مخلوق کا حقدار ہے مگر مالی جرمانہ لگانا جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے:

''لا بأخذ مال فی المذهب'' (۳)

اور اگر صورت واقعہ پہلی ہے تو عبد اللہ پر کذب بیانی سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) باپ نے اگر اپنی لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے اسے غیر کفو جانتے ہوئے خود کر دیا یا اجازت صریحہ اس سے نکاح کی دی تو نکاح ہوگیا برادری کی پابندی بے جا ہے اور اگر غیر کفو جانتے ہوئے نہیں بلکہ کفو سمجھ کر نکاح کیا یا اجازت صریحہ اس سے نکاح کی نہ دی تو اصلا منعقد نہ ہوا متارکہ فرض ہے متارکہ یہ ہے کہ شوہر یا بیوی یہ کہے کہ میں اس سے جدا ہوا یا ہوئی۔ درمختار میں ہے:

''ویفتی فی غیر الکفؤ بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتوىٰ لفساد الزمان فلا تحل

---

(۱) سورۃ المائدۃ: ۴۱

(۲) سورۃ البقرۃ: ۲۲۱

(۳) تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مطلقة ثلاثا نکحت غیر کفؤ بلا رضا ولی بعد معرفته ایاه فلیحفظ'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''بل السکوت منه لا یکون رضا کما ذکرنا فلابد حینئذ لصحة العقدمن رضاه صریحاً'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۸ / محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۲۵

جن اور انسان کا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے یا نہیں؟

بخدمت اقدس حضور مولانا مولوی مفتی اعظم ہند علامہ اختر رضا خاں ازہری قادری قبلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) جن اور انسان میں نکاح جائز ہے یا نہیں جن مرد اور انسان عورت سے اور جن عورت میں سے اور انسان مرد میں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟۔ جبکہ یہ جن اور پری انسانی شکل میں موجود ہوں۔

(۲) کسی انسان کے نکاح میں کوئی جن انسان کی شکل بن کر گواہ ہو جائے تو کیا یہ نکاح درست ہے؟

(۳) جن اور عورت پری اور انسان مرد سے اگر زنا ہو تو اولاد ہوسکتی ہے یا نہیں؟

(۴) پرانی تواریخ کی کتابوں میں یہ باتیں دیکھی گیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیوی حضرت

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

بلقیس پری ذات تھی تو کیا یہ بات صحیح ہے اور اگر ہے تو کیا سب کے لئے یا صرف نبیوں کے لئے؟

(۵) جن اور عورت اور پری اور انسان اس امت یعنی ہماری شریعت مطہرہ میں ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۶) کوئی پری انسانی شکل میں آ کے کسی مرد سے جماع کر رہی ہو تو ایسے وقت میں چار مرد انسان ان کو دیکھیں تو کیا اس کو زانی کہیں گے یا نہیں؟ بینوا تو جروا

المستفتی: غلام محمد فضل الرحیم

مومن مسجد ہاسپیٹ، ضلع بلاری، کرناٹک

الجواب:

(۱) انسان کا نکاح جنوں سے برمذہب معتمد مطلقا درست نہیں کہ صحت نکاح کے لئے اتحاد جنس کی شرط ہے اور جن انسان سے جدا جنس ہیں۔ درمختار میں ہے:

”ہو عقد یفید ملک المتعة أی حل استمتاع الرجل من امرأة لم یمنع من نکاحها مانع شرعی فخرج الذکر والخنثیٰ المشکل والوثنیة لجواز ذکورته والمحارم والجنیة وانسان الماء لاختلاف الجنس واجاز الحسن نکاح الجنیة بشهود دقنیة“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ مسئلہ نظر سے نہ گزرا اور آیت کریمہ

{وَّ اَشۡهِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ -الآیة} (۲)

یعنی اپنوں میں سے دو عدل والوں کو گواہ کرلو۔

ظاہر یہی ہے کہ گواہ بنی آدم سے ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا نکاح اس صورت میں درست نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اولاد ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہماری شریعت میں ناجائز ہونا پہلے سے معلوم ہوا اور حکایت کی صحت وعدم صحت کی خبر اللہ کو ہے۔

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) سورة الطلاق: ۲

حضرت بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا انسان کی بیٹی تھیں پری نہ تھیں ہاں یہ وارد ہوا ہے کہ ان کے والد نے ایک جنیہ سے نکاح کیا تھا جس سے چالیس بادشاہ پدر بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئے اور حضرت بلقیس ان سب کے آخر میں اس لحاظ سے آپ اسی جنیہ کی بیٹی ہیں مگر آپ جنیہ نہیں بلکہ انسان ہیں کہ نسب شرعا باپ سے لیتے ہیں۔ صاوی میں ہے:

”وكان ابوها ملكا عظيم الشان قد ولد له اربعون ملكا هي آخرهم وكان الملك يملك ارض اليمن بكلها وكان يقول لملوك الاطراف ليس احد منكم كفوا لي وابى أن يتزوج منهم فخطب الىٰ الجن فزوجوه امرأة منهم يقال لها ريحانة بنت السكن“ (۱)

(۵) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) بعد تحقیق حال زانی ہونے کا حکم نہ ہوگا البتہ گنہ گار ہوگا اور اگر منکر ہے تو الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۱ر ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۲۶

اپنی بیٹی کا نکاح مرتد سے کرانے والا دیوث ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے اس نے اپنی لڑکی کی شادی ایک دیوبندی کے یہاں کردی ہے اور اس کو معلوم ہے کہ وہ دیوبندی ہے تو کیا ایسی صورت میں یہ نکاح شرعا جائز ہے یا نہیں اور اگر زید اپنی ضد پر اٹل ہے تو اس کے یہاں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی کھائے پئے اور نکاح میں شریک ہو تو کوئی حرج ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلع فرمائیں۔

(۲) خالد کا کہنا ہے کہ مزاروں کو چومنا حرام ہے اور بکر کا کہنا ہے کہ جائز ہے ان دونوں کی باتوں سے لوگ کافی پریشان ہیں اور کہتے ہیں کہ کس کی باتوں کو مانیں اس میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ مطلع فرمائیں

---

(۱) حاشية الصاوی علی تفسير الجلالين، سورة النمل، تحت انی وجدت امرأة تملكهم، ج۳، ص ۱۱۶، دار الكتب العلمية بيروت

لوگ آپ ہی کا فیصلہ مانگ رہے ہیں۔ فقط والسلام

عبدالرحیم خاں قادری رضوی
بڑی مسجد جلا لپور دھئی رائے پوری، یوپی

الجواب:

(۱) دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب علمائے حرمین شریفین سے اپنے کافر مرتد ہونے کا فتویٰ پا چکے دیکھو حسام الحرمین۔ اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے درست نہیں۔ درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا و مرتدۃ احدا من الناس مطلقا'' (۱)

لہٰذا یہ نکاح اصلا منعقد نہ ہوا اور قربت خالص زنا قرار پائے گی اور باپ دیوث مستحق لعنت اور واقف حال شرکاء اس کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہوں گے باپ پر اس ارادۂ بد سے توبہ لازم ہے ورنہ اسے چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بوسۂ قبر جائز ہے خالد کا حرام بتانا صحیح نہیں، علماء کے مابین اختلاف ہے بعض نے جواز کا حکم دیا ہے اگرچہ راجح یہی ہے کہ عوام بوسہ نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۴ / جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
دارالافتاء، منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۲۷

معتدہ کا نکاح نہیں ہوسکتا! عدت میں زنا مانع عدت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۱) ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی کئی ایک سال کے بعد زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دی طلاق، طلاق، طلاق، اب ہندہ بغیر عدت گذارے کسی دوسرے سے یعنی خالد کے ساتھ رہنے لگی اور خالد بھی اسے چاہنے لگا اب خالد وہندہ شوہر بیوی جیسے رہنے لگے ان دونوں کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

(۲) اسی حالت میں چند دن گزرنے کے بعد اب لوگوں نے اس کے برخلاف آواز دی کہ اس طرح کا رہنا قطعی گناہ ہے لوگوں کے ڈانٹ پر خالد نے ہندہ سے فوراً نکاح کرلیا کیا یہ نکاح شریعت محمدی میں صحیح ہے یا غلط؟

(۳) اب خالد نکاح کے کئی ایک سال بعد ہندہ کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا تقریباً آٹھ ماہ گزر چکا اب خالد کہتا ہے نہ میں طلاق دوں گا نہ روٹی کپڑا دوں گا، اب ہندہ کشمکش میں ہے اس وقت ہندہ اپنے لڑکے کے پاس ہے اور وہ چاہتی ہے کہ دوسرے سے شادی کرلوں اس صورت میں ہندہ کا نکاح دوسرے سے ہوگا یا نہیں؟ قرآن وحدیث سے خلاصہ مدلل جواب عنایت فرمادیں۔ عین کرم ہوگا!

سائل: سلطان شاہ

محلہ چک نوادا، شہر کہنہ، بریلی شریف

الجواب:

(۱) دونوں زناکار مستحق نار ہوئے دونوں پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جبکہ بعد عدت نکاح کیا ہو صحیح ہے۔ درمختار میں ہے:

”ولو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

اور اگر عدت کے اندر نکاح ہوا تو نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) خالد سخت گناہ گار ظالم جفاکار ہے اس پر لازم ہے کہ بھلائی کے ساتھ رکھے یا طلاق دے دے ورنہ سخت ملزم ہے اور وبال عظیم کا مستحق رہے گا جب تک وہ طلاق نہ دے دوسرا نکاح حلال نہیں کچھ دے کر یا مہر معاف کر کے تحریراً یا حاکم کے زور سے زبانی طلاق کہلوالیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ انقضائے عدت کے بعد کیا ہو ورنہ عدت کے اندر نکاح حرام قطعی

---

(۱) الدر المختار، ج۴، ص ۱۴۲، کتاب النکاح، دار الکتب العلمیة، بیروت

ہے اور سوال سے ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ ہندہ معتدہ ہے تو یہ نکاح باطل محض ہوا کہ عدت میں ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۲۸

طلاق کی عدت میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
سلطان محمد کی لڑکی کا نکاح عرصہ چھ سال قبل ہوا تھا چھ سال تک اپنے شوہر کے گھر آباد رہی کچھ نا اتفاقی کی وجہ سے شوہر نے اس لڑکی کو باپ کے گھر بھیج دیا ڈیڑھ سال تک لڑکی باپ کے گھر رہی اسی اثناء میں لڑکی کو ناجائز حمل قرار پا گیا رفتہ رفتہ حمل کو چھ ماہ گزر گئے اب شوہر کو پتہ چلا تو شوہر نے ۲/محرم الحرام ۱۳۹۹ھ کو طلاق دے دی اس کے دوسرے دن کچھ لوگوں نے ملکر اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ کر دیا ایک تو حاملہ دوسرے ابھی طلاق ہوئی اس عالم میں نکاح ہوا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس نکاح میں شرکت کی ان پر کیا جرم عائد ہوتا ہے مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو جائے ورنہ اسلام کو لوگوں نے ایک کھیل بنا رکھا ہے نکاح ہوا کہ نہیں؟

عبدالحق قادری چشتی مینڈھی کشمیر
سید محمد حسنین، جامع مسجد ڈبوئی، بروز جمعرات

الجواب:

عورت جبکہ حاملہ تھی تو اس کی عدت وضع حمل تھی حالت حمل میں جو نکاح ہوا قطعاً عدت میں ہوا

اور عدت میں نکاح تو نکاح صراحۃ پیام نکاح بلکہ عزم نکاح بھی حرام قطعی ہے۔

قال تعالیٰ: {وَلَا تَعۡزِمُوۡا عُقۡدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡكِتٰبُ اَجَلَهٗ} (۱)

جولوگ واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے سب زنا کے دلال ہوئے سب پر توبہ لازم ہے۔اور جس سے یہ نکاح ہوا وہ اگر جانتا تھا کہ عورت معتدہ ہے تو یہ نکاح باطل محض ہوا اور قربت خالص زنا ہوئی اور اگر معتدہ ہونا معلوم نہ تھا تو جب علم ہوا، فوراً متارکہ فرض ہوا، اور تاخیر گناہ متارکہ یہ ہے کہ مرد کہدے کہ میں نے تجھے چھوڑا یا عورت ہی کہدے کہ میں تجھ سے جدا ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۲۹

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

زید ایک لڑکی لے کر یہاں آیا اور عمرو کے مکان پر قیام کیا عمرو نے گاؤں کے چند افراد وپیش امام کو بلا کر زید اور اس لڑکی کا نکاح پڑھوایا بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکی زید کی سگی سالی ہے اور زید کی بیوی ابھی باحیات ہے اور زید کے نکاح میں ہے نکاح خواں وشرکاء کا کہنا ہے کہ ہم سے عمرو نے کہا تھا کہ میں ذمہ دار ہوں کہ اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے ان دونوں کا نکاح صحیح ہوگا آپ لوگ ان کا نکاح پڑھا دیجئے، تب ہم نے نکاح پڑھایا۔ واضح رہے کہ عمرو بے نمازی، داڑھی منڈا، شرابی شخص ہے اور یہ حالات اس کے سب پر عیاں ہیں لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(ا) جن لوگوں کو یہ علم تھا کہ سگی سالی ہے پھر بھی انہوں نے نکاح پڑھایا پڑھوایا۔ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(ب) جن کو یہ علم نہیں تھا کہ سگی سالی ہے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(ج) جن کو یہ علم تھا کہ سگی سالی ہے لیکن یہ علم نہیں تھا کہ سگی سالی سے نکاح حرام ہے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: ایس۔اے۔اے حسین، نینی تال، یوپی

---

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۳۵

الجواب:

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے۔

قال تعالیٰ: {اَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ-الآیۃ}(۱)

دانستہ جس نے یہ نکاح کیا اور جو واقف حال اس میں شریک ہوئے سب اشد گناہگار مستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ فرض ہے اور جس کے ساتھ یہ نام کا نکاح ہوا اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنی سالی کو چھوڑ دے اور اس سے جدائی کا اعلان کرے یا اس کی سالی ہی کہے کہ میں اس سے جدا ہوئی اور دونوں توبہ و رجوع کے ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں پھر اگر زید نے اس عورت (سالی) سے صحبت کر لی ہے تو جب تک بعد متارکہ اسکی عدت نہ گزر جائے اپنی بیوی کو ہاتھ نہ لگائے۔

ردالمحتار میں ہے: ''وله وطئ الأولىٰ الا ان يطأ الثانية فتحرم الاولىٰ الىٰ انقضاء عدة الثانية كما لو وطئ اخت امرأته بشبهة حيث تحرم امرأته مالم تنقض عدة ذات الشبهة ح عن البحر ''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۰

جب تک شوہر سے آزادی نہ ملے دوسرا نکاح نہیں ہوسکتا!

بخدمت شریف جناب حضور مفتی اعظم ہند، دار الفقہ بریلی شریف! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں علیم النساء دختر عبد الکریم صاحب موضع برسٹھی مقام و پوسٹ برسٹھی ضلع جونپور، میرا نکاح ہمراہ نثار احمد بن منظور احمد مقام و پوسٹ مونگر بادشاہ پور ضلع جونپور ہوا۔ شادی ہوئے قریب دس سال

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۳

(۲) ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص ۱۱۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہوئے چند دنوں بعد سے میرے شوہر اور ان کے والدین نے ملکر ہمارے میکہ کے سارے سامان و زیورات چھین لئے، کافی عرصہ تک یہ ظلم برداشت کرتی رہی اسی دوران میں ہمارے خسر نے ہماری عزت پر متعدد بار شہوت کی نیت سے جسم کو پکڑ کے حملہ کرنا چاہا میں اپنے دامن کو کسی طرح سے بچا کر اپنے شوہر سے یہ سب بات کہی تو وہ بھی ہمارے حق میں ظالم بن گئے میں سب ظلم کو دیکھ کر اپنے میکہ چلی آئی اور آج قریب پانچ سال سے اپنے میکہ میں پڑی ہوں وہ لوگ ہماری کوئی خبر گیری نہیں کرتے ہیں میں کئی ایک بار انہیں یاد کر کے بلائی مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی نہ تو آئے، اس عرصہ کے درمیان نان ونفقہ پر بھی توجہ نہ دی علمائے دین وشرع متین! توجہ فرما کر ہمارے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا نکاح اس شوہر سے فسخ کر دیا جائے تا کہ میں دوسرا نکاح کر سکوں اور سکون کی زندگی گزار سکوں۔ فقط والسلام

علیم النساء بنت عبدالکریم

حافظ غلام مرتضیٰ، گوپی گنج، بنارس

الجواب:

محض شہوت کی نیت سے پکڑنا چاہا تو کچھ نہیں یعنی عورت اس صورت میں اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی البتہ خسر اس عورت کا سخت گناہ گار مستوجب نار ہوا اس پر توبہ فرض ہے ایسی صورت میں جب تک شوہر سے طلاق ہو کر عدت نہ گزر جائے۔ دوسرا نکاح حرام قطعی ہے۔ جس صورت بنے شوہر سے طلاق لی جائے خواہ کچھ دیکر یا معاف کر کے خواہ حاکم وغیرہ کے جبر واکراہ سے اس سے زبانی طلاق کہلوالیں اور اگر واقعہ یہ ہو کہ خسر نے بشہوت عورت کے جسم کے کسی حصہ برہنہ عضو خواہ بال کو چھوا، یا کپڑے کے اوپر سے چھوا مگر وہ اتنا دبیز نہ تھا کہ جسم کی حرارت کو پانے سے مانع ہوتا گرچہ انزال نہ ہوا تو عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی اور متارکہ فرض ہوا متارکہ یہ ہے کہ شوہر کہے کہ میں نے تجھے چھوڑا، یہ متارکہ صرف شوہر ہی کر سکتا ہے۔ یونہی اگر شوہر کو غالب گمان یہ ہے کہ بیوی سچ کہتی ہے تو یہی حکم ہے۔

درمختار میں ہے:

”حرم اصل مزنیته وممسوسته۔ الخ“ (۱)

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

اسی میں ہے: ''تزوج بکراً فوجدھا ثیباً وقالت ابوک فضنی، ان صدقھا بانت بلا مھر، والالا-شمنی'' (۱)

بعد متارکہ وانقضائے عدت عورت کو دوسرے سے نکاح حلال ہوگا۔

نیز درمختار میں ہے: ''وبحرمة المصاھرة لا یرتفع النکاح حتیٰ لا یحل لھا التزوج بآخر الا بعد المتارکة وانقضاء العدة'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵/محرم الحرام ۱۳۹۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۱

دیوبندی کی لڑکی سے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

دیوبندی کی لڑکی کا بغیر تجدید ایمان کئے اگر نکاح ہوا تو نکاح صحیح ہوا یا غلط اور جو لوگ ایسے نکاح کو صحیح سمجھیں ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے جواب مفصل صادر فرمایا جاوے۔

سائل: طفیل احمد
قصبہ بہیڑی، ضلع بریلی

الجواب:

وہ لڑکی اگر عقائد کفریہ دیابنہ وقت نکاح رکھتی تھی یا دیابنہ کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے انہیں

(۱) الدرالمختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدرالمختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسلمان جانتی تھی تو مرتدہ تھی اور مرتدہ سے نکاح باطل محض ہے۔ درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً'' (۱)

لہٰذا اس لڑکی سے نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور شرکائے نکاح واقف حال سب گناہگار ہوئے اور اسے صحیح سمجھنے والے اشد گناہگار اشد عذاب نار کے سزاوار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے۔ اور مرد و زن پر فرض ہے کہ فوراً علیٰحدہ ہو جائیں پھر اگر لڑکی سنیہ ہو چکی اور کفریات دیابنہ سے بیزار ہو تو بہ رضائے زن اب نکاح کا اختیار ہے۔ ورنہ ہرگز اس سے کسی کو نکاح حلال نہیں اور اگر وہ لڑکی وقت عقد سنیہ صحیح العقیدہ تھی تو نکاح صحیح ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۳۲

جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ دودھ سے بھی حرام ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ:

(۱) ہندہ نے ربیعہ کو دودھ پلایا اب ربیعہ کی شادی ہندہ کے کسی لڑکے سے ہو سکتی ہے؟

(۲) اور اس نکاح میں شریک ہونا اور دعوت کھانا اور بارات میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اور قاضی نکاح اور ربیعہ کی والدہ اور والد نے مسئلہ بتانے پر کہ ناجائز ہے تو گندی گالیاں دیں اور کہا کہ ایسے ایسے مولوی تو ہمارے پیشاب میں بہتے ہیں۔ از روئے شرع مطہر جواب عنایت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام

المستفتی: نصیر اللہ خان، موضع مرپا، پوسٹ پراڈان وایہ بھوتہی، ضلع سیتامڑھی (بہار)

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

(۱) نہیں۔حدیث میں ہے:

''ان اللہ حرم من الرضاعۃ ما حرم من النسب'' (۱)

اللہ تعالیٰ نے دودھ کے رشتہ سے وہ حرام فرمائے جو نسب کے رشتے سے حرام فرمائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس محفل نکاح میں شریک ہونا حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جنہوں نے گالیاں دیں اور علماء کے لئے وہ گندا بول بولا اشدگنہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوئے۔توبہ کریں بلکہ تجدید ایمان بھی اور بیوی والے تجدید نکاح بھی کریں کہ اہانت علماء کفر ہے۔اشباہ میں ہے:

''الاستھزاء بالعلم والعلماء کفر'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۱/ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۳

منکوحۂ غیر سے نکاح کرنا کیسا؟

(۱) زید اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ ہمبستری کرتے ہوئے پکڑ لیا بعد میں اسے اپنے گھر میں رکھنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اسے اب ہم نہیں رکھیں گے قریب ایک سال بعد لڑکی کے والدین نے نہ رکھنے کی بات کو طلاق سمجھ کر دوسری جگہ شادی کے لئے بات کی زید سے طلاق دینے کو کہا تو زید نے قریب ایک ماہ دس دن پہلے طلاق دے دیا اور قاضی نے نکاح پڑھا دیا بکر کا کہنا ہے یہ نکاح غلط ہوا قاضی اور جتنے نکاح

(۱) جامع الترمذی، ابواب الرضاع، ج ۱، ص ۱۳۶، مجلس برکات، مبارکپور

(۲) الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، باب الردۃ، ج ۱، ص ۲۱۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت

میں شامل ہیں ان پر شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) جامع مسجد میں صدیوں سے نماز جمعہ ہوتی ہے جو دیہات میں ہے آبادی تقریباً چار پانچ ہزار کی ہے دوسری مسجد جو قریب پچیس سالوں سے ہے جس میں علمائے اہل سنت نے صرف جمعہ کے لئے منع کیا مگر جمعہ برابر ہوتا ہے کیا جمعہ ہو جائے گا؟ تفصیل سے سمجھانے کی زحمت گوارہ کریں۔

(۳) قریب چار پانچ ہزار کی آبادی والے جامع مسجد کے پیش امام سے صرف دس پندرہ آدمی ذاتی طریقہ سے بغض وعناد رکھتے ہیں اور نماز جمعہ گاؤں کی چھوٹی مسجد میں پڑھتے ہیں اگر اس مسجد میں نہ پڑھیں تو کہاں جائیں اور ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد مظفر خان ولد عبد الصمد خاں نوری
موضع ڈونڈوہ بزرگ ڈاکخانہ ضلع فرخ آباد، یوپی

الجواب:

(۱) بکر کا قول درست ہے اسلئے کہ یہ نکاح عدت میں ہوا اور عدت میں نکاح تو نکاح صراحۃً پیام نکاح بلکہ ارادۂ نکاح بھی حرام ہے لہٰذا جو جو واقف حال اس میں شریک ہوئے گنہ گار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲، ۳) دیہات میں جمعہ صحیح نہیں لہٰذا وہاں جمعہ پڑھنا مذہب معتمد حنفی میں جائز نہیں:

"لانہ اشتغال بما لا یصح لأن المصر شرط الصحة- کذافی الدر المختار"(۱)

مگر جہاں پہلے سے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں وہاں انہیں مصلحۃً روکا نہیں جاتا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں یہ ایک قول پر صحیح آتا ہے البتہ انہیں حکم ہے کہ دو رکعت بنام جمعہ پڑھ کر چار رکعت فرض ظہر با جماعت بھی پڑھ لیں تا کہ فرض سے عہدہ برآ ہو جائیں اور دوسرا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ خصوصاً جبکہ علماء نے منع کیا اور ذاتی رنجش کی بنا پر امام کی اقتدا چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۳ ر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم/ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

(۱) الدر المختار/رد المحتار، باب العیدین، ج ۳، ص ۴۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۳۴

شیعہ سے نکاح حرام قطعی! مرتد کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں ہوسکتا!

بخدمت شریف بحضور فیض گنجور مخدومی ومحترمی جناب قبلہ قاضی صاحب مدظلہ العالی! السلام علیکم سلام وآداب قبول باد!

حضور سے مؤدبانہ عرض خدمت یہ ہے کہ ہر نمبر کا سوال جواب نمبر سے الگ الگ کر کے قرآن و حدیث سے مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا اور بہت ہی جلد ہمیں جواب عنایت فرمائیں کیونکہ ہمارے شہر پتھوراگڑھ میں اس وقت ایسا واقعہ ہونے سے عوام میں ہلچل مچ گئ ہے لہٰذا عوام کو مطمئن و سکون کرنے کے لئے بہت ہی جلد قرآن وحدیث سے مدلل جواب خلاصہ کر کے ہمیں بھیج کر مطمئن فرمائیں کرم ہوگا!

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

بکر کے سارے خاندان شیعہ عقیدہ ہیں اور محرم میں یہ لوگ تبرا اور شیعہ کا جو قول وفعل ہے وہ سب کرتے ہیں اور بکر بھی شیعہ ہی ہے۔ بکر نے اپنی شادی کی نسبت بنت سنیہ سے طے کی اور عقد منگنی میں ہمارے شہر کی مسجد کے زید پیش امام نے شیعہ بکر کی طرف سے دیدہ ودانستہ عقد منگنی میں شرکت کی ہے لہٰذا جواب طلب ہے کہ پیش امام کا عقد منگنی میں دیدہ ودانستہ شرکت کرنا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟ اب امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا!

(۲) زید ایسا نکاح پڑھا کے دوسرے دن بکر کے گھر دعوت ولیمہ بھی کھا کر آیا ہے یہ دعوت کھانا کیسا ہے؟ اسی دن زید سے اس ناجائز نکاح کے بارے میں دو شخص نے زید سے پوچھا کہ یہ نکاح آپ نے کیسا پڑھایا ہے تو زید نے کہا کہ میں نے نکاح صحیح پڑھایا ہے غلط نہیں پڑھایا ہے تو زید کا یہ کہنا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟ اب امامت زید کرسکتا ہے یا نہیں؟ اگر امامت کرسکتا ہے تو زید کو کیا کرنا ہوگا؟ زید شادی شدہ ہے۔

(۳) زید پیش امام نے شیعہ بکر کے مذہب کو جانتے ہوئے دیدہ ودانستہ بکر کا نکاح بنت سنیہ سے

پڑھادی ہے جواب طلب ہے کہ بنت سنیہ کا نکاح بکر شیعہ سے شریعت مطہرہ میں ہوا ہے یا نہیں اور شیعہ سنی کا نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟ خلاصہ جواب دیں کرم ہوگا۔ اور شیعہ بکر کا نکاح بنت سنیہ سے زید پیش امام نے پڑھائی ہے تو زید پیش امام پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہوسکتا ہے؟ خلاصہ جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا اور بکر اپنے شیعہ ملا سے گھر میں دوبارہ نکاح پڑھایا ہے۔

(۴) عمر ایک عالم دین ہے عمر نے زید پیش امام کی یہ حالت دیکھ سن کر جمعہ سے پہلے نکاح کے مسائل پر تقریر کی ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۶۳ کا حوالہ دیتے ہوئے، بہار شریعت کفو کے بیان کا حوالہ اور الملفوظ حصہ دوم ص ۱۳۲، از روئے شرع یہ نکاح نہیں ہوا ہے؟ اور جو قاضی ایسا نکاح دیدہ و دانستہ پڑھا کر کہے کہ میں نے صحیح نکاح پڑھایا ہے تو اس قاضی پر شریعت کا حکم ہے کہ ایسے قاضی پر توبہ اعلانیہ لازم ہے اور بعد توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اب آپ سے سوال طلب ہے کہ عمر کا دوران تقریر میں ایسا مسئلہ بتانا درست ہے یا نہیں؟ جواب دیں کرم ہوگا

(۵) وہی زید پیش امام یہ مسائل سن کر جمعہ کے تیسرے دن ایک اور بنت سنیہ کا نکاح ابن سنی سے پڑھایا ہے زید نے ایسے رکن کے ساتھ یہ دوسرا نکاح کیا تو نکاح ہوا ہے یا نہیں اور زید کو کسی کا نکاح پڑھانا چاہئے یا نہیں؟ خلاصہ جواب دے کر مطمئن کریں۔ کرم ہوگا زید پر اگر شریعت کے حکم سے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے اور زید یہ سب کر لیتا ہے تو بعد توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور عوام بھی زید کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چاہتے ہیں۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۶) ہمارے شہر پتھوراگڑھ میں سنیوں کے پڑوس میں شیعہ لوگ ہیں ان کے بیاہ شادی میں سنیوں کو شرکت کرنا کیسا ہے اور اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا کیسا ہے اور سنیوں کو ان کی قیادت و جنازہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ خلاصہ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا

جواب لکھ کر بہت ہی جلد ہمیں بھیج کر مطمئن کریں۔ کرم ہوگا!

زیادہ حد ادب۔ فقط والسلام!

المستفتی: مسجد کمیٹی پتھوراگڑھ (یوپی)

الجواب:

(۱) شیعہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں ان سے مناکحت شرعاً حرام ہے بلکہ اصلاً صحیح نہیں ہے، صحیح حدیث میں ہے:

''لاتناکحوھم'' (۱)

ان سے نکاح مت کرو

عالمگیری میں ہے:

''لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ و کذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط'' (۲)

لہٰذا یہ منگنی بھی حرام ہوئی کہ طلب حرام حرام ہے اور دانستہ جو جو اس میں شریک ہوئے سب گنہ گار مستوجب نار ہوئے ان سب پر توبہ لازم ہے اور امام بھی توبہ کرے، وہ لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بکر کا شیعہ کے گھر جانا اور اس کے یہاں دعوت کھانا حرام حرام اشد حرام ہوا اور شیعہ سے مناکحت حرام قطعی ہے اور اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے امام کا یہ کہنا کہ نکاح صحیح پڑھایا ہے حرام قطعی کو حلال جاننا ہے اور امر ضروری دینی کا انکار ہے جو کفر ہے اس پر برتقدیر صدق سوال توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ جب تک تجدید ایمان نہ کرے اس کی اقتداء میں نماز باطل محض ہے۔

کفایہ میں ہے:

''اما الکافر فلا صلاۃ لہ فالاقتداء بمن لا صلاۃ بہ باطل'' (۳)

درمختار میں ہے: ''وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ کفر بہا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا'' (۴) واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب الصحابہ، ج ۱۱، ص ۱۵۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الفتاوی الھندیۃ، کتاب النکاح، القسم السابع فی المحرمات بالشرک، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر، بیروت

(۳) الکفایۃ مع فتح القدیر، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامت، ج ۱، ص ۳۲۵، احیاء التراث العربی، بیروت

(۴) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الامامۃ، ج ۲، ص ۳۰۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) شیعہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں جیسا کہ گزرا۔
نیز درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا او مرتدة احدا من الناس مطلقاً'' (۱)

اور جس نے دیدہ ودانستہ ایسا نکاح پڑھایا سخت گنہ گار ہوا، اسے امام بنانا گناہ ہے جبکہ اس کا جرم ثابت ومشتہر ہے۔ غنیة میں ہے:

''لو قدموا فاسقا یاثمون'' (۲)

اور نماز اس کے پیچھے واجب الاعادہ ہے۔ درمختار میں ہے:

''کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها'' (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) وہ نکاح درست ہوا جبکہ سنیہ کا نکاح سنی سے ہوا بشرطیکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو مگر اس سے نکاح پڑھوانا نہ چاہئے اور بعد توبہ صحیحہ شرعیہ جب صلاح حال ظاہر اور اس پر اطمینان ہو تو اس کی امامت بحال ہوگی۔
عالمگیری میں ہے: **''الفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته ما لم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة'' (۴)** واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا سخت ترین حرام بلکہ کفر ہے کہ کفار کے لئے دعائے مغفرت کفر ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

''الدعاء بالمغفرة للکافر کفر'' (۵) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت
(۲) غنیة المستملی شرح منیة المصلی، فصل فی الامامة، ص ۵۱۳، مطبع سهیل اکیڈمی
(۳) الدر المختار، باب الامامة، ج ۲، ص ۱۴۷، ۱۴۸، دار الکتب العلمیة، بیروت
(۴) الفتاوی الهندیة، کتاب الشهادة، الفصل الثانی فیمن لا تقبل شهادته، ج ۳، ص ۴۰۲، دار الفکر، بیروت
(۵) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۳۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

مسئلہ-۳۵

دو بہنوں کا ایک کے نکاح میں رہنا اور ان کے بچوں کا شرعی حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید کا عقد ہندہ سے ہوا تھا دو چار برسوں بعد ہندہ کی بہن ریحانہ سے محبت کر کے عقد کر لیا جبکہ ہندہ بھی زید کے عقد میں تھی اب ایسی صورت میں ہندہ اور ریحانہ عقد کے اندر باقی رہیں گی یا عقد ٹوٹ جائے گا؟ جواب مکمل فرما کر شکریہ کا موقع دیں!

(۲) زید کے گھر اب بھی ہندہ و ریحانہ دونوں بہنیں ساتھ رہتی ہیں ہندہ سے کوئی بچہ نہیں ریحانہ سے لڑکے لڑکیاں سب ہیں اب ہندہ سے بچہ پیدا ہوتے ہیں نسب کے حساب سے یہ بچے حرامی ہوتے ہیں یا حلالی؟ بینوا توجروا!

(۳) زید کے بچوں کا اس میں قصور ہے یا نہیں؟ اب لڑکے لڑکیوں کا نکاح جو بھی مولوی پڑھائے نکاح درست ہوگا یا نہیں؟ اگر درست نہیں ہوگا تو مولوی کے اوپر شریعت کا کیا حکم ہے؟ زید کے یہاں کھانا پینا، میل جول رکھنا کیسا ہے؟ دونوں بہنیں زید کے گھر آج بھی موجود ہیں اور رہیں گی۔ جواب حدیث وقرآن سے عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں!

(۴) زید کے والد محترم کا نکاح اس وقت ہوا جبکہ زید اپنی ماں کے پیٹ میں تھا عمرو نا جائز طریقے سے تعلق پیدا کیا تھا اور حمل کی جانکاری گاؤں والوں کو اور گھر والوں کو ہوئی جلدی جلدی حمل کی حالت میں عمرو کا نکاح کیا۔ یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو زید حرامی ہوا یا حلالی؟ اور زید کے جتنے بچے ہوں گے وہ حرامی ہوں گے یا حلالی؟ جواب مکمل فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ عین کرم ہوگا۔ بینوا توجروا!

المستفتی: محمد صمد الحق

ساکن چھیلونی، پوسٹ مڑیاری، ضلع بلیا

الجواب:

(۱) ہندہ سے اس کا عقد صحیح و برقرار ہے اور ریحانہ سے عقد فاسد ہوا زید و ریحانہ پر لازم ہے کہ ایک دوسرے سے فوراً جدا ہو جائیں ورنہ اشد گنہ گار مستوجب نار رہیں گے دونوں پر توبہ فرض ہے اور زید پر

لازم ہے کہ فوراً ریحانہ سے علیحدہ ہو جائے اور ریحانہ کی عدت میں ہندہ کو بھی ہاتھ نہ لگائے۔

رد المحتار میں ہے:''والثاني باطل وله وطأ الاولىٰ الا أن يطأ الثانية فتحرم الاولىٰ الى انقضاء عدة الثانية'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ولد الحرام ثابت النسب ولد الزنا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) زید کے بچے اس کے فعل سے کیوں قصوروار ہوں گے ان کا نکاح درست ہوگا البتہ زید بے قید جب تک باز نہ آئے اسے ہر مسلم واقفِ حال چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نکاح سے چھ ماہ پر اگر زید پیدا ہوا تو اس کا نسب اس کے باپ سے ثابت ہوگا اور اگر چھ ماہ سے کم مدت میں پیدا ہوا تو ثابت النسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ / ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۳۶

مدت رضاعت میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت! رضاعی بھتیجی سے نکاح مثل سگی بھتیجی حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے ایک لڑکی دوسرے کی لے کر اپنی بیوی کا دودھ پلایا اس لڑکی کا نکاح اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کیا دودھ پینے والی لڑکی کی عمر دو برس سے کم تھی زید کا لڑکا اس وقت تین برس کا تھا۔

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۱۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) دودھ پینے والی لڑکی کے لڑکی پیدا ہوئی زید کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اب دونوں کا نکاح کیا گیا۔فقط!

آپ کا خادم: عبدالرزاق خاں قادری نوری

سید پور، بدایوں

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں حرمت رضاعت ثابت ہوگئی کہ مدت رضاعت میں اس نے دودھ پیا اور وہ لڑکی اس شخص کی رضاعی بیٹی اور اس کے حقیقی بھائی کی رضاعی بھتیجی مثل حقیقی و نسبی بھتیجی کے حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

''یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب''(۱)

لہٰذا اس لڑکی کا عقد اس کے رضاعی چچا سے نادرست ہوا۔ دونوں پر فرض ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائیں اور توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ نکاح بھی نادرست ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ/نزیل بمبئی

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۳۷

رضاعی بھائی بہنوں کا رشتہ جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) رضاعی بہن کے حقیقی بھائیوں کے ساتھ حقیقی بہنوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۲) زید کی بیوی کو مرض ٹی بی ہو گیا تھا اچھا ہو گیا مگر ڈاکٹر نے میاں بیوی کو ہمبستر کے لئے جدا رہنے

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الشھادات باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

کو کہہ دیا ورنہ حمل رہ گیا تو مرض لوٹ آئے گا پھر صحت نہیں ہوگی جان کا خطرہ بھی ہوگا اس بناء پر زید اپنی بیوی کا آپریشن کرا سکتا ہے جس سے حمل نہ ٹھہرے؟

(۳) عورت حالت وضو میں بچہ کو دودھ پلائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

المستفتی: نصیر احمد معرفت مفتی مظفر حسین صاحب داتا گنجوی
عالیہ برکاتیہ مظفر اسلام داتا گنج، بدایوں

الجواب:

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) آپریشن کی اجازت نہیں۔ مروجہ ادویات مانع حمل سے تدبیر کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۶/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۳۸
نکاح ثانی کے بعد شوہر اول نے طلاق دی تو کیا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) ہندہ کی شادی آج سے دو سال قبل زید سے ہوئی تھی، زید کی طبیعت کچھ خراب ہوگئی، مدت علالت میں ہندہ اپنے میکے چلی آئی ایک ماہ گزرنے کے بعد زید کے گھر والے ہندہ کو بلانے آئے مگر ہندہ کے والدین نے اس کو جانے سے روکا اور زید کے طلاق دئے بغیر ہندہ کے والدین نے اس کی شادی بکر سے کردی۔ نکاح ثانی کے بعد زید ہندہ کو لینے آیا مگر ہندہ کے والدین نے ہندہ کو جانے سے روکا اور زید سے طلاق نامہ لکھوالیا۔

(۲) جب کہ ہندہ کو زید نے طلاق نہیں دی اور ہندہ بکر کی منکوحہ بنی جب ہندہ بکر کی منکوحہ بن گئی تب

زید نے طلاق دی ہندہ زید کو چاہتی تھی مگر اس کے والدین نے شکنجہ میں رکھا اور زید سے ملنے کو روکا۔ بستی والوں نے ہندہ کے والدین کو سماج سے الگ کر دیا چونکہ بستی والوں کی سمجھ میں زیادہ غلطی اسی کی ہے اور اسی کی وجہ سے ہندہ بکر کے نکاح میں آئی اور گواہوں کو بھی معلوم تھا کہ زید نے ہندہ کو طلاق نہیں دی ہے پھر بھی نکاح ثانی کے گواہ بنے۔

(۳) ہندہ، بکر، زید، گواہ اور اس کے والدین کا کیا ہوگا؟ اسلام کا فیصلہ کیا ہے؟ مفصل و مدلل قرآن و احادیث کریمہ کی روشنی میں ان تمام باتوں کا فیصلہ تحریر کریں

(۴) نکاح ثانی کے قاضی بنے حامد سے لوگوں نے پوچھا تو بقول حامد ہندہ کے والدین نے کہا کہ زید نے طلاق دے دی ہے تو طلاق نامہ مانگنے پر ہندہ کے والدین نے کہا کہ زید مر چکا ہے۔ بقول حامد حامد کی باتوں میں تضاد ہے۔ حامد کا کیا ہوگا؟ معلوم ہوتا ہے کہ حامد جانتا تھا کہ زید نے طلاق نہیں دی ہے پھر بھی نکاح پڑھا دیا۔ ایسے قاضی کے بارے میں اسلام کا جو فیصلہ ہو مفصل و مدلل تحریر کریں نوازش و کرم ہوگا۔ اور اہل بستی پریشان ہیں، جتنا جلد ہو سکے جواب سے مطلع فرمائیں۔ ممنون و مشکور ہوں گا فقط!

العارض: اہل نیا گاؤں، چھپرہ

الجواب:

(۱-۴) ہندہ جبکہ زید کی منکوحہ تھی اس کا نکاح بکر سے کرا دینا نہایت ظلم و جفا کاری، سخت بدکاری کا کام نہایت بدانجام ہے۔ اس نکاح میں جو لوگ واقف حال شریک ہوئے، خواہ قاضی، خواہ گواہ، خواہ حاضرین، سب گنہ گار، ظالم جفا کار، مستوجب عذاب نار، مستحق غضب جبار ہوئے، سب پر توبہ لازم ہے۔ رہا نکاح کا حکم تو یہ ہے کہ اگر بکر کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہندہ غیر کی منکوحہ ہے تو یہ نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ فرض ہے اور وہ یہ کہ بکر ہندہ سے کہے میں نے تجھے چھوڑا یا ہندہ بکر سے کہے۔ درمختار میں ہے:

”مبدأو هافی النكاح الفاسد بعد التفريق من القاضی بينهما او المتاركة ای اظهار العزم من الزوج علی ترک وطئها بان يقول بلسانه تركتک بلا وطء ونحوه لا مجرد العزم لو مدخولة، ملتقطا“ (۱)

(۱) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدة، ج۵، ص ۲۰۵، ۲۰۶، دار الکتب العلمیہ بیروت

اور اگر بکر کو منکوحۃ الغیر ہونا معلوم تھا تو نکاح سرے سے باطل، اور قربت خالص زنا۔ زید نے طلاق نامہ اگر بے جبر و اکراہ لکھا ہے تو اب چارۂ کار صرف یہی ہے کہ ہندہ کی خوشی سے اس کا نکاح بکر سے کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ جمادی الآخرہ ۹۶ ۱۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فیاض احمد سیوانی غفرلہٗ

مسئلہ-۳۹

وہابی کو وہابی جانتے ہوئے اس سے نکاح کرنا کیسا؟

مکرم و معظم حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک سنی نے اپنی لڑکی کی شادی وہابی دیوبندی لڑکے سے کی، لڑکی کا نکاح ایک سنی قاضی نے جو ایک مسجد میں امام بھی ہے، پڑھایا۔ لڑکی کے والد و قاضی اور کچھ شرکائے بزم مناکحت یہ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا وہابی، دیوبندی ہے ایسی صورت میں آیا نکاح ہوا یا نہیں؟ قاضی صاحب، لڑکی کے والد اور اس میں شرکت کرنے والوں کے لئے شرعی حکم سے برائے کرم مطلع فرمادیں۔ ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں کہ ایسے شخص کے یہاں دعوت طعام میں شرکت کیسی ہے؟ اور جو طعام تناول کرے اس پہ شرعاً کیا حد ہوگی؟

المستفتی: انجمن خدمت الاحباب

بزریا آنولہ، بریلی شریف

الجواب:

وہابی دیوبندی عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ مرتد، بے دین ہیں اور مرتد سے کسی کا نکاح اصلاً

درست نہیں۔ عالمگیریہ میں ہے:

''لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط'' (۱)

صورت مسئولہ میں اگر واقعہ یہ ہے تو اصلاً نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا اور جو دانستہ شریک ہوئے اور جنہوں نے دانستہ کھانا کھایا، سب سخت گنہ گار ہوئے سب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵ / شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۴۰

شادی شدہ عورت کے ناجائز تعلقات کی بنیاد پر لوگوں نے زانی سے نکاح کرادیا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید وہندہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ زید وہندہ میں ناجائز جنسی تعلقات پیدا ہوگئے، بات مشہور ہوئی، مسلمان و دیگر سماج کے افراد بالخصوص غیر مسلموں نے احتجاج وتنبیہ کیا۔ زید وہندہ کیلئے مسلم وغیر مسلم دونوں نے سزا بھی تجویز کی۔ زید وہندہ نے شرعاً توبہ بھی کی لیکن کچھ عرصہ بعد زید وہندہ دونوں علی الاعلان بُرائی کرنے لگے اور جنسی بے راہ روی کے مرتکب ہوئے۔ سماج کے لوگ جس میں زیادہ تر غیر مسلم تھے، ایک رات زید وہندہ دونوں کو پکڑ کر خالص مسلم آبادی میں لے آئے اور مسلمانوں سے کہا اس بُرائی کو روکیں ورنہ زید وہندہ ہندو معاشرے کو بھی خراب کردیں گے۔ ہندہ وزید کی حرکت پر ہندو مسلم دونوں بھرے ہوئے تھے۔ مسلم آبادی کے چند سرکردہ لوگوں نے حالات کے پیش نظر گاؤں کے امام صاحب سے ان کے انکار کے باوجود ہندوؤں کی موجودگی میں نکاح پڑھوادیا۔ ایک بات واضح کردینا ضروری ہے کہ ہندہ نکاح مذکور کے وقت اپنے سابق شوہر کی زوجیت میں تھی۔ زید وہندہ دونوں

(۱) الفتاوی الھندیۃ، کتاب النکاح القسم السابع المحرمات بالشرک ج ۱، ص ۳۴۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت

میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں ہندہ کے سابق شوہر کو واقعات کی جانکاری ہونے پر اس نے ہندہ کو طلاق دے دی ہے۔ زید و ہندہ سے ایک لڑکی کا جنم ہوا ہے۔

مندرجہ بالا واقعات پر شرعی نکتۂ نگاہ سے تفصیلاً روشنی ڈالیں۔ زید و ہندہ سے جس لڑکی کا جنم ہوا ہے اس کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟ مسلم آبادی کے جن سرکردہ لوگوں نے حالات کے پیش نظر امام صاحب پر زور دے کر نکاح پڑھوایا ہے ان کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے؟ مسلم آبادی کے دوسرے سرکردہ افراد جواب تک سوائے نکاح مذکور پر احتجاج کرنے کے کوئی اور صورت زید اور ہندہ کی تجدید نکاح کے لئے اختیار نہیں کررہے ہیں انکے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ مسلم آبادی کا ایک بڑا طبقہ جو نکاح مذکور پر مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے اس کے بابت شرعی احکام کیا ہیں؟

المستفتی: اے۔ایم۔ظہور الحق

چانو پور، فتح، بریار پور، ویشالی، بہار

الجواب:

نکاح مذکور حرام قطعی ہوا۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ}(۱)

یعنی حرام ہیں شوہر والیاں۔ اور جس کے ساتھ نکاح ہوا اگر وہ جانتا تھا جیسا کہ صورت سوال سے ظاہر ہے کہ عورت منکوحۂ غیر ہے تو نکاح باطل محض ہوا اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا اور مرد و زن بدستور زانی و زانیہ مثل سابق رہے۔ دونوں پر فوراً علیٰحدگی فرض ہے اور اگر بالفرض وہ نہ جانتا تھا کہ عورت منکوحۂ غیر ہے تو نکاح فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ، جن لوگوں نے یہ حرام نکاح پڑھوا دیا وہ سخت گنہ گار، مستوجب نار، مستحق غضب جبار ہوئے وہ سب توبہ کریں اور پڑھانے والا بھی توبہ کرے جبکہ وہ جبر و اکراہ شرعی کی حد تک مجبور نہ کیا گیا بلکہ معمولی دباؤ سے اس نے نکاح پڑھا دیا ہو اور اگر اسے ان لوگوں سے اپنی جان پر اندیشہ صحیح تھا تو وہ ملزم نہیں!

اب جب کہ شوہر نے طلاق دے دی ہے تو بعد عدت اس زانی سے اس کا نکاح حلال ہوگا۔

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

عدت شوہر کے یہاں کرے اور شوہر سے پردہ کرے اور اگر وہ اپنے یہاں نہ کرنے دے تو میکہ میں عدت گزارے اور اس مرد زانی سے علیٰحدہ رہے یہ دونوں مرضی سے علیٰحدہ نہ ہوں تو اہل قدرت پر فرض ہے کہ انہیں علیٰحدہ رکھیں اور ان کے عمل شنیع کی تقبیح اور ان سے بیزاری ہر مسلمان پر فرض ہے اور باوصف قدرت خاموش رہنا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور لڑکی جو تولد ہوئی وہ اس کے شوہر کی قرار پائے گی۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: ''الولد للفراش وللعاهر الحجر'' (۱)

اور اس سے اس کا نسب منقطع نہ ہوگا جب تک کہ لعان شرعی ہو کر نسب منقطع نہ ہو جائے اور لعان شرعی کے تحقق کی کون سی صورت ہے جبکہ قاضی شرع مفقود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۱

طلاق کی عدت گزارے بغیر نکاح ثانی قطعی حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ:

(۱) ایک عورت اپنے خاوند کو چھوڑ کر دوسرے خاوند کے پاس چلی گئی ہے۔ عرصہ پانچ چھ سال کا ہو گیا ہے یہ عورت عدالت میں اپنی گزارش رضامندی کی پیش کی ہے۔ پہلا خاوند طلاق دینے پر قطعی رضامند نہیں ہے تو کیا عدالت کے فیصلے کے موافق اس کا عقد دوسرے خاوند کے ساتھ ہو سکتا ہے؟

(۲) میت ہونے کے بعد جب مردے کو غسل دے کر کفنا دیتے ہیں تو کفنانے کے بعد مردے کا منہ کھول کر دیکھنا کیسا ہے؟

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب البیوع باب تفسی المشبهات، ج ۱، ص ۲۷۶، مجلس برکات

(۳) جنازے کے ساتھ عورتوں کا قبرستان جانا کیسا ہے؟

(۴) پنجوقتہ نماز ساتھ اذان کے کسی مکان میں یا مکان کی چھت پر ہوسکتی ہے؟ جمعہ وعید الفطر اور عید الاضحیٰ کی بھی نماز اسی مکان کی چھت پر مستقل طور سے پڑھنا کیسا ہے؟

(۵) مردے کا ہاتھ سیدھا رکھنا چاہئے یا نماز جیسے نیت باندھتے ہیں اسی طرح باندھے کفنانے کے وقت۔

الجواب:

(۱) کچہری کی آزادی شرعاً کچھ نہیں۔ شوہر جب تک طلاق نہ دے دے اور عدت نہ گزر جائے، دوسرا نکاح حرام قطعی ہے۔

قال تعالیٰ: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ} (۱)

حدیث میں ہے: "الطلاق لمن اخذ بالساق" (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز ہے۔

درمختار میں ہے: "ویکرہ خروجھن تحریما" (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مسجد کی حاضری اور جماعت اولیٰ پانا لازم ہے بے عذر شرعی تخلف جائز نہیں اور عذر شرعی ہے تو اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جائز ہے اسی شرط کے ساتھ جو پہلے گزری نیز اذن عام اور امام کا ماذون ہونا شرط ہے ورنہ نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) سیدھے دونوں کروٹوں میں رکھے جائیں بندھا ہوا شرعاً ممنوع ہے۔

درمختار میں ہے: "یوضع یداہ فی جانبیہ لا علیٰ صدرہ لانہ من عمل الکفار" (۴)

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۲) سنن ابن ماجۃ، ابواب الطلاق، ص ۱۵۱، مکتبہ تھانوی

(۳) الدر المختار، کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الجنائز، ج۳، ص ۱۳۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۴) الدر المختار، کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الجنائز، ج۳، ص ۹۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

نورالایضاح ومراقی الفلاح میں ہے:

''ولایجوز وضعهما علیٰ صدره لانه موضع صنیع اهل الکتاب'' (۱)

طحطاوی میں ہے:

''قوله: لانه صنیع اهل الکتاب ای و امرنا بمخالفتهم وتعبیر المصنف بلا یجوز یفید الحرمة'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۲

جماعت اسلامی والوں سے نکاح پڑھوانا اوران سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل پر کہ:

(۱) اگرایک مسلمان لڑکے کا عقد جماعت اسلامی کے کسی فرد نے پڑھایا توعقد درست ہوایانہیں؟

(۲) جماعت اسلامی کے فرد کے یہاں شادی کرنا کیسا ہے؟

(۳) جماعت اسلامی کے فرد کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب بحوالہ کتب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد معزالدین

محلہ باغ بھائی خاں سہسرام، بنارس

الجواب:

(۱) نام نہاد جماعت اسلامی جس کا بانی ابوالاعلیٰ مودودی گمراہ وگمراہ گر ہے، ایسوں سے نکاح پڑھوانا

(۱) مراقی الفلاح، باب احکام الجنائز، ص ۲۰۸، مکتبہ اسعدی

(۲) طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، باب احکام الجنائز، ص ۵۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

حرام ہے۔مگر نکاح ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر یہ لوگ وہابیۂ زمانہ کے عقائد کفریہ رکھتے ہوں تو اس کے سبب مرتد ہیں اور مرتد نکاح کا اہل ہی نہیں لہٰذا کسی وہابی کا نکاح سنیہ تو درکنار اپنی جیسی وہابیہ سے بھی درست نہیں۔

درمختار میں ہے: ''لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدة احداً من الناس مطلقا'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نماز کھونا ہے کہ ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ انہیں دانستہ امام بنانا کفر ہے۔

درمختار میں ہے:

''وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصلح الاقتداء به اصلاً'' (۲)

اسی میں ہے: ''تبجیل الکافر کفر'' (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ / ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۳

رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

دو خالہ زاد بھائی ہیں اور دونوں دودھ شریک بھائی ہیں تو ایک بھائی کی لڑکی کا دوسرے بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں، مہربانی ہوگی!

المستفتی: مقبول خاں، دہریا جاگیر، بریلی شریف/ ۸ / رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الامامة، ج ۲، ص ۳۰۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۵۹۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

الجواب:

صورت مسئولہ میں اس بھائی کی لڑکی سے دوسرے بھائی کا نکاح حرام ہے کہ وہ اس کی رضاعی بھتیجی ہوئی۔حدیث شریف میں ہے:

''یحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸ / رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۴۴

منکوحہ کا نکاح دوسرے سے حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی بیوی عرصہ تقریباً ایک سال تین ماہ سے اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے شخص کے ساتھ رہنے لگی ہے۔زید نے اسے طلاق نہیں دی ہے۔زید کے گاؤں میں ایک پیر صاحب آتے ہیں۔انہوں نے اس بے طلاق عورت کا نکاح اس دوسرے شخص سے پڑھا دیا۔اور جب زید نے اس پر اعتراض کیا تو پیر صاحب نے کہا کہ ہم اسے جائز بھی کر سکتے ہیں اور ناجائز بھی اب وہ عورت باقاعدہ اس شخص کی بیوی کی حیثیت سے رہ رہی ہے جس سے ایک لڑکی بھی پیدا ہو چکی ہے

لہٰذا پیر صاحب کا یہ کہنا کیسا ہے؟ پیر صاحب اور اس شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ ان لوگوں سے ملنا جلنا سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟ از روئے شرع شریف آگاہ فرمایا جائے!

السائل: کڈے خاں

موضع اختر اتحصیل بسولی، ضلع بدایوں

الجواب:

منکوحہ کا نکاح دوسرے سے حرام قطعی ہے۔

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الشہادات باب الشہادۃ علی الانساب والرضاع، ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

قال تعالیٰ: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ} (۱)

نکاح مذکور باطل محض ہوا۔ جبکہ اس دوسرے کو معلوم رہا ہو کہ یہ عورت منکوحۂ غیر ہے اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا، اور اگر وقت نکاح معلوم نہ تھا تو فاسد ہوا اور بعد علم جدائی و متارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ!

متارکہ یہ ہے کہ مرد کہے میں نے اسے چھوڑا یا عورت ہی کہے کہ میں اس سے جدا ہوئی۔ جو واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے سب اشد گنہ گار ہوئے اور نکاح خواں جس نے یہ بکا کہ ''ہم اسے جائز بھی کر سکتے ہیں اور ناجائز بھی''، حکم شرع پر سخت جری، بیباک و مفتری ہے، اس پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی، بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی ضرور، کہ اس کے اس جملہ سے آشکار ہے کہ معاذ اللہ تحلیل و تحریم کا اسے اختیار ہے۔ اور یہ کہ یہ نام کا نکاح جو اس نے پڑھایا اس کے نزدیک جائز ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴۵

مرتد شرعاً قابل نکاح ہی نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

ایک سنی مولوی صاحب نے زید کا نکاح ایک سنی لڑکی کے ساتھ پڑھایا، زید عقائد میں دیوبندی ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ گواہان اور مولوی صاحب پر حکم شرعی کیا ہے؟ فقط

المستفتی: ڈاکٹر ابراہیم

الجواب:

دیوبندی اللہ تعالیٰ و رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخیوں اور ضروریات دین کا انکار

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

کر کے علمائے حرمین شریفین ومصر وہند وسندھ کے فتاویٰ سے ایسے کافر مرتد بے دین ٹھہرے کہ جوان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ

اور مرتد کا نکاح کسی سے درست نہیں کہ وہ نکاح کے قابل شرعاً نہیں۔

درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا'' (۱)

ردالمحتار میں ہے:

''قولہ: (مطلقا) أی مسلما أو کافرا أو مرتدا وھو تاکید لما فھم من النکرۃ فی النفی'' (۲)

لہٰذا یہ نکاح نہیں ہوا۔ دانستہ جس نے پڑھایا اور جو دانستہ حاضر بزم ہوئے، سب گناہگار مستوجب نار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴۶

حضور علیہ السلام کی بنات طاہرات کی موجودگی میں انکے شوہروں کو دوسرا نکاح حرام!

زید کو معلوم کرنا ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح منع فرمایا یا ناگوار فرمایا یا حرام فرمایا؟ مہربانی کر کے ذیل میں تحریر فرمائیں۔

جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناگوار فرمائیں وہ حرام ہے یا حلال ہے؟ یہ سوال سنی جمعیۃ العلماء مہاراشٹر کو بھیجا تھا انہوں نے جواب میں لکھا اس کو بریلی شریف بھیجئے وہاں جواب صحیح ملے گا، جواب دینے کی تکلیف کریں!

المستفتی: خلیق الزماں کیراف قاسم زری والے، دھورواڑہ دھراوی، بمبئی نمبر ۷

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الجواب:

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے خصائص سے یہ خصوصیت کہ حضور علیہ السلام کی بنات طاہرات کی موجودگی میں دوسری عورت سے نکاح ان کے شوہروں کو حرام ہوا۔

فیض القدیر میں ہے: ''لا یتزوج علیٰ بناته'' (۱)

اسعاف الراغبین میں ہے:

''وانه یحرم التزوج علیٰ بناته صلی اللہ علیه وسلم وقیل علیٰ فاطمة خاصة'' (۲)

اور جس چیز سے حضور علیہ السلام منع فرمائیں وہ حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۷

رضاعی بیٹے کا نکاح رضاعی ماں کی نواسی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

حمیدہ کی گود میں اس کی پانچویں اولاد جب دوسال کی تھی اس وقت اس کی پڑوسن زبیدہ کی لڑکی ہندہ پیدا ہوئی۔ ہندہ کے پیدا ہوتے ہی ہندہ کی ماں زبیدہ بیمار ہوگئی۔ لہٰذا حمیدہ نے ہندہ کو دودھ پلایا۔ بعد عرصہ تین سال گزرنے کے حمیدہ نے جو ہندہ کو دودھ پلایا تھا وہ حمیدہ نے دودھ بخش دیا۔ اب ہندہ کی شادی حمیدہ کی بڑی لڑکی مریم کے لڑکا عقیل سے کردی گئی ہے۔ از روئے شرع یہ شادی درست ہے یا نہیں؟

عبد اختر جلال آباد (ضلع شاہجہانپور)

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۴، ص ۵۵۴، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) اسعاف الراغبین۔ باب ذکر نبذ من معجزاته صلی اللہ علیه وسلم ج ۳، ص ۳۸۳ دار المعرفة بیروت

الجواب:

نہیں کہ عقیل ہندہ کا رضاعی بھانجا ہوا اور وہ مثل نسبی حرام۔

حدیث میں ہے:

”یحرم من الرضاعة مایحرم من النسب“ (۱)

درمختار میں ہے:

”حرم علی المتزوج ذکرا کان أو انثی نکاح اصله وفروعه وبنت اخیه واخته وبنتها ولو من زنا وعمته وخالته وحرم المصاهرة بنت زوجته الموطؤة وام زوجته وجداتها مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجة۔ وزوجة أصله وفرعه مطلقا وحرم الکل ممامر تحریمه نسبا ومصاهرة رضاعا-الخ ملتقطا“ (۲)

ردالمحتار میں ہے:

”قوله (علی المتزوج) أی مرید التزوج وقوله (ذکرا کان أو انثی) بیان لفائدة ارجاع الضمیر الی المتزوج الشامل لهما لا الی الرجل فان مایحرم علی الرجل یحرم علی الانثی فالمراد هنا ان الرجل کمایحرم علیه تزوج اصله او فرعه کذالک یحرم علی المرأة تزوج اصلها او فرعها و کمایحرم علیه تزوج بنت اخیه یحرم علیها تزوج ابن اخیها و هٰکذا فیوخذ فی جانب المرأة نظیر مایوخذ فی جانب الرجل لا عینه-اه ملتقطا“ (۳)

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳/ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ

---

(۱) الصحیح للبخاری کتاب الشهادات باب الشهادة علی الانساب والرضاع، ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

(۲) الدرالمختار، کتاب النکاح فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۱، ۱۰۰، دارالکتب العلمیة بیروت

(۳) ردالمحتار، کتاب النکاح فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۱، ۱۰۰، دارالکتب العلمیة بیروت

مسئلہ-۴۸۴

منکوحۂ غیر سے بعد علم نکاح باطل قبل علم فاسد!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے استفتا میں :

میرے پسر عبد الستار کی شادی فاطمہ بنت عیسیٰ ابن موسیٰ سے ہوئی تھی ۔ میاں بیوی کے درمیان کوئی ایسی وجہ نہیں ہوئی تھی جس سے تعلقات منقطع ہوں بلکہ بقرعید کے موقع سے عید منانے اپنے میکے گئی تھی مگر بعد عید کے فاطمہ کو اس کے والد عیسیٰ نے نہیں بھیجا اس پر عبد الستار نے حق زوجیت کا دعویٰ منصف کورٹ جودھپور میں کیا۔ دعویٰ کے درمیان فاطمہ نے من گھڑت فتویٰ حاصل کر کے عدالت منصف میں پیش کیا جس کو عدالت نے نہیں مانا اور فیصلہ عبد الستار کے حق میں دے دیا۔ عدالت کے فیصلہ کو نہ مان کر عیسیٰ نے اپنی لڑکی فاطمہ کو میرٹھ سٹی لے جا کر بغیر طلاق کے غیر معروف شخص سے نکاح کر دیا جس سے اب تین بچے ہو چکے ہیں اور اسی فتویٰ کی اپیل فاطمہ کے والد عیسیٰ نے شیشن ہائی کورٹ میں کی ۔ دونوں عدالتوں نے اپیل خارج کر دی۔ عدالت کے اصل کاغذات اب مع فیصلہ کے ہمارے پاس موجود نہیں ہر جگہ جب ناکامیابی ہوئی تو عیسیٰ ابن موسیٰ نے دوسرا من گھڑت فتویٰ اپنی لڑکی فاطمہ کی طرف سے لکھ کر علما سے جواب طلب کیا۔

ناگپور کے علمانے جواب میں لکھا کہ اگر فاطمہ دو عادل گواہ پیش کر دے تو فاطمہ کا قول معتبر ہوگا اور اگر فاطمہ ثابت نہ کر سکے تو حکم طلاق نہ ہوگا فاطمہ کامل چھ سال تک کوئی دو عادل گواہ چشم دید پیش نہ کر سکی بعد چھ سال کے دو گواہ پیش نہ کر کے تحریر پیش کرنا بتلاتا ہے کہ چھ سال پہلے چشم دید نہ تھے۔ (چھپیہ برادری تمام گواہ ہے کہ میرے لڑکے نے فاطمہ کو طلاق نہیں دی) فاطمہ کے والد کا من گھڑت فتویٰ ہے۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ عیسیٰ ابن موسیٰ نے جو اپنی لڑکی فاطمہ کا فرضی فتویٰ حاصل کر کے علما سے حاصل کیا شرع کی رو سے اس کے باپ پر کیا حکم ہے؟

غیر معروف شخص سے فاطمہ کا نکاح بغیر طلاق کے کرنا شرع کی رو سے کیسا ہے؟ نیز اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ شرع کی رو سے کیسی ہے؟ چھ سال بعد نئے گواہ کی تحریر حاصل کرنا جو چشم دید گواہ نہ تھے ان پر شرع کی رو سے کیا حکم ہے؟ میرے لڑکے عبد الستار نے اب تک تو فاطمہ کو طلاق نہیں دی ہے نہ

مار پیٹ کی ہے نہ گھر سے نکالا بلکہ فرضی بہتان ہے اور عبد الستار نے چونکہ طلاق نہیں دی ہے اس لئے کیا شرع کی رو سے اس پر کوئی گناہ ہے؟

نوٹ: مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں استفتاء کا جواب بالتفصیل ہو، تا کہ چھپیہ برادری و جملہ مسلمانان جودھپور کو معلوم ہو جائے کہ سچا کون ہے؟

المستفتی: جمال الدین ابن نور محمد
چھپیہ کالونی، ناگوری گیٹ، جودھپور

الجواب:

(۱) فاطمہ کے باپ نے فی الواقع اگر عبد الستار کے اوپر افترا باندھ کر جھوٹا استفتا لکھ کر علما سے فتویٰ لیا تو سخت گنہگار ظالم جفا کار حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار ہے میاں بیوی کے درمیان فساد کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری مول لینے والا ان کے اعلان واجب الاذعان **لیس منا** کا مصداق بننے والا ہوا۔ اس کے جھوٹے استفتا سے حکم شرعی بدل نہ جائے گا وہ بے طلاق غیر کے لئے حلال نہ ہو جائے گی۔ بلکہ جو نکاح نام کا اس نے کرایا محض باطل اور اس سے جو قربت ہوئی خالص زنا اور جو اولاد ہوئی یا ہوگی، اگر شوہر منع کرے تو مجہول النسب ہوئی یا ہوگی۔ اور یہ جبکہ نکاح کرنے والے کو معلوم ہو کہ یہ غیر کی منکوحہ ہے۔

قال تعالیٰ: {وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

اور اگر اسے علم نہ تھا تو بعد علم متارکہ فرض ہے اس میں تاخیر حرام ہے اور بعد علم قربت کا وہی حکم ہے کہ زنا اور قبل علم جو قربت ہوئی اس سے جو بچہ ہوا وہ ثابت النسب ہوگا **کما هو الحکم فی النکاح الفاسد و الوطی بشبهة**۔ گواہان و حاضران مجلس نکاح واقف حال سب گناہ گار ہوئے سب پر توبہ لازم ہے۔ عبد الستار پر ان باتوں کا کیا الزام۔

قال تعالیٰ: {وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی-الآیۃ}(۲)

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۲) سورۃ الانعام: ۱۶۴

ہاں جبکہ اب اسکے نباہ کی صورت نہیں اس پر لازم ہے کہ اسے طلاق دے کر چھوڑ دے۔ ادھر میں نہ لٹکائے۔ قال تعالیٰ:

{فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ-الآية} (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲/رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۹

نکاح کے بعد شوہر کہے تو میری رضاعی بہن ہے تو کیا حکم ہے؟

ہندہ کی شادی خالہ زاد بھائی بکر سے ہوئی تھی جس کو چھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے اب تک کوئی اولاد نہ ہوسکی اب بکر طلاق دینا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو تمہاری والدہ کا دودھ پیا تھا۔ اس لئے یہ نکاح حرام ہو گیا تم خالہ زاد بہن ہی رہو گی۔ اس پر پنچایت ہوئی لوگوں نے بکر کی والدہ (ہندہ کی خالہ) سے پوچھا تو اس نے بھی انکار کر دیا کہ میں نے دودھ پلاتے نہیں دیکھا ہے۔ ہندہ کی ماں سے پوچھا گیا تو اس نے بھی انکار کیا تو اس پر کاغذ تیار ہوا اور دودھ پینا ثابت نہ ہوسکا۔ اس پر بکر نے بھی دستخط کر دیا اب وہ اس سے انکار کرتا ہے تو اس سے رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟ مسئلہ مذکورہ کے متعلق ایک مفتی نے رضاعت ثابت نہ ہونے اور نکاح کی صحت و درستگی کا فتویٰ دیا جبکہ دوسرے مفتی نے اس فتویٰ کو غلط کرتے ہوئے رضاعت کو صحیح مانا اور ہندہ کو بکر پر حرام بتایا۔ دونوں میں حق پر کون ہے؟

المستفتی: محمد شکیل، مقام جمھڑیا پوسٹ آڑھا ضلع نوادہ (بہار)

الجواب:

صورت مسئولہ میں رضاعت ثابت نہ ہوگی بشرطیکہ شوہر اپنے اقرار سابق پر قائم نہ ہو اور اقرار

---

(۱) سوۃ النساء: ۱۲۹

سابق پر قائم رہنا یہ ہے کہ یوں کہے کہ میرا اقرار حق ہے، بات یونہی ہے جس طرح میں نے کہی۔ یا اقرار پر گواہ کرے یا یہ کہے کہ یہ سچ ہے صحیح ہے، صواب ہے مجھے اس میں شک نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

''وبان الثبات علیه لا یحصل الا بالقول بان یشهد علیٰ نفسه بذالک او یقول هو حق او کما قلت او مافی معناه کقوله هو صدق او صواب او صحیح او لا شک فیه عندی'' (۱)

درمختار میں ہے:

''قال لزوجته هٰذه رضیعتی ثم رجع عن قوله صدق ولو ثبت علیه بان قال بعده هو حق کما قلت ونحوه فرق بینهما، ملخصا'' (۲)

اور اگر اقرار سابق پر قائم ہے بایں طور کہ کہتا ہے کہ یہ بات سچی ہے تو اس کے اقرار کے بموجب حرمت ثابت ہوگی اور ان دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ فتاویٰ خیریہ میں ہے:

''(سئل) فی رجل اقر بعد النکاح والدخول بزوجته انه رضع من امها وامها ایضا اخبرت بارضاعهما ثم اکذبا انفسهما وقال اوهمنا فهل یصح رجوعهما ام لا؟ (اجاب) حیث لم یثبت الزوج علی الاقرار لا یفرق بینهما ویصح رجوع قال فی التاتارخانیة ناقلا عن المحیط لو تزوج امرأة ثم قال بعد النکاح هی اختی من الرضاع او ما اشبهه ثم قال اوهمت لیس الامر کما قلت لا یفرق بینهما استحسانا ولو ثبت علیٰ هٰذا المنطق وقال هو حق کما قلت فرق بینهما ولو جهد بعد ذالک لاینفعه جحوده والحاصل ان مثل هٰذا الاقرار انما یوجب الفرقة بشرط الثبات علیه'' (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

اور اگر صرف اقرار سابق دہراتا ہے تو حرمت ثابت نہ ہوگی کہ مجرد تکرار اقرار اس اقرار پر قائم رہنا نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

''قوله (هٰکذا فسر الثبات فی الهدایة وغیرها) اتی بذلک للرد علیٰ من جعل تکرار

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع ج۴، ص ۴۱۸ دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج۴، ص ۴۱۹-۴۱۷، دار الکتب العلمیة بیروت

(۳) الفتاوی الخیریة، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۳۶، المطبعة الکبری ببولاق مصر

الاقرار ثباتا ایضا مثل قوله "هو حق" ونحوه، وجزم فی البحر بانه لیس مثله "(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

یہ تونفس اقرار کے بارے میں تھا مگر صورت مسئولہ میں بمجرد ثبات علی الاقرار رضاعت ثابت نہ ہونا چاہئے کہ مادرِ ہندہ منکر ہے۔ زید پر بینۂ شرعیہ لازم اب بصورت عجز زید، مادر ہندہ کو قسم کھانا ضرور پھر بصورت امتناع مادرِ ہندہ دعویٰ زید ثابت ہوگا۔ کمافی الحدیث:

"البینة علی المدعی والیمین علی من انکر" (۲)۔ ہذا ماعندی والعلم بالحق عند ربی

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳/ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۰

مرتد کا نکاح اصلاً کسی مسلمہ یا کافرہ یا اس کے مثل مرتد سے بھی صحیح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید اہل سنت وجماعت کا پکا جاننے اور ماننے والا ہے زید کی بوا صاحبہ وہابی کے یہاں ہوئی تھیں اور زید کی بہن بھی وہابی کے ساتھ ہوئی تھی زید کی عورت خود وہابی کی لڑکی تھی اب زید نے اپنی ایک پوتی کی شادی وہابی کے لڑکے کے ساتھ کردی زید کی پرانی رشتہ داری ہے لیکن زید سنت جماعت پر اٹل ہے صرف پرانی رشتہ داری کی وجہ سے ہو رہا ہے اور تمام قرب وجوار میں وہابی کی لڑکی سنت جماعت میں اور سنت جماعت کی لڑکی وہابی کے یہاں ہو رہی ہے اب زید کی گاؤں والوں سے عداوت کی بنا پر گاؤں والوں نے زید کے یہاں، ماننا پینا بند کردیا اور زید کے پیچھے نماز پڑھنا زید کے یہاں کوئی موت ہوئی تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا گاؤں کے کنواں میں پانی نہ بھرنے دینا یہ سب زید کے اوپر عائد کیا ہے۔

زید کا کہنا ہے کہ تمام قرب وجوار میں جو شادی ہو رہی ہے تو اس کی ممانعت ہونی چاہئے صرف زید پر عداوت کی بنا پر یہ نہ ہونا چاہئے اور زید ہر حالت میں سنت جماعت کے عقیدے کا پابند ہے زید پر

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الربا، ج ۴، ص ۴۱۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) مشکوۃ المصابیح، باب الاقضیة والشهاداة، ص ۳۲۶، مجلس برکات

جوظلم ہورہاہے اس کے بارے میں زید پر کیا حکم صادر ہوتا ہے؟ قرآن وحدیث سے جوفتویٰ ہے ظاہر کیا جاوے زید نے جوکیا وہ پرانے رشتہ داروںکی وجہ سے کیا اور کبھی کسی نے نہ روکا تھا اور ابھی گئے سال بھی گاؤں کی ایک لڑکی کی شادی وہابی کے یہاں ہوئی تو گاؤں والے اسکو بھی کچھ نہیں بولے اب جوزید کو بولا جارہاہے صرف عداوت کی بنا پر ایسا کیا گیا اب زید صرف پوتی کی شادی کردیا ہے لیکن زید کسی حالت میں سنت جماعت کے عقائد کو ماننے جاننے سے انکار نہیں کرتا اور نہ وہ وہابی کا کوئی طریقہ اختیار کیا تو زید پر جوحکم صادر ہو بہت جلد کیا جائے۔عین نوازش ہوگی۔نکاح سنت جماعت کے قاضی ہی نے لڑکے اور لڑکی عقیدہ سنت کے طریقہ پر پڑھایا ہے۔فقط والسلام باکرام

المستفتی: چھدوخاں

مجھلگوں پوسٹ کنڈہ پرتاپ گڑھ(اودھ)،یوپی

الجواب:

وہابیہ اکثر عقائد کفریہ رکھتے ہیں یا ان لوگوں کوجن کے عقائد کفریہ ہیں انہیں ان کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے اپنا امام یا مقتدا و پیشوا یا کم ازکم مسلمان جانتے ہیں جبکہ علمائے حرمین شریفین ومصرو ہندوسندھ نے بالاتفاق ان کے متعلق فرمایا کہ **من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** جوان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکران کے کفروعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے تو وہابیہ زمانہ خواہ دیوبندی ہوں خواہ غیر مقلد، اس بنا پر مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح اصلاکسی مسلمہ یا کافرہ یا اس کے مثل مرتد، کسی سے جہان میں صحیح نہیں۔ہندیہ میں ہے:

''لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط''(۱)

زید پر لازم ہے کہ اپنے اس فعل بد سے تائب ہو اور اپنی پوتی کا نکاح کسی سنی صحیح العقیدہ سے کردے اس فعل بد میں امثال زید پر بھی وہی لازم جوزید پر لازم، زید سے قطع تعلق اور دوسروں سے رضامندی واقعۃً خلاف انصاف ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

---

(۱) الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، القسم السابع فی المحرمات بالشرک، ج۱، ص۳۴۷، دار الفکر، بیروت

مسئلہ-۵۱

مہترانی اگر مشرکہ ہے تو نکاح باطل!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک عورت مہترانی ہے جسے ایک پٹھان کی قوم نے اپنی بیوی بنا کر رکھا ہے اب حاملہ ہے اس کا اسلامی حکم کیا ہے؟ عقد ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ہر طرح ثابت ہو اور جداگانہ حوالہ ہونا چاہئے۔

(۲) دوسرے یہ کہ مثلاً چار رکعت کی نماز پڑھی جاتی ہے اور کوئی بھی مقتدی چوتھی رکعت میں شامل ہو تو اس نماز کو کس طرح پورا کیا جائے؟ تحریر خلاصہ میں حوالہ کے ساتھ ہو اور گھسیٹ کر نہ لکھا جائے مہربانی ہوگی اور رسالہ اعلیٰ حضرت صاحب کے نام سے جو شائع ہوتا ہے اس کی قیمت کو بھی تحریر کیجئے اس لئے کہ شمس الدین کے نام اکثر کسی زمانے میں پڑھا کرتا تھا اب اس سے میں محروم ہوں کوئی آپ کے یہاں کی ڈائریاں یا جرائد ہوں تو مہربانی کر کے روانہ کرنے کی زحمت کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی!

(۳) ایمرجنسی کے دوران حکومت کے موافق لوگوں نے عزل کو جائز قرار دیا ہے عزل کے کیا معنی ہوا یہ معنی اردو میں جو ہم لوگ استعمال کرتے ہیں۔ خلاصہ تحریر کریں باقی سب خیریت ہے!

شمیم احمد ٹمبر مرچنٹ
موضع بلوا بازار ضلع بہرائچ شریف

الجواب:

(۱) مشرکہ عورت سے خواہ مہترانی ہو خواہ کچھ اور ہو جبکہ وہ حالت کفر پر رہے نکاح باطل۔

قال تعالیٰ: {وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ-الآية}(۱)

اور اس سے وطی محض حرام ہے۔ لہٰذا اس شخص پر بر تقدیر صدق سوال جبکہ اس نے اس کافرہ سے وہ نام کا نکاح کیا توبہ لازم ہے اگر وہ کافرہ نہ ہو تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ثنا و تعوذ و تسمیہ اگر فوت ہو گئے ہوں، پڑھے اور دو رکعتیں بھری پڑھے اور باقی میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور پہلی رکعت پر بیٹھے اور التحیات پڑھے جبکہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۲۱

امام کو قیام یا رکوع میں پایا ہو کہ یہ حق قرأت میں پہلی ہے اور حق تشہد میں دوسری ہے اور اگر امام کو رکوع کے بعد پایا تو پہلی پر نہ بیٹھے بلکہ دوسری پر بیٹھ کر التحیات پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) عزل یہ ہے کہ آدمی جماع میں شرمگاہ کے بجائے باہر انزال منی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍ ذی الحجہ شریف ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۵۲

حقیقی بھائی کا نکاح رضاعی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

حقیقی بھائی کا نکاح رضاعی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ہندہ نے زید کو دودھ پلایا اور ہندہ کے پاس کئی لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ہندہ چاہتی ہے کہ اپنی لڑکی کا نکاح زید کے دوسرے بھائی سے کرے تو کیا صرف زید کا نکاح ہندہ کی لڑکی سے ناجائز ہے یا اس کے اور بھی بھائی کا نکاح ناجائز ہے مع التفصیل جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

المستفتی: بشیر القادری غفرلہٗ

الجواب:

زید جس نے ہندہ کا دودھ پیا وہ ہندہ کی لڑکیوں میں سے کسی سے نکاح نہیں کرسکتا کہ وہ سب اس کی رضاعی بہنیں ہیں۔

قال تعالیٰ: {وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ}(۱)

وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''یحرم من الرضاع مایحرم من النسب''(۲)

زید کے بھائیوں سے ہندہ کی لڑکیوں کا نکاح ہوسکتا ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۳

(۲) الصحیح للبخاری، کتاب الشہادات باب الشہادۃ علی الانساب والرضاع ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

قال تعالیٰ:

{وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ-الآية}(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۳

دو علاتی بہنوں کا اجتماع فی النکاح کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید کی دو شادیاں ہیں پہلی شادی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی بعد اس کے اس کی شادی بھی ہوگئی کچھ دن کے بعد شوہر انتقال کر گیا اب زید کی جو دوسری شادی ہوئی تھی اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کی بھی شادی ہو چکی ہے اب زید کی بڑی بیوی سے جو لڑکی بیوہ ہوگئی ہے اس سے وہ شخص نکاح کرنا چاہتا ہے جس کی زید کی چھوٹی بیوی کی لڑکی سے شادی ہوئی ہے لیکن زید کی لڑکی زندہ ہے اس صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں؟ از روئے شرع جواب فرماویں عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

المستفتی: مولانا ظہور حسین

درگاہ مہاو شریف ہنتہ باد (بنگال)

الجواب:

صورت مسئولہ میں جب تک زید متوفی کی ایک لڑکی اس کے نکاح میں ہے اس کی دوسری لڑکی سے یہ شخص نکاح نہیں کر سکتا کہ شرعاً دو حقیقی بہنوں کو نکاح میں رکھنا حرام ہے یونہی دو علاتی بہنوں کو بھی۔

قال تعالیٰ:

{وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ-الآية}(۲)

نکاح کرے گا تو فاسد ہوگا اور اس سے قربت حرام ہے اور قربت کرے گا تو پہلی بھی اس پر حرام

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۲) سورۃ النساء: ۲۳

ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسری کی عدت گزر جائے۔ ردالمحتار میں ہے: جب دوسری کی عدت گزرے گی تو پہلی سے وطی جائز ہوگی:

”والثانی باطل ولہ وطأ الاولیٰ الا ان یطأ الثانیة فتحرم الاولیٰ الیٰ انقضاء عدة الثانیة کما لو وطی اُخت امرأته-الخ“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۴

کورٹ سے طلاق حاصل کر کے دوسرا نکاح کر دیا تو نکاح ہوا یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو کسی وجہ سے ہندہ کے بھائی کے گھر رکھ دیا ہندہ کا بھائی بکر کورٹ میں جا کر حاکم کے ذریعہ ہندہ کا نکاح فسخ کرایا۔ زید کورٹ میں حاضر بھی نہیں ہوا۔ طلاق بھی نہیں دیا ہے۔ کورٹ کی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(۲) ہندہ کے بھائی بکر نے ہندہ کی شادی عمرو سے کرادی یہ شادی درست ہے یا نہیں؟ کچھ دنوں کے بعد ہندہ زید کے گھر بھاگ آئی اور زید اسے لینا چاہتا ہے لے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر لے سکتا ہے تو کس شرط پر؟ اسے نکاح دہرانا ہوگا یا نہیں؟ دلیل بخلاصہ بیان فرمائیں

(۳) حامدہ کے شوہر محمود نے حامدہ کی سگی بہن سے زنا کیا، لمس کیا، بوسہ لیا۔ ازروئے شرع محمود و حامدہ کے لئے کیا حکم ہے؟ حامدہ کا نکاح ٹوٹا یا نہیں؟ مع حوالہ بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد یوسف اللہ اشرفی رضوی المقبولی

مدرسہ اول مدرسہ اشرفیہ نوادا پوسٹ برائیل ضلع مغربی دیناجپور

---

(۱) ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات، ج۴، ص ۱۱۹، دار الکتب العلمیة بیروت

الجواب:

(۱) طلاق کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے۔قال تعالیٰ:

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ-الآية(۱)

شوہر کے علاوہ کسی کی طلاق نہ ہوگی۔لہٰذا صورت مسئولہ میں کورٹ کی طلاق واقع نہ ہوئی۔ برادر ہندہ کوتوبہ لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صورت مسئولہ میں ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ نہ ہوا اگر منکوحۂ غیر جانتے ہوئے عمرو نے نکاح کیا تو گرفتارِ زنا ہوا۔قال تعالیٰ:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآية(۲)

اگر ایسا ہے تو عمرو پر فرض ہے کہ وہ فوراً ہندہ سے دست بردار ہوجائے۔ ہندہ زید کی ہی بیوی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) فی الواقع اگر محمود نے معاذ اللہ اپنی منکوحہ کی بہن سے زنا کیا تو سخت گنہ گار و مستوجب قہر جبار ہوا۔توبہ کرے مگر حامدہ کا نکاح اس فعل سے نہیں ٹوٹا۔درمختار میں ہے:

”فی الخلاصة وطئ اخت امرأته لاتحرم علیه امرأته“۔واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجدهٗ اتم واحکم وصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم“(۳)

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۲؍رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مسئلہ-۵۵

بے خلوت طلاق دیدی تو بے عدت نکاح ثانی جائز!

بشرف ملاحظہ حضور نائب نبی علیہ السلام جناب مولانا مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتکم!

---

(۱) سورة البقرة:۲۳۷

(۲) سورة النساء:۲۴

(۳) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۰۹، دار الکتب العلمیة، بیروت

بعد ادائے مراسم آداب وقدم بوسی وسلام مسنون وتمنائے مقرون معروض کہ اندراج ذیلی عرض و التجا پر شرعی حکم سے بندوں کو سرفراز فرما کر قوم کی مشکل کا حل عطا فرمائیں۔ عین کرم ونوازش ہوگی اور یہ ادنیٰ ہدیہ نذرانہ دس روپے آپ کی ذات پاک کے لئے ہے قبول فرما کر ہم غلاموں پر دعائے سعادت دارین فرمائیں گے

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے معاذ اللہ زنا ہندہ سے کیا پھر موصوفہ ہندہ کا اسی زید سے نکاح قوم و جماعت نے کرایا لیکن بجبر بادل نخواستہ (کیونکہ ہندہ مذکورہ سے نکاح کرانا زید کے والدین کی ناراضگی کی بات تھی۔) آخرش قوم نے نکاح کرا بھی دیا، مذکورہ ہندہ قبل نکاح حاملہ بھی ہوگئی تھی اور یہ نکاح ہوئے تا ہنوز پانچ سال گزرے اور کل مؤرخہ ۱۷/فروری ۱۹۸۲ء کو مذکورہ بالا زید کی طرف سے ایک طلاق نامہ (مغلّظہ) کہ تین طلاق دینے کا بزبان کنڑی ہندہ کو ملا جس کا لکھنے والا کافر ہے اور ایک گواہِ مومن مع دستخط گواہ وزید آیا ہے پھر چار روز بعد یعنی ۲۱/فروری کو ایک قریہ کے ملا صاحب (جو ذبح وغسل وموتی) وغیرہ کرتے ہیں صاحب موصوف ملا صاحب نے اسی موصوفہ ہندہ کو نکاح میں لے لیا۔ ملا صاحب کی عمر تقریبا ۵۵/یا ۶۰/سال ہے۔ ہندہ موصوفہ کی عمر ۲۰/سال یا ۲۲/سال ہوگی طلاق نامہ میں لفظ طلاق کی کنڑی تحریری تلفظ تلاک یا تلاکھ ہوتا ہے اور طلاق نامہ میں محض ایک دستخط ہے گواہ کا اور مذکورہ طلاق نامہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ میں (ناکح) پانچ سال سے بعد نکاح عورت کو قریب لیا نہیں مجھ سے وہ جدا رکھی گئی ہے۔ اس عبارت میں ناکح اپنی خلوت صحیحہ کا نہ کرنا تصریحا لکھا نہیں ہے یعنی یہ لکھا نہیں کہ (میں نے ہندہ سے ایک بار بھی ہمبستری کیا نہیں) لہٰذا صورت مستفسرہ میں یہ قریہ کے ملا صاحب نے طلاق نامہ پانے کے چار روز بعد اپنے نکاح میں لیا ہے شرعاً روا ہے یا کیا؟ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل

(۲) حرمتِ مصاہرت حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کس فعل سے ثابت ہوتی ہے؟ آیا مس ونظر سے اُن کے یہاں بھی واقع ہوگی یا نہیں؟

(۳) بکر از کافرہ حربیہ دار الاسلام میں زنا کیا تو سلطانِ اسلام بکر پر حد جاری کرے گا یا نہ؟ اور اس کو شرعاً زنا کے سارے احکام نافذ ہوں گے یا نہ؟ فقط والسلام

قاضی محمد عبد الرحمن مقبولی مظفری، اردو مدرسہ کچنگار، محلہ ہانگل شریف

الجواب:

(۱) اگر یہ واقعہ ہے کہ ہندہ سے زید نے ایک آن کو بھی خلوت صحیحہ نہ کی تو ہندہ پر عدت واجب نہ ہوئی اور ملا صاحب کا نکاح اس ہندہ سے درست ہوا ورنہ بصورت دیگر عدت میں نکاح ہوا جو بوصف علم باطل ہے ورنہ فاسد اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہم حنفی ہیں ہم پر اپنا ہی مذہب بتانا واجب ہے۔

درمختار میں خلاصہ سے ہے:

''لو قیل لحنفی ما مذہب الامام الشافعی فی کذا وجب ان یقول قال ابو حنیفة کذ''(۱)

اور اپنے مذہب سے عدول تشہی کے لئے ناجائز اور اس پر ابھارنے والا مفتی گناہ گار۔

غمز عیون البصائر میں ہے:

''المفتی الماجن ھو الذی یعلم الناس الحیل ''(۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ہاں زنا کی حد جاری ہوگی اور زنا کے احکام جاری ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵۶

مشرکہ یا عیسائی عورت سے نکاح کا حکم!

سول میرج جو انگریزوں نے رائج کیا ہے اور اس پر موجودہ حکومت بھی عمل پیرا ہے جبکہ مرد اور عورت دونوں اپنے اپنے مذہب پر رہتے ہیں اور کورٹ سے شادی کر لیتے ہیں، مرد اگر مسلمان ہے تو

---

(۱) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدة، ج۵، ص ۱۸۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) غمز عیون البصائر شرح کتاب الاشباہ والنظائر ،القاعدة الخامسة ،الضرر یزال ،ج ۱، ص ۲۸۱، دار الکتب العلمیة بیروت

عورت ہندو یا عیسائی ہے دونوں شادی کر کے خانہ آبادی کر لیتے ہیں کیا؟ شریعت کے اعتبار سے یہ شادی درست ہے؟

الجواب:

مشرکہ سے نکاح باطل ہے اس سے قربت محض زنا ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں زنا میں گرفتار ہیں گنہ گار مستوجب عذاب نار ہوتے ہیں یہ نکاح کا نام انہیں اصلا فائدہ نہ دے گا۔

قال تعالیٰ:

{وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ-الآية}(۱)

نیز یہی حکم عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ہے کہ آج کل کے اکثر عیسائی اہل کتاب نہیں رہے بلکہ دہریہ ہو گئے ہیں جن کے نزدیک نبوت کا کوئی تصور نہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے بلکہ مصلح کہتے ہیں علماء نے تو خالص عیسائی عورت سے نکاح کو بھی واجب الاحتراز بتایا تو آج کل کے دہریہ عیسائیوں سے احتراز کیونکر نہ لازم ہوگا؟ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۵۷

بیوہ سالی کو بیوی کے ہوتے ہوئے اپنے نکاح میں رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

دو حقیقی بہن ہیں بڑی بہن کا نکاح دوسرے سے ہوا اور چھوٹی بہن کا بھی نکاح غیر سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد چھوٹی بہن کے شوہر کا انتقال ہو گیا چھوٹی کے شوہر سے اولاد بھی ہے اب بڑی بہن کا شوہر پھر اپنی سالی سے نکاح کیا اور بڑی بہن بھی اس کے نکاح میں ہے چھوٹی بہن کی اولاد جو پہلے شوہر سے ہیں تو وہ اولاد اپنی ماں سے میل ملاپ کھانا پینا بات چیت کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور از روئے شرع بڑی بہن

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۲۱

کے شوہر پر کیا احکام جاری ہوں گے؟ خلاصہ تحریر فرمائیں۔فقط

المستفتی: محمد ضمیر احمد، محلہ ریتی، بریلی شریف

الجواب:

بڑی بہن جبکہ اس کے نکاح میں ہے تو اس کی چھوٹی بہن کا اس شخص سے نکاح باطل ہے دونوں پر متارکہ فرض ہے اور توبہ لازم۔ جب تک چھوٹی بہن کی عدت نہ گزر جائے اپنی بیوی کو ہاتھ نہ لگائے۔ جبکہ سالی سے جماع کر چکا ہو۔

ردالمحتار میں ہے: ''والثانی باطل وله وطأ الاولیٰ الا ان یطأ الثانية فتحرم الاولیٰ الی انقضاء عدة الثانية کما لو وطئ اخت امرأته بشبهة حیث تحرم امرأته مالم تنقض عدة ذات الشبهة عن البحر'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۸

منکوحۂ غیر کا نکاح پڑھانے والا زنا کا دلال ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک امام صاحب نے ایک لڑکی کا نکاح پڑھایا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ اس لڑکی کا پہلا نکاح ہوا، دفتر میں درج ہے اس کے بعد یہ لڑکی کا مرد دھندے پر لگا۔ یہ لڑکی اپنے میکے میں رہی، چھ مہینے گزارے بغیر طلاق کے، بغیر خلع کے۔ بغیر اسکے مرد کی اجازت سے امام صاحب نے دوسرا نکاح پڑھا دیا، یہ بھی دفتر میں درج ہے۔ کیا ایسا نکاح پڑھانا شرع میں جائز ہے؟ یہ نکاح صحیح ہوتا ہے؟ فرماویں!

خادم: عاصی محمد غوث، کڈلی پیٹھ

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب المحارم ج۴، ص ۱۱۹، مطبع دار الکتب العلمية بیروت

الجواب:

منکوحہ غیر کا نکاح حرام قطعی ہے۔قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآية}(۱)

یعنی حرام ہیں تم پر شوہر والیاں۔

اور جانتے ہوئے ایسا نکاح پڑھانا حرام بدکام بدانجام ہے۔ پڑھانے والا اور جملہ شرکاء وواقفان حال سب گنہگار زنا کے دلال ہیں۔سب پر توبہ لازم اور نکاح خواں کی امامت مکروہِ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے۔غنیۃ میں ہے:

''لو قدموا فاسقا یاثمون''(۲)

درمختار میں ہے:

''وکل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا''(۳)

جس کے ساتھ یہ نکاح ہوا اگر وہ جانتا تھا کہ عورت منکوحۂ غیر ہے تو سرے سے نکاح ہی نہ ہوا، اور قربت محض زنا ہوئی ورنہ نکاح فاسد ہوا۔بعد علم متارکہ فرض اور تاخیر گناہ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۹

عدت میں نکاح تو نکاح صراحۃً پیام نکاح بلکہ ارادۂ نکاح بھی حرام ہے!

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) سورۃ النساء:۲۴

(۲) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، سھیل اکیڈمی

(۳) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۲، ص-۱۴۷-۱۴۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

سگی دونوں بہنیں ایک دودھ کی تھیں اور ایک ہی گاؤں میں شادی ہوئی تھی بڑی بہن بیوہ ہوچکی تھی اور اس کی عدت بھی پوری ہوگئی تھی اور اس کا کاروبار اتنا زیادہ تھا کہ وہ اپنا کاروبار خود نہ سنبھال سکی اس لئے اپنے چھوٹے بہنوئی کو اپنے گھر بلوالیا اور اس کے گھر آ کر رہنے لگا۔ اور اس کا کاروبار کرتا رہا جو لڑکی بیوہ ہوچکی تھی اس لڑکی سے اس لڑکے کا ساز باز ہوگیا اس کو لے کر رات میں روانہ ہوگیا کچھ دنوں کے بعد اس لڑکی کی بہن پریشان ہوئی تو اس لڑکی کو خواہش محسوس ہوئی اس نے چاہا کہ میں اپنا نکاح کر لوں کچھ لوگوں نے اس لڑکی سے معلومات کی کہ کیا لڑکی کی طلاق ہوچکی ہے؟ اس لڑکی نے جواب دیا کہ میری طلاق میرے ماں باپ کے سامنے ہوگئ ہے۔ ان لوگوں نے اس لڑکی کی بات سچ نہ مانی تب وہاں سے تین آدمی اس لڑکے کے پاس معلومات کرنے گئے کہ تو نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق اپنے ساس اور خسر کے سامنے دے دی ہے۔ اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

گواہوں کا نام : محمد آمین، احمد حسین، عبدالوالی

کاتب : کلوسبھاپتی

ساکن کیچھوٹانڈہ، ضلع پیلی بھیت پرگنہ، جمال آباد، (یوپی)

الجواب:

لڑکی اگر ابھی طلاق کی عدت میں ہے تو دوسرے سے نکاح تو نکاح صراحۃً پیام نکاح بلکہ ارادۂ نکاح بھی حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔الآية﴾ (۱)

اگر عدت ختم ہوگئی ہو تو دوسرے سے نکاح جائز ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

---

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۳۵

مسئلہ-۶۰

حالت حمل بالزنا میں نکاح کرنا کیسا؟

بخدمت جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید کے ساتھ خالدہ بیگم اظہار کرتی ہے کہ میں زید سے محبت کرتی ہوں۔ظاہر ہوا کہ خالدہ بیگم کا حمل ہوگیا اور وہ حمل پانچ یا چھ مہینے کا ہے اب کچھ آدمی جمع ہوکر کہنے لگے کہ زید کے ساتھ نکاح پڑھا دینا ضروری ہے۔حمل کی حالت میں زید کے ساتھ نکاح پڑھانا جائز ہوگا یا نہیں؟ بینوا وتو جروا

سائل: محمد عبدالغنی

الجواب:

اگر خالدہ بیگم منکوحہ یا معتدہ نہیں تو اس کا نکاح زید سے صحیح ہے اور زید ہی اگر زانی ہے تو اسے اس سے صحبت بھی جائز ہے۔درمختار میں ہے:

’’صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً ملخصا‘‘ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۱

بے طلاق شوہر اول نکاح ثانی حرام قطعی! بیوی کو گروی رکھنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر نے اپنی بیوی کو غیر قوم (سرداروں) کے پاس چار سو روپیہ میں گروی رکھ دیا تھا قریب ڈیڑھ ماہ وہ عورت سرداروں کے یہاں رہی اور بہت پریشان تھی لہٰذا زید کو پتہ چلا کہ ایک مسلمان عورت غیر قوم کے پاس گروی رکھی ہوئی ہے۔لہٰذا زید نے سارے واقعات معلوم کرکے سرداروں کو چار سو روپیہ دے کر اس عورت کو واپس لے لیا اور بطور امانت اس کو رکھا اور پھر بکر کا پتہ لگا کر اس سے کہا کہ وہ چار سو روپیہ دے کر اپنی

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج۴، ص ۱۴۱، ۱۴۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت

بیوی کو لے جائے اس پر بکر نے کہا کہ روپیہ نہیں دوں گا اور بیوی کو بھی واپس لے جاؤں گا اس بات پر بکر و زید میں کافی فساد ہوا پھر یہ فیصلہ عورت پر رکھا گیا لہٰذا وہ عورت بکر یعنی اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں ہوئی اب وہ عورت زید کے پاس ہے اس عرصہ کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ زید سے تین بچے بھی پیدا ہو گئے ہیں زید نے نکاح کی کوشش کی تو لوگوں نے نہیں ہونے دیا زید کے پاس گروی کا رقعہ رسید موجود ہے۔

المستفتی: محمد حنیف سبزی والے، مہندانگر نیپال ضلع کنچن پور

الجواب:

بکر جس نے اپنی بیوی کو غیر مسلموں کے قبضہ میں بعوض چار سو روپے کے دیا، سخت گنہ گار، ظالم جفا کار مستوجب عذاب نار، حق اللہ وحق زن میں گرفتار۔ اس نے دنیا کا یہ فانی عوض خرید کر دوزخ کا طویل المیعاد عذاب خریدا ہے مگر اس فعل بدترین سے وہ اس کی منکوحہ ہونے سے نہ نکل گئی لہٰذا جب تک وہ طلاق نہ دے یا مر نہ جائے یا معاذ اللہ مرتد نہ ہو جائے۔ ہرگز اس سے زید نکاح نہیں کر سکتا۔

قال تعالیٰ: {وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

یہ عورت اگر بکر کے پاس رہنا نہیں چاہتی ہر ممکن صورت طلاق لینے کی کرے پھر عدت گزارے پھر اختیار اس کے ہاتھ میں ہے۔ زید اور وہ عورت دونوں پر توبہ لازم کہ دونوں زنا کے مرتکب ہوئے۔ فوراً اس عمل سے باز آئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نیز زید نے جو روپیہ خرچ کیا ہے اس کی واپسی کے مطالبہ کا حق اسے نہیں!

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ محمد علی امام رضوی غفرلہٗ

مسئلہ-۶۲

بیوی کی سگی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی پھر مدت دراز کے بعد زید نے ہندہ کی بہن سے بھی شادی کرلی اب لوگ اسے بہت کچھ کہہ رہے ہیں لیکن اب اس کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل تحریر فرمادیں۔ ددوسرا نکاح تو سرے سے نہیں ہوالیکن آپ کا فتویٰ سب مانتے ہیں للہذا مطلع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

المستفتی: محمد فخرالدین

مقام وپوسٹ درگاپور، ضلع بردوان (بنگال)

الجواب:

بیوی کی سگی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الأُخْتَيْنِ-الآية}(۱)

للہذا نکاح مذکور فاسد، دونوں پر متارکہ وجدائی فرض ہے، متارکہ یہ ہے کہ وہ کہے میں نے تجھ کو چھوڑا یا عورت کہے میں تجھ سے جدا ہوئی پھر اگر ہندہ کی بہن سے جماع کرلیا ہے تو اس کی عدت گزرنے تک اپنی بیوی کو ہاتھ لگانا زید کو حرام ہے۔ زید اور اس کی سالی اور جو دانستہ شریک حال ہوں سب پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۰/ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۳

کچہری سے طلاق حاصل کرکے کسی اور سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیچ کہ:

ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی اس عورت نے کچہری سے اجازت نکاح حاصل

(۱) سورۃ النساء: ۲۳

کرلی اور حافظ صاحب نے وہ اجازت نامہ دیکھ کر دوسرے شخص سے اس عورت کا نکاح پڑھادیا۔ یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ اگر درست نہیں ہوا تو نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟ عنایت فرمائیں تاکہ اختلاف دور ہو!

الجواب:

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام قطعی ہے اور کچہری کی اجازت کوئی چیز نہیں کہ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے۔ حدیث میں ہے:

"الطلاق لمن اخذ بالساق" (۱)

لہٰذا یہ نکاح باطل محض ہوا جبکہ نکاح کرنے والے فرد کو معلوم تھا کہ عورت دوسرے کی منکوحہ ہے اور جتنی قربت ہوئی سب زنا اور دانستہ نکاح پڑھانے والا، گواہ اور تمام شرکاء و واقفان حال سب زنا کے دلال ہوئے سب پر توبہ لازم ہے اور اگر مرد نے اس عورت کو منکوحۂ غیر نہ جانا تو نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور متارکہ یہ ہے کہ مرد کہے کہ میں اس عورت سے جدا ہوا یا عورت کہہ دے کہ میں اس سے جدا ہوئی۔ درمختار میں ہے:

"والمتارکة بان یقول بلسانه ترکتک بلا وطئ و نحوه الطلاق - ملتقطا" (۲)

ردالمحتار میں ہے:

"قال فی البحر ورجحنا فی باب المهر انها تکون من المرأة ایضا و لذا ذکر مسکین من صورها ان یقول فارقتک - اھ" (۳)

اور اس تفصیل مذکور کا حاصل یہ ہے کہ **پہلی** صورت میں یعنی جبکہ منکوحہ کو منکوحہ جانتے ہوئے اس دوسرے نے نکاح کیا تو عورت سے شوہر اول کو قربت بلا عدت زن حلال ہے۔ اور **دوسری** صورت میں

---

(۱) سنن ابن ماجه، ابواب الطلاق، ص ۱۵۱، مکتبه تهانوی

(۲) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدة، ج۵، ص۲۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، ج۵، ص۲۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

اس مرد نے اس سے صحبت (وطی) کر لی تو شوہر اول کو اس سے قربت بلا انقضائے عدت حرام۔

اسی درمختار میں ہے:

”وکذالا عدة لو تزوج امرأة الغیر ووطئها عالما بذالک وبه یفتی لأنه زنا والمزنی بها لا تحرم علیٰ زوجها بخلاف ما اذا لم یعلم حیث تحرم علیٰ الاول الا ان تنقضی العدة-الخ ملتقطا“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶/رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۶۴

سالی کا نکاح اپنے بہنوئی سے حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید کی دو لڑکیاں ہیں دونوں کی ماں الگ اور باپ ایک ہے، ان دونوں لڑکیوں کی شادی کردی گئی چھوٹی جو ہے وہ اپنی بہن کے شوہر کے پاس آنا چاہتی ہے یعنی کہ نکاح میں۔ کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں!

(۲) موضع کشیر پور کی لڑکی ساکن اسلام پور میں اس کی شادی ہوئی لڑکی حاملہ تھی بیساکھ چاند کی دو تاریخ میں اس کا نکاح ہوا لڑکی جب شوہر کے یہاں پہنچی اس کی جانچ کر کے اس کے شوہر نے زیور وغیرہ اتار کر گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے دو مہینے بعد لڑکی پیدا ہوگئی، اب یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: سعید احمد

الجواب:

(۱) سالی کا نکاح اپنے بہنوئی سے حرام قطعی ہے۔ صورت مسئولہ میں اگر وہ بہنوئی پر بضد ہوتو

(۱) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدة، ج۵، ص ۲۱۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

ضروری ہے کہ بہنوئی اس کی بہن کو طلاق دے اور عدت گزر جائے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ شوہر اس کا طلاق دے دے پھر بعد عدت یہ بہنوئی سے نکاح کر سکتی ہے مگر بلا وجہ شرعی طلاق لینا دینا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فی الواقع اگر وہ حمل زنا کا تھا تو یہ نکاح صحیح ہوا۔

درمختار میں ہے:

''صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتیٰ تضع''(۱)

مگر وضع حمل تک اسے ہاتھ لگانا جائز نہیں اور اگر حمل شوہر کا ہے اور یہ اس کی عدت میں ہے یا ہنوز منکوحہ ہے تو نکاح فاسد ہوا جبکہ پہلے سے حال کا علم نہ تھا اور متارکہ وجدائی فرض ورنہ باطل محض ہے۔

قال تعالیٰ:

{وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ-الآية}(۲)

وقال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآية}(۳)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب!

اب جب تک وہ شوہر طلاق نہ دے دے یا اور کسی طرح نکاح زائل نہ ہوجائے، دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی۔ اس سے جس صورت بنے طلاق حاصل کر لے پھر بعد عدت دوسرے سے نکاح کر سکے گی۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) سورۃ البقرۃ:۲۳۵

(۳) سورۃ النساء:۲۴

مسئلہ-۶۵

منکوحہ سے منکوحہ جان کر نکاح باطل ورنہ فاسد!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو چار پائی کے نیچے سلا کر اس کے ہاتھ پیر میں چار پائی کے پائے رکھ کر اور اس پر بیٹھ کر چاقو سے ذبح کرنے کو تیار تھا۔ پڑوس میں لڑکی کا ایک پھوپھیرا بھائی رہتا تھا، اس نے اور لڑکی کی دوسری پھوپھیری بہن نے بچایا ہے۔ اس معاملہ کو دیکھ کر پڑوسیوں کو بہت دکھ ہوا اور انہوں نے لڑکی کے باپ کے پاس خبر بھیجی کہ انہیں لے جاؤ ورنہ یہ یہیں ختم ہو جائیگی اور کنڈی بند کر لیتا تھا تاکہ کوئی آنہ جائے بچانے کے لئے۔ جب کہیں جاتا تھا تو تالا لگا کر جاتا تھا۔ دولہا کے تاؤ نے ہمدردی کی بنا پر اسے کسی طریقے سے جان بچانے کے لئے نکال دیا اور ہندہ کے باپ اسے لے آئے۔ ایک سال کے بعد لڑکا اور لڑکے کی ماں آئی تو ہندہ کے باپ کے گھر میں نہیں ٹھہرے بلکہ ایک لوہار کے گھر میں ٹھہرے۔ جس نے اس لڑکے کی شادی لگائی، یاد رہے کہ یہ لڑکی کے بھائی کا ساڑھو ہے۔ اس کو چاہئے تھا کہ اس لڑکے سے طلاق دلواتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ اسے چڑھا دیا۔ کہ اب پھر سے نگریا بستی کی طرف جھانکنا بھی نہیں آج آٹھ سال ہو رہے ہیں۔ آج تک لڑکا اور نہ تو انکی ماں آئی اور نہ کوئی خبر ہی انہوں نے لی۔ مجبوراً ہندہ نے اپنا دولہا آپ ڈھونڈا کیونکہ باپ کمزور ہے، گزر بسر کرنے کے قابل نہیں۔ خلاصہ تحریر کریں۔ بینوا و توجروا

المستفتی: باکے۔ کلاں نگریا، تھانہ عزت نگر، بریلی

الجواب:

صورت مسئولہ میں جبکہ عورت کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے اس کا دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ} (۱)

دوسرے شخص کو اگر معلوم تھا کہ یہ غیر کی منکوحہ ہے تو یہ نکاح باطل ہوا اور اس سے جو قربت ہوئی

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

وہ قربت خالص زنا ہوئی۔ اور اگر معلوم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا بعد علم متارکہ فرض ہے عورت اگر اس ظالم شوہر سے نجات چاہتی ہے تو ہر ممکن صورت اس سے طلاق لینے کی کرے۔ خواہ مہر معاف کر کے یا فہمائش سے خواہ حاکم وغیرہ کے جبر و اکراہ سے زبانی طلاق لے لے۔ بعد طلاق عدت گزارے پھر اسے اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۶۶

زانیہ حاملہ کا نکاح غیر زانی سے ہوا تو وضع حمل تک وطی حرام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہندہ کی شادی غیر برادری میں کرادی شادی سے قبل زید سے کچھ غلہ اور نقد روپیہ بھی ہندہ کے میکے والوں نے لیا تھا اور ہندہ کا جب نکاح ہوا تو ہندہ حاملہ تھی میکے والوں نے ہندہ کی شادی سے قبل ہندہ کو ایسی حرکت سے باز نہ رکھا لہٰذا اس صورت میں نکاح ہوا کہ نہیں؟ اور میکے والوں نے حاملہ ہونے کے بموجب بھی ہندہ کا نکاح کرادیا۔ ان کے لئے کیا حکم شرع ہے؟

المستفتی: حمید اللہ کورٹیا شاہجہانپور

الجواب:

فی الواقع اگر ہندہ زنا سے حاملہ تھی تو زید و ہندہ کا نکاح صورت مسئولہ میں صحیح ہوا۔

درمختار میں ہے:

"صح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلیٰ من غیرہ" (۱)

مگر زید کو تا وضع حمل ہندہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۴۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

اسی میں ہے: ''حرم وطؤها ودواعيه حتىٰ تضع'' (۱)

اور میکہ والوں نے جو کچھ ہندہ کے نکاح کے لئے زید سے لیا، رشوت کا مال ہے جو انہیں حلال نہیں، وہ زید کو واپس دیں۔

ہندیہ میں ہے: ''قال الشيخ الامام الاستاذ رحمه الله تعالىٰ الاصح انه يرجع لانها رشوة-ملتقطا'' (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۶۷

معتدہ کا نکاح حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ہندہ زید کی منکوحہ ہونے کی حالت میں عمرو کے گھر آتی جاتی رہتی تھی حالت نکاح میں زید سے کوئی بچہ بھی تولد نہیں ہوا اسی اثناء میں ہندہ کو حمل قرار پایا اور اس نے زید کے گھر جانے سے انکار بھی کر دیا اور زید سے طلاق بھی لے لی۔ اب زید ہندہ عمرو تینوں اس کے مقر ہیں کہ حمل زید کا نہیں بلکہ بذریعہ زنا کاری عمرو کا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ عمرو ہندہ سے بغیر عدت وضع حمل کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور دونوں اپنے فعل حرام سے تائب بھی ہیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: تطہیر احمد، متعلم مدرسہ اشرفیہ، مبارکپور

الجواب:

صورت مسئولہ میں عمرو کا نکاح ہندہ سے ہرگز جائز نہیں کہ وہ معتدہ ہے اور عدت میں نکاح حرام قطعی ہے۔

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الفتاویٰ الهندية، كتاب النكاح، فصل السادس عشر فی جهاز البنت، ج ۱، ص ۳۹۴، دار الفکر، بیروت

قال تعالٰی: {وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ-الآية}(۱)

اورعدت یہاں وضع حمل ہے۔

قال تعالٰی: {وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ}(۲)

اور حمل کی نفی کرنے سے نسب بچے کا زید سے اس وقت تک منتفی نہ ہوگا جب تک کہ بہ طریق شرعی منتفی نہ ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۶۸

عدت میں عزم نکاح بھی حرام ہے!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) ۳/ ماہ کا حمل تھا اس کا نکاح ہوا وہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اس نکاح میں شرکت دینے والوں پر کیا حکم ہے؟

(۲) جو لوگ میلاد شریف پڑھتے ہیں اور زنا کاری بھی کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے شرع میں کیا حکم ہے؟

(۳) کہ عید الاضحیٰ کی نماز کے دن ساڑھے گیارہ بج رہے تھے امام صاحب سے لوگ کوشش کر رہے تھے لیکن نہیں اٹھ رہے تھے وہ لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں آپس میں جھگڑا ہو گیا اور مار دھاڑ ہوئی کچھ لوگ وہاں سے چل دیے لاٹھی لینے کو کچھ لوگوں نے کہا نماز پڑھ لیجئے بعد میں دیکھا جائے گا عاشق حسین چوڑی فروش نے کہا کہ ''ماں کے پھلان میں جائے نماز پہلے نپٹ لینے دو'' اس وقت چند آدمی ہی تھے۔ امتیاز حسین، عبدالوحید، منیر حسین، بشیر احمد خیراتی، مولانا فدا حسین

المستفتی: شوکت

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۳۵

(۲) سورۃ الطلاق: ۴

الجواب:

(۱) حمل اگر شوہر اول سے تھا تو یہ نکاح عدت میں ہوا اور عدت میں نکاح تو نکاح، صراحۃً پیغام نکاح دینا بلکہ عزم نکاح بھی حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَٰبُ أَجَلَهُ-الآية} (۱)

جس سے یہ نکاح ہوا اگر اسے معلوم تھا کہ عورت معتدہ ہے تو نکاح اصلا نہ ہوا اور اگر معلوم نہ تھا تو فاسد ہوا بعد علم فوراً متارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ ہے اور اگر حمل زنا کا ہے تو زانی وغیر زانی دونوں کو نکاح جائز ہے۔ مگر غیر زانی کو مدتِ حمل میں وطی و بوس و کنار حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسے لوگ سخت فاسق ہیں۔ ان سے میلاد نہ پڑھوائیں جب تک کہ توبہ نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کلمۂ مذکورہ سخت کفریہ ہے قائل پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱؍ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۶۹

شوہر والیاں غیر کے لئے حرام ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی لڑکی کی شادی یعنی نکاح دو سال قبل کیا تھا لڑکی سسرال میں رہ رہی تھی کہ ایک دن زید جاکر لڑکی کو لے آیا اور اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ساری برادری نے زید کا ساتھ دیا۔ صرف سولہ آدمی ایسے تھے جنھوں نے کہا کہ ہم اس حرام کام میں شریک نہیں ہوں گے اس پر برادری والوں نے ان سولہ آدمیوں کا حقہ پانی بند کر دیا۔ اور کہہ رہے ہیں ہر آدمی اکیاون اکیاون روپیہ دو جب برادری میں لیا جائے گا۔ از روئے شرع کیا زید کی لڑکی کا دوسری جگہ بغیر پہلے شوہر کے طلاق دئے ہوئے اور عدت گزارے ہوئے نکاح ہو گیا یا نہیں؟ ادنیٰ برادری کے لوگ جو اس نکاح میں شریک ہوئے اور جس نے

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۳۵

نکاح پڑھایا اور خود زید کے متعلق کیا حکم ہے؟

المستفتی: حافظ منے، نوری محلہ لال کی بزریہ، بریلی شریف

الجواب:

برتقدیر صدق سوال اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے حرام قطعی ہوا کہ منکوحۂ غیر کا نکاح قطعاً حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

{والمُحصَنٰتُ مِنَ النِّسَآء-الآیۃ}(۱)

یعنی اور حرام ہیں شوہر والیاں۔

پھر جس سے یہ نام کا نکاح ہوا وہ اگر واقف حال تھا تو سرے سے نکاح ہی نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا ور نہ نکاح فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔

متارکہ یہ ہے کہ شوہر کہے کہ میں نے تجھے چھوڑا یا عورت کہے کہ میں تجھ سے جدا ہوئی جو جو واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے وہ بہر حال ملزم ہیں۔ ان سب پر توبہ لازم ہے اور جو شریک نہ ہوئے ان پر شرعاً الزام نہیں بلکہ وہ عنداللہ ماجور ہیں ان کا حقہ پانی بند کرنا اور روپے کا مطالبہ ظلم ہے انہیں بلاشرط برادری میں ملانا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۰

ربیبہ لڑکی کا نکاح حقیقی بھائی سے ہوسکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت مسئلہ ذیل میں کہ:

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۱) الملفوظ حصہ اول ص ۵۱، مصنفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ہے: ''**عرض** لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہوسکتا ہے؟۔ **ارشاد،** ہاں جائز ہے'' تو کیا یہ جائز ہے'' کرم فرما کر اس مضمون سے آگاہ فرمائیں!

(۲) اگر کسی جگہ گیارہویں یا اور کوئی نیاز دینا ہو تو بارش کی حالت میں وہ گیارہویں مسجد کے اندر پکا سکتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مسجد کے اندر پتھر رکھ کر آگ جلانی ہے کیا ایسا کر سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

المستفتی: محمد حسین

الجواب:

(۱) سائل نے الملفوظ کی عبارت نقل کرنے میں خطا کی ہے سو اس کی عبارت یوں ہے: ''زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہوسکتا ہے؟'' اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''ہاں، جائز ہے''

اور یہ صحیح ہے کہ ربیبہ زید کی لڑکی نہیں ہے بلکہ وہ زید کے بھائی کی بھتیجی بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے نکاح جائز ہے جبکہ اور کوئی علاقہ محرمیت نہ ہو۔ قال تعالیٰ:

{وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ - الآية} (۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد کھانا پکانے کی جگہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۷

منکوحۂ غیر سے نکاح کے بعد متارکہ فرض!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہماری بستی میں ایک امام ہیں جو نسلاً بعد نسل امامت کرتے آرہے ہیں اور ہر طرح کا کام مثلاً عقد خوانی و جنازہ پڑھاتے ہوئے آرہے ہیں۔ ایک لڑکی سیرول عرف بودھنی بنت عبدالرزاق مرحوم کی بارات

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

موضع رجگھٹ ضلع دربھنگہ سے آئی جس کا نکاح امام صاحب نے پڑھایا بعدہ اس لڑکی نے اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسری جگہ شادی خود سے نیپال میں کر لی جس سے ایک بچی پیدا ہوئی بچی کے پیدا ہونے کے بعد نیپال والا شوہر انتقال کر گیا بعدہٗ لڑکی اپنے میکے چلی آئی۔ میکے آنے کے بعد اس کے والدین نے تیسری شادی کی بات چیت موضع اعظم گڑھ ضلع سیتا مڑھی میں کی۔ تاریخ معینہ پر بارات آئی بارات آنے کے بعد (ہفتہ دو ہفتہ قبل ایک مولوی صاحب اسی بستی میں بچہ پڑھانے کے لئے رکھے گئے اور ہنوز یہ بارات آنے پر لڑکی کے پھوپھا جناب علی حسن اگر چہ جاہل ہیں مگر برادری کے سردار ہیں) وہ امام صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ بارات آگئی ہے چلئے نکاح پڑھا دیجئے تو امام صاحب نے عذر دِکھایا کہ ہماری طبیعت علیل ہے اور لڑکا بھی نہیں ہے، لڑکا دُرگا کا ناچ دیکھنے گیا ہے۔ مولوی صاحب کو لے کے نکاح پڑھا دیں گے علی حسن صاحب امام صاحب کے کہنے کے مطابق مولوی صاحب کے پاس آئے کہ امام صاحب کی طبیعت علیل ہے لڑکا بھی نہیں ہے آپ نکاح پڑھا دیجئے مولوی صاحب نے علی حسن صاحب کو دوبارہ سہ بارہ یہ کہتے ہوئے کہ امام صاحب کے پاس پوری بستی کی ذمہ داری ہے آپ انہیں سے نکاح پڑھائیں پھر علی حسن صاحب دوبارہ سہ بارہ امام صاحب کی اجازت لے کر مولوی صاحب کے پاس آئے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مولوی صاحب سے نکاح پڑھوایا اگر چہ مولوی صاحب کو اس لڑکی کے نکاح اول وثانی کا کوئی علم نہ تھا، لڑکی کے پھوپھا علی حسن کے کہنے پر یقین کرتے ہوئے نکاح پڑھا دیا، رات گزر گئی کل ہو کر امام صاحب اور ایک لڑکے دونوں برجستہ مولوی صاحب سے یہ بولے کہ آپ کا نکاح ٹوٹ گیا مولوی صاحب نکاح ٹوٹ جانے کی خبر سن کر گھبرائے۔ اور گھبراتے ہوئے بازار کی طرف گئے اتفاق سے ایک عالم باعمل سے ملاقات ہوئی امام صاحب اور اس کے لڑکے اس عالم باعمل سے پوری حقیقت بیان کر رہے تھے، مولوی صاحب بھی پہنچ گئے اس عالم نے برجستہ مولوی صاحب سے اور امام صاحب سے یہ کہا کہ اگر مولوی صاحب کو اس لڑکی کے نکاح اول ودوم کی تحقیق ہوگی تو نکاح ٹوٹ گیا پھر دوبارہ نکاح پڑھانا ہوگا اور اگر کوئی علم نہ تھا تو امام صاحب اور گواہ کا نکاح ٹوٹ گیا، عالم کی کہی ہوئی باتوں پر امام صاحب نے آج تک کوئی عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے کچھ لوگ ان کی امامت سے الگ ہو گئے ہیں۔

سائل: محمد ظہیر، مقام کوریا پوسٹ رائے پور، ضلع سیتا مڑھی

الجواب:

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

یعنی تم پر حرام ہیں شوہر والیاں۔

جس سے یہ نام کا نکاح کیا گیا وہ اگر واقف حال تھا تو اور سخت گناہ گار نکاح باطل زانی حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہوا اور اگر اسے علم نہ تھا تو یہ نکاح فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ فرض ہے۔ متارکہ یہ ہے کہ شوہر کہے کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا عورت ہی کہے کہ میں اس سے جدا ہوئی۔ واقفان حال جو اس نکاح میں شریک ہوئے وہ بہر حال گناہ گار ہوئے سب پر توبہ لازم ہے۔ مولوی صاحب پر الزام نہیں جبکہ واقف حال نہ ہوں ورنہ ان پر بھی توبہ لازم ہے اور امام صاحب جنہوں نے مذکور نکاح کو پڑھانے کا حکم دیا ان پر بھی توبہ لازم ہے اسی شرط سے کہ واقف حال ہوں اور یہ جس نے بھی بتایا کہ نکاح ٹوٹ گیا، غلط بتایا جس سے توبہ لازم ہے۔ امام کو جب تک توبہ نہ کرلے امام نہ بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ر رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۷۲

طلاق کا اختیار شوہر کو ہے! کچہری کی اجازت شرعاً کوئی چیز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص اپنی بیوی سے کسب کراتا تھا وہ اس سے انتہائی پریشان تھی ایک موضع پر وہ ایک دوسرے آدمی کے ہمراہ بھاگ گئی۔ تین ماہ تک اس کے گھر میں رہی اسی دوران میں فعل مختاری کی درخواست عدالت میں دے کر طلاق حاصل کرلی تین ماہ میں اس کو دو ماہ کا حمل بھی رہ گیا حمل ظاہر ہونے کے بعد اس نے نکاح کرلیا اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ نکاح درست ہو گیا یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو شرع شریف کیا

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

اجازت دیتی ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی سکون سے گزرے اس کے پہلے خاوند سے دو بچہ بھی ہیں جس کی کفالت بھی اس کے ذمہ ہے اور دو بچے موجودہ شوہر سے ہیں۔ جواب سے مطلع فرمائیں۔ والسلام

احقر محمد نور، محلہ شاہ دانہ، بریلی

الجواب:

فعل مختاری کوئی چیز شرعاً نہیں۔ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے۔

حدیث ابن ماجہ میں ہے:

''الطلاق لمن اخذ بالساق''(۱)

جب تک وہ طلاق نہ دے دے کسی سے نکاح اصلا جائز نہیں۔ عورت پر لازم ہے کہ اس مرد سے فوراً علیٰحدہ ہو جائے اور دونوں توبہ واستغفار کریں۔ عورت اپنے شوہر سے طلاق لے کر عدت گزارے پھر جس سے چاہے نکاح کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۷

رضیع پر مرضعہ کی تمام لڑکیاں حرام ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ:

زید نے ایام رضاعت میں جس عورت کا دودھ پیا ہو اس کی لڑکی سے زید کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ زید کے عقد میں شریک یا اس پر راضی ہوئے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر کسی کے گھر دو شریک بہن ہو اس سے ایک یا چند بچے بھی ہو گئے ہیں تو ان کو جدا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے بچوں کو ولد الزنا تصور کیا جائے گا یا نہیں؟ اگر زید یہ کہے کہ میں نے اس سے جدائی اختیار کر لی ہے۔ مگر دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

---

(۱) سنن ابن ماجة، ابواب الطلاق، ص ۱۵۱، مکتبہ تھانوی

الجواب:

رضاعی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے۔قال تعالیٰ:

{وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ}(۱)

حدیث شریف میں ہے:

''ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب''(۲)

اور حرمت رضاعت ثابت ہونے کی مدت ڈھائی سال ہے۔اتنی مدت میں کبھی اگر دودھ پیا ہو وہ عورت اور اس کی اولاد حرام ہوگئی اور ثبوت حرمت دو مرد متقی پرہیزگار یا ایک مرد دو عورتیں متقی پرہیزگار کے بیان سے ہوگا محض عورتوں کے بیان سے نہ ہوگا اگرچہ احتیاط یہی ہے کہ ایک مرد یا ایک عورت کے بیان پر بھی نکاح کرنے سے بچے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر گواہان شرعی نے یہ بیان کیا کہ زید نے فلاں عورت کا دودھ پیا ہے تو حرمت کا ثبوت ہوگیا اور اس کی لڑکی سے نکاح حرام قطعی ہوا اور واقفان حال سب زنا کے دلال ٹھہرے اور قربت خالص زنا اور اولاد قطعاً ولد الحرام ہوئی اور اگر گواہان شرعی سے ثبوت نہ ہوا تو بھی بہتر ہے کہ متارکہ (جدائی) کرلے اور اس صورت میں نکاح صحیح ہوا۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵؍رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۴۷

عورت کہے کہ مجھے شوہر نے طلاق دیدی اور اس کا صدق غالب ہو تو اس سے نکاح جائز!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک لڑکی جس کا نام نور جہاں بنت عبدالرزاق ساکن بہار راجیہ محلہ گدڑی کی ہے کسی طور سے

(۱) سورۃ النساء:۲۳

(۲) جامع الترمذی، ابواب الرضاع، ج۱، ص۱۳۶، مجلس برکات

دولڑکی اغوا ہو کر یا بہک کر تھانہ بادر ضلع بدایوں سے گرفتار ہوئی وہاں سے ناری نکیتن محکمہ لاوارثی بریلی میں داخل کی گئی محمد میاں محرر ولد فوجدار خاں ساکن بہار کلاں ضلع بریلی کو اپنی پوری داستان مجبوری کی بتائی (میں محمد میاں اس محکمہ کا ممبر ہوں) کہ مجھ کو ایک آدمی بہکا کر تھانہ بادر میں ایک ہندو کے ہاتھ بیچا تھا۔ آپ چونکہ مسلمان ہیں مجھے اس ناری نیکیتن سے نکال کر کسی اچھی جگہ مسلمانوں میں بسیرے، ذریعہ معاش اور روٹی کپڑے کا انتظام کرادیں تاکہ میں اپنے اطفال کو بحفاظت ایک مسلمان کے طریقہ پر رکھ سکوں۔ تب محمد میاں نے یہ کہہ کر کہ میں اب گاؤں کے ایک آدمی مسمیٰ نثار احمد ولد چکو کے ساتھ نکاح کرادوں گا لیکن اس کی بیوی اس پر رضامند نہ ہوئی۔ میں نے ان لوگوں کو ناری نیکیتن سے نکالا ہے نثار احمد کے نام سے، نثار احمد کی اس مجبوری نے کسی سخاوت حسین ساکن گونجھ تھانہ جہان آباد ضلع پیلی بھیت کے ساتھ نکاح کرادیا۔ لڑکی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا اور حلفیہ بیان سے بتایا کہ میرا شوہر نذیر احمد نام کا تھا جس کو مرے ہوئے عرصہ تین سال ہو چکے ہیں اور میں بیوہ ہوں اس کے گھر پر کئی خط روانہ کئے اور شوہر کے یہاں بھی خط ارسال کئے لیکن آج تک کوئی جواب نہیں ملا ایسی صورت میں یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

مندرجہ بالا مضمون بالکل صحیح ہے۔ جواب سے مطلع فرمایا جاوے!

محمد میاں بقلم خود

الجواب:

صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے جب کہ اس عورت کے بیان پر نکاح کرنے والے کا دل جما کہ وہ سچ کہتی ہے۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے:

"وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی او کنت امۃ لفلان واعتقنی ان وقع فی قلبہ صدقھا وتمامہ فی الخانیۃ وحاصلہ انہ متی اخبرت بامر محتمل فان ثقۃ او وقع فی قلبہ صدقھا لا باس بتزوجھا وان بأمر مستنکر لا مالم یستفسرھا۔اھ" (۱)

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۲۰۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ورنہ اس سے نکاح کرنا حلال نہیں جب تک تحقیق نہ کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم/ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵

بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ کا نکاح میں ہونا حرام قطعی، اس کا منکر کافر!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید کی سات بیویاں ہیں۔ اگر وہ چاہے کہ سات نکاح کرنے کے بعد چار بیویوں سے تعلقات رکھے اور تین کو تعلقات سے دور رکھے اس بنا پر کہ شریعت میں چار سے زیادہ رکھ نہیں سکتے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب چار عورتوں سے نکاح ہوگیا تو اب وہ دیکھ رہا ہے کہ تین عورتیں اس طرح کی ہیں جو یہ چاہتی ہیں کہ میرا کوئی مالک ہوجائے تو زید نے ان تینوں سے بھی نکاح کرلیا کسی محدث کے فتویٰ کے مطابق خلاصہ کلام یہ ہوا کہ چار سے تعلقات رکھے گا تین سے نہیں رکھے گا۔

الجواب:

شریعت مطہرہ میں چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کی اجازت نہیں ہے لہٰذا چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح محض باطل ہے اور ان زائد عورتوں سے قربت خالص زنا اور اولاد جو اسی قرب حرام سے ہو وہ ولد الزنا ہوگی اور اسے جائز کہنے والا اور سمجھنے والا دونوں کافر و بے دین۔ توبہ وتجدید ایمان و تجدید نکاح لازم اور زائد عورتوں کو چھوڑنا ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر مصطفی رضا خاں غفرلہٗ

مسئلہ-۷۶

چچی سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) چچی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(۲) عوام میں کچھ آدمی اس طرح کے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر زید نے گناہ کبیرہ کرلیا مثلاً زنا کاری تو اگر زید جوان ہے تو ان کی توبہ قبول ہوجائے گی اگر وہ بوڑھا ہے تو معاف نہیں ہوگی اللہ کے پاس ان کی توبہ قابل قبول نہیں۔

(۳) آج کے زمانے کے دور میں ہر مسجد میں یہ قانون بن گیا ہے کہ جماعت وقت معین پر ہو پھر وہی حضرات یہ کہتے ہیں کہ کم ازکم مقتدیوں کے لئے پانچ منٹ انتظار کیا جائے یہ ضروری ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ انتظار اس شخص کے لئے کیا جائے جو تکبیر اولیٰ کا پابند ہو اس لئے کہ یہاں کا یہ عالم ہے کہ اگر پانچ منٹ انتظار کیا جائے تو وہ دس منٹ دیر کر کے آتے ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴) کسی کو یہ حکم کرنا کہ نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھو اس میں دوگنا ثواب ہے اور حال یہ ہے کہ وہ خود بھی جانتے ہیں کہ ثواب دوگنا ہے پھر آپ کو اس میں کسی کو دخل اندازی کرنے کا کیا حق حاصل ہے؟

الجواب:

(۱) **چچی سے نکاح جب تک وہ چچا کی منکوحہ یا معتدہ خواہ عدت طلاق ہو یا عدت وفات، جائز نہیں۔ بعد انقضائے عدت نکاح کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم**

(۲) **زنا اشد کبیرہ عظیم گناہ خواہ جوان کرے خواہ بوڑھا بحکم حدیث اشد لعنت کا مستوجب ہے توبہ دونوں کی قبول ہوگی جب کہ سچے دل سے توبہ کریں۔ قال تعالیٰ:**

{أَنَّ اللهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ-الآية}(۱)

اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

جنہوں نے یہ بکا کہ ”بوڑھا اگر-الخ“، غلط کہا، شریعت پر افترا کیا۔

---

(۱) سورۃ التوبہ: ۱۰۴

قال تعالیٰ:

{وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ۝} (۱)

بہتان باندھنے والا خائب ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) انکا اعتراض بیجا ہے انہیں وقت کی پابندی کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) بے شک کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنے میں دوگنا ثواب ہے اور بیٹھ کر بھی پڑھنا جائز ہے۔ بہر کیف معاملہ سہل ہے اس میں تعنت اور شدت نہ چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب	الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم	الاجوبۃ صحیحۃ
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	فقیر مصطفی رضا خاں غفرلہٗ	تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۷۷

منکوحہ یا معتدہ ہونا مانع نکاح ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

زید نے ہندہ سے بُرا فعل کیا اب ہندہ کو حمل ٹھہر گیا۔ حالت حمل میں زید نے ہندہ سے نکاح کرلیا اب از روئے شرع نکاح درست ہوا یا بارِ دیگر نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے؟ خلاصہ تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں!

السائل: فدا حسین، کھوکھڑی، ضلع بدایوں

الجواب:

نکاح درست ہے۔ درمختار میں ہے:

---

(۱) سورۃ طٰہٰ: ۶۱

''صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤها و دواعیه حتیٰ تضع ولو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا'' (۱)

اور جب کہ زانی ہی ناکح ہو تو اس سے وطی بھی جائز ہے۔ کما مر من الدر آنفا۔ اور غیر زانی کو وضع حمل تک ہاتھ بھی لگانا جائز نہیں۔ کما ہو منصوص علیہ فیما مر۔ اور اگر وہ کسی کی منکوحہ ہے یا عدت میں ہے تو یہ نکاح حرام قطعی ہے باطل محض ہے۔ یا فاسد ہے اور متارکہ وجدائی فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ رشوال المکرم ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۷۸

دودھ پینے والے کے بھائی بہن کا نکاح دودھ پلانے والی کی اولاد سے جائز یا ناجائز؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے شادی کی ہندہ کو اور بکر نے شادی کی زبیدہ کو۔ اب ان دونوں میں دو بچہ تولد ہوا۔ ایک لڑکا اور دوسری لڑکی۔ اب ان دونوں بچوں نے آپس میں ایک دوسرے کی ماں کا دودھ پی لیا۔ اب یہ لوگ شریعت مطہرہ کے مطابق رضاعی بھائی بہن ہوئے پھر بار دگر زید کی طرف سے ایک لڑکا تولد ہوا اور بکر کی طرف سے ایک لڑکی تولد ہوئی اب ان دونوں کے آپس میں کیا رشتہ قائم ہوگا مگر دونوں بچہ ایک دوسرے کی ماں کا دودھ نہیں پیا۔ اب یہ دونوں بچہ آپس میں رضاعی بھائی بہن ہوں گے یا نہیں؟ اور ان دونوں کی آپس میں شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ صریح جواب سے نوازنے کی زحمت فرمائیں۔

نیازمند: عبدالخالق رضوی، بھوانی پور، پوسٹ تلشی ہیٹہ، مالدہ، بنگال

الجواب:

ان دونوں کا عقد باہم ہوسکتا ہے کہ ان دونوں کا رشتہ آپس میں رضاعت کا نہیں۔ جبکہ نسبی طور پر آپس میں محرم ایک دوسرے کے لئے نہ ہو۔ ہاں البتہ جن دونوں نے ایک دوسرے کی ماں کا دودھ پیا

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

ہے وہ آپس میں رضاعی بھائی بہن ہیں ان کا عقد نہ باہم ہوسکتا ہے نہ ان میں سے کوئی دوسرے کے نسبی بھائی بہن سے نکاح کرسکتا ہے کہ رضاعت کے باعث وہ اس کے بھی بھائی بہن ہیں۔

حدیث میں ہے: ''یحرم من الرضاع مایحرم من النسب''(۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری بریلی شریف

الجواب صحیح
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۷۹

مطلقہ غلیظہ بے حلالہ شوہر کے لئے حلال نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسطورۂ ذیل میں کہ:

(۱) ہمارے یہاں جو جماعت سلاؤنان ہے اس میں بعض لوگ خلاف شریعت کام پر جماعت کے دوسرے افراد کو مجبور کرتے ہیں مثلا بغیر شوہر کے طلاق دئے اس کی زوجہ کا دوسرے شخص سے نکاح پڑھوا دیتے ہیں۔ جو شخص ایسا کرے وہ کس جرم کا مستحق ہے؟

(۲) جو لوگ ایسی غلط باتیں کرنے والی جماعت سے روکتے ہیں وہ لوگ ایک موقع پر میت کی قبر پر مٹی ڈالنے گئے تو ان لوگوں نے جو ناجائز طور پر نکاح پڑھوا دیتے ہیں انہیں مٹی ڈالنے سے منع کردیا جو غلط نکاح پڑھوانے کو منع کرتے ہیں ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟ کہ ایک مسلمان کو قبر کی مٹی سے روکا۔

(۳) پنچایت کے وقت بعض لوگوں نے اہل جماعت سے کہا کہ تم لوگ شریعت اور فتویٰ کے مطابق عمل کرو تو بعض جماعت والوں نے کہا کہ شریعت بھٹی میں گئی اور فتویٰ جہنم میں گیا۔ یہاں پر برادری کی شریعت چلے گی۔

(۴) مطلقہ عورت کو بغیر حلالہ شرعی کے جو شخص اپنی زوجیت میں رکھ لے اس کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) الصحیح للبخاری، کتاب الشہادات، باب الشہادۃ علی الانساب والرضاع، ج ۱، ص ۳۶۰، مجلس برکات

(۵) ایک شخص کا اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا اور وہ ناراض ہو کر اپنے رشتہ داروں کے گھر چلی گئی شوہر نے اس کو بلایا مگر وہ نہیں آئی یہ معاملہ پنچایت کے سامنے آیا تو پنچایت والوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عورت کو اب شوہر کے پاس نہیں بھیجا جائے گا اور شوہر کا حقہ پانی بند کر دیا اور جماعت سے اس کو خارج کر دیا یہ فیصلہ جماعت والوں نے کیا۔ از روئے شرع صحیح ہے؟ ان تمام سوالات کے جوابات عطا فرما کر عند اللہ اجر جمیل حاصل کریں

المستفتی: لال محمد سلاوٹ لاڈنوں، ضلع ناگپور

الجواب:

جو لوگ خلاف شرع کاموں پر دوسروں کو مجبور کرتے ہیں، سخت گنہ گار مستوجب عذاب نار ہیں۔
قال تعالیٰ:

{وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلاَ تَعَاوَنُوا عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ}(۱)

غیر کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآية}(۲)

اورتم پر حرام ہیں شوہر والیاں۔

جنہوں نے جانتے ہوئے ایسا نکاح کیا اگر چہ باکراہ، ان کا نکاح باطل ہوا۔ ان پر لازم ہے کہ عورتوں کو فوراً چھوڑ دیں۔ مجبور کرنے والے سخت گناہ گار ہوئے۔ جنہیں یہ بتایا بھی نہ گیا کہ یہ غیر کی منکوحہ ہے یا یہ کہا گیا کہ شوہر نے اسے طلاق دے دی ہے اور واقع میں طلاق نہ دی تھی ان کا نکاح فاسد ہوا مگر بعد علم متارکہ فرض ہے یعنی عورت سے مرد کہے میں نے تجھے چھوڑ دیا یا عورت کہے میں تجھ سے جدا ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) دفن کے بعد قبر پر مٹی ڈالنا کار خیر و باعث اجر ہے۔ جنہوں نے بے وجہ شرعی دوسروں کو اس کام سے روکا، سخت گنہ گار مستوجب عذاب نار حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہوئے۔ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سورۃ المائدۃ: ۲

(۲) سورۃ النساء: ۲۴

(۳) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جن لوگوں نے یہ کلمات ملعونہ کہا کہ ''شریعت بھٹی میں گئی - الخ''، ان پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح (اگر بیویاں رکھتے ہوں) فرض ہے کہ شریعت کی تحقیر کی جب تک توبہ نہ کریں۔ ان سے میل جول، سلام وکلام تمام معاملات ناجائز وحرام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

برادری کی شرع کوئی شرع نہیں۔

(۴) ایسا شخص جو بغیر حلالہ کے اپنی مطلقہ کو زوجہ بنا کر رکھے، سخت گنہ گار ظالم جفا کار جرم زنا میں گرفتار ہے، اس پر لازم کہ فوراً اس سے دست بردار ہو جائے اور توبہ واستغفار کرے۔ ورنہ مسلمانوں پر فرض کہ اس سے میل جول چھوڑ دیں۔ قال تعالیٰ:

{فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○}(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) فی الواقع اگر بے وجہ شرعی شوہر کے یہاں سے چلی گئی تو سخت گنہ گار، حق اللہ وحق شوہر میں گرفتار ہوئی پنچایت کا یہ فیصلہ سراسر غلط وخلاف شرع ہے پنچایت والوں پر فرض کہ فوراً توبہ کریں اور جس کا حقہ پانی بند کیا ہے، اس سے معافی مانگیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء، منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۸۰

شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہیں ہوسکتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید مقام پرتا پورا پنی لڑکی کی شادی بغیر طلاق لئے دوسرے لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ گاؤں کے مکھ

---

(۱) سورۃ الانعام:۶۸

آدمی جو ہیں وہ ان کے یہاں خود کھاتے پیتے ہیں اور دوسروں کو کھانے پینے پر مجبور کرتے ہیں ان کے بارے میں بھی لکھ دیں۔

المستفتی: منوخاں وبالے خاں، پرتاپور، ضلع بریلی شریف

الجواب:

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام قطعی ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

شوہر کو اگر معلوم تھا کہ وہ غیر کی منکوحہ ہے تو نکاح باطل محض ہوا اور قربت خالص زنا ہوئی اور اگر معلوم نہ تھا تو بعد علم متارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۱

کیا غیر مقلد سے نکاح ہوسکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک غیر مقلد نے اپنی لڑکی کی شادی ایک غیر مقلد لڑکے سے کر دیا تھا۔ تقریباً سات یا آٹھ سال ہو گئے لیکن کچھ دنوں سے آپس میں نا اتفاقی ہوگئی ہے اس وجہ سے عورت اپنے شوہر سے ناراض ہو کر ایک سنی صحیح العقیدہ لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اور وہ عورت اسی سنی لڑکے کے یہاں موجود ہے شوہر اول اس کو طلاق بھی نہیں دیتا ہے کہ اپنی شادی وہ دوسری جگہ کرے بہر حال اس بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمائیے کہ وہ اپنی شادی سنی سے کرے یا نہ کرے؟ یا اپنے پہلے شوہر کی طرف

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

لوٹ جائے؟ لہٰذا آپ اس کو تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا!

المستفتی: عبدالجلیل، دھرم پور، کھجوریا، اترولہ، ضلع گونڈہ

الجواب:

غیر مقلدین زمانہ وہابیہ کے عقائد رکھتے ہیں اور وہابیہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں ان کا نکاح اصلاً کسی سے صحیح نہیں۔ خواہ کسی کافر اصلی سے خواہ اپنے ہم مذہب سے نکاح کریں اصلاً درست نہیں تو سنی صحیح العقیدہ سے بدرجۂ اولیٰ غیر مقلد کا نکاح باطل ہے۔

عالمگیریہ میں ہے: ”لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط“ (۱)

لہٰذا اس عورت کا نکاح نہ اس غیر مقلد سے ہوا نہ اس سنی صحیح العقیدہ سے درست جبکہ غیر مقلدوں کے عقائد کی معتقد ہو یا وہابیہ کے عقائد کفریہ پر یا وہابیہ اور دیوبندی گروہ جن کے عقائد کفریہ ہیں ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتی ہو۔ اس صورت میں اس سنی سے نکاح درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ وہابیہ دیابنہ کے عقائد کفریہ سے تبری کرے اور انہیں عقائد کفریہ کے سبب کافر جانے مانے، کلمہ پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۲

مرتد کو مسلمان جاننے والے سے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید ایک عالم دین ہے۔ صحیح العقیدہ منظر اسلام بریلی شریف سے فارغ شدہ ہے۔ اس نے ایک

---

(۱) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب النکاح، القسم السابع فی المحرمات بالشرک، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر بیروت

وہابی کی لڑکی سے شادی کی ہے۔ وہابیوں کے مولوی نے زید کا نکاح پڑھایا ہے اور گواہ بھی وہابی لوگ تھے اور سنی بھی تھے براتی لوگ سب سنی ہی تھے عرض یہ ہے کہ نکاح ہوا یا نہیں؟ یا دوبارہ نکاح پڑھایا جائے گا؟۔ زید سسرال بھی جاتا ہے اور کھاتا پیتا ہے زید مدرسہ میں بچوں کو تعلیم دیتا ہے اور امامت بھی کرتا ہے۔ کہنا یہ ہے کہ زید کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ امامت کے لائق ہے یا نہیں؟ نماز واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟ سلام وکلام جائز ہے یا نہیں؟ حدیث وقرآن سے مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد امیر الدین شاہدی مدرسہ سراج العلوم حفیظی

مقام وپوسٹ راسا کھوا بازار، ضلع مغربی دیناجپور، (بنگال)

الجواب:

وہابیہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر ومرتد بے دین ہیں وہ لڑکی اگر وہابیہ کے عقائد کفریہ رکھتی ہے یا ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتی ہے تو انہیں کی طرح مرتدہ ہے اور مرتد ومرتدہ کا نکاح کافر اصلی خواہ اپنے مثل مرتد سے اصلا درست نہیں تو مسلم سے کیونکر صحیح ہوگا؟

ہندیہ میں ہے: ''لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذافی المبسوط''(۱)

لہٰذا صورت مسئولہ میں زید کا نکاح اس وہابیہ سے نہ ہوا اور زید سخت گناہ گار مستوجب نار ہوا۔ توبہ کرے اور اس سے فوراً علیٰحدہ ہو اور جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلے وہ امامت کے لائق نہیں اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دار الافتاء، ۸۲؍سوداگران، بریلی شریف

---

(۱) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب النکاح، القسم السابع فی المحرمات بالشرک، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر بیروت

مسئلہ-۸۳

دیوبندی کی لڑکی اور سنی کا لڑکا، ان کا نکاح درست ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر نے زید سے سوال کیا کہ دیوبندی کی لڑکی اور سنی کا لڑکا، ان کا نکاح درست ہے کہ نہیں؟ تو زید نے جواب دیا کہ نکاح درست ہے اور ہو جاتا ہے اور اگر نہیں ہوتا ہے تو زید کے لئے کیا حکم ہے؟ اور نکاح پڑھانے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ شرعی حکم سے جواب تحریر فرمائیں۔

المستفتی: بابو رسی والے، معرفت جمیل احمد قادری رضوی

قصبہ بہیڑی، نینی تال روڈ، ضلع بریلی، (یوپی)

الجواب:

دیوبندی کی لڑکی ظاہر ہے کہ دیوبندی ہوگی اور اس سے کم نہیں کہ دیوبندیوں کو مقتدا و معظم دینی جانتی ہوگی اور دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر مرتد بے دین ہیں کہ جو ان کو دانستہ مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور مرتد اصلاً اہل نکاح نہیں۔

درمختار میں ہے:

"لا یصلح ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً" (۱)

تو مرتد و مرتدہ کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔

ہندیہ میں ہے: **"لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط"** (۲)

یہاں سے ظاہر ہے کہ زید نے غلط کہا۔ زید پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب النکاح، القسم السابع فی المحرمات بالشرک، ج ۱، ص ۳۴۷، دار الفکر بیروت

مسئلہ-۸۴

شوہر والی کا نکاح غیر سے حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

علی احمد نے سلیم کی لڑکی چندا سے شادی کی تھی علی احمد اور سلیم کے درمیان کچھ روپیوں کا جھگڑا تھا جسے سلیم نے علی احمد سے بطور قرض لیا تھا۔ سلیم نے اپنی لڑکی چندا کو گھر بلا کر روک لیا۔ چندا کے ساتھ علی احمد کے کچھ زیوارات بھی ہیں۔ سلیم نے چندا کی شادی سنجھلے نام کے ایک شخص سے کرادی۔ علی احمد کا کہنا ہے کہ میں نے انہیں طلاق بھی نہ دی اور نہ میکہ جانے کی اجازت دی تھی صورت مسئولہ چندا کا نکاح سنجھلے سے ہوا یا نہیں اور علی احمد کے عقد نکاح میں داخل ہے یا نہیں اور علی احمد کے زیورات کے بارے میں کیا حکم ہے اور سلیم کا بغیر طلاق کے دوسرے سے نکاح کرانا کیسا ہے؟ جواب مرحمت فرمائیں!

المستفتی: محمد علی احمد

محلہ نئ بستی، پرانا شہر، بریلی

الجواب:

شوہر والی کا نکاح غیر سے حرام قطعی ہے۔

قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

اور تم پر حرام ہیں شوہر والیاں

اگر یہ واقعہ ہے کہ سلیم نے چندا منکوحہ علی احمد کا نکاح دوسرے سے کردیا تو وہ سخت گناہ گار دیوث ظالم جفا کار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوا۔ اس پر اور تمام واقفان حال شرکائے مجلس پر توبہ لازم ہے غیر جس سے یہ نکاح ہوا اگر وہ جانتا تھا کہ چندا نکاحی ہے تو یہ نکاح باطل محض ہوا اور قربت خالص زنا اور اگر اسے علم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ ہے۔ زیورات اگر علی احمد نے اپنی زوجہ کو دے کر مالک بنادیا تھا یا اس کی قوم کا عرف یہی ہے کہ جو دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے تو ان کے

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

ان زیورات کی مالک چندا ہے اور اگر عاریتاً دیا تھا تو مطالبہ کا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۵

زید کے بھانجے اور نواسی کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مسئلہ ذیل میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ:

زید کی حقیقی بہن کا بیٹا ہے۔ زید کی حقیقی بیٹی کی بیٹی ہے۔ زید کی بہن اور بیٹی کے بچوں کے درمیان رشتہ شادی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد علی خاں معانی

جمال پور بنگلہ اوسر روڈ علی گڑھ

الجواب:

جائز ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے محارم نہیں۔ قال تعالیٰ:

{وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ -الآية}(۱)

مگر شرط یہ ہے کہ ان میں رضاعی رشتہ یا اور کسی طرح محرمیت ثابت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۶

حنفی کا نکاح دیوبندیہ سے کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۱) زید جس کا عقیدہ حنفی ہے اور ہندہ جس کا عقیدہ دیوبندی خیال کا ہے زید نے ہندہ سے نکاح کرلیا۔ شرع کے حکم سے یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ یعنی اہل سنت و جماعت کے ماننے والوں کی شادی دیوبندی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

(۲) عیسائی کے گھر کھانا کیسا ہے؟ اگر اس کے گھر میں کوئی حرام چیز نہ پکتی ہو نہ ہی کوئی چیز اس گھر میں کھائی جاتی ہے ان دونوں صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

المستفتی: خلیل احمد عالمگیری گنج

الجواب:

(۱) دیوبندی کافر مرتد بے دین ہیں اور مرتد و مرتدہ کا نکاح نہ سنی سے نہ کافر سے نہ اپنے جیسے مرتد سے کسی سے صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے:

”لایصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقاً“ (۱)

وہ لڑکی فی الواقع دیوبندیہ ہے یا دیوبندیوں کو مسلمان ان کے عقائد کفریہ جان کر سمجھتی ہے تو بلا شبہ اس کا وہی حکم ہے جو ان دیابنہ کا ہے لہٰذا نکاح مذکور اصلا صحیح نہیں ہوا۔ زید پر لازم ہے کہ وہ فوراً ہندہ سے علیٰحدہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صورت مسؤلہ میں اگر کھانے میں کوئی حرام مخلوط نہ ہو تو وہ حلال ہے مگر عیسائیوں کے یہاں کھانا کب جائز ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۷

حمل کی صورت میں شادی صحیح ہوگی کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک لڑکی کی شادی ہونے سے پہلے ناجائز حمل اس لڑکی کو تھا اور سسرال والوں کو معلوم نہیں تھا

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ چار یا پانچ روز کے اندر حمل ضائع کرانے کے بعد ہی پھر سے اس لڑکی کی شادی حمل کی صورت میں درست ہوئی یا نہیں؟ پھر چھ یا سات مہینہ کا حمل لوگوں نے گروایا اس لڑکی لڑکا کا نکاح لوگوں نے کیا اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

المستفتی: رحمت اللہ شاہ

الجواب:

فی الواقع اگر وہ حمل زنا کا تھا تو نکاح صحیح ہوا۔ درمختار میں ہے:

''صح نکاح حبلیٰ من زنی-الخ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۸

عدت میں عورت کا نکاح دوسرے سے نہیں ہوسکتا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اسی عورت نے عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرے مرد سے نکاح کرلیا تو اس کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ اور اگر نکاح صحیح نہیں ہوا تو جس نے نکاح پڑھایا اور جو اس مجلس میں شریک تھے ان کے ساتھ کیا حکم ہے؟ اور کسی کام میں شرکت کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور کون سا فیصلہ کیا جائے؟ شرعی حکم سے مطلع کیا جائے اور کیا سزا ہونا چاہئے؟

(۲) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کو طلاق دیے ابھی ایک ماہ یا دو ماہ ہوئے یا دس پندرہ ہی دن ہوئے تو وہ عورت دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ یا اس نے جبرا کسی سے نکاح کرلیا تو اس کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور اگر نکاح صحیح نہیں تو جس نے نکاح پڑھایا اور جس نے اس میں شرکت کی ان کے ساتھ کیا سزا ہونا چاہئے؟ شرعی حکم سے مطلع کیجئے عین نوازش ہوگی!

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۱، ۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کی تحریر مولوی عبد الواحد خاں نے لکھی اس کے بعد عدت پوری نہ ہونے سے پہلے لوگوں نے نکاح پڑھنے کو کہا مگر عبد الواحد خاں نے نکاح پڑھانے سے انکار کیا تو جبراً لوگ تنگ کر رہے ہیں لہٰذا شرعی حکم سے فیصلہ کیا جاوے اور کیا حکم ہے؟

(۴) حافظ رفیع الدین موضع بھرتھا روشن گڑھ نے ایسی دو طلاق دی ہوئی عورتوں کا نکاح بغیر عدت پوری ہوئے پہلے پڑھا دیا جس کی مدت ایک ماہ یا دو ماہ ہی ہوئے تھے اس کے بارے میں علمائے دین کا کیا خیال ہے؟ شرعی حکم سے مطلع کیجئے اور جس نے پڑھایا اور جو اس میں شرکت کیا اس کے ساتھ کیا ہونا چاہئے؟ حق فیصلہ کیجئے۔ ضروری گزارش علمائے دین سے یہ ہے کہ مولوی عبد الواحد خاں و حافظ رفیع الدین دونوں کے حق میں فیصلہ کیجئے اور جو سزا کے لائق ہو اس کے لئے سزا کا حکم کیا جائے!

المستفتی: جمال الدین خاں

بالے پوروہ، پوسٹ بھرتھا روشن گڑھ، ضلع بہرائچ شریف

الجواب:

(۱) عدت میں نکاح تو نکاح صراحۃ پیغام نکاح دینا بلکہ نکاح کا عزم بھی حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ-الآية} (۱)

جن لوگوں نے دانستہ اس عقد میں شرکت کی اور جس نے یہ نکاح پڑھایا سب اشد گناہ گار مستوجب نار ہوئے اور جس کے ساتھ یہ عقد ہوا اگر اسے علم تھا کہ عورت معتدہ ہے جب تو یہ نکاح سرے سے نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا اور اگر اسے عورت کا معتدہ ہونا معلوم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ متارکہ یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے میں نے تجھے چھوڑا یا عورت ہی کہے کہ میں اس سے جدا ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جب تک عدت قائم ہے۔ دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے اور حیض والی کی عدت تین حیض آکر ختم ہو جاتا ہے۔ اور جسے صغرسنی یا کبرسنی کے سبب حیض نہیں آتا، اس کی عدت تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ باقی احکام (پہلے سوال کے جواب میں) گزرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) سورۃ البقرہ: ۲۳۵

(۳) جبر کرنے والے سخت گنہ گار مستوجب غضب جبار مستحق نار ہیں ان پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) دو ماہ میں حیض والی کی عدت گزر سکتی ہے۔

درمختار میں ہے: ''**فاقلها لحرة ستون یوماً**'' (۱)

مگر حکم بر بنائے واقعہ ہے۔ اگر واقعی عدت نہ گزری تھی تو وہ لوگ سخت گناہ گار ہوئے، توبہ کریں۔ اور یہ جملہ احکام اس صورت میں ہیں جب کہ سوال صحیح و درست مندرجات اور شرعاً ثابت ہوں ورنہ مسئول عنہ پر الزام نہیں، بلکہ ملزم وہ ہے جو بے ثبوت شرعی الزام دے۔ اور ادب سوال یہ ہے کہ زید وعمر و وبکر وغیرہ ناموں کو تحریر کیا جائے، نہ یہ کہ مسئول عنہ کا نام ظاہر کیا جائے۔

زواجر میں ہے: ''**والافضل ان یبهمه**'' (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۷ / رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب!

تنبیہ: صورت سوال سے یہ مظنون ہوا کہ معتدہ کا نکاح دوسرے سے کیا گیا اگر ایسا ہے تو وہ احکام جو گزرے اور اگر معتدہ کا نکاح اسی کے شوہر سے کیا اور اس نے دو طلاق لفظ صریح سے دی تھیں تو اس نکاح میں مضائقہ نہیں۔ بلکہ یہ نکاح رجعت کے قائم مقام ہوا اور اگر دو طلاقیں بائن دی تھیں تو جبر جائز نہ تھا مگر نکاح صحیح ہوا اور اگر تین طلاقیں دی ہوں تو بے حلالہ اصلا نکاح جائز نہیں! واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۹

غیر مطلقہ کا نکاح غیر سے کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

---

(۱) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العدة ج۵، ص۲۰۷، دارلکتب العلمیة بیروت

(۲) الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب الکبیرة الثامنة والتاسعة والاربعون، المکتبة العصریة بیروت

ہندہ کے والد نے زید سے بغیر طلاق لیے اپنی لڑکی ہندہ کی شادی دوسری جگہ کردی تو اس پر محلے والے نے بہ حکم شرع شریف کے ہندہ کے باپ بکر کو محلے اور برادری سے علیٰحدہ کردیا اور بکر کے ساتھ کھانا پینا ترک کردیا تو اب عرصہ ایک سال سے زید کے بعد جب اس دوسرے آدمی سے ہندہ کے ایک لڑکا پیدا ہوگیا تو بکر زید سے ہندہ کو طلاق دلوانے کو محلے کے چار آدمی اپنے ساتھ لے گیا۔ اُن چار آدمیوں نے زید سے ہندہ کو طلاق دلوا کر شرع شریف کے احکام پورے کروائے بغیر بکر کے ساتھ کھانا کھالیا۔ اس پر جب محلے والوں نے ان چاروں سے کہا کہ تم نے بکر سے شرع شریف کے احکام کرائے بغیر بکر کے ساتھ میں کھانا کیسے کھایا؟ اس پر وہ چاروں آدمی محلے والوں سے کہتے ہیں کہ اب بکر پر شرع کا کوئی حکم نہیں ہے کیونکہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی۔ اب یہ چاروں آدمی محلے کہ دوسرے آدمیوں کو آکر بکر کے ساتھ میں کھانے پینے کے لئے مجبور کرتے ہیں کہ اب بکر پر شرع کا کوئی حکم باقی نہیں رہا۔ اس لئے چاروں آدمیوں نے بکر کو اپنے ساتھ میں شامل کر کے بکر کے ساتھ کھانا کھایا ہے۔ اس صورت میں ان چاروں آدمیوں پر حکم شرع شریف کا صادر فرمائیں!

المستفتی: عبدالقدیر

چھاؤنی قلعہ، بریلی شریف

الجواب:

صورت مسئولہ میں وہ شخص اشد گناہ گار مستحق نار ہوا۔ توبہ لازم ہے اور فرض ہے کہ اپنی بیٹی کو دوسرے مرد سے علیٰحدہ رکھے۔ عدت کے بعد اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو کرا سکتا ہے۔ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ بکر پر اب کوئی حکم نہیں ہے، غلط کہتے ہیں۔ توبہ لازم ہے اور وہ بھی توبہ کریں جنہوں نے بکر کی توبہ کے بغیر اس کے یہاں کھانا کھایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲/ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹۰

حلالہ کی عدت میں شوہر اول سے استقرار حمل ہوا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دے دی، حلالہ کی، طلاق کے دوران عدت میں ہندہ سے جنسی تعلقات قائم رہنے پر حمل پا گیا۔ عدت کی مدت ختم ہونے پر اسی شخص سے نکاح ہو گیا۔ جس کا حمل قرار پا گیا ہے۔ یہ شخص اس کا پہلا شوہر تھا۔ کیا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ جنسی ناجائز تعلقات قائم ہو کر حمل قرار ہونے میں کیا حکم ہے؟ کسی بھی حالت میں جو شرعی حکم ہو مفصل ومدلل جواب صادر فرمائیں۔

المستفتی: شجاعت حسین

متصل تھانہ روڈ، کیمری، ضلع رامپور (یوپی)

الجواب:

شوہر ثانی کی عدت میں زید شوہر اول کو ہندہ کو چھونا ہرگز جائز نہ تھا کہ وہ اجنبیہ تھی۔ زید سخت گنہگار زانی بدکار مستحق نار صورت مسئولہ میں ہوا۔ اور نکاح مذکور جو بصورت قیام حمل زید سے کیا گیا، باطل وحرام قطعی ہوا کہ جب اُس نے اثنائے عدت میں ہندہ سے وطی کی جس سے اسے حمل رہ گیا تو عدت پوری نہ ہوئی۔ اب عدت بعد وضع حمل پوری ہوگی۔ لہٰذا علیحدگی فرض ہے بچہ پیدا ہو جانے کے بعد بہ رضائے ہندہ پھر نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۹۱

دو سگی بہنوں میں سے ایک کا باپ سے اور ایک کا بیٹے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

قابل صد احترام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

دو سگی بہنوں کا ایک کا باپ اور ایک کا بیٹے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: عبدالرؤف قادری
ساکن جھریا، ضلع دھنباد، (بہار)

الجواب:

جائز ہے جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۴ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۹۲

محرمات میں ممیرے پچیرے رشتے داخل نہیں!

ہم نے قانون شریعت اور بہار شریعت حصہ ہفتم میں محرمات کے تحت مطالعہ کیا جس میں نسب ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، یہ سب محرمات ہیں جن سے نکاح حرام ہے۔ مسئلہ دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا، پردادی، پرنانا، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں، سب نانا، نانی کی مائیں ہیں، ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے۔ بلا واسطہ یا بواسطہ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ہم اصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ تو اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین:

(۱) کہ میری شادی میری والدہ کے حقیقی ماموں کی لڑکی سے طے ہوئی ہے جو کہ رشتہ سے میری خالہ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) زید کی شادی زید کے والد کے حقیقی ماموں کی لڑکی سے طے ہوئی ہے جو کہ رشتے سے زید کی پھوپھی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں شریعت پاک کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نائن احمد خاں کیراف محمد نور احمد
کوارٹر نمبر 195B پوسٹ اوبرا ضلع، مرزاپور

الجواب:

ان دونوں کا نکاح صحیح ہے۔اس لئے کہ یہ دونوں حقیقی خالہ اور پھوپھی نہیں تو محرم نہیں۔اس لئے نکاح حلال ہے اور یہ اس لئے کہ یہ دونوں ماں اور باپ کی حقیقی بہنیں نہیں ہیں تو یہ ان کی محرم نہیں۔لہٰذا ان کی اولاد کی بھی محرم نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸ رمحرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۹۳

آج کے عیسائی سے نکاح کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ہندوستان میں رہنے والے عیسائی اپنے عقیدہ کے بموجب اہل کتاب کی حدود میں آتے ہیں یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟ ان سے مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ اپنے موجودہ عقیدہ پر قائم رہیں۔

المستفتی: محمد خلیل الرحمن

ساکن شہر کہنہ،ضلع بریلی شریف(یوپی)

الجواب:

آج کل کے نصاریٰ اکثر نیچری و دہری ہیں،عیسائیت پر قائم نہیں رہے۔لہٰذا ان کا ذبیحہ اور ان سے مناکحت باطل ہے بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں کما صرح بہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ۔بخلاف اس عیسائی کے جو خدائے واحد کا قائل اور عیسائیت پر قائم ہو کہ اس کا ذبیحہ بحکم نص قطعی حلال ہے جبکہ مسلمان کے سامنے ذبح کرے اور اس پر وقت ذبح غیر اللہ کا نام نہ لے اور نکاح ان کی عورتوں سے جائز بایں معنیٰ کے کرلیا تو صحیح ہو جائے گا مگر مکروہ تحریمی ہے کما فی الدر۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۹۴

مرضعہ کی بہن سے نکاح حرام یا حلال؟

حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی! سلام مسنون!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کو خالدہ نے بچپن میں دودھ پلا دیا تھا اس لئے کہ زید کی ماں کی کئی اولادیں ہوئیں اور بچپن ہی میں فوت ہوگئیں۔ زید کا عقد خالدہ کی بہن حامدہ سے ہوا۔ شریعت پاک کا کیا حکم ہے؟ زید کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ زید اپنی لڑکی کا عقد خالدہ کے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔ شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے نوازکے عنداللہ ماجور ہوں!

المستفتی: بقرعید بساطی

ساکن وپوسٹ بھدوکھر بازار ضلع بستی

الجواب:

صورت مسئولہ میں دونوں نکاح ناجائز ہیں کہ خالدہ کی بہن حامدہ زید کی رضاعی خالہ ہے اور زید کی لڑکی خالدہ کے لڑکے کی رضاعی بھتیجی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹۵

لاعلمی میں منکوحہ سے کیا گیا نکاح فاسد ہے، بعد علم متارکہ فرض!

بخدمت شریف جناب اختر رضا خانصاحب! السلام علیکم

لکھنا ضروری یہ بات ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس سے ایک اولاد لڑکا ہوا اور

دوسرا ہونے والا ہے۔ پہلے سے پتہ نہیں کیا یہ ہماری نادانی ہے اب مجھے پتہ چلا کہ اس عورت کے دو نکاح پہلے سے ہوئے تھے جس میں پہلے نکاح کی طلاق ہو چکی تھی اور دوسرے کی طلاق نہیں ہوئی اور تیسرا اس عورت سے شادی کرنے والا میں ہوں۔ یہ عورت مجھے جائز ہے یا نہیں؟ اور اس میں جائز ہونے کا فتویٰ مشورہ دینے کی مہربانی کریں اور میرے پاس لکھیں اور جلد سے جلد۔ یہاں والے اسے حرام کہتے ہیں۔ اس سے مجھے ماحول میں رہنے میں رسوائی ہے اور اب یہ بڑا لڑکا اور دوسرا ہونے والا مجھے جائز ہے یا نہیں؟ فقط!

آپ کا ٹیپو سلطان معرفت مصطفی
کیراف الکٹرانیک 72 بانکرا پلوٹ نزدیک مسجد بمبئی

الجواب:

صورت مسئولہ میں نکاح فاسد ہوا۔ جب اس کے منکوحہ ہونے کا علم ہوا اُسی وقت متارکہ وجدائی فرض تھی، تاخیر گناہ اور توبہ فرض۔ فوراً اس سے علیٰحدگی وجدائی کا اعلان کیجئے اور مفتی کا یہ کام نہیں کہ ناجائز کو جائز کردیں۔ مفتیان دین کا کام صرف حکم خدا و رسول جل و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا اظہار ہے وبس۔ یہ جو کہا اس سے توبہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب!

جاننے سے پہلے جو لڑکا ہوا وہ ولد الحرام ہے، ولد الزنا نہیں۔ جاننے کے بعد فوراً اس سے علیٰحدگی لازم ہے اور اس کے شوہر کو واپس کرے یا اس سے طلاق حاصل کرے، عدت کے بعد عورت سے نکاح کرے اور عورت توبہ واستغفار کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۹۶

عدت میں نکاح حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں اس مسئلے میں علمائے دین کہ:

زید کی بیوی طلاق کے بعد دوسرے آدمی کے پاس چلی گئی اور عدت کے اندر اس سے نکاح کرایا اور اس سے ۴/ بچے بھی پیدا ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ فقط!

المستفتی: لالو
موضع سرسی، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

عدت میں نکاح حرام قطعی ہے۔ زوجہ زید اور اس کے گناہ سے راضی رہنے والے اشخاص پر توبہ لازم ہے۔ جس سے یہ نکاح ہوا، اگر وہ جانتا تھا کہ عورت زید کی معتدہ ہے تو نکاح باطل اور قربت خالص زنا ہوئی اور اگر اسے علم نہ تھا تو بعد علم متارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم صفر المظفر ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۹۷

رضاعی بہن سے نکاح حرام قطعی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ پر کہ:

ایک لڑکا اور ایک لڑکی آپس میں چچازاد بہن بھائی ہیں۔ لڑکے نے لڑکی کی ماں کا دودھ پیا ہے اور جس لڑکی کے ساتھ لڑکے نے دودھ پیا ہے۔ کیا اس لڑکی کی چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

المستفتی: ستا فٹویر
گھوٹا پاچہ، فیض آباد (یوپی)

الجواب:

نہیں کہ اس کی ماں اس کی رضاعی ماں ہے اور یہ اس کی نسبی بہن کے مثل اس پر حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸/ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۹۸

متوفیٰ عنہا زوجہا کا نکاح چار ماہ دس دن کے بعد جائز ہے!

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ:

ہندہ کو تقریباً پچیس سال کا عرصہ گزرا، بغیر طلاق کے ہندہ نے کفایت شاہ کے ساتھ نکاح کرلیا۔ دوسرا نکاح باتون شاہ کے ساتھ کرلیا جبکہ اولین شوہر نے ہندہ کو کوئی طلاق نہیں دی تھی اور اب پہلے شوہر کو گزرے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ ہندہ بغیر پہلے شوہر کے طلاق دیے ہوئے شوہر کی زندگی سے ہی کبھی کفایت شاہ کے ساتھ رہی، کبھی باتون شاہ کے ساتھ رہی۔ اب ہندہ باتون شاہ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ ہندہ ایک نکاح کفایت شاہ اور باتون شاہ ان دونوں فریقوں کے ساتھ اول شوہر کی زندگی میں ہی کر چکی ہے۔ جبکہ اول شوہر نے طلاق نہیں دی تھی۔ کیا ایسی صورت میں ہندہ باتون شاہ کے ساتھ دوبارہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ کیا حکم ہے؟

المستفتی: عثمان شاہ، فریداپور چودھری، عزت نگر، بریلی

الجواب:

(۴/ ماہ دس دن) عدت وفات اگر گزر چکی ہے تو نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۹۹

مطلقہ کی عدت طلاق میں اس کی بہن سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک سگی بہن ہوتے ہوئے دوسری سگی بہن کو لے کر قریب دوسال فرار رہے۔اس کے بعد اس سے نکاح کرلیا۔ایسی صورت میں بی بی نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں؟ اس سے پہلے تین طلاقیں بھی دے چکے۔لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں!

المستفتی: محمد اسحاق

چھاؤنی کلاں، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

منکوحہ کی سگی بہن سے نکاح حرام وناجائز ہے۔یونہی بیوی کو اگر طلاق دے دی اور ہنوز عدت نہ گزری کہ اس کی سگی بہن سے نکاح کیا تو نکاح نادرست ہوا اور اگر عدت گزر چکی ہو تو نکاح جائز وصحیح ہوا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۴/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۰۰

غیر مسلم کا بغیر کلمہ پڑھائے نکاح کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

جس قاضی نے بغیر مسلم کئے ہوئے مسلم لڑکے کے ساتھ نکاح پڑھا دیا ہے۔اب ایسی صورت میں کچھ اہل بستی کا اعتراض ہے کہ غیر مسلم لڑکی کو مسلم کئے بغیر نکاح ناجائز ہے، کیوں پڑھا دیا؟ قرآن و حدیث سے جواب دیں کہ نکاح ہوا یا نہیں؟ قاضی لڑکے لڑکی شاہدوں وکیل شریک مجلس کے لئے شرع محمدی سے کیا حکم ہے؟ فقط!

الجواب:

اعتراض درست ہے۔ قاضی و ناکح و شاہد و وکیل و شریک سب گنہ گار، سب مستحق نار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۴ رشوال المکرم

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۰۱

یہودی ونصاریٰ کی لڑکی سے کسی مسلمان کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:
یہودی و نصاریٰ کی لڑکی سے کسی مسلمان شخص کا شادی کرلینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کسی مسلمان نے ان لڑکیوں سے سرکاری رجسٹرڈ شادی کرلی اور بچہ بھی پیدا ہوگیا تو ان دونوں کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟ برائے کرم دلائل کے ساتھ تحریر فرما کر بندہ کو مطمئن کیجئے۔ فقط!

المستفتی: عبد الغفور قادری
ساکن پرسوالم، مدراس (انڈیا)

الجواب:

اکثر یہود ونصاریٰ فی زمانہ دہریہ ہوگئے ہیں اور یہودیت ونصرانیت پر قائم نہ رہے۔ ایسوں سے نکاح اصلاً درست نہیں اور اس میں جو قربت ہوگی، خالص زنا ہوگی۔ اور اولاد اولادِ زنا ٹھہریگی۔ وہ یہودیہ یا نصرانیہ جو دہریہ نہ ہو اور اپنے دین پر قائم ہو اس سے نکاح صحیح ہے مگر مکروہ تحریمی ہے کہ کرنے

سے گنہگار ہوگا اور اس نکاح میں قربت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ ثابت النسب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰۲

بیوی کے انتقال کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

سید عبد القادر صاحب نے اپنی حقیقی بہن کو حسین میاں کے نکاح میں دیا تھا اور اب کچھ دن ہوئے کہ سید عبد القادر کی بہن انتقال کر گئی اور ان سے تین بچے بھی موجود ہیں۔ اب سید عبد القادر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اپنی حقیقی بیٹی کو حسین میاں کے نکاح میں دوں۔ شریعت کی رو سے دینا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عطا فرمائیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد منظور عالم رضوی

الجواب:

جائز ہے جبکہ وہ کسی طرح شخص مذکور کی محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۱۰۳

بے طلاق شوہر سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں!

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

میں ایک بیوہ عورت ہوں، میری ایک لڑکی ہے جس کی شادی میں نے تیرہ برس کی عمر میں اس کی مرضی کے خلاف کردی تھی اورلڑکی شادی کے وقت اس شادی سے خوش نہ تھی لیکن شادی کے وقت نکاح کے موقع پر جوبھی قبول وجواب ہوئے تھے وہ میں نے لڑکی کی طرف سے خود ہی ادا کئے تھے، شادی ہوجانے کے بعدبھی شوہر سے میری لڑکی خوش نہیں رہتی ہے۔اس کا شوہر جوہے بمبئی میں رہتا ہے، شادی کے سات سال ہوگئے۔اس مدت میں وہ صرف لڑکی کے پاس تین دفعہ آیا ہے۔دوسری طرف خانہ داری کے اخراجات بھی وہ پورے طور سے ادانہیں کرتا ہے جبکہ ایک لڑکا بھی ہے جس کی عمر چار سال کی ہے۔ ایسی صورت میں لڑکی اپنے شوہر سے بہت نالاں ہے اورلڑکی چاہتی ہے کہ اپنے شوہر سے طلاق لے لے، اس نے طلاق کے لئے برابر اپنے شوہر کولکھا ہے لیکن نہ توخود آیا اور نہ طلاق دیتا ہے۔ایسی صورت میں آپ برائے مہربانی شریعت کی رو سے لکھئے کہ لڑکی کس طرح اپنے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے؟اور یہ نکاح صحیح تھا کہ نہیں؟ فقط!

منتظرجواب: والدہ اجومنا

الجواب:

صورت مسئولہ میں یہ نکاح فضولی ہوا اور اظہر یہ ہے کہ لڑکی اس وقت بالغہ تھی۔لہٰذا اس کی اجازت پر موقوف ہوا، اگراس نے صراحۃً یادلالۃً کسی طرح جائز کردیا مثلاً قہقہہ لگایا یا بہ خوشی وطی کرائی یا نکاح کی خبرسن کرمسکرائی یا ہدیہ قبول کیا تو نکاح نافذ ولازم ہوگیا۔اب بے طلاق چارۂ کارنہیں۔فہمائش کے ذریعہ یامہرمعاف کرکے خواہ کچھ دے کرتحریر یاحاکم کے جبرواکراہ سے زبانی طلاق لے لے پھر بعد عدت وہ مختار ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیرمحمداختر رضاخاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰۴

عیسائی لڑکے سے حاملہ لڑکی کا نکاح سنی سے جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مسلم لڑکی حسین جہاں عرف رانی کی والدہ نے ایک عیسائی نامی ایڈ ورڈ سے شادی کر دی۔ بعد ایڈ ورڈ نے حسین جہاں عرف رانی کو طلاق دے دی اور اب مطلقہ تقریباً پانچ ماہ سے ایڈ ورڈ سے الگ رہ رہی ہے۔ کیا حسین جہاں عرف رانی کی شادی جو عیسائی سے ہوئی تھی، جائز تھی؟ اور اب بعد طلاق کوئی بھی مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔ والسلام

المستفتی: محمد عمر ولد عبد الغفور

محلہ نوادہ شیخان بازار عبد اللہ گنج، بریلی

الجواب:

آج کل کے عیسائی اپنی نصرانیت پر قائم نہ رہے۔ لہٰذا ان سے نکاح صحیح نہیں۔ حسین جہاں اس کے ساتھ حرام تھی۔ مسلمان سنی صحیح العقیدہ جو اس کا کفو ہو، اس سے اس کا نکاح جائز وصحیح ہوگا، لیکن اگر وہ ایڈ ورڈ سے حاملہ ہے تو ولادت تک اسے ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۰۵

منکوحہ ہوتے ہوئے دوسرے سے کورٹ میرج کرنا مزیل نکاح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک لڑکی اور لڑکا دونوں اہل اسلام ہیں۔ تقریباً بارہ سال تک دونوں ازدواجی زندگی گزارتے رہے۔ اس دوران والدین سے کافی تعلقات نہ رہے لیکن اب لڑکی اپنے والدین کے یہاں آکر رہ رہی ہے۔ اور کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ جبکہ لڑکے سے ظاہر ہے کہ لڑکی کو دُکھ دئے، جس کی وجہ سے وہ اب توبہ کرنے کو تیار ہے لیکن لڑکی لڑکے کے ساتھ جانے کو تیار نہیں ہے۔

(نوٹ): اس شادی سے پہلے لڑکی شادی شدہ تھی۔ شریعت اسلام کے مطابق اب تک طلاق نہیں ہوئی ہے۔ اور جس کی چار لڑکیاں بھی ہیں۔ فقط

المستفتی: حکیم محمد صدیق صاحب
ساکن محلہ کانکرٹولہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

اگر یہ واقعہ ہے کہ مذکورہ عورت منکوحۂ غیر ہے تو وہ کورٹ والا نکاح حرام و ناجائز ہوا۔ اللہ سے توبہ کرے، وہ توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔ اور شوہر سے معافی چاہے اور حسن معاشرت سے اس کے ساتھ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۷/محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۱۰٦

بدچلنی سے تائب لڑکی سے امام مسجد کا نکاح کرنا کیسا؟

قبلہ محترم علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب، دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ پر کہ:

ایک لڑکی ہے جس کے دوسال قبل تعلقات کچھ ناجائز تھے لیکن اب اس لڑکی نے توبہ کرلی ہے اور اس کے تعلقات اب ٹھیک ہیں۔ لہٰذا اس لڑکی کا نکاح کرنا اور اس کی بات ایسے شخص کے لئے ہے جو ایک امام آدمی ہے۔ لہٰذا شرعی حکم سے مطلع فرمائیے کہ اس لڑکی کا نکاح ایک امام کے ساتھ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس سوال کا جواب خلاصہ کے ساتھ دیجئے۔ آیا اس لڑکی سے ایک امام آدمی نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ

یہ جماعت کا معاملہ ہے۔ اگرچہ اس لڑکی کے ساتھ امام نکاح کرلے بعد میں جماعت کے لوگ اعتراض کریں کہ ایسی لڑکی کے ساتھ ایک امام آدمی ہوکر نکاح کیوں کیا؟ جبکہ اس لڑکی کے چال چلن خراب ہو چکے تھے۔لہٰذا خدمت اقدس میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کا جواب جلد دے کر ممنون فرمائیں۔فقط

المستفتی: سید اکبر علی

پیش امام مسجد اڈار ضلع بھنڈارہ

الجواب:

فی الواقع اگر وہ لڑکی منکوحہ یا معتدۂ غیر نہیں تو اس سے نکاح امام کو جائز ہے اور جماعت کو بے جا اعتراض سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۴/ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۰۷

داماد نے کہا "طلاق لے لو"، سسر نے انکار کردیا، اب لڑکی کا دوسرا نکاح ہوسکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر کے ساتھ کردی۔ آج تقریباً ۳۲/سال سے زائد ہوگئے لیکن زید نے اپنی لڑکی بکر کے گھر بھیجنے سے انکار کردیا۔ بعد بکر اپنے سسر زید کے گھر چند آدمی لے کر گئے کہ ہم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دینے آئے ہیں۔ طلاق لے لو اور ہم گنہگار ہو رہے ہیں لیکن زید نے طلاق نہیں لی۔ بکر اپنے گھر واپس آگئے پھر زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح بغیر طلاق دوسری جگہ خالد کے یعنی اکرام الدین بڑھیورا کے ساتھ کردیا۔ ہندہ کے شوہر ثانی خالد سے پانچ بچے پیدا ہوئے جو اس وقت موجود ہیں۔ اب ایسے شخص (یعنی زید اور خالد) کے بارے میں کلام الٰہی وشریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ جواب دینے کی زحمت فرمائیں!

المستفتی: محمد صدیق احمد، موضع رٹھورا، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب:

زید بے قید اشد گناہ گار مستوجب غضب جبار مستحق نار ہے، توبہ کرے اور نکاح مذکور باطل محض ہوا جبکہ خالد نے دیدہ و دانستہ اس منکوحہ سے نکاح کیا اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا، ورنہ فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض ہوئی اور تاخیر گناہ۔ خالد پر فرض ہے کہ فوراً اس عورت سے جدا ہو جائے ورنہ مبتلائے زنا مستحق نار رہے گا اور مرد و زن دونوں توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۱۰۸

منکوحہ کا نکاح کرانے والے سخت گنہ گار مستحق غضب جبار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی بیوی ہندہ غیر مطلقہ اپنے میکے میں عرصہ سے رہ رہی تھی۔ زید کئی بار لینے گیا، والدین بھیجنے کے لئے رضامند نہ ہوئے۔ اسی اثنا میں ہندہ کے والدین نے یہ کہہ کر کہ ہم نے طلاق کا فتویٰ لے لیا ہے، اس کا نکاح دوسرے کے ساتھ کر دیا۔ جبکہ زید نے طلاق نہیں دی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح درست ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو اس میں دیدہ و دانستہ شرکت کرنے والوں نیز ناکح جس نے جان بوجھ کر یہ نکاح پڑھایا، ان سب کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور ناکح کی امامت کیسی ہے؟ اور جتنی نمازیں اب تک اس کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد ادریس، قصبہ الچولی، ضلع بارہ بنکی

الجواب:

نکاح مذکور حرام قطعی ہوا، جس سے یہ نام کا نکاح ہوا، اگر وہ جانتا تھا کہ ہندہ منکوحۂ زید ہے تو

سرے سے نکاح ہی منعقد نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا اور اگر اسے علم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ جس نے جان بوجھ کر ایسا نکاح پڑھایا اور جو واقف حال اس میں شریک ہوئے، سب اشد گناہ گار قرار پائے، توبہ فرض ہے اور ایسے نکاح خواں کی امامت مکروہ تحریمی اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازیں واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۰۹

خالہ کے انتقال کے بعد خالو سے نکاح کیسا؟ میرے پھپھیرے بھائی بہن کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ہندہ اپنے خالو صاحب زید سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟ درانحالیکہ اس کی اپنی خالہ وفات کرگئی ہیں۔

(۲) ماموں کی لڑکی اور بھانجے کا لڑکا، ان دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں ہے؟

(۳) بہن کی لڑکی اور بھائی کے لڑکے سے نکاح ہوگا یا نہیں؟ جبکہ بہن اپنا دودھ بھائی کے لڑکے کو پلا چکی ہے۔ مدت شرکت کے قبل یا بعد کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۴) بے نمازی وبے داڑھی والے کی شہادت قمر پر عیدین ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ علاوہ ازیں کوئی خامی ان کے اندر نہیں۔ کثرت تعداد بھی ان کی ہے اور شرعی لحاظ سے ایک بھی شاہد نہیں ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں

المستفتی: صاحب علی عزیزی، سیالڈی کوبیری، ہزاریباغ (بہار)

الجواب:

(۱،۲) جائز ہے جبکہ کسی اور وجہ سے ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نہیں کہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں بلکہ اس عورت کی سب لڑکیاں اس لڑکے کی رضاعی بہنیں ہیں۔ خواہ رضاعت سے قبل کی ہوں یا بعد کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں مگر جبکہ اتنے زیادہ ہوں کہ عقل ان سب کا جھوٹ پر متفق ہونا محال جانے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱۰

دادی پوتے کے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی اور زید کے نطفہ سے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی۔ پھر کچھ دن گزارنے کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دی۔ ہندہ نے اپنی عدت گزارنے کے بعد دوسری شادی کرلی ہے، جس لڑکے کے ساتھ ہندہ نے شادی کی ہے تو گاؤں اور برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ ہندہ نے جس لڑکے کے ساتھ شادی کی ہے دونوں کا رشتہ دادی پوتے کا ہے۔ اس وجہ کر ہندہ اور اس کے شوہر کو برادری سے نکال دیا ہے اور لوگ کہتے ہیں شادی صحیح نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ حضور والا سے گزارش ہے کہ شادی در شرع صحیح ہوئی ہے یا نہیں؟ خلاصہ تحریر کریں

المستفتی: محمد اخلاق

چٹائی ساز، محلہ بابوزی، شاہ جہانپور

الجواب:

اگر ہندہ زید کی حقیقی دادی ہے تو نکاح بلاشبہ حرام قطعی ہے اور دونوں سخت گنا ہگار ہیں اور علیحدگی فرض ہے، عوام میں جو کسی کو دادی، کسی کو چچی وغیرہ کہنا رائج ہے، اس میں داخل نہیں! تو اگر یہ رشتہ حقیقی

نہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہیں تو نکاح صحیح ہے اور ان کا بائیکاٹ اس بنا پر حرام ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۱۱

ساس سے نکاح حرام قطعی ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا تھا جو تقریبا ساڑھے تین سال نکاح میں رہی اس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا جسے تقریباً ۳/ماہ گزر گئے۔ اب زید نے ہندہ کی ماں کو گزشتہ جمعرات کو یعنی اب سے ۱۰/دن قبل اپنے نکاح میں لے لیا ہے یعنی اپنی ساس کے ساتھ نکاح کرلیا۔ فرمائیے کہ یہ نکاح کیسا ہے؟ اور یہ کہ جس شخص نے دیدہ ودانستہ ساس کے ساتھ نکاح پڑھایا یا جن لوگوں نے اس میں شرکت کی وہ کس درجہ میں شامل ہیں؟

سائل: منو خاں، موضع دھرمپور، ڈاکخانہ ڈنکا، بریلی

الجواب:

ساس سے نکاح حرام قطعی ہے۔ فوراً علیحدگی فرض ہے اور توبہ واستغفار ہر واقف حال شریک مجلس پر فرض۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹/محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۱۲

بے طلاق وفسخ دوسرا نکاح باطل محض!

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے احناف ودین متین کثر اللہ تعالیٰ نصرہ فی الدین والدنیا والآخرۃ، آمین،

مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) قریہ رہیلہ پرگنہ جسور میں ایک مسلمان ایک مسلمان دودھی گوجری کو اغوا کر کے لایا ہے اس گوجری کا پہلا نکاح ہے جو کہ صغرسنی میں بذریعہ مختار ولی پڑھایا گیا ہے۔ اس ملک کے دودھی مسلمان گوجروں میں زمانہ قدیم سے دستور چلا آیا ہے کہ وہ گوجر عورتوں کو دودھ فروخت کرنے کے لئے بازاروں میں بھیج دیتے ہیں۔ اس وقت بھی یہ رواج ان مسلمان گوجروں میں موجود ہے۔

(۲) جب یہ مسلمان دودھی گوجری کو اپنے گھر میں لے کر پہونچتا ہے تو اس کے بھائی معلم اور مولوی ہیں اور عوام الناس مسلمانوں کو اسلامی مواعظ و تبلیغوں سے رات و دن قرآن و حدیث کی روشنی میں فیضیاب کیا کرتے ہیں اور رسول پاک کے دین متین شریف کی رات دن آبیاری کرتے رہتے ہیں۔ ان معلم حقیقی بھائیوں نے نکاح پڑھانے سے گریز کیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ اس کا پہلا نکاح ہے، نکاح ہوتے ہوئے نکاح حرام ہے۔ پھر اس مسلمان نے حلفی بیان مجسٹریٹ چمپہ سے کرا کر سیدھا یوپی ادارہ فیض العلوم سہارن پور پہنچ کر حقیقت اصلی کو چھپا کر سچ جھوٹ کہہ کر اور دولت کثیر خرچ کر کے نکاح پر نکاح ثانی پڑھایا ہے اس کے بعد اس بستی کے مولوی صاحبوں نے برابر عرصہ ڈیڑھ برس سے اس مسلمان دولتمند حرام کھانے والوں کو اسلامی میل جول سے بائیکاٹ کر کے رکھا ہے۔ بعد عرصہ دو برس کے اس مسلمان نے ختم شریف پڑھانے کے لئے رکھا ہے۔ جس کا ہمارے ملک میں زمانہ قدیم سے دستور چلا آرہا ہے اب اس ختم شریف میں جناب حضرت حافظ عبد الرشید صاحب رائپور ضلع سہارنپور والے سرکار کو بھی دھوکہ دے کر مدعو کیا ہے۔ حضرت جی صاحب مدفیوضہم ختم شریف میں شرکت کر کے رُخصت ہو کر چلے گئے۔

(۳) اب اس زنا کار گروہ نے کیا پروپیگنڈہ کیا ہے کہ حضرت صاحب نے کہا ہے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا ہے اور یہ بھی کسی شریعت میں مختار کی اذن سے نکاح ہوتا ہے اس وجہ سے پہلا نکاح فاسد کہہ کر نکاح ثانی کو جائز کرتے ہیں۔ دوم کہتے ہیں حضرت صاحب نے افتاء شریف سے ثابت کیا ہے کہ مسماۃ دودھی گوجری علانیہ زنا کاری کر رہی تھی۔ اس وجہ اس گوجری کا پہلا نکاح بالکل شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور شرع شریف میں بالکل ختم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت جی نکاح ثانی جائز اور درست قرار دے کر چلے

گئے ہیں۔اس اعلان شرعی کوسن کراس زانی دولتمند کواسلامی دائرہ کے موالات اندر لایا گیا بروقت اس گوجری کی عمر اٹھائیس برس کی ہوچکی۔اوراب اس مسلمان اغوا کرنے والے خاوند سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہے (جو خاص ولد الزنا ہے) اب علمائے احناف سے مؤدبانہ استدعا ہے جو کہ حضرت حافظ صاحب نے افتاء صادر کر کے نکاح کو فسخ اور منسوخ کیا ہے وہ کس حدیث اور کس قانون شرع کے مطابق دھوکہ میں اور دنیا کی لالچ میں آکر منسوخ کیا ہے اور پہلے نکاح کو کس حدیث شریف سے باطل اور منسوخ کرتے ہیں اب علمائے دین سے پرزور گزارش ہے کہ پورے مطالعہ بسیط کے ساتھ افتاء شریف صادر فرما کرعین اسلام پروری فرمائیں!

المستفتی: ماسٹر جان محمد
بالوپل، چمبہ (ہماچل پردیش)

الجواب:

فی الواقع اگر اس گوجری کا نکاح بحالت نابالغی شرعی طور پر صحیح ہوا اور کسی طرح فسخ نہ ہوا تو وہ عورت بدستور اس کی بیوی ہے جس کے ساتھ اس کا عقد بحالت نابالغی ہوا تھا اور دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے اور اگر اسے منکوحہ جان کر کیا تو نکاح باطل محض ہوا اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا اور مرد وزن زانی وزانیہ ہیں۔ان دونوں پر ایک دوسرے سے علیٰحدگی فرض ہے اور توبہ ورجوع لازم۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۸/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۱۳

عدت میں نکاح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
زید کی لڑکی ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا اس کے کچھ مدت بعد بکر نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق چند

معزز آدمیوں کے سامنے بتاریخ ۲۳/ مارچ ۱۹۸۰ء کو دی اس کے بعد زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا دوسرا نکاح ۱۹/ مئی ۱۹۸۰ء کو عمرو سے کیا جبکہ ہندہ کی پوری عدت سے ایک ماہ کی کمی تھی اور ہندہ کو ناجائز حمل بھی تھا۔ اسی حالت میں نکاح ہوا۔ جو زید کو اور اس کے گھر والوں کو اچھی طرح معلوم تھا۔ نکاح خواں اور چار شریک نکاح کو بھی معلوم نہیں تھا نہ حمل کا نہ عدت پورا نہ ہونے کا۔ لہٰذا عرض خدمت اینکہ نکاح خواں اور شریک نکاح کے لئے از روئے شرع کیا حکم ہے؟ اور زید اور اس کے گھر والوں کے لئے کیا حکم ہے؟ یہ نکاح عدت پورا نہ ہونے سے درست ہوا یا نہیں؟ مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں!

المستفتی: بندہ علی شاہ
گنجر پور، تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی

الجواب:

زید اور اس کے گھر والے نہایت گنہ گار مستحق نار ہوئے، اُن سب پر توبہ لازم ہے اور ناواقف نکاح خواں اور بے خبر شرکاء پر الزام نہیں اور نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ وعلیحدگی فرض ہے اور تاخیر گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱۴

منکوحہ غیر مطلقہ جانتے ہوئے نکاح پڑھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید مقامی قاضی نہیں ہے اس نے ایک عورت کا نکاح قصداً پڑھا دیا جبکہ اس کا شوہر موجود ہے۔ لیکن مقامی قاضیوں نے نکاح پڑھانے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ ایسا غلط نکاح نہیں پڑھائیں گے

اس لئے کہ عورت مذکورہ کا شوہر موجود ہے اور اس کی طلاق نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا گزارش ہے کہ وہ قاضی جو مقامی نہیں اور جانتے ہوئے روپیہ کے لالچ میں نکاح پڑھادیا، آیا اس کو امام بنانا، اس سے میل جول یا اس سے برادرانہ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ یا جو لوگ اس میں شریک ہوئے، جبکہ اُن کو صحیح معلوم تھا کہ اس کی نہ طلاق ہوئی ہے اور اس عورت کا شوہر زندہ ہے، جیسا جس کے لئے حکم ہو ارشاد فرمایا جاوے!

السائل: حاجی امام
موضع لہوئی، ضلع بریلی شریف

الجواب:

صورت مسئولہ میں اگر فی الواقع قاضی مذکور کو یہ معلوم تھا کہ عورت غیر کی منکوحہ غیر مطلقہ ہے، یہ جانتے ہوئے اس نے اس کا نکاح کسی اور سے پڑھادیا تو سخت ظالم جفا کار مستحق عذاب و مستوجب غضب الٰہی حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوا اور جو لوگ واقف حال اس نکاح میں شریک ہوئے، وہ سب کے سب گناہ گار ہوئے، سب پر توبہ لازم ہے۔ شوہر کو وقت نکاح اگر اس کا منکوحۂ غیر ہونا معلوم تھا تو یہ نکاح باطل ہوا اور اس سے قربت خالص زنا۔ شوہر پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور فوراً چھوڑ دے اور اگر شوہر کو علم نہ تھا تو نکاح فاسد اور بعد علم اسے چھوڑ دینا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ ر رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۱۱۵

منکوحہ کے نکاح اور اس نکاح میں شریک ہونے والے نیز قاضی ووکیل وغیرہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی لڑکی سلمہ کا عقد نکاح سات سال کی عمر میں مسمی الف کے ساتھ جس کی عمر تقریباً دس سال تھی، مع باجہ تماشہ کے آٹھ سال کا عرصہ ہوتا ہے، کر دیا تھا۔ اور لڑکی نکاح کے بعد ایک روز کے لئے اپنی سسرال رُخصت ہو کر گئی تھی اور دوسرے روز پھر اپنے میکہ رُخصت ہو کر آ گئی۔ الف کے گھر والوں نیز

الف کے عادات واطوار ایسے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لڑکی کا گزر بسر نہیں ہو پائیگا۔ باوجود الف کے گھر والوں کی رُخصتی کی کوشش کورائیگاں کر کے اس کا عقد نکاح دوسرے کے ساتھ کر دیا۔ ایسا کرنا کہاں تک درست ہے؟ اس کی بھی توضیح فرمائی جاوے کہ جس شخص نے واقعات کو جانتے ہوئے بغیر طلاق اور خلع کے اس لڑکی کے نکاح جدید کی تجدید کی وہ امامت کے قابل ہے؟

المستفتی: احقر محمد عمر ہاشمی
مقام وڈاکخانہ پسارہ، ضلع جونپور

الجواب:

منکوحۂ غیر کا نکاح حرام قطعی ہے اور اسے منکوحہ جانتے ہوئے کیا تو نکاح باطل محض اور قربت خالص زنا اور اگر منکوحہ ہونے کی خبر نہ تھی تو نکاح فاسد ہوا، بعد علم فوراً علیحدہ ہونا فرض اور تاخیر گناہ۔ واقف حال شرکاء، قاضی ووکیل سب گناہگار مستحق نار ہیں، سب پر توبہ لازم ہے اور قاضی جب تک توبہ نہ کرے، امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے اور اسے تاظہور صلاح حال موقوف رکھنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۱۶
حقیقی ماموں سے نکاح حرام ہے

جناب حضرت مفتی اعظم صاحب کو رائے گڑھ کی جماعت اور کمیٹی والوں کی طرف سے بہت بہت السلام علیکم۔ کیا فرماتے ہیں:

(۱) یہاں یعنی رائے گڑھ میں ایک شخص (جس کا نام جلیل خان ہے) کی لڑکی کی اپنے سگے نسبتی برادر یعنی سگے سالے سے نسبت طے ہوگئی اور منگنی بھی ہو چکی ہے، یہ نکاح قانوناً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) یہاں یعنی رائے گڑھ میں ایک شخص (جس کا نام رحمن خان صاحب) کی لڑکی کی اپنی بیوی کے سگے ماموں سے نسبت طے ہوگئی ہے اور منگنی بھی ہو چکی ہے، یہ نکاح قانوناً جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: ایس۔اے۔کے۔قلانی صاحب

سکریٹری نورانی موسقی کمیٹی پوسٹ رائے گڑھ ضلع کوراپٹ، اڑیسہ

الجواب:

(۱) نہیں کہ وہ لڑکی کا حقیقی ماموں ہے اور حقیقی ماموں سے نکاح حرام ہے۔لہذا یہ رشتہ طے کرنا حرام، جس سے توبہ فرض ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ جلیل خاں کی لڑکی اس کے سالے کی حقیقی بہن کے بطن سے ہو، ورنہ نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) رحمن خاص اللہ کا نام ہے، بندہ کو رحمن کہنا حرام بلکہ بحکم علمائے کرام کفر ہے۔لہذا آئندہ غیر اللہ کو رحمن کہنے سے پرہیز کریں۔ پھر عبدالرحمن کی لڑکی کا نکاح اس کی بیوی کے سگے ماموں سے جائز نہیں ہے اور اس ارادہ سے توبہ لازم ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ اس کی موجودہ بیوی کے بطن سے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۱۷

مس بشہوت بلا حائل حرمت مصاہرت کا ثابت ہونا ہے

کرم نواز حضرت حلِّ مشکل قبلہ مولانا المکرم سلمکم ربکم دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون ومراسم ادائے قدم بوسی مؤدبانہ دست بستہ عرض ہے کہ عرض ذیلی مسئلہ کہ حل طلب ہے، چشم کریمانہ فرمائیں:

قانون شرعی ہے کہ ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے اقوال (فتاویٰ) مبارکہ میں جب ایک مذہب میں دشواری واقع ہوتی ہے تو دوسرے امام علیہ الرحمہ کے قول پر ضرورتاً حل مشکل کے لئے مفتیان دین حکم

دیتے ہیں جیسے مذہب حنفیہ کے حوض صغیر (غیر دہ دردہ) پر عموم بلوی کے سبب طہارت آب پر قول شافعیہ کے قلّتین کا سا حکم اسی طرح حنفی مفقود الخبر زوج والی منکوحہ کو ضرورتاً بعد چار سال مالکی مفتی یا حنفی مفتی قول حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ پر ضرورتاً فتویٰ دیتے ہیں عقد ثانی کا وغیرہ۔ بایں طور مسئلہ حرمت مصاہرہ میں حنفی کی حل مشکل پر حضرات ائمہ ثلاثہ سے کسی مذہب کے حکم کریمہ کا سہارا ہے یا نہ؟ چونکہ "اختلاف امتی رحمۃ" کا ارشاد نازنین صلی اللہ علیہ وسلم یا آقائی یا مولائی ضرور حکم شرع سے نوازش فرمائیں۔ بینوا بالدلیل و توجروا عند الجلیل۔ والسلام مع الاکرام جمیع حاضرین بارگاہ شریفی میں معروض ہے۔

بندۂ ناکارہ: غلام بارگاہ رضا باشا محمد عفی عنہ

الجواب:

حنفیہ کا مذہب مس بشہوت بلا حائل حرمت مصاہرت کا ثابت ہونا ہے اور ہم حنفی ہیں، ہم پر اپنا ہی مذہب بتانا واجب اور اسی پر عمل کرنا کرانا لازم اور بلا ضرورت شرعیہ اس سے عدول ناجائز و گناہ ہے اور یہاں ضرورت شرعیہ مفقود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۱۸

سسر نے بشہوت بہو کو ہاتھ لگایا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک عورت کا بیان ہے کہ میرا شوہر باہر گیا ہوا تھا، شام کے وقت بعد نماز مغرب اپنے سسر کو کھانا بھیج دیا، بیٹھک میں کھانا کھا کر میرے سسر خود ڈلیا لے کر میرے گھر کے اندر پہنچے اور ڈلیا رکھ کر انہوں نے کہا کہ بچے کو سلا دے جو گود میں میرا بچہ تھا، ان کے کہنے پر میں نے اپنے بچہ کو چارپائی پر سلا دیا، پھر میرے سسر نے کہا کہ ٹیپ کہاں ہے؟ میں نے کہا گھر میں ہے، میرے سسر نے کہا کہ ٹیپ لے آ، میں نے ٹیپ لاکر اپنے سسر کو دیا اور بہانے ٹیپ کے میرا کھلیا پکڑ کر کھینچا، میں نے ان کو ڈھکیل دیا۔ وہ نیچے گر گئے، انہوں نے

میرے دونوں سینے پکڑے اور نیچے لٹا دیا اور زبردستی میرا کمر بند کھول دیا اور مجھ سے صحبت کی، میرے ہوش و حواس قائم تھے، میں اسی حالت میں چلائی اور دو بچے بھی آ گئے اسی حال میں کہ وہ میرے اوپر تھے ان دونوں بچوں میں سے ایک لڑکی جو پہلے آئی جس کی عمر چھ سال تھی وہ آئی اس نے بیان دیا کہ دادا میری چچی کے اوپر تھے دوسرا بچہ ذرا دیر سے آیا جس کی عمر آٹھ سال کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ جب میں شور سن کر دیکھنے گیا تو الٰہی بخش میرے پیچھے بھاگے۔ اس عورت کے سسر کا بیان ہے کہ میں کھانا بیٹھک میں کھا کر ڈلیا دینے اپنے گھر پہنچا تو میں نے کہا کہ بابو کہاں ہے؟ تو بہو نے کہا کہ وہ میلہ دیکھنے گئے ہیں تو میں نے اپنی بہو سے کھبا پکڑ کر کہنے لگا غصے میں کہ کبھی بھی سچ نہیں بتاتی، یہ کیوں نہیں کہہ دیتی کہ فلاں جگہ گیا ہے۔ کیونکہ میرا لڑکا اپنے کام میں کوتاہی کرتا رہتا ہے جب کھبا پکڑا اپنے لڑکے کے بارے میں غصہ ہوا تو بہو زمین پر خود سے گر گئی اور زور زور سے رونے لگی اس کے رونے کی آواز سن کر دو بچے بھی گھر پر آ گئے، میں وہاں سے بیٹھک میں آ گیا۔

نسیم جہاں زوجہ جمال الدین عمر ۲۳؍سال

سسر الٰہی بخش عمر ۷۰؍سال۔

المستفتی: محمد یامین عزیزی رضوی، فرید نگر، ٹھاکردوارہ، مراد آباد (یوپی)

الجواب:

صورت مسئولہ میں اگر شوہر کو غالب گمان اس واقعہ مندرجہ کی صحت کا ہے تو اس کی بیوی اس کے اوپر حرام بحرمت ابدیہ ہو گئی اور متارکہ وجدائی فرض ہے۔ **متارکہ یہ ہے کہ شوہر کہے کہ میں نے تجھے چھوڑا۔** یہ متارکہ صرف شوہر ہی کر سکتا ہے۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۱۱۹

منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا پھر طلاق لے کر تیسرے سے، دوسرے اور تیسرے نکاح کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید اپنی بیوی کو بہت تنگ کرتا تھا، اس کی ناجائز مار پیٹ کی وجہ سے زید کی بیوی اپنے میکے میں رُک گئی اور تقریبا چار سال کے بعد اس عورت نے دوسری جگہ نکاح کرلیا مگر زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تھی۔ عورت دوسرے مرد کے پاس تقریباً چار یا پانچ سال رہی، اس آدمی کا بھی چال چلن ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہ عورت وہاں سے بھی بیٹھ گئی اب لوگوں نے زید سے یعنی جو عورت کا پہلا شوہر ہے، اس سے طلاق لے لی اور زید نے بہ خوشی طلاق دے دی اب اس عورت نے چھ ماہ بعد تیسرے مرد سے نکاح کرلیا تو اس عورت نے زید کے بعد جس مرد سے نکاح کیا تھا، اُن کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ بعد والا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی!

سائل: منے، محلہ بجازہ فتح گڑھ

الجواب:

دوسرے مرد سے عورت نے جو نکاح کیا وہ حرام قطعی تھا کہ اس وقت وہ زید کی منکوحہ تھی۔ منکوحہ کا نکاح غیر سے حرام قطعی ہے اور اگر اس شخص کو معلوم تھا کہ عورت زید کی منکوحہ ہے تو نکاح باطل ہوا اور قربت خالص زنا ہوئی اور اگر معلوم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا، بعد علم متارکہ فرض تھا۔ تیسرے مرد سے نکاح صحیح ہے جبکہ عدت کے بعد نکاح کیا ہو اور اگر عدت نہ گزری تھی تو وہی حکم اس کے لئے بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۲۰

شوہر کی کشیدگی پر بیوی نے بے طلاق دوسرے کو اختیار کرلیا، اب شوہر غائب ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید اور سنجیدہ بیگم برسوں سے ناٹک ڈرامہ اسٹیج کیا کرتے ہیں اور یہی ان کا ذریعہ معاش ہے۔

سنجیدہ بیگم کی شادی سرکس میں کام کرنے والے ایک شخص امان خان سے ہوئی تھی۔ امان خان نے اپنی نوکری چھوڑ کر بیوی کی کمائی پر ہی گزر کرنا چاہا اور کشیدگی بڑھتی گئی۔ امان اپنی بیوی سنجیدہ پر ظلم وستم ڈھانے لگا جو زید کے لئے نا قابل برداشت تھا۔ زید کی ہمدردی سے متاثر ہوکر سنجیدہ اس کے قریب آ گئی اور رفتہ رفتہ ان دونوں کے تعلقات گہرے ہو گئے۔ امان خان نے یہ صورت دیکھ کر کنارہ کشی اختیار کرلی اور اب اس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گیا۔ کچھ بھی علم نہیں۔ اس کا آبائی وطن بھی معلوم نہیں کیونکہ ایسے پیشے والے اکثر سفر پر ہی گزارا کرتے ہیں اور اسی سفر کے دوران ہی وہ شادی ہوئی تھی۔ سنجیدہ کو امان خاں نے چونکہ طلاق نہ دی تھی اس لئے آج تک زید سے شرعی طور پر نکاح نہ ہوسکا۔ حالانکہ دونوں کے تعلقات بظاہر زن وشوہر کی طرح ہیں اور ناجائز تعلقات کی بنا پر زید سے ایک لڑکا بھی ہوا جو تقریباً چھ برس کا ہو چکا ہے۔ ابھی بھی دونوں ایک ساتھ ناٹک وغیرہ میں کام کرتے ہیں مگر دونوں کا خیال ہے کہ اب شرعی طور پر زن وشوہر کا رشتہ قائم کرلیا جائے۔ اس کی کیا صورت ہوگی؟ امان سے علیٰحدگی کی کیا صورت ہوگی؟ گزشتہ گناہوں کا کفارہ کیا ادا کیا جائے۔ برائے مہربانی غور وخوض کے بعد کوئی آسان شرعی صورت فراہم کی جائے تاکہ گناہوں سے آئندہ نجات ملے۔ فقط

سائل: محمد طٰہٰ یٰسین کیراف مولانا نعمت حسین
حبیبی امام ہوسٹل مسجد ۱۷/ حاجی محمد محسن اسکوائر، کلکتہ-۱۶

الجواب:

صورت مسئولہ میں سنجیدہ بیگم کو زید بے قید سے فوراً علیٰحدگی فرض ہے اور جب تک امان خاں کی موت یا اس کی جانب سے طلاق کی خبر نہ ملے، دوسرا نکاح حرام قطعی ہے۔ سنجیدہ وزید پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۴/ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲۱

چارسال کے بعدلڑکی کہتی ہے کہ شوہر نامرد ہے تو کیا دوسرا نکاح کیا جاسکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی شادی کلثوم سے ہوئی تھی۔ تقریباً عرصہ چارسال کا ہوا، اس دوران میں لڑکی اپنی سسرال بھی گئی تھی لیکن زید سے اس دوران میں کوئی جنسی تعلقات نہیں ہوئے کیونکہ زید اس قابل نہیں ہے کہ وہ جنسی تعلقات قائم کرسکے۔ اس مسئلہ پر کیا کرنا ہوگا؟ زید طلاق بھی نہیں دینا چاہتا ہے جبکہ نامرد ہے۔ عورتوں کے ذریعہ دریافت کرنے پر یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ لہٰذا مجھے آپ شرعی مسئلہ سے بتائیں کہ اس حال پر کیا کروں؟ فقط والسلام

المستفتی: نور محمد، 5D17 اوبرا، مرزاپور

الجواب:

صورت مسئولہ میں اتنی مدت گزر جانا اس امر کی دلیل ہے کہ عورت بعد نکاح شوہر سے راضی رہی۔ اگر واقعہ یہی ہے تو اب تفریق نہیں ہوسکتی اور بے طلاق وانقضائے عدت چارۂ کار نہیں۔ جس صورت بنے، اس سے طلاق لی جائے خواہ کچھ دے کر یا مہر معاف کر کے خواہ زبردستی اس سے زبانی طلاق کہلوالیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۲۲

سالی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو بیوی کو طلاق دے اور عدت کے بعد سالی سے نکاح کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک لڑکے نے شادی کی۔ اس کی ساس پہلے ہی سے مطلقہ تھی اس نے دوسری جگہ نکاح کرلیا۔ اس سے ایک لڑکی ہوئی اب اس لڑکی کا نکاح کیا پہلے والے لڑکے سے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ دونوں بہنیں

ہوئیں۔ماں دونوں کی ایک ہے، باپ دو ہوئے۔

(۲) ایک عورت کو گردے کی بیماری ہوگئی۔ڈاکٹر نے اس کے شوہر کو اس سے ہمبستر ہونے کو منع کردیا کیونکہ اس میں اس کی جان کا خطرہ ہے۔ اس عورت کے چار پانچ بچے ہیں۔اب عورت کہتی ہے کہ میرے والد نے میری ماں کو طلاق دے دی، انہوں نے بعد میں دوسری شادی کرلی تھی۔دوسرے شوہر سے میری ماں کی لڑکی ہوئی ہے۔تم چاہو تو اس لڑکی سے شادی کرلو تاکہ بچوں کی پرورش ونگہداشت ہوسکے۔کیا یہ نکاح درست ہے؟

ماجد علی کیراف عاشق حسین ٹیلر ماسٹر

کوالیٹی ٹیلر،صدر بازار، گوگندا، (راجستھان)

الجواب:

(۱،۲) بیوی کو طلاق دئے بغیر اس کی سگی بہن سے نکاح جائز نہیں۔سالی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو بیوی کو طلاق دے اور عدت کے بعد سالی سے نکاح کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۱۲۳

کیا شوہر چار سال دور رہے تو عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

محترم مفتی صاحب! السلام علیکم

گزارش ہے کہ حسب ذیل مسئلہ کا فتویٰ صادر فرمائیں عین نوازش ہوگی!

اگر کسی شخص کی بیوی گھر سے لڑ جھگڑ کر اپنے میکے چلی جائے اور چار سال تک میاں بیوی میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رہے۔حالانکہ شوہر نے اس مدت میں بیوی کی کوئی خبر گیری نہ کی اور نہ کوئی خرچہ بھیجا تو کیا اس صورت میں خود بخود طلاق واقع ہوگئی؟ اور بیوی اپنا دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

المستفتی: محمد شریف، ریلکس اسٹوڈیو، پوسٹ پاکور، سنتھال، پرگنہ (بہار)

الجواب:

ہرگز نہیں۔ جب تک طلاق کے بعد عدت نہ گزرے دوسرا نکاح حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۱۲۴

ایک بہن کی پوتی اور ایک بہن کا لڑکا یونہی بھائی کے ساڑھو کی لڑکی سے نکاح کا شرعی حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک بہن کی پوتی اور ایک بہن کا لڑکا ان میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۲) پاکستانی کپڑا شلوار سوٹ وکرتیہ رنگین کپڑے کا جو مردوں نے اس وقت انڈیا میں بھی پہننا شروع کر دیا ہے اس کا پہننا جائز یا نہیں؟ اور اس کپڑے کو پہن کر نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) زید اپنے بھائی کی شادی اپنے ساڑھو کی لڑکی سے کرنا چاہتا ہے، کیا شریعت مطہرہ اس کی اجازت دیتی ہے؟

(۴) ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوگئی تھی تین بچوں کے پیدا ہونے کے بعد ہندہ خالد کے ساتھ فرار ہوگئی۔ چند دنوں کے بعد خالد ہندہ کو لے کر پھر اس کے مکان پر آ گیا۔ زید نے چند دنوں ہندہ کو اپنے مکان میں رکھا پھر چند دنوں کے بعد زید نے ہندہ کو مار کر بھگا دیا۔ ہندہ اپنے میکہ آ گئی زید نے ہندہ کو میکے آ کر تین طلاق دے دی۔ ہندہ اپنے میکہ رہتی رہی۔ ہندہ کے رشتہ دار اور ان کے بھائیوں نے ہندہ کی شادی کی بات چیت بکر کے ساتھ کر دی۔ وقت مقررہ پر قاضی صاحب کو بلوایا۔ قاضی صاحب نے جب تمامی حاضرین سے پوچھا کہ ہندہ کی عدت پوری ہو چکی ہے؟ ہندہ کے بھائی اور تمام رشتہ داروں نے شہادت دی کہ ہاں پوری ہوگئی۔ اب ایسے شخص کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے؟

(۵) عمر کا قول ہے کہ اوجھڑی اور بٹ کھانا مکروہ ہے اور عثمان کا قول ہے کہ حرام ہے ان دو شخصوں

میں سے کن کا قول صحیح ہے؟ جواب سے سرفراز فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

المستفتی: محمد نسیم الدین خانصاحب
مقام گنگٹی، ضلع سیتامڑھی (بہار)

الجواب:

(۱) جائز ہے۔ جبکہ دونوں ایک دوسرے کے رضاعی رشتہ سے محرم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔ مگر گہرے سرخ رنگ سے بچنا چاہئے اور نماز بھی انہیں پہن کر پڑھنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ہاں بشرط مذکور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر انہوں نے سچی گواہی دی تو ان پر کیا الزام اور ان کے یہاں کھانا پینا کیوں ممنوع ہوگا؟ بصورت دیگر وہ ضرور ملزم ہیں اور ان سے میل جول حرام ہے جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی، اسے حرام کہنا بھی صحیح اور بٹ حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۲۵

رشتہ محرمیت نسبی یا رضاعی نہ ہو تو نکاح جائز

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہندہ نے زید کے ساتھ نکاح کیا پھر زید کا انتقال ہوگیا۔ ہندہ نے بکر کے ساتھ عشق کیا ہندہ کو حمل ہوا، بچہ بھی پیدا ہوگیا اور بچہ بھی مر چکا ہے۔ اب ہندہ خالد سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ خالد کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: قاری صاحب
دارالعلوم منظر اسلام، سوداگران، بریلی

الجواب:

جائز ہے جبکہ ہندہ خالد میں رشتہ محرمیت نسبی یا رضاعی طور پر نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب! اور ہندہ اور بکر دونوں توبہ واستغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۲۶

باپ نے اپنی بیٹی کی طلاق کے تین روز بعد دوسرے سے شادی کرادی، نکاح ہوا یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے اپنی بیوی حاملہ کو تین طلاقیں دیں پھر لڑکی کے باپ نے طلاق کے تین روز بعد دوسرے شخص سے شادی دلادی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ شادی درست ہوئی یا نہیں؟ اور دوسری شادی میں شریک ہونے والے لوگوں کے بارے میں شرع کی رو سے کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

المستفتی: بابو ہوٹل والے، ساکن محلہ جسولی، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب:

نکاح مذکور حرام قطعی ہوا اور لڑکی کا باپ سخت گنہ گار مستوجب نار ہوا اور جو دیدہ ودانستہ اس نکاح میں شریک ہوئے، وہ سب اشد گناہ گار ہوئے، اُن سب پر توبہ فرض ہے پھر جس کے ساتھ یہ نام کا نکاح ہوا، اگر وہ جانتا تھا کہ یہ عورت معتدہ ہے تو سرے سے نکاح نہ ہوا، بلکہ نکاح کے نام پر سفاح (زنا) ہوا اور مرد وعورت دونوں زانی وزانیہ ہوئے۔ اور اگر اسے علم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا، بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ لڑکی بہر حال گنہ گار ہوئی، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۴/ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم/ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۲۷

ایک بہن کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری سے نکاح کرنا کیسا؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ہنوز وہ عورت زندہ ہے اور نکاح میں ہے کہ زید نے اس عورت کی حقیقی بہن سے بھی نکاح کرلیا یعنی دوسگی بہنیں بیک وقت اپنے نکاح میں اکٹھی کرلیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہوا یانہیں؟ دوسرا نکاح جس نے پڑھایا، جو گواہ بنے، جس نے وکالت کی نیز جو اس نکاح میں شریک ہوئے اُن سب کی بابت کیا حکم ہے؟ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس طرح سے دونوں عورتیں نکاح سے باہر ہوگئیں۔ کیا یہ بھی صحیح ہے؟ جو حکم شریعت ہو، بیان فرمائیے۔

بینوا توجروا!

المستفتی: ضمیر احمد، قصبہ بہیڑی

الجواب:

دوسرا نکاح حرام قطعی و باطل محض ہوا اور جو واقف حال اس میں شریک ہوئے سب کے سب اشدگنہ گار ہوئے۔ ان سب پر توبہ فرض ہے۔ پہلے نکاح پر اس سے کوئی اثر نہ پڑے گا ہاں اگر اس عقد حرام کو حلال جانا تو ضرور پہلا بھی فسخ ہوگا مگر مسلمان کے بارے میں نیک گمان چاہئے خواہی نخواہی یہ ٹھہرا لیں کہ فلاں نے یہ حلال جان کر کیا، تکفیر مسلمین کا دروازہ کھولنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۲۸

شیعہ اگر اسلام لے آئے تو نکاح اس سے جائز!

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہندہ شیعہ تھی اور شیعہ سے شادی ہوئی، وہ مرگیا۔ ہندہ نے ایک پنجابی ہندو سے شادی کرلی اور پنجابی سے دو بچے ہوئے، ایک مرگیا اور ایک زندہ ہے اور وہ پہلے والی شادی یعنی جو شیعہ کے ساتھ ہوئی،

اس سے بھی ایک لڑکا ہے جو ابھی زندہ ہے۔ اور ہندہ تقریبا پانچ سال تک پنجابی سے جدا رہی۔ اور اس کے بعد زید مسلمان ہے اس نے یعنی زید نے اس کو تجدید ایمان کرا کے اپنے نکاح میں لایا۔ اب اس صورت حال میں ہندہ کا نکاح زید سے صحیح ہوا یا نہیں؟ جب سے وہ مسلمان ہوئی ہے تبھی سے اس کو پنجابی اور شیعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ وہ اس کے یہاں جاتی ہے نہ وہ ہندہ کے یہاں آتے ہیں۔ اس کا خلاصہ تحریر کریں۔ عین کرم ہوگا فقط والسلام

المستفتی: انور حسین، محلہ برہم پورہ، ضلع بریلی شریف

الجواب:

جبکہ وہ رفض سے تائب ہو کر مسلمان ہوگئی تو اس سے نکاح حلال ہو گیا۔ اور عقد صحیح ہوا جبکہ بہ طریق شرعی کیا گیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۲۹

دیوبندی شخص سنی بن کر سنیہ سے نکاح کرنا چاہے تو کیا کیا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ میں کہ:

زید کے گھر والے وہابی خیالات کے ہیں اور وہ سنیوں میں شادی کرنا چاہتا ہے اور وہ سنی عقیدہ پر رہنا چاہتا ہے۔ اب سنی لڑکی والے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دیں یا نہیں؟ مہربانی فرما کر صحیح جواب تحریر فرما دیں۔ زید حضرت سے بیعت ہونا چاہتا ہے۔

المستفتی: محبوب خاں

الجواب:

اگر وہ تمام ضروریات دین پر ایمان لائے اور سنیوں کے معمولات مثل نیاز و فاتحہ ومیلاد النبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ کو حق جانے اور وہابیہ کے عقائد کفریہ سے بَری و بیزار اور وہابیہ کو بیدین جانتا ہے تو وہ سنی ہے، اس سے سنیہ کا نکاح بعد ظہور صلاح حال جائز ہے مگر اس پر لازم ہے کہ وہابیہ سے علیٰحدہ رہے اور بیوی کو بھی علیٰحدہ رکھے اور اگر وہ وہابیہ کو مسلمان جانتا ہے تو اس سے نکاح صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۱۳۰۰

بے طلاق عورت کو دوسرا نکاح حلال نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی بیوی ایک اہل ہنود کو لے کر بھاگ گئی وہ تقریباً آٹھ ماہ اس کے گھر میں رہی اور اسے کسی طرح سے مسلمانوں نے اس گھر سے نکال لیا دریافت کرنے پر اس عورت نے کہا کہ میں پہلے والے زید کے یہاں نہیں جاؤں گی اور چاہے کہیں کردو۔ مفتیٔ ہند اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کہ عورت ہنود کے گھر میں رہی تھی۔

الجواب:

زید جب تک اسے طلاق نہ دے دے اور عدت نہ گزر جائے، اس عورت کو دوسرا نکاح حرام قطعی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ واعلم/ بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۱۳۰۱

پہلی بیوی کے لڑکے سے دوسری بیوی کی بہن کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) بکر کے نکاح اول سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔اس کے بعد بکر کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ بکر نے دوسری شادی کی جو حیات ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر کی زوجۂ ثانی کی حقیقی بہن سے بکر کے زوجہ اول سے جو لڑکا ہے اس سے بلا کراہت نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مکمل اور بلا تاخیر جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں!

(۲) ایک شخص ضعیف بھی ہو چکا ہے اور آنکھ سے بھی معذور ہے۔ اس لئے ناف کے نیچے والا بال صفا صابن یا کسی دوا سے صاف کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر بغیر کسی مجبوری کے صفا صابن یا دوسری چیز استعمال کی جائیں تو کیسا ہے؟ فقط!

طالب جواب: ابوالکلام احمد غفرلہٗ
ساکن کسم کھومر ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب:

(۱) ہو سکتا ہے بشرطیکہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے کسی طرح محرم نہ ہوں۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) کر سکتا ہے اور مجبوری نہ ہو تو مونڈنا بہتر ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۳۲

علاتی بہن سے رشتہ ہو سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:

ایک آدمی کی دو عورتیں ہیں ایک کی لڑکی سے دوسری عورت کے لڑکا کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ لڑکی رشتہ میں بڑی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

المستفتی: شیخ رمضان علی میسی

الجواب:

نہیں جبکہ یہ لڑکی اس مرد کی ہو کہ دونوں لڑکیاں آپس میں علاتی بہن ہیں۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۳۳

منکوحہ سے کورٹ میرج کرلیا، کیا حکم ہے؟

جناب عالی مفتی اعظم ہند! السلام علیکم ورحمۃ الباری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے ایک منکوحہ عورت کو کلکٹر صاحب کے اجلاس پر لے جا کر راضی وخوشی عورت، کورٹ میرج کرلیا ہے۔ اور منکوحہ عورت نے بیان دیا ہے کہ میں پہلے شوہر کے پاس نہیں جانا چاہتی ہوں اور میں اس سے طلاق چاہتی ہوں اور کلکٹر صاحب نے آرڈر دے دیا کہ تم دوسری شادی کرسکتی ہو۔ کلکٹر کے اس آرڈر پر زید نے اس عورت سے عقد کرلیا ہے تو بتائیے کہ وہ نکاح ہوا یا نہیں۔ اس مولوی پر جس نے نکاح پڑھایا اور جتنے مجمع میں شریک تھے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور عام مسلمان ان کے اور زید کے یہاں کھا پی سکتے ہیں یا نہیں؟ ازروئے شرع مطلع فرمائیے۔ فقط والسلام

المستفتی: کرم حسین بے چین حشمتی، موضع یوسف جوٹ پوسٹ ٹنڈوا، ضلع بستی، یوپی

الجواب:

منکوحہ سے نکاح حرام قطعی ہے اور کچہری کی آزادی شرعاً معتبر نہیں۔ زید بے قید جس نے یہ نام کا نکاح اس فیصلہ پر کیا سخت گناہ گار مستحق نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوا۔ زید اور منکوحہ عورت دونوں زانی زانیہ ہوئے اور اس نکاح کے واقف حال شرکاء سب گناہ گار مستحق نار، زید جب تک توبہ نہ کرے اس

سے میل جول شرعاً منع ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۱۳۳

ایک بہن کالڑکا اور ایک کی نواسی میں نکاح ہوگا کہ نہیں؟

عزیزم محترم السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ایک شخص نے شادی کی، اس کی لڑکی ہوئی اس کا نام دلبری بیگم ہے۔ پھر وہ شخص کچھ دنوں بعد مرگیا پھر دلبری کی ماں نے دلبری کے چچا کے ساتھ نکاح کیا، اس سے بھی ایک لڑکی جس کا نام خاتون ہے۔ دلبری کی ناتن (نواسی) اور خاتون کا لڑکا یہ دونوں رشتہ میں ماموں بھانجی ہوئے، ان دونوں ماموں بھانجی کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ مہربانی کرکے اس کا جواب جلد سے جلد اپنی مہر لگا کر روانہ کیجئے گا، بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: ظفی اللہ خاں، تیراڈاکخانہ ضلع شاہ جہان پور

الجواب:

دلبری کی نواسی اور خاتون کالڑکا حقیقی ماموں بھانجی نہیں لہذا ان کا آپس میں نکاح جائز ہے۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸/ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۳۴

خالہ زاد بھائی بہن کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید بکر دو بھائی تھے، زید کی شادی ہندہ کے ساتھ ہوئی، زید سے ایک لڑکی پیدا ہوئی کچھ دنوں بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ پھر زید کی بیوی نے بکر سے نکاح کیا، بکر سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کی بھی شادی ہوگئی، اس سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا اب زید کی جو لڑکی تھی، اس کی بھی شادی ہوگئی، اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کی بھی شادی ہوگئی اور اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی تو یہ لڑکا وہ لڑکی یہ دونوں میں شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث سے جواب عنایت کریں۔

المستفتی: ابوالکلام آزاد

مسکونہ شاہ جہان پور (یو۔ پی)

الجواب:

وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے محرم نہیں، ان دونوں کا عقد ہو سکتا ہے جبکہ رضاعی رشتہ سے ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹/ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۱۳۵

سوتیلی خالہ سے نکاح حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب ہیں، انہوں نے اپنی دور کے رشتہ کی سوتیلی خالہ سے نکاح کر لیا ہے۔ حقیقی سگی خالہ نہیں ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ رشتہ غلط ہے، خالہ سگی ہوں یا سوتیلی، ان سے نکاح حرام ہے۔ ازروئے شرع جواب سے مطلع فرمائیں کہ یہ رشتہ جائز ہے کہ نہیں؟ اگر جائز نہیں تو کسی بھی حدیث یا قرآنی آیت کے حوالہ سے آگاہ فرمائیں۔ نوازش ہوگی

المستفتی: مدرس حافظ عبدالحمید صاحب قادری رضوی

مدرس دارالعلوم فیض المشائخ وامام جامع مسجد تحصیل ملک رام پور، یوپی

الجواب:

اخیافی وعلاتی بہن کو عرف میں سوتیلی بہن کہا جاتا ہے اگر وہ عورت اس شخص کی ماں کی اخیافی یا علاتی بہن (یعنی اس کی اور اس عورت کی ماں ایک ہے یا باپ ایک ہے) تو وہ اس کی سگی خالہ ہے اور مثل حقیقی خالہ کے اس پر حرام ہے۔ لہٰذا اس سے نکاح ناجائز اور اگر ایسا نہیں بلکہ رشتہ کی خالہ ہے اور بہم رضاعی رشتہ بھی نہیں تو اس سے نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۱۳۶

رضیع کے بھائی کا نکاح مرضعہ کی لڑکی سے جائز یا ناجائز؟

مفتیان دین وشرع متین کیا حکم صادر کرتے ہیں اس مسئلہ کے جواز میں کہ:

زینب اور کلثوم دونوں سگی بہنیں ہیں۔ کلثوم کے دو لڑکے اور زینب کی دو لڑکیاں۔ کلثوم اپنے دودھ پیتے بچے بکر کو چھوڑ کر قضا کر گئی۔ اب مجبوری میں زینت نے اپنی بہن کے لڑکے بکر کو اپنا دودھ پلا کر پوسا، بکر کے بڑے بھائی زید کے ساتھ زینب اپنی لڑکی کی شادی دینا چاہتی ہے۔ واضح ہو کہ زینب نے زید کو دودھ نہیں پلایا ہے۔ آیا یہ شادی درست ہے یا نہیں؟ جلد جواب سے نوازیں۔ مہربانی ہوگی

المستفتی: قاری عبدالستار کیراف اسرائیل گودام بالو
مقام و پوسٹ باسرا کالونی، وایہ رائے گنج، ضلع بردوان

الجواب:

جائز ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳/ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۳۷

رضیع کے بھائی بہن مرضعہ کی اولاد کے لئے حلال ہیں

زید کی شادی خالدہ سے ہوئی ایک لڑکا تولد ہوا۔ یہ لڑکا بکر کی بیوی کا دودھ پی لیا اب اس لڑکے کو بکر کی لڑکی سے شادی کرانا کیسا ہے؟ اور بکر کے لڑکے کا زید کی لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ شرع میں کیا حکم ہے؟

نیازمند: محمد طیب حسین
مقام گجوٹ، پوسٹ جلکتی، کٹیہار

الجواب:

خالدہ کے لڑکے کی شادی بکر کی لڑکی سے کیونکر ہوسکتی ہے جبکہ اس نے بکر کی بیوی کا دودھ پی لیا تو اس کی لڑکی اس کی رضاعی بہن ہے۔ ہاں بکر کا لڑکا زید کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۰ رمحرم الحرام ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۱۳۸

منکوحہ کا دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
ہندہ نے بغیر طلاق کے عقد ثانی کرلیا ہے۔ ایسی عورت اور ان کے کنبہ و برادر کے یہاں آمد ورفت کرنا کھانا پینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ازراہ کرم نفی یا اثبات میں جواب عنایت فرمائیں تاکہ خدا کے وہاں گرفت سے محفوظ رہیں نیز جولوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں انکے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالحمید برکاتی
ساکن بستی ضلع چتورگڑھ (راجستھان)

الجواب:

منکوحہ کا دوسرے سے نکاح حرام قطعی ہے اور جس سے یہ نام کا نکاح ہوا، اگر وہ جانتا تھا کہ عورت منکوحہ غیر ہے تو نکاح اصلاً نہ ہوا اور جتنی قربت ہوئی خالص زنا ورنہ فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ فرض اور تاخیر گناہ اور واقف حال شرکاء مجلس نکاح اشد گناہ گار ہوئے، وہ عورت و مرد اور وہ لوگ جب تک توبہ صیحہ نہ کرلیں ان سے میل جول ان کے ساتھ کھانا پینا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ ررجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۳۹

بیوی کی خالہ سے نکاح کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) مسماۃ شہیدہ کا نکاح عمیزت کے ساتھ ہوا تھا اور شہیدہ کے بطن سے تین اولاد پیدا ہو کر موجود ہیں اور شہیدہ کی حقیقی خالہ مسماۃ رشیدہ کی شادی حافظ الدین کے ساتھ ہو کر تین لڑکی رشیدہ کے بطن سے پیدا ہو کر موجود ہے۔ ایک ہی گاؤں میں دونوں کا مکان ہے۔ مسماۃ شہیدہ کے شوہر عمیزت نے رشیدہ خالہ ساس کے ساتھ ناجائز حرکات یعنی بدفعلی پوشیدہ طور پر خدا جانے کب سے جاری کیا تھا۔ سال موجودہ میں رشیدہ خالہ ساس کا شوہر حافظ الدین انتقال کر گیا ہے اور انتقال حافظ الدین کی جورو مسماۃ رشیدہ کو اندر عدت موت کے بہن داماد عمیزت اپنے گھر لا کر مولوی بلا کر نکاح ثانی رشیدہ خالہ ساس کے ساتھ پڑھوالیا۔ اور رشیدہ کی بہن بیٹی مسماۃ شہیدہ کو بمع تینوں اولاد شہیدہ کے میکہ میں پہنچا دیا ہے اور مشہور کیا ہے کہ شہیدہ کو طلاق دے دیا عمیزت نے۔ جبکہ مذکورہ بالا واقعات بستی والوں کو ظاہر ہوا تو پنچایت والوں نے پکڑ لیا کہ عمیزت تم نے ایسا ناجائز اور اندر عدت عورت کیوں کر لیا ہے تو عمیزت نے بارے دیگر وہی مولوی کو بلا کر دوبارہ بعد عدت گزارنے کے توبہ کی، رشیدہ خالہ ساس کے ساتھ نکاح ثانی ٹھا کر گاؤں محکمہ کے بڑی مسجد کے امام مولانا اور پہلے نکاح عدت کے اندر پڑھانے والے لابری ناٹ کو بڑی مسجد کے

امام مولوی تب دونوں مولویوں کے مشورہ پر بذریعہ کورٹ رجسٹری شادی کروالیا ہے۔آیا یہ نکاح عمیزت اور رشیدہ خالہ ساس کے ساتھ درست ہوا ہے یا نہیں؟ بحوالۂ کتب معتبرہ جواب عنایت فرائیں اگر حوالہ آیت یا احادیث کریمہ قلمزد فرمائیں تو صحیح ترجمہ بھی مہربانی فرما کر لکھ دیں یہ استفتاء ضلع مشرق دیناجپور بنگلہ دیش سے بھیجا ہے اور وہیں بھیج دیا جائے گا۔بینوا بالکتاب

(۲) اگر نکاح صحیح شریعت مطہرہ کے مطابق نہ ہو تو عمیزت اور مسماۃ رشیدہ بیوہ کے لئے شرعی حکم کیا ہوگا؟ بینوا توجروا

(۳) ایسے ناجائز نکاح پڑھانے والے پیش امام مسجد مولوی و مولانا صاحبان کے لئے حکم شرعی کیا ہوگا؟ خلاصہ تحریر فرمائیں۔بینوا توجروا

(۴) اور جو جو آدمی اس نکاح پڑھانے کے وکیل و گواہ اور اس مجلس میں موجود شریک تھے ان لوگوں کے لئے حکم شرعی کیا ہوگا؟ بینوا توجروا

(۵) عمیزت نے پہلی جورو شہیدہ کو اگر طلاق دے دیا ہے اور شہیدہ کے میکہ میں پہنچا دیا ہے تو پھر عمیزت شہیدہ کو لاسکتا ہے یا نہیں؟ خلاصہ جواب عطا فرمائیں اور شہیدہ اور اس کی تینوں اولاد کی پرورش کی کیا صورت ہوگی اور شہیدہ مطلقہ دین مہر و نان نفقہ کی حقدار ہوسکتی ہے یا نہیں؟ احکام شرعی کے مطابق کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا، فقط

(نوٹ): تین چار مفتی و علمائے کرام کے دستخط و مہر ضرور ہونے چاہئے جوابی لفافہ ہمراہ حاضر کیا گیا ہے!

المستفتی: منشی محمد اسحاق و منشی عصیر الدین

مقام و پوسٹ باموں قمر ضلع مشرقی دیناجپور بنگلہ دیش

الجواب:

(۱،۲) پہلا نکاح بہر حال نہ ہوا اور دونوں پر علیحدگی فرض اور توبہ لازم ہوئی اور دوسرا نکاح اگر شہیدہ مطلقہ کی عدت گزر جانے کے بعد ہوا تو صحیح ورنہ نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) نکاح اول پڑھانے والا امام جبکہ واقف حال ہو، سخت گناہ گار اور نالائق امامت اور اس پر توبہ فرض اور واقفان حال شرکاء بھی گناہگار توبہ کریں اور دوسرا عقد پڑھنے والا بھی بصورت دیگر گناہگار جبکہ

واقف حال ہو اور شرکاء کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) رشیدہ جب تک اس کے عقد میں ہے، اس کی حقیقی بھانجی سے عقد جائز نہیں۔ اور شہیدہ کا مہر لازم اور نفقہ بھی جبکہ عدت قائم ہو یا باہم یا بحکم قاضی مفروض مقرر ہو اور اولاد کی تفصیل لکھئے تو جواب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ ارمحرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۴۰

عورت نے طلاقنامہ تیار کر کے دوسرا نکاح کرلیا، کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) مسماۃ زینب کی شادی ہوئے تقریباً چار پانچ سال کا عرصہ گزرا اور اس کے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ تقریباً دوسال سے زینب کا شوہر کاروبار کے لئے کہیں باہر گیا ہے اور وہ اپنی اور بچے کی فکر نہیں کر رہا ہے زینب جوان ہے اور وہ شوہر کی لاپرواہی سے ناراض ہے اور چاہتی ہے کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرلے۔ زینب کے رشتہ داروں نے زینب سے لکھوالیا ہے کہ اس کے شوہر نے دو گواہان کے سامنے طلاق دیا اور مہر بھی ادا کیا ہے۔ چنانچہ اس قسم کا واقعہ ایک شرعی قاضی کی عدالت میں پیش ہوا تو انہوں نے اس مفروضہ طلاق کو باطل قرار دیا اور کہا کہ طلاق دینے کا اختیار مرد کو ہے۔ اور طلاق نامہ کے بعد ہی گواہان کو شہادت دینے کا اختیار ہے۔ شوہر مفقود الخبر ہونے کی حالت میں بیوی کو چاہئے کہ حاکم شرعی کی عدالت میں استغاثہ پیش کرے اور نکاح منسوخ کرالے۔ لہٰذا شرعی قاضی نے نکاح پڑھنے سے انکار کیا بلکہ صراحۃً واضح کردیا کہ اس طرح کا نکاح جائز نہیں ہوسکتا اور نکاح پڑھنے والا بھی گناہ گار ہے۔ قصۂ مختصر زینب اور اس کے رشتہ داروں نے وہاں سے فرار ہونا ہی مناسب سمجھا اور ایک کرایہ کے ٹٹو پیش امام کو پکڑ کر نکاح پڑھالیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح کے نکاح پر شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ وہ عورت بیک وقت دو مردوں کے نکاح میں ہے۔ اس کے علاوہ اس پیش امام کا جس نے قصداً نکاح پڑھانے کی

جسارت کی ہے، کیا اس کی امامت پر اشتباہ نہیں ہے؟ براہ کرم اس مسئلہ پر اجمالاً وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ ایک بے چین معاشرہ کو اطمینان حاصل ہو جائے اور اعلانیہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والوں کو تنبیہ ہو جائے۔ مسلم معاشرہ ان کے اخلاق سوز حرکات سے سخت ناراض ہے۔

(۲) مسجد میں ایک مرتبہ عام میٹنگ ہوئی جس میں جماعت المسلمین کی انتظامیہ کمیٹی بنانے کی بحث چلی اس دوران ایک بزرگ شخص نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ انتظامیہ کمیٹی میں دین اسلام سے متعلق معلومات رکھنے والے ۴۰ رسال سے زیادہ عمر والے بزرگوں کو اہمیت دے کر اس میں شریک کرنا چاہئے اس بات پر ایک جاہل صفت لڑکے نے فوراً کہہ دیا کہ چالیس سال سے زیادہ والوں کو عقل نہیں رہتی، ان کا دماغ خراب ہوا رہتا ہے، ان کو انتظامیہ کمیٹی میں نہیں لیا جائے۔ اس بات پر مفتیان شرع متین غور فرمائیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر کو پہنچنے پر ہی اللہ تعالیٰ نے نبوت بخشی تھی۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ بزرگوں کی شارع عام توہین کرنے والے اس جاہل لڑکے کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا ایسے بے ادب گستاخ وجاہل لڑکے کی امامت درست ہے؟ کیا اس کے پیچھے بزرگوں کی اقتدا درست ہے؟

المستفتی: سید ذاکر، سید کریم قاضی

ہوٹل گڈ لک، ہناور، کرناٹک-581334

الجواب:

(۱) منکوحہ کا نکاح حرام قطعی ہے اور دانستہ نکاح پڑھانے والا سخت فاسق اشد گناہ گار مستوجب نار نالائق امامت اور اس مجلس میں دانستہ شریک ہونے والے سب سخت فاسق، سب پر توبہ فرض ہے اور جس کے ساتھ نکاح ہوا، وہ اگر یہ جانتا تھا کہ عورت منکوحہ ہے تو نکاح باطل محض ہوا اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا ورنہ فاسد ہوا مگر بعد علم متارکہ وجدائی فرض ہے اور تاخیر گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ شخص سخت بے ادب جری بے باک ہے، توبہ کرے ورنہ امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۴۱

عدت میں کوئی نکاح نہیں!

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی بیوی ہندہ کواپنی سسرال آکر تین بار طلاق دی جس کا فتویٰ لے لیا گیا ہے لیکن ہندہ دو چار دن کے بعد رات کے کسی حصہ میں اپنے شوہر کے یہاں چلی گئی اور تقریباایک ماہ بعد زید کے سگے پھپھیرے بہنوئی بکر زید کے یہاں گئے تو وہاں کے لوگوں نے اُن سے کہا کہ یہاں حرام کاری ہورہی ہے اور ہندہ طلاق کے ارکان بغیر ادا کئے ہوئے یہاں چلی آئی ہے۔لہٰذاایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ بے شک زید نے ہندہ کوتین بار طلاق دے دی ہے زید نے اپنے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ یہ(بکر) میرے سگے پھپھیرے بہنوئی ہیں اور(زید کا سگا میرا سالا ہے)ان سے عقد ثانی کر دیا جائے حالانکہ ہندہ رشتے میں نواسی بھی ہے اورسالے کی بیوی بھی۔ لہٰذا گاؤں کے کچھ معزز لوگوں نے بہت زور دیا کہ یہ ثواب عظیم ہے۔اس لڑکی سے آپ نکاح ثانی کرلیں اور صبح کوطلاق دیدیں لہٰذا بکر سیدھے سادے تھے،لوگوں کے کہنے میں آگئے اوراس گاؤں کے مولانا نے نکاح خوانی کی، بکر نے بغیر وطی کئے صبح کو طلاق دے دی۔لہٰذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ازروئے شرع حکم نافذ فرمائیں کہ بکرکوکیا کرنا چاہئے؟اور جولوگ اس کام میں شریک تھےاور جس نے نکاح پڑھایا،اس کے لئے کیا حکم ہے؟ شریعت مطہرہ سے مدلل جواب دے کرممنون ومشکور فرمائیں۔آپ کی عین نوازش ہوگی۔فقط،والسلام

خاکسار: عبدالرحیم

موضع جنکشن،ضلع بریلی/ ۱۳ر صفر ۱۳۹۸ھ/ بروزپیر

الجواب:

عدت کے اندر نکاح حرام قطعی بدانجام ہے۔اور یہ نکاح باطل محض ہوا کہ بکرکو ہندہ کا معتدہ ہونا معلوم تھا۔جملہ شرکائے مجلس مع نکاح خواں وناکحین گناہگار مستحق نار ہوئے،سب پرتوبہ فرض ہےاور

بکر و ہندہ پر فرض ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ پھر بعد عدت ہندہ زید کے علاوہ دوسرے سے نکاح صحیح کرے پھر وہ کم از کم ایک بار ہندہ سے جماع کرے، پھر طلاق دے دے اور عدت گزرے تو ہندہ سے زید کو نکاح حلال ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳؍صفر المظفر ۹۸ ۱۳ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۴۲

کچہری کی طلاق شرعاً کوئی چیز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید سید ہیں اور پیر ہیں انہوں نے اپنا نکاح جس عورت سے کیا ہے اس کا یہ تیسرا نکاح ہے اور شوہر اول نے آج تک اس کو طلاق نہیں دی ہے۔ یہ نکاح عورت کے والدین کی مرضی سے ہوا ہے۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا؟ یا ناجائز؟

(۲) عورت کی طلاق کچہری سے ہے کیا کچہری سے طلاق ہو سکتی ہے؟

(۳) جو لوگ نکاح مذکور میں شریک ہوئے، کیا ان کا نکاح قائم رہا؟

(۴) اس نکاح میں ایک پیر جی وکیل بنے تھے اور مسجد کے امام صاحب نے یہ نکاح پڑھایا ہے جبکہ یہ سب کچھ معلوم ہے کہ عورت کی طلاق کچہری سے ہوئی ہے۔ کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے؟

(۵) کیا زید نے جو یہ نکاح کیا ہے تو کیا ایسی صورت میں ان سے بیعت کرنا یا قائم رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۶) ایک شخص کو جو کہ مسلمان تھا، اپنا پیشاب پلایا، لوگوں کا کہنا ہے کہ پیشاب پینے سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، تو ایک دوسرے شخص نے اپنی مرضی سے کسی مرض کی شکایت پر اپنے ہی

پیشاب کے دو تین انجکشن کروائے ہیں پوچھنے پر کہا کہ مرض کے لئے یہ جائز ہے اور مرض کے لئے تو خنزیر کا گوشت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا پیشاب کے انجکشن لگوانے سے ایمان سے خارج ہو جاتا ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ فقط، والسلام

المستفتی: یمین الدین
موضع مونڈ لیا بازار والی ضلع پیلی بھیت

الجواب:

(۱) برتقدیر صدق سوال یہ نکاح جو منکوحۂ غیر سے ہوا، نادرست ہے، ناجائز و باطل محض ہوا جبکہ اس شخص کو جس کے ساتھ یہ نام کا نکاح ہوا علم ہو کہ منکوحۂ غیر ہے اور جتنی قربت ہوئی، خالص زنا اور اگر اسے علم نہ تھا تو نکاح فاسد ہوا اور بعد علم متارکہ وجدائی فرض اور تاخیر گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کچہری کی طلاق شرعاً کوئی چیز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نکاح قائم رہا اگرچہ دانستہ شرکت کرنے والے سخت گناہ گار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ان کی اقتدا گناہ اور نماز لوٹانا واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) دانستہ نکاح کیا ہو یا بعد علم اسے نہ چھوڑا تو ان سے بیعت نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) پیشاب پینا پلانا اور اس کے انجکشن لگانا سب حرام اور دوا کے لئے جائز بتانا بھی حرام وافتراء۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۱۴۳

عورت کو دوسرا نکاح اس وقت تک جائز نہیں جب تک بعد طلاق عدت نہ گزر جائے!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

حفاظت اللہ ولد قدرت اللہ نے اپنی بیوی کو جہیز میں بڑے منہ کے برتن نہ ملنے کی خاطر گھر سے مار کر نکال دیا، لڑکی میکے چلی آئی۔ اس کے شاہد نتھو خاں، سلامت، عزیز محمد مولانا اور بھی لوگ ہیں۔ اس

نے یہ کہہ کر نکال دیا کہ میں کسی حالت میں اس کو نہیں رکھوں گا اس بات کا اقرار ہے دو ماہ کے بعد اس کے ایک لڑکا ہوا۔ اس مدت کو دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ حفاظت اللہ نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا۔ نکاح کئے ہوئے ایک سال قریب ہو چکا ہے اور حفاظت اللہ نہ ہی اپنی بیوی کو بلانے آیا ہے اس حالت میں لڑکی کے لئے کیا حکم ہے؟ لڑکی اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے، نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی: رئیس خاں

الجواب:

سوال زید و عمرو وغیرہ ناموں سے کرنا چاہئے کہ یہی آداب سوال ہے۔

زواجر میں ہے: ''الافضل ان یبهمه'' (۱)

اور جو حکم اب لکھا جاتا ہے وہ بر تقدیر صدق سوال ہے۔ صورت مسئولہ میں لڑکی کو دوسرے سے نکاح اس وقت تک حلال نہیں جب تک شوہر طلاق نہ دے دے اور عدت نہ گزر جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جس صورت بنے، اس سے طلاق لے خواہ مہر معاف کر کے خواہ کچھ دے کے خواہ حاکم وغیرہ کے دباؤ سے زبانی طلاق کہلوائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۶ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۴۴

عدت کے بعد نکاح کرنے میں حرج نہیں!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں:

ایک عورت جس کی عمر تقریباً ۳۸ / سال کی ہے اس کے چار بچے ہیں بڑی دو لڑکیاں ہیں جن کی شادی ہو گئی دو لڑکے ہیں جن میں سے ایک لڑکے کی عمر ۱۵ / سال چھوٹے لڑکے کی عمر تقریباً ۹ / سال ہے۔ قریب تین سال سے عورت مذکور کے گھر پر ایک دوسرے گاؤں کا دیگر آدمی رہنے لگا جس کی عمر ۲۲ / سال

---

(۱) الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثامنة والتاسعة والاربعون، المکتبة العصریه، لبنان، بیروت

کی ہے قریب ایک سال سے گاؤں والوں کو اس عورت اور اس آدمی کے مابین بدچلنی کے کچھ شبہات معلوم ہوئے تو گاؤں کے چند آدمیوں نے عورت سے کہا کہ تم اس دیگر آدمی کو اپنے مکان میں رکھتی ہو۔ اس آدمی کو اپنے یہاں سے بھگاؤ اگر نہیں بھگانا چاہتی ہو تو اس کے ساتھ اپنا نکاح کرلو، مذکورہ بالا عورت نے جواب دیا کہ میں نہیں بھگاؤں گی میں نے اس کو اپنا لڑکا بنا کر رکھا ہے جب گاؤں والوں نے بہت کہا تو قریب چار ماہ ہوئے کہ اس عورت نے اس آدمی کے ساتھ نکاح کرلیا۔ نکاح ایک مسجد کے پیش امام صاحب نے پڑھایا۔ وکیل اور گواہان میں داڑھی کسی کی بھی نہیں ہے۔ صرف کبھی کبھی جمعہ اور عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ جب نکاح پڑھایا گیا تو اس جگہ دو گواہ ایک وکیل اور چوتھے قاضی (پیش امام قدسی) تھے ان کے علاوہ گاؤں کا کوئی آدمی موجود نہیں تھا اس گاؤں میں ہندوؤں کے علاوہ صرف سات آٹھ گھر مسلمانوں کے ہیں جن میں صرف ۳۰-۳۵ / مرد اور عورت رہتے ہیں۔ یہ نکاح درست ہوا؟ یا نہیں؟

(نوٹ): اس گاؤں میں مسجد نہیں ہے۔ جن قاضی صاحب نے نکاح پڑھا وہ دوسرے گاؤں کی مسجد میں پیش امام اور رہنے والے اسی گاؤں کے ہیں۔ فقط

خادم: جمال الدین پیش امام مسجد
موضع گونیری بدی، ڈاکخانہ جہان آباد، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

وہ عورت اگر منکوحہ یا معتدہ نہ تھی تو نکاح ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۲۹/ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۴۵

منکوحہ کا نکاح بے طلاق وانقضائے عدت حرام قطعی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی لڑکی بتولن جس کا نکاح موضع جگہا سے اتواری کے ساتھ ۵/ سال پہلے ہوا۔ اب زید و

اس کی لڑکی اپنے شوہر اتواری پر الزام لگاتے ہیں کہ اس کو جُذام کا مرض ہے۔اس لئے اب زید اپنی لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے اس جگہ کو زید اپنی لڑکی کو طے کر چکا ہے۔ جب گاؤں کے لوگوں کو اس بات کا علم ہوا لوگوں نے منع کیا اس پر زید نے جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی کی چھٹی عدالت سے لے چکا ہوں اس لئے شادی دوسری جگہ ہوسکتی ہے۔لہٰذا ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا سلام کلام کیسا؟ اور جس کو یہ بات معلوم ہو وہ اس بات سے نہ بچے اس پر بھی شریعت کا کیا حکم ہے؟ اس مسئلہ سے مطلع کیا جاوے کہ شریعت کا کیا حکم ہے؟

سائل: علی نور

موضع بہادر گنج تھانہ نیوریا پوسٹ بھکاری پور، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

منکوحہ کا نکاح بے طلاق وانقضائے عدت حرام قطعی ہے اور کچہری کی طلاق شرعاً طلاق نہیں۔ لہٰذا شوہر نے اگر طلاق نہیں دی ہے تو زید کو حلال نہیں کہ اپنی لڑکی کا عقد دوسرے سے کردے، کریگا تو سخت گنہگار مستوجب نار غضب جبار ہوگا اور اس سے ملنا جلنا حرام جبکہ اس ارادۂ بد سے باز نہ آئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۱۴۶

لڑکی قبل نکاح اسلام لا چکی تو اس سے نکاح صحیح!

جناب مولانا اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم

خدمت میں عرض یہ ہے کہ اللہ دین نے ایک ہندو کی لڑکی کے ساتھ نکاح پڑھ لیا مرید بھی ہو چکی فرخ آباد چمیلی شاہ کی مریدہ ہے، اس کو کم سے کم ۳۰/برس ہو گئے راضی ومرضی کے ساتھ میں نکاح پڑھا، وہ اب شرع میں آگئی اب لوگ اعتراض کرتے ہیں۔اس کے ساتھ میں کھانا پینا ہم نہیں کھائیں گے اس

کے چار بچے ہیں دولڑکے دولڑکیاں ہیں اب لوگ کہتے ہیں کہ چماروں میں جائیں بھنگیوں میں جائیں، اب وہ کہاں جائیں مسلمان سے پیدا ہے وہ لڑکی جو ہے قوم میں چماروں کی ہے اس میں اب فیصلہ لکھ دیجئے جو آپ کریں گے وہ ہمیں منظور ہے۔ اللہ دین کی طرف سے آپ کو سلام ہو، اسلام کچھ لوگ بڑھاتے ہیں اور کچھ گھٹاتے ہیں جبکہ اسلام کو بڑھنا چاہئے جو جاہل لوگ ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں اور کچھ لوگ منظور کرتے ہیں۔ آپ جو کچھ فیصلہ لکھیں اس کا جواب جلدی دیں، فقط

المستفتی: اللہ دین

موضع کیوراپوراودیتاپور پوسٹ بھیونگنج، ضلع فرخ آباد

الجواب:

اگرلڑکی قبل نکاح اسلام لاچکی تھی تواس سے نکاح صحیح ہوااوراللہ دین کا بائیکاٹ حرام اوراگروہ وقت عقداپنے کفرپرقائم تھی تونکاح باطل محض ہوااورلوگوں کا بائیکاٹ اس سے درست ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیرمحمداختررضاخاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح۔واللہ تعالیٰ اعلم

بہاءالمصطفیٰ قادری

مسئلہ-۱۴۷

جب تک عدت نہ گزرجائے، دوسرا نکاح جائزنہیں!

علمائے کرام صوفیائے عظام دست بستہ السلام علیکم

(۱) گزارش ہے کہ ایک مسئلہ درپیش ہے امید کی جاتی ہے کہ ہم نااہل مسلمانوں کواس مسئلہ سے آگاہ فرمائیں گے کہ ایک ہندوسریش نام کا مسلمان ہوا۔عرصہ ایک سال کا ہوا ہے نمازاورروزہ برابرکرتا ہے۔لہٰذااسی درمیان ایک لڑکی مسلمان کی اس کے پاس آگئی ہے اوروہ نکاح کی آرزومند ہے اورلڑکی کی شادی دوسری جگہ تھی طلاق نہیں ہوئی لڑکی کے شوہرنے دوسری شادی کرلی ہے اورطلاق کے بارے میں

کہا گیا ہے کہ وہ انکار رہے۔ لہٰذا ہم لوگوں کو آگاہ کیا جائے کہ اب کیا کریں۔ سریش پرشاد کا نام خدا بخش رکھا گیا ہے۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عبدالرزاق نام کا ایک شخص ہے جس کے بیوی بچے سب گھر میں موجود ہیں اور ایک ہندو کی لڑکی رکھ لیا ہے اور گھر کی بیوی نکاح کی اجازت دینے سے انکار ہے اس کے لئے علمائے کرام کیا فرماتے ہیں جب کہ عبدالرزاق کی تین لڑکیاں بھی ہیں۔

(۳) ایک امام صاحب ہیں مسجد میں جو کہ عرصہ سے امامت کررہے ہیں اور ناک کے مریض ہیں نون کی جگہ لام ادا ہوتا ہے۔ اور بازار میں بکرے ذبح کرتے ہیں اور اُردو میں نیت کرتے ہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ امام کو عربی میں نیت کرنا چاہئے۔ اس بارے میں آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟

(۴) اس دور میں کچھ عربی کی پڑھی ہوئی عورتیں اپنے یہاں خود فاتحہ کرتی ہیں۔ کیا عورتیں فاتحہ دے سکتی ہیں؟

المستفتی: معین الدین
تعلیم القرآن اسلامیہ اسکول

الجواب:

(۱) منکوحہ سے نکاح حرام قطعی ہے۔ لہٰذا جب تک اسے اس کے شوہر سے طلاق ہو کر اس کی عدت نہ گزر جائے، دوسرا نکاح جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ شخص سخت گناہ گار مستوجب نار ہے۔ اس پر لازم ہے کہ فوراً اس مشرکہ لڑکی سے جدا ہو جائے اور مشرکہ سے نکاح صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر یہ واقعہ ہے کہ وہ امام صحیح طور پر قرآن سے عاجز ہے تو امامت کے لائق نہیں اور اس کی اقتدا میں نماز درست نہیں نیت اردو میں کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) دے سکتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۱/ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۴۸

حاملۂ غیر زنا کا نکاح حرام قطعی!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

ایک مولانا صاحب نماز پڑھاتے ہیں، بے شرع نکاح پڑھاتے ہیں جس عورت کو حمل ہوتا ہے جس کا ثبوت موجود ہے ۴/ماہ یا چھ ماہ کا گنجی خاں کے گھر میں موجود ہے۔ گنجی خاں لمیغۂ عبداللطیف خاں کے گھر میں موجود ہے۔ احمد شاہ خاں کے بھائی کے گھر میں میوثق کی عورت موجود ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ شرع متین سے آگاہ فرمادیں۔ فقط

المستفتی: عبدالصمد خاں

موضع رپوڑ پن حکون ڈاکخانہ کرا ضلع رام پور یوپی

الجواب:

صورت مسئولہ میں جس حاملہ کا نکاح امام مذکور نے پڑھایا اگر وہ حمل اس کے پہلے شوہر کا ہے جس کی وہ مطلقہ ہے یا ہنوز اس نے طلاق نہیں دی یا بدستور اس کی بیوی ہے تو یہ نکاح غیر کی منکوحہ یا معتدہ کا ہوا جو حرام قطعی اشد کبیرہ بدکام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

وقال تعالیٰ:

{وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ-الآیۃ} (۲)

آیت کریمہ سے صاف ظاہر کہ عدت میں نکاح تو نکاح پیام تو پیام ارادۂ نکاح بھی حرام والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جانتے بوجھتے ایسا نکاح پڑھانا اشد کبیرہ عظیم گناہ زنا کا دلال بننا ہے، جملہ شرکاء وواقفان حال کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر حمل زنا سے تھا اور زانی سے یہ نکاح ہوا تو اسے جماع جائز ہے اور اگر غیر زانی سے تو وضع حمل تک ہاتھ لگانا منع ہے اور جس سے یہ نام کا نکاح ہوا، اگر اسے معلوم تھا کہ عورت معتدہ یا

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

(۲) سورۃ البقرہ: ۲۳۵

منکوحہ ہے تو یہ نکاح باطل محض ہوا، اور اگر معلوم نہ تھا تو بعد علم متارکہ فرض ہے اور تاخیر گناہ متارکہ یہ ہے کہ مرد کہے: میں نے عورت کو چھوڑا، یا عورت کہے: میں مرد سے جدا ہوئی۔ اگر ایسا ہی ہے والعیاذ باللہ تو نکاح صحیح ہوا، اور اب امام پر الزام نہیں۔

(نوٹ): اگر معلوم تھا تو سب پر توبہ لازم اور امام کی امامت بے توبہ مکروہ تحریمی ہے، ایسے کو امام بنانا گناہ ہے۔

درمختار میں ہے: ''صح نکاح حبلی من زنی وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۱۴۹

مزنیہ حاملہ کا نکاح شرعاً کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی شادی ہندہ سے ہوئی اور نکاح کے وقت ہندہ چھ ماہ کی حاملہ تھی جبکہ ہندہ کے والدین اور اس کے تمامی رشتہ داروں کو اس بات کا علم تھا کہ ہندہ چھ ماہ کے حمل سے ہے۔ اس کے باوجود زید کے گھر والوں کو دھوکے میں رکھ کر عقد کرادیا گیا۔ جب ہندہ زید کے گھر دلہن بن کر آئی تو زید کے گھر والوں کو اس کا علم ہوا کہ ہندہ چھ ماہ کے حمل سے ہے، جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ ناجائز حمل کس کا ہے؟ تو اس نے ایک ایسے شخص کا نام بتایا جو خود اس کا چچازاد بھائی ہے۔ اس کے بعد زید کے گھر والوں نے ہندہ کو زیور اور کپڑے وغیرہ کے ساتھ اور مع شرافت کے اس کو چار آدمیوں کے ساتھ اس کے میکے بھیج دیا۔ لہٰذا عرض یہ

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیة، بیروت

ہے کہ یہ نکاح از روئے شرع درست ہوا کہ نہیں؟ اور زید سے ہندہ کے والدین وغیرہما طلاق اور مہر کا تقاضہ کرتے ہیں۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ محقق انداز میں شریعت کے مسئلہ سے مطلع فرمائیں، کرم ہوگا اور عنداللہ ماجور ہوں تا کہ ہم اسی کے مطابق کوئی قدم اُٹھائیں۔ فقط، والسلام

المستفتی: تاج محمد، مسجد بیچولال روڈ، کلکتہ-۱۶

الجواب:

اگر یہ واقعہ ہے کہ ہندہ زنا سے حاملہ ہے اور وہ کسی کی منکوحہ یا معتدہ نہیں ہے تو زید کا نکاح اس سے درست ہوا البتہ تا وضع حمل اس کو ہاتھ لگانا حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

''صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا و دواعیہ حتیٰ تضع ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا'' (۱)

اور مہر زید کے نکاح سے ذمہ میں لازم ہے ہندہ کے والدین زید سے طلاق کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں؟ وجہ لکھ کر معلوم کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ ذی قعدہ ۱۳۹۱ھ

مسئلہ-۱۵۰

حاملہ کے نکاح کی تفصیل!

علمائے دین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک لڑکی حاملہ ہے، اس کے ساتھ نکاح ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں حضرت مفتی اعظم ہند کیا فرماتے ہیں؟

الجواب:

وہ اگر شوہر دار ہے اور شوہر طلاق دے چکا ہے تو جب تک عدت نہ گزر جائے، نکاح تو نکاح، عدت میں صراحۃً پیام نکاح بلکہ عزم نکاح بھی حرام۔

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

قال تعالیٰ: {وَلَا تَعۡزِمُوا عُقۡدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡكِتٰبُ أَجَلَهُ-الآية} (۱)

اورعدت حاملہ کی وضع حمل ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: {وَأُولَاتُ الۡأَحۡمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ-الآية} (۲)

اور اگر معاذ اللہ وہ زنا کی مرتکب ہوئی تو اس کا نکاح زانی وغیر زانی سے صحیح ہے اور زانی سے نکاح ہوتو اُسے صحبت بھی حلال اور غیر زانی سے اگر نکاح کرے تو جب تک بچہ نہ ہو جائے، اُسے ہاتھ بھی لگانا جائز نہیں۔

درمختار میں ہے: ”صح نکاح حبلیٰ من زنیٰ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتیٰ تضع ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا“ (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۱۵۱

سالے کی بیوی سے بعد طلاق وانقضائے عدت نکاح جائز وصحیح ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے قریہ موضع جوری علاقہ چوراہ میں دریں ماہ اگست ۱۹۷۵ء کو عام مسلمانوں میں دوہری طرف سے طلاقیں کرالی گئی ہیں جب یہ طلاقیں دونوں فریقین نے کرائی ہے تو دونوں مسمات اپنے اپنے باپوں کے گھر بیٹھ گئی ہیں جب بعد طلاق عرصہ ۱۱/ماہ کا زمانہ گزر جاتا ہے تو ایک مسمات ماہ جیٹھ ۱۹۷۶ء کو بطور اغوا کے کسی مسلمان کے ساتھ چلی جاتی ہے اور اپنی مرضی سے عام مسلمان ہی سے اپنا نکاح بروئے شرع شریف کراتی ہے اور اس وقت اس شوہر کی نسل سے ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کی عمر اس وقت دو ماہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۳۵

(۲) سورۃ الطلاق: ۴

(۳) الدر المختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۱۴۱-۱۴۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کی ہے۔ یہ عورت اس شوہر کے سالے کی عورت لگتی ہے مگر سالے نے خود اس کو طلاق دے دی ہے اور بعد عدت اس کو نکاح میں لایا ہے یہ عورت دوسرے قوم عرف خاندان کی ہے اور کوئی شرعی رشتہ جدید اس شوہر کے ساتھ نہیں تھا اب تو یہاں کے مولوی لوگ فتویٰ دیتے ہیں کہ سالے کی طلاق شدہ عورت بعد عدت بہنوئی حقیقی پر حرام ہے۔ اور بعد طلاق بھی نکاح حرام ہے اور اولاد پر بھی حرام کا حکم ہے۔ اب علمائے احناف سے استدعا ہے کہ کیا حقیقی سالہ جب عورت کو کسی خانگی ناچاکی کی وجہ سے طلاق دے تو بعد عدت بہنوئی اس عورت کو بطور شرع محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکاح میں لاسکتا ہے؟ جو یہ مولوی صاحب نکاح کو فاسق اور حرام کہتے ہیں، ان کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟ فقط

المستفتی: حاجی نور بخش

الجواب:

سالے کی بیوی سے بعد طلاق وانقضائے عدت نکاح جائز وصحیح ہے جبکہ کوئی علاقہ محرمیت نہ ہو۔ قرآن عظیم نے محرمات بیان فرما کر فرمایا:

{وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ -الآية}(۱)

جنہوں نے حرام کہا، سخت افترا شریعت مطہرہ پر کیا بلکہ نص قطعی کا انکار کیا جس سے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵۲

شوہر جب تک طلاق نہ دیدے اور عدت نہ گزر جائے، دوسرا نکاح حرام قطعی ہے

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

زید کی دختر کو زید کے داماد نے کئی مرتبہ گھر سے نکال دیا۔ دختر زید کے گھر آئی، زید خود لے کر گیا اور اس کے شوہر کے وہاں کر آیا۔ بات چیت کرنے پر زید کے داماد نے یہ کہا کہ: میں تو اسے نہیں رکھوں گا، میں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا مگر یہ زبردستی آ کر رہنا چاہتی ہے۔ اور پھر نکال دیا۔ آج قریب ۷/ ماہ ہو چکے ہیں، زید کے گھر پر گزر بسر کر رہی ہے، تین بچے ساتھ ہیں۔ ایسی حالت میں زید کسی دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے؟ حکم صادر فرمائیں!

سائل: محمد تقی

موضع وڈاکخانہ پوٹہ کلاں، ضلع پیلی بھیت

الجواب:

شوہر جب تک طلاق نہ دیدے عدت نہ گزر جائے، زید کی لڑکی کو دوسرا نکاح حرام قطعی ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰/ شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵۴

بابت حلالہ غیر مقلدین کا فتویٰ پرضلالت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو روبرو معزز گواہان تین طلاق مغلظہ دے کر زوجیت سے خارج کر دیا۔ ہندہ قریب چھ ماہ تک باہر رہی۔ بعدہٗ زید اپنے اس فعل پر نادم ہو کر ہندہ سے رجعت کرنا چاہا۔ کسی غیر مقلد اہل حدیث کے مولوی نے فتویٰ دیا کہ اہل حدیث کے مسلک پر رہ کر زید ہندہ سے تجدید نکاح کر کے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ زید نے اس فتویٰ کی رو سے ہندہ سے بغیر حلالہ دوبارہ نکاح کر کے

عرصہ پندرہ سال سے اپنی زوجیت میں رکھ رہا ہے۔ زید کے اس فعل سے حنفی سنی مسلک پر چلنے والوں نے زید سے قطع تعلق کرلیا۔ اب زید بہت زیادہ پریشان ہے اور سنی حنفی مسلک اختیار کرکے برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے اور اب ہندہ سے قطع تعلق بھی کرنا چاہتا ہے۔ کیا بغیر حلالہ ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح کسی امام کے مسلک سے جائز تھا؟ تاکہ حنفی سنی مسلک اختیار کرنے والے زید کی خوشی وغمی میں شرکت کرسکیں۔ مدلل بیان فرمائیں۔ بینواتوجروا

راقم: عبدالرؤف، متصل جامعہ مسجد، بلرامپور

الجواب:

زید کو بغیر حلالہ ہندہ سے نکاح حرام قطعی تھا اور زید نے اس پُرضلالت فتویٰ کو مان کر ائمہ اربعہ کے اجماع کے خلاف کیا اور اہلسنت سے خارج ہوا۔ زید پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۳/ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۵۴

چچیری بہن کی لڑکی سے نکاح جائز یا ناجائز؟

علمائے کرام شرع متین حضرات اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

جناب قاسم علی خاں صاحب کے دو لڑکے جناب باسط علی خاں صاحب، جناب عبدالحفیظ صاحب۔ جناب عبدالباسط صاحب کی ایک دختر ہے جس کا نام آفاق بیگم ہے۔ عبدالحفیظ خاں کے ایک صاحبزادے ہیں جن کا نام سلیم خاں ہیں۔ آفاق بیگم کی ایک لڑکی شبنم ہے جو کہ رشتہ میں سلیم خاں کی بھانجی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ عقد درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ کہ وہ حقیقی بھانجی نہیں ہے اور حکم جواز اس صورت میں ہے جبکہ یہ دونوں رضاعی

رشتہ سے ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۶/ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۱۵۵

ہمشیرۂ نسبتی سے بیوی کی موجودگی میں شرعاً نکاح جائز ہے؟ بابت مفقود الخبر اگر واقعی ضرورت ملجیہ ہو تو سیدنا امام مالک کے مذہب پر عمل کی اجازت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:

ایک مسلمان مرد نے تقریباً پندرہ سال قبل ایک لڑکی سے شادی کی اور شادی کے پانچ سال کے بعد اپنی حقیقی ہمشیرۂ نسبتی سے بھی شادی کر لی۔ ایسی صورت میں کیا پہلی بیوی سے نکاح خارج ہو گیا؟ اور وہ اب نکاح ثانی بغیر طلاق حاصل کئے کر سکتی ہے؟ جبکہ مرد لاپتہ بھی ہے اور نان ونفقہ سے لاتعلق بھی۔ حقیقی ہمشیرۂ نسبتی سے بیوی کی موجودگی میں شرعاً نکاح جائز ہے؟ اور اگر نہیں تو کیا اس کا نکاح اب دوسری جگہ ہو سکتا ہے؟ ہمشیرۂ نسبتی کے بطن سے ایک نرینہ اولاد بھی ہے جو باپ کے پاس ہے اور شوہر لاپتہ ہے۔ دونوں سگی بہنیں اب اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہی ہیں اور ماں باپ دونوں کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ براہِ کرم جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں!

المستفتی: نسیم محمد خاں
محلہ تارین جلال نگر، شاہ جہانپور

الجواب:

بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح حرام ہے مگر اس وجہ سے بیوی نکاح سے باہر نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس گمشدہ کی بیوی بدستور اس کی بیوی ہے۔ حدیث میں ہے:

”امرأة المفقود امرأته حتى يأتيها البيان“ (۱)

---

(۱) نصب الرأية، كتاب المفقود، ج۳، ص۴۱۸، دار الكتب العلمية، بيروت

یعنی گمشدہ کی عورت اس کی عورت ہے جب تک اس کو طلاق یا موت کی خبر نہ ملے۔ لہٰذا اسے دوسرے سے نکاح اس وقت تک جائز نہیں جب تک شوہر کی موت کا ایک مدت (کہ ہمارے مذہب میں اس کی عمر ۷۰ برس ہو جانا ہے) کے بعد علم نہ ہو، لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام:

''اعمار امتی مابین الستین الی السبعین''(۱)

یا طلاق کی خبر معتبر نہ آجائے اور اگر واقعی ضرورت ملجئہ ہو تو سیدنا امام مالک کے مذہب پر عمل کی اجازت ہے جس کی تفصیل ہمارے فتویٰ دربارۂ مفقود میں ہے، اس کی نقل طلب کر کے ملاحظہ ہو۔ اور بیوی کی بہن بعد متارکہ و اعلان جدائی عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳/ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۱۵۶

اہل کتاب سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

دور حاضر میں کوئی اہل کتاب ہے یا نہیں؟ اگر اہل کتاب ہیں تو اُن سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ زید نے عیسائی ہندہ سے سوال کیا کہ اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم کیا مانتی ہو؟ جواب میں ہندہ نے بتایا کہ اللہ ایک ہے اور صرف وہ ایک طاقت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا پیغمبر مانتی ہوں، انہیں موجودہ دور کے عیسائیوں کی طرح خدا کا بیٹا نہیں مانتی، وہ مذہب اسلام کی طرح حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پھونک کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بتاتی ہے۔ زید نے ہندہ سے عیسائیت رسم ورواج کے مطابق شادی کر لی جس میں گواہان اس کے اقرباء تھے۔ چونکہ زید نے ہندہ کو کتابیہ تصور کیا، اس سے نکاح کے بعد سے آج تک ہندہ پانچ ماہ کی زید کی حاملہ ہے۔ اسی ماہ نومبر میں لڑکا کے گھر والے نے زید و ہندہ کا نکاح مذہب اسلام کے مطابق پڑھوایا جبکہ ہندہ ابھی بھی اپنی عیسائیت پر قائم ہے۔

---

(۱) نصب الرأیۃ، کتاب المفقود، ج ۳، ص ۴۷۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت / جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ج ۱

جواب طلب امر یہ ہے کہ زید و ہندہ کا نکاح اول درست ہوا یا ثانی؟ یا دونوں نہیں؟ نیز تولد ہونے والا بچہ حلالی ہوگا یا حرامی؟ اگر لڑکے پر کسی طرح کا دباؤ ڈالا گیا تو خطرہ ہے کہ وہ لڑکی کی محبت میں مذہب عیسائیت قبول کرلے۔ از راہِ کرم قرآن واحادیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں۔ مشکور ہونگا

المستفتی: مولانا محمد اقبال احمد دانش

ریسٹ بوکارو کویری گھاٹو ٹانڈ، ہزاریباغ (بہار)

الجواب:

جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو پیغامبر مانتے ہیں وہ اہل کتاب ہیں اور جو نہیں مانتے، وہ کتابی نہیں اور آج کل اظہر یہ ہے کہ اکثریت انہیں کی ہے پھر اگر یہ واقعہ ہے جو سوال میں تحریر ہوا تو زید کا نکاح اس ہندہ نصرانیہ سے صحیح ہوا مگر زید گناہ گار ہوا کہ ہندہ اگرچہ کتابیہ حسب بیان مذکور ہے مگر حربیہ ہے اور کتابیہ حربیہ سے نکاح مکروہ تحریمی ہے۔ ردالمحتار میں فتح القدیر سے ہے:

''والاولیٰ ان لا یفعل ولا یأکل ذبیحتها ولا للضرورة وتكره الكتابية الحربية اجماعاً لافتتاح باب الفتنة-الخ'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۵۷

سسر نے بہو سے پیر دبوائے تو کس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

۶۷ سالہ بوڑھا زید متقی ایک دن اپنے رشتہ دار کے یہاں سے تھکا ہارا اپنے گھر واپس آیا اور باجماعت عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے گھر کو گیا۔ زید کی چوکی پہ اس کے بیٹے کا چھوٹا بچہ بھی سو رہا تھا۔ تھوڑی

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، مطلب مهم فی وطو السراری اللاتی، ج ۴، ص ۱۳۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

دیر بعد اس کی بہو اپنے بچہ کو لینے آئی تو زید نے اس سے کہا: ذرا تیل لگا کر بدن دباؤ، بڑا تھکا ہوں۔ چنانچہ وہ قدم دبانے لگی اور دروازہ کھلا تھا اور گھر کے اندر ایک لالٹین اور باہر اسی گھر کے صحن پر دوسری لالٹین بھی جل رہی تھی اسی دوران زید کے پردیسی پڑوسی بکر بیت الخلاء کر کے آتے ہوئے زید کے گھر کے قریب سے گزرا اور اس کو زید کے گھر کے اندر سے مرد وعورت کی آواز سنائی دی، بس بکر فوراً کھلی کھڑکی سے قصداً جھانک کر دیکھنے لگا، کچھ دیر تک دیکھتا رہا مگر اس نے صرف اتنا دیکھا کہ زید گھٹنے سے اوپر اپنی لنگی سمیٹ کر سوئے اپنی بہو سے دنیاوی باتیں کر رہا ہے اور اس کی بہو زید کا قدم دبا رہی ہے لیکن کوئی بدفعلی کرتے ہوئے بکر نے نہیں دیکھا (اب بھی اتنی بات کی تصدیق زید وبکر دونوں کرتے ہیں اور زید کو اس سے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ گھٹنے سے اوپر کپڑا اُٹھانا حرام ہے) اسی بیچ زید کی پڑوسن ہندہ زید کے آنگن میں آکر سورتی مانگنے پر زید کی بہو گھر سے باہر آئی اور ہندہ کو رخصت کیا پھر اپنے بچہ کو سسر کے گھر لے جا کر اپنے گھر میں صبح تک سو رہی۔ زید کو بھی کچھ خبر نہیں۔ اب بکر چپکے چپکے اس کا چرچا گاؤں والوں کے پاس کرنے لگا بعد میں بالاعلان آہستہ آہستہ بات خلاف واقعہ بن کر کافی حد تک پھیل گئی اور بکر ہی کی بات پر زید متقی کی بڑی بے عزتی کی گئی اور کی جارہی ہے۔ اس بابت گاؤں والوں کی بیٹھک بھی ہوئی اور حرمت مصاہرت کا بھی حکم لگا دیا۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) زید کا اپنی بہو سے ہیئت مذکورہ کے ساتھ خدمت لینا حرام ہے یا حلال؟

(۲) کیا اس سے حرمت مصاہرت بھی ثابت ہوگئی؟ اور زید کی بہو زید کے بیٹے پر حرام ہوگئی یا صرف زید کا یہ فعل حرام ہوا؟ اور اس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوئی؟

(۳) سسر اپنے لئے اپنی بہو سے کتنی خدمت لے سکتا ہے؟

(۴) بکر کا زید کے گھر کے اندر سے مرد وعورت کی آواز سننے کے بعد قصداً جھانک کر دیکھنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟

(۵) کیا بکر اپنے اس فعل کی وجہ سے اسی وقت سے فاسق مردود الشہادت ہوگیا یا نہیں؟ اور بکر کے اس فعل کے بعد بکر کی گواہی حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے قابل قبول رہی یا زید اور اس کی بہو کے بیان پر موقوف ہے؟

(۶) بکر اپنے فعل سے توبہ کئے بغیر کسی بھی شرعی بات کے ثبوت کے قابل رہے گا یا مردود الشہادت؟

(۷) حرمت مصاہرت کے لئے کتنے کی گواہی معتبر ہے؟ دل کا مائل ہوجانا کافی ہے؟

(۸) کیا بکر کا لوگوں کے پاس اس واقعہ کا بار بار تذکرہ کرنا اور لوگوں کا اس کی بات کو ماننا جائز ہے؟

(۹) گاؤں والوں کا بکر کی گواہی پر حرمت مصاہرت کا حکم لگا دینا جائز ہوا ہے یا حرام؟

(۱۰) کیا کسی جاہل کا کسی سے سن کر یا بنگلہ کتابوں سے الٹا سیدھا سمجھ کر حرمت مصاہرت کا حکم لگانا اور مسلمانوں کو اس کی بات پر چلنا جائز ہے یا ناجائز وحرام؟

(۱۱) جب ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم نہیں تو عام لوگ بغیر کسی معزز عالم کی رائے سے زید پر مصلحتاً صرف سختی کر سکتے ہیں یا حرمت مصاہرت ثابت کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام ہوگئی؟ علاقے میں بہت بدگمانی پھیل گئی ہے۔ لہٰذا مسائل مذکورہ کا جواب نمبروار بحوالہ کتب فقہیہ دیتے ہوئے صاف صاف زید وبکر کے شرعی احکام بیان فرمائیں کہ مسلمانوں کو ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے؟

المستفتی: عبدالمنان، مدارگاچھی، بارسوئی، کٹیہار (بہار)

الجواب:

(۱، ۲) زید کو اس کے ساتھ خلوت میں رہنا شرعاً منع ہے جبکہ مظنۂ فتنہ ہو چہ جائیکہ اس بے ستری کے ساتھ یہ ہرگز جائز نہیں اور پاؤں دبوانا بصورت خوف شہوت واندیشۂ فتنہ ناجائز اور گھٹنے کے اوپر مطلق ممنوع اور بلا حائل اس کو چھونا اور زیادہ سخت ناجائز۔ درمختار میں ہے:

"وما حل نظره مما مر حل لمسه اذا امن الشهوة على نفسه وعليها وان لم يامن ذلك او شك فلا يحل له النظر والمس كشف الحقائق لابن سلطان والمجتبى ملتقطاً" (۱)

اور اگر فی الواقع اس وقت خسر یا بہو کو شہوت ہوئی یا پہلے سے تھی اور چھونے سے بڑھ گئی تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی اور بہو اس شخص کے بیٹے پر حرام ہوگئی بشرطیکہ انزال نہ ہوا ہو اور حد شہوت انتشار آلہ یا انتشار کی زیادتی مردوں میں اور عورتوں میں دل سے اشتہاء ولذت ہونا اور اگر پہلے سے ہو تو اس کا زیادہ ہونا اور جو جماع پر قادر نہ ہو اس کی شہوت کی حد بھی وہی ہے جو عورتوں کی شہوت کی ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتى لو وجد بغير شهوة ثم اشتهى بعد الترك لا تتعلق به الحرمة وحد الشهوة فى الرجل ان تنتشر آلته او تزداد انتشاراً ان كانت منتشرة كذا فى التبيين وحد الشهوة فى النساء والمجبوب هو الاشتهاء بالقلب والتلذذ به ان لم يكن وان

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، ج ۹، ص ۵۲۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

کان فازدیادہ و وجودا الشهوة من احدهما يكفي و شرطه ان لا ينزل حتى لو نزل عند المس او النظر لاتثبت به حرمة المصاهرة كذافي التبيين'' (۱)

اوراگرشہوت اصلانہ تھی یاتھی مگر چھونے سے کچھ زائد نہ ہوئی یا انزال ہوگیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ہرجائز خدمت لے سکتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) یہ ناجائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) برتقدیر ثبوت جرم وہ ضرور گناہ گار ہوا جبکہ قصداً جھانکنا ثابت ہو۔اوراس صورت میں بشرط ثبوت وہ مردودالشہادت ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم اور بکر کی تنہا گواہی اصلاً مقبول نہیں۔لہٰذا زید یا اس کی بہو جب تک شہوت کا اقرار نہ کریں،حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) بے توبہ صحیحہ اس کی گواہی مقبول نہیں ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) دومرد عادل یا ایک مرد دوعورت ثقہ کی گواہی درکار ہے۔عورت کی طرف سے دل کا مائل ہونا کافی ہے اور مرد کی طرف سے بھی جبکہ قدرت جماع نہ ہو ورنہ انتشار آلہ ضروری ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۸،۹،۱۰) ناجائز وحرام۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) بوجہ شرعی بطور شرعی سختی کرسکتے ہیں یوں کہ اسے چھوڑ دیں تا کہ وہ توبہ کرے اور حرمت مصاہرت کا حکم بے تحقیق لگانا جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲رمحرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۱۵۸

دیوبندی کے ساتھ سنی لڑکی کا عقد جائز نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

---

(۱) الفتاویٰ الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ۱، ص ۳۴۱، دار الفكر، بيروت

زید کے خیالات دیوبندی ہیں۔لہٰذا دیوبندی کے ساتھ سنی لڑکی کا عقد جائز ہے یا نہیں؟ شریعت مطہرہ سے اس کا مدلل جواب دے کر ممنون ومشکور فرمائیں

سائل: محمد انیس خاں
محلہ جسولی، بریلی شریف(یوپی)

الجواب:

دیوبندی اہانت خدائے عزوجل ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سبب کافر مرتد بے دین ہیں اور مرتد کا نکاح سنیہ توسنیہ، اپنے مثل مرتدہ سے بھی صحیح نہیں کہ وہ نکاح کا اہل ہی نہیں۔

درمختار میں ہے:

''لا یصلح ان ینکح مرتدا و مرتدۃ احدا من الناس مطلقا''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۷ رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۱۵۹
سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید کا نکاح اپنی سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن (خالہ) سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ اس قسم کا رشتہ ایک گاؤں میں طے ہوا ہے، مقامی ایک عالم صاحب کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا رشتہ حرام ہے۔لیکن زید کا والد نہیں مانتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ کسی بڑے عالم کا فتویٰ منگاؤ، تب مانوں گا۔اس لئے دریافت ہے کہ کیا ایسا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے؟

المستفتی: الیاس احمد اشرفی
دکھنی دیدھی مسجد، وجیہ نگرم

---

(۱) الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج۴، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

الجواب:

سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح جائز ہے جبکہ کسی اور وجہ سے حرمت ثابت نہ ہو۔ ردالمحتار میں ہے:

”قال الخیر الرملی و لا تحرم بنت زوج الام و لا امه و لا ام زوجة الأب و لا بنتها و لا ام زوجة الابن و لا بنتها و لا زوجة الربیب و لا زوجة الراب-اھ“ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۱۶۰

لڑکی کہے کہ طلاق ہوچکی اور عدت بھی گزر چکی ہے تو دوسرا نکاح پڑھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) عورت کے پاس طلاق کا تحریری ثبوت نہیں تھا اور عورت کے متعلقین کے سوا کوئی غیر شہادت دینے والا نہیں تھا اور نکاح کے عین وقت یہ صورت مولوی صاحب کے سامنے پیش آئی۔ تب انہوں نے لڑکی اور اس کے باپ سے قرآن شریف کا حلف لیا، تب عورت نے قرآن مجید اپنے ہاتھوں میں لے کر قسم کھائی کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر حاضر وناظر جان کر کہتی ہوں اگر جھوٹ کہوں تو قرآن کی مار مجھ پر پڑے۔ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور میں عدت کے دن پورے گزار چکی ہوں اور لڑکی کے والد نے کہا قرآن مجید کو ہاتھوں میں تھام کر، کہ میری لڑکی کی طلاق ہوچکی ہے، اس کا شوہر اس کو طلاق دے چکا ہے، میں قرآن کی قسم کھاتا ہوں۔ کافی لوگوں کے درمیان یہ حلفیہ بیان لیا گیا اور صرف قرآن پاک کا حلف لینے کی بنا پر مولوی صاحب نے قرآن کی عظمت کو مدنظر رکھ کر نکاح پڑھا دیا۔ ایسی صورت میں شرع شریف کا صحیح صحیح کیا حکم ہے؟

(۲) ایام عدت گزرنے کے بعد اگر لڑکی طلاق ہونے کا اقرار کرے اور شوہر انکار کرے تو ایسی صورت میں کس کا قول از روئے شرع درست ہوگا؟

(۳) غیر طلاق شدہ عورت کے ساتھ نکاح پڑھوا کر جانتے ہوئے اس سے الگ نہ ہونے والے اور

---

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، باب المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۵، مطبع دار الکتب العلمیة، بیروت

ان کی حمایت کرنے والے لوگوں کے گھر از روئے شرع شریف کھانا پینا کیسا ہے؟ اور جو لوگ ایسوں کے گھر جانتے ہوئے کھائیں پئیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: مجیب الرحمن و منہاج اللہ خاں، محمد ایوب خاں
موضع کھیہوں، پوسٹ بھلیا بزرگ، ضلع کھیری (اتر پردیش)

الجواب:

(۱) صورت مسئولہ میں امام کو اگر غالب ظن یہ تھا کہ عورت سچ کہتی ہے تو اس پر الزام نہیں۔

درمختار میں ہے:

''وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی و انقضت عدتی او کنت امة لفلان و اعتقنی ان وقع فی قلبه صدقها و تمامه فی الخانیة'' (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) شوہر کا قول بقسم مانا جائے گا جبکہ بیوی شہادت شرعیہ قائم نہ کر سکے۔

حدیث میں ہے: **''البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر''** (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر یہ لوگ توبہ صحیحہ نہ کریں تو انہیں شرعاً چھوڑ دینا لازم ہے اور ان سے میل جول جائز نہیں۔ قال تعالیٰ:

{وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ} (۳)

یعنی اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے

''الظالمین یعم المبتدع و الفاسق و الکافر و القعود مع کلهم ممتنع'' (۴)

لہٰذا ان کے یہاں کھانا پینا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

---

(۱) الدر المختار، کتاب الحظر و الاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۶۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) سنن الکبریٰ للبیهقی، حدیث ۲۱۷۳۳، باب البینة علی المدعی، مجلس دائرة المعارف النظامیة، حیدر آباد

(۳) سورة الانعام: ۶۸

(۴) التفسیر الاحمدی، پ ۷، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ

مسئلہ-۱۶۱

حالت حمل میں بروئے شریعت مطہرہ نفاذ عقد ہوگا یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل اسلام مسئلہ ذیل سے متعلق کہ:

زید کا عقد ہندہ سے ہوا۔ بعد عقد معلوم ہوا کہ ہندہ پانچ ماہ کی حاملہ ہے۔ حالت حمل میں بروئے شریعت مطہرہ نفاذ عقد ہوگا یا نہیں؟ مدلل جواب عنایت کیا جائے۔ عین کرم ہوگا۔ بینوا بالکتاب وتوجروا عندرب الارباب!

المستفتی: گلزار احمد، قصبہ نواب گنج، بریلی شریف

الجواب:

صورت مسئولہ میں تحقیق معاملہ کیا جائے کہ ہندہ غیر کی منکوحہ یا معتدہ وقت عقد تھی یا نہیں؟ اگر وقت عقد غیر کی منکوحہ یا معتدہ تھی اور بعد عقد معلوم ہوا تو نکاح فاسد ہوا، بعد علم متارکہ فرض۔ متارکہ یہ ہے کہ شوہر کہے: میں نے تجھے چھوڑا۔ یا بیوی کہے: میں تجھ سے جدا ہوئی۔ اور اگر وقت عقد ہی علم ہوگیا تھا تو سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا بلکہ سفاح ہوا۔ قال تعالیٰ:

{وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ-الآیۃ}(۱)

اب توبہ بھی لازم اور اگر معاذ اللہ یہ حمل زنا سے ہو تو نکاح بلاشبہہ صحیح ہے مگر غیر زانی کو تا وضع حمل اس سے وطی اور دواعی وطی مثل بوس وکنار جائز نہیں کمافی التنویر والدر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳؍محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۱۶۲

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

---

(۱) سورۃ النساء: ۲۴

ایک شخص کی بیوی کے دو بچے سسرال میں ہوئے، تیسرا بچہ ماں باپ کے گھر میں ہوا۔ تیسرا بچہ ۳/سال کا ہو گیا تو اس کے شوہر نے بلوایا مگر وہ عورت نہیں آئی۔ اس نے ڈاک کے ذریعہ روپیہ بھیجا مگر وہ پھر بھی نہیں آئی۔ ماں باپ کا لڑکی کی طرف یہ خیال تھا کہ لڑکا آوے تو ہم جبراً طلاق لیں مگر دوسرے گھر پر بغیر طلاق کے نکاح کر دیا، وہ جائز ہے؟ مہربانی فرما کر اس فتویٰ کا جواب روانہ کر دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: نصیر احمد خلیفہ کیراف رام چرن لال راٹھی، سبزی منڈی، کونچ، جالون (یوپی)

الجواب:

منکوحۂ غیر سے نکاح حرام ہے۔ جس نے یہ جانتے ہوئے کہ عورت دوسرے کے عقد میں ہے اُس نے طلاق نہیں دی ہے، نکاح کیا وہ سخت حرام کار زانی و جفا کار ہوا اور یہ نکاح منعقد ہی نہ ہوا۔ دونوں پر فرض ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے علیٰحدہ ہو جائیں اور توبہ و استغفار کریں اور اگر اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عورت دوسرے کی منکوحہ ہے تو یہ نکاح فاسد ہوا۔ بعد علم متارکہ فرض ہے۔ یعنی شوہر یہ کہے کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ یا عورت یہ کہے کہ میں اس سے جدا ہوئی۔ عورت پر یہ بھی فرض ہے فوراً اپنے شوہر کے یہاں جائے اور اس سے معافی بھی چاہے۔ جو لوگ ایسے ناجائز نکاح میں جان کر شریک ہوئے اور جانتے ہوئے وکیل و گواہ بنے، وہ سب کے سب گنہگار ظالم و جفا کار ہوئے، زنا کے دلال ٹھہرے، اُن پر بھی توبہ لازم ہے۔ لڑکی کا باپ بہرحال گنہگار ہے، اس پر بھی توبہ لازم ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہٗ

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۱۶۳

خالہ زاد بھائی بہن نے نانی کا دودھ پیا تو انکا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

دو بہنوں کی اولادیں یعنی ایک کی لڑکی اور دوسری کا لڑکا، ان دونوں بچوں نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے۔ ایسی صورت میں دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں۔ کہ یہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہوئے۔

حدیث میں ہے:

''ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب''(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

□□□

(۱) جامع الترمذی، باب الرضاع، ج ۱، ص ۱۳۶، مجلس برکات

فہرست (جلد پنجم)

☆☆☆

اہل علم سے گزارش!

کتابت کی کوئی خطا نیز کوئی قابل گرفت عبارت نظر آئے تو بلا تأمل مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ کر کے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

9458205719 9119016368 9935908712

8791766391 9058879712 8167539036

صفحہ برائے یادداشت

صفحہ برائے یادداشت

صفحہ برائے یادداشت

الناشر
مركز الدراسات الإسلامية جامعة الرضا
مرکز نگر، متھرا پور، بریلی شریف، یوپی

الناشر
مركز الدراسات الإسلامية جامعة الرضا
مرکز نگر، متھرا پور، بریلی شریف، یو پی۔